

بسم الله الرحمن الرحيم

التحفة العجيبة لأهل السنة والشيعة

من تاليفات

خادم التوحيد والسنة

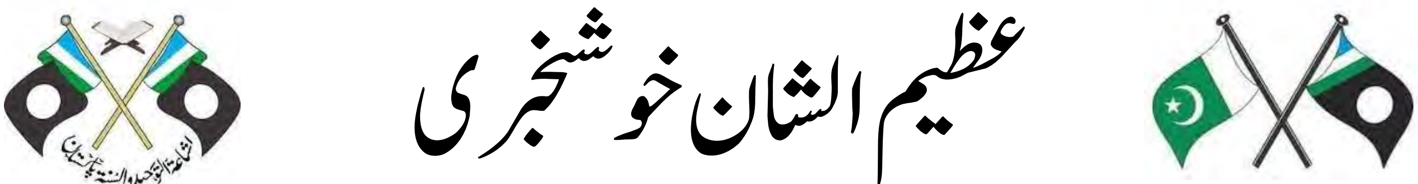
خان بادشاه بن شانديقل بن مسعود

بن محمود غفر الله لهم الودود

نزيل دولة قطر

ص ب : ١٨٢١ الهاتف : ٤٨١٤٣٥٤









دنیا میں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف

Play Store اور Website سے بالکل فری انسٹال/ڈاؤن لوڈ کریں۔



انسٹال/ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Store سے " مکتبۃ الاشاعت " انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاون لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Website/Play Store پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

Whataspp:03201914145

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Store اور website پر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ وتفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت " کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

ویب سائیٹ maktabatulishaat.com (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

روزانہ کی بنیاد پر ہم ویب سائیٹ اور پلے سٹور میں مزید تصانیف شامل کر رہے ہیں اور ان میں مزید بہتری لا رہے ہیں۔ نئے شامل شدہ تصانیف کے لئے آپ وقتاً فوقتاً ویب سائیٹ اور پلے سٹور کو چیک کیا کریں مزید بہتری کے لیے اپنے قیمتی تجاویز سے ہمیں ضرور آگاہ کریں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

التحفة العجيبة
لأهل
السنة والشيعة

من تأليفات
خادم التوحيد والسنة

خان بادشاه بن شانديقل بن مسعود
بن محمود غفر الله لهم الودود

نزيل دولة قطر

ص.ب: ١٨٢١ الهاتف: ٤٨١٤٣٥٤



ايها الاخ الكريم هذا كتاب نفيس يروق النواظر ويعجب الخواطر وقد ذكرت فيه اتهامات الشيعة والروافض على الصحابة ﴿ رضى الله عنهم ﴾ حتى انهم افتوا على ارتداد جميع الصحابة سوى ثلاثة وما تركوا احدا من الانبياء عليهم السلام الا اهانوه وكذلك اهانوا بعضا من ائمتهم اثنى عشر اماما بل اثبتوا الجسمية والجهل لله سبحانه ﴿ تعالى عما يقوله الظالمون ﴾ وقد اثبت في هذ الكتاب من كتب تراجمهم ان آحاديثهم موضوعات مكذوبات لعلك لا تجد مثل هذا الكتاب فلله ان تقراه من الاول الى الآخر حتى تذوق لذة التحقيق وان كنا في زمن يعرف الاقوال بالرجال ولا يعرف الرجال بالاقوال ﴿ والى الله المشتكى ﴾ اقول لعل الله سبحانه يهدى بهذا الكتاب لبعض من الشيعة والروافض لو يريد الهداية وما ذلك على الله بعزيز

من المؤلف خان باد شاه دولة قطر

اے میرے محترم بھائی یہ نفیس عمدہ کتاب ہے نظروں کو خوش کرے گی اور دلوں کو تعجب میں ڈالدے گی اور میں نے شیعوں اور روافض کے الزامات صحابہ کرام ﴿ رضی اللہ عنہم ﴾ پر اس کتاب میں ذکر کئے ہیں کہ انہوں نے تین صحابہ کرام سے سوا تمام صحابہ کرام پر مرتد ہونے کا فتوی لگایا ہے اور انہوں نے کسی نبی کو بغیر توہین نہیں چھوڑا ہے بلکہ اپنے بارہ اماموں سے بعض کی توہین کی ہے بلکہ اللہ تعالی کو جسم اور جہالت ثابت کیا ہے ﴿ اللہ تعالی اس سے بلند ہے جو یہ کہتے ہیں ﴾

اور میں نے اس کتاب میں شیعوں کے اسماء رجال کی کتابوں سے ان کی آحادیث موضوعات اور جھوٹی ثابت کئے ہیں شاید اسطرح کتاب آپ نہیں پاؤگے تو آپ اللہ تعالی کے واسطہ کتاب اول سے آخیر تک مطالعہ کریں تاکہ تحقیق کا ذائقہ چکھو گے اگرچہ ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ اقوال آدمیوں سے پہچانے جاتے ہیں اور آدمی اقوال سے نہیں پہچانے جاتے ہیں ﴿ والی اللہ المشتکی ﴾ میں کہتا ہوں کہ شاید اس کتاب سے اللہ تعالی شیعوں اور روافض میں سے کسی کو ہدایت کرے اگر وہ ہدایت چاہتا ہے اور یہ اللہ تعالی کو مشکل نہیں

از مصنف خان باد شاہ قطر دوحہ

بسم الله الرحمن الرحيم ﴿٣﴾

الحمد لله الذى قال فى كتابه ﴿ يأيّها النّبىّ جَاهِدِ الكُفّار والمُنا فقين وَاغلُظ عليهم ﴾ ﴿١﴾ والصلوة والسلام على سيّد نا محمد ﷺ الّذى قال عليكم بسنتى و سنة الخلفاء الراشدين المهد يين ﴿٢﴾

﴿١﴾ طالع سورة التوبة ٧٣ وسورة التحريم ٩ وسورة الفرقان ٥٢ وسورة الحج ٧٨

﴿٢﴾ طالع المستدرك ١/ ٩٥ + تلخيص الحافظ الذهبى ١/ ٩٦ + سنن ابى داود ٢/ ٢٨٧ ومع بذل المجهود ١٨/ ١٤٨ + سنن الترمذى ٢/ سنن ابن ماجة ٥ + سنن الدارقطنى ١ ك ٤٥ + شرح ثلا ثيات الامام احمد بن حنبل ٢/ ٢٩ + تيسير الاصول الى جامع الاصول ٢/ ٣٣٧ + احكام القرآن ١/ ٤٣٧ للجصاص + الفتاوى الكبرى ١/ ١٦١ + مجموعة الرسائل الكبرى ١/ ٣٠٢ كلاهما لشيخ الاسلام ابن تيمية + الكافى ١/ للامام ابن عبد البر + تفسير القرطبى ٧/ ١٣٩ + مسند احمد ٤/١٢٦ و١٢٧ + كتاب السنة ١/ ٢٩ للامام عمرو بن عاصم + سنن الدارمي ١ / ٤٤ + التيسير شرح الجامع الصغير ٢/ ١٩٣ للعلامة عبد الرؤف المناوى + كتاب الوسيلة ٦ح٢٣ للامام ابى حفص عمر بن محمد + مشكوة المصابيح ١ / ٨٥ + المنار المنيف للامام ابن القيم + تلبيس ابليس ٢٠ للامام ابن الجوزى + كتاب المجروحين ١/ ١٠ + كتاب الثقات ١/ ٤ كلاهما للامام ابن حبان + شرح العقيدة الطحاوية ٣٣٠ + الحاوى فى الفتاوى ١/ ١١٩ للامام السيوطى + سير اعلام النبلاء٣/ ٤٢٠

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تمام اوصاف الوہیت کے صفات اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ﴿اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور اُن کے ساتھ سختی سے پیش آؤ﴾ مندرجہ بالا سورتیں مطالعہ کریں اور نزول رحمت اور سلام ہو ہمارے سردار محمد ﷺ پر جس نے فرمایا ہے کہ تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت جو ہدایت یافتہ ہیں لازم ہے اس حدیث کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں

وقال لا تسبوا اصحابی فلو ان احد کم أنفق مثل احد ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه ﴿١﴾ وعلى آله و على اصحابه وعلى جميع ازواجه المطهرات وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد

فيقول العبد المذنب خان باد شاه بن شانديقل بن مسعودبن محمود انى رددت على كثير من المشركين والمبتدعين والمحرفين والمدلسين

﴿١﴾ طالع صحیح البخاری ١ / باب قول النبی ﷺ لو كنت متخذا خليلا كتاب المناقب + سنن الترمذی مع عارضة الاحوذی ١٣ / ٢٤٤ + مسلم مع ارشاد الساری ٩ / ٤٢٦ + مسند ابی یعلی ٢ / ٣٤٢ و٣٩٦ و٤١١ + مسند احمد ٣ / ١١ و٢٦٦ + سير اعلام النبلاء ١ / ٨٢ + مجمع الزوائد ١٠ / ١٥ + سنن ابی داود ٢ / ٢٩٢ + تفسير ابن كثير ٤ / ٣٠٦ + الاصابة فی تمیز الصحابة ١ / ١٢ + الكفاية فی علم الرواية ٤٧ + تفسير روح المعانی ٢٧ / ١٧٣ + تفسير الطبری ٢٧ / ١٢٧ + تفسير الكشاف ٤ / ٦٢ + تفسير النسفی ٤ / ٢٢٤ + المحرر الوجيز ١٤ / ٢٩٢ + ارشاد العقل السليم تفسير ابی السعود ٨ / ٢٠٦ + الفصل فی الملل والاهواء والنحل ٤ / ٢٠١ + وغيرها

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اس لئے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر ﴿سونا﴾ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو میرے صحابی کے ایک مد ﴿سیر بھر وزن﴾ یا آدھے کے برابر بھی ثواب کو نہیں پہنچ سکتا اور نزول رحمت اور سلام ہو آپکے آل اور صحابہ اور اپکے تمام ازواج مطہرات پر اور ان پر جو احسان کے ساتھ ان کے قیامت تک تابعدار ہیں اس حدیث کے لئے مندرجہ کتابیں مطالعہ کریں

پس حمد اور صلوٰۃ وسلام کے بعد بندہ گنہگار خان بادشاہ بن شاندی گل بن مسعود بن محمود کہتا ہے کہ میں نے بہت سے مشرکین اور مبتدعین اور محرفین اور مدلسین کی تردید میں کتابیں لکھے ہیں ....

وقد طبع من مؤلفاتي ٢٦ كتابا ورسالة بعضها باللغة العربية فقط و بعضها باللغتين ﴿ العربي والاردو ﴾ وبعضها بالاردو فقط ولله الحمد ولكني ما ألفتُ في رد الشيعة كتابا ولا رسالة لأني ما قرأت كتبهم وما احببتُ ان ارد عليهم نا قلا من الكتب الاخرى بدون مطالعة كتب الشيعة والآن قرأت كثيرا من كتبهم من الاصول والفقه والتفاسير والتراجم والتاريخ واذكر بعضها مثل ﴿١﴾ الاصول من الكافي مع الفروع والروضة ﴿١﴾

﴿١﴾ وهي ثمان مجلدات اثنان في الاصول وخمس مجلدات في الفروع والثامن الروضة كلها لأبي جعفر محمد بن يعقوب الكُليني المتوفى ٣٢٨ ھ او ٣٢٩ ھ وهو عند الشيعة اعلى من الامام البخاري المتوفى ٢٥٦ ھ ....

اور میری تصانیف سے ۲۶ کتابیں اور رسالے چھپ چکے ہیں بعض صرف عربی میں ہیں اور بعض عربی اور اردو دونوں لغات میں ہیں اور بعض صرف اردو میں ہیں وللہ الحمد لیکن میں نے شیعوں کی تردید میں نہ کوئی کتاب لکھی ہے اور نہ رسالہ کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ دوسروں سے نقل کر کے تردید کروں اور ان کے کتابیں میں نے مطالعہ نہیں کئے ہیں اور ابھی میں نے ان کے کتابیں اصول اور فقہ اور تفاسیر اور اسماء رجال اور تاریخ سے کافی کتابیں مطالعہ کئے ہیں اور میں بعض یہاں ذکر کرتا ہوں مثل اصول کافی ہمعہ فروع کافی اور روضہ کافی جو آٹھ جلدوں میں ہے دو جلد اصول کافی اور پانچ جلد فروع کافی اور ایک جلد روضہ کافی تمام تصنیف ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۸ھ یا ۳۲۹ھ کے ہیں اور یہ شیعوں کے نزدیک حضرت امام بخاری متوفی ۲۵۶ھ اہل سنت والوں سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتا ہے ....

﴿٢﴾ وشرح الاخبار فی فضائل الأئمة الأطهار ﴿١﴾ ﴿٣﴾ وتفسير القمی ﴿٢﴾ ﴿٤﴾ وتفسير التبيان ﴿٣﴾ ﴿٥﴾ وتفسير مجمع البيان طبرسی ﴿٤﴾ ﴿٦﴾ وكشف الغمة فی معرفة الأئمة ﴿٥﴾ ﴿٧﴾ ورياض العلماء وحياض الفضلاء ﴿٦﴾ ﴿٨﴾ معجم رجال الحديث وتفصيل طبقات الرواة ﴿٧﴾ ﴿٩﴾ موسعات رجال الشيعة ﴿٨﴾

﴿١﴾ للقاضي أبي حنيفة النعمان بن محمد التميمي المتوفى ٣٦٣ھ وهذا ثلاث مجلدات المكتوب على الاول ٥١٦ وعلى الثاني ٥١٧ وعلى الثالث ٥١٨ ﴿٢﴾ لأبي الحسن علي براهيم القمي وكان سنة ٣٢٩ھ حيا وهو استاد ابي جعفر الكليني وهو مجلدان ﴿٣﴾ لأبي جعفر محمد بن الحسن المتوفى ٤٦٠ھ عشر مجلدات ﴿٤﴾ لفضل بن حسن بن فضل المتوفى ٥٤٨ھ ثمان مجلدات ﴿٥﴾ لأبي الحسن علي بن عيسى المتوفى ٦٩٣ھ ثلاث مجلدات ﴿٦﴾ لميرزا عبد الله افندی الأصبهاني من اعلام القرن الثاني عشر خمس مجلدات ﴿٧﴾ للسيد ابی القاسم الموسوی الخوری ثلاث وعشرين مجلدا ﴿٨﴾ للسيد عبد الله شرف الدين خمس مجلدات

﴿١﴾ اور شرح اخبار فی فضائل الائمۃ الاطہار تصنیف قاضی ابو حنیفہ نعمان بن محمد متوفی ۳۶۳ھ تین جلدوں میں ہے پہلی جلد پر ۵۱۶ اور دوسری پر ۵۱۷ اور تیسری پر ۵۱۸ لکھا ہے ﴿۲﴾ یہ ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی کی تفسیر ہے جو ابو جعفر کلینی کا استاد ہے اور ۳۲۹ھ میں زندہ تھا دو جلدوں میں ہے ﴿۳﴾ یہ ابو جعفر محمد بن حسن متوفی ۴۶۰ھ کی تصنیف ہے دس جلدوں میں ہے ﴿۴﴾ یہ فضل بن حسن بن فضل متوفی ۵۴۸ھ کی تصنیف ہے اٹھ جلدوں میں ہے ﴿۵﴾ یہ ابو الحسن علی بن عیسی متوفی ۶۹۳ھ کی تصنیف ہے تین جلدوں میں ہے ﴿۶﴾ یہ میرزا عبد اللہ افندی بارھویں قرن کا ہے پانچ جلدوں میں ہے ﴿۷﴾ یہ سید ابو القاسم موسوی کی تصنیف ۲۳ جلدوں میں ہے ﴿۸﴾ یہ سید عبد اللہ شرف الدین کی تصنیف ہے پانچ جلدوں میں ہے

﴿١٠﴾ وكشف الأستار عن وجه الكتب والأسفار ﴿١﴾ ﴿١١﴾ والثاقب فى المناقب ﴿٢﴾ ﴿١٢﴾ جامع المقاصد فى شرح القواعد ﴿٣﴾ ﴿١٣﴾ مصباح الفقاهة فى المعاملات ﴿٤﴾ ﴿١٤﴾ العروة الوثقى ﴿٥﴾ ﴿١٥﴾ اللمعة الدمشقية ﴿٦﴾ ﴿١٦﴾ مسالك الأفهام الى تنقيح شرائع الأسلام ﴿٧﴾ ....

﴿١﴾ لأحمد الحسينى الخوانسارى المتوفى ١٣٥٩ھ مجلدان ﴿٢﴾ لعماد الدين ابى جعفر محمد بن على الطوسي المعروف بابن حمزة من اعلام القرن السادس مجلد واحد ﴿٣﴾ للشيخ على بن الحسين الكركى المتوفى ٩٤٠ھ ١٣ مجلدا ﴿٤﴾ تقريرا لأبحاث السيد أبى القاسم الموسوى الخوى بقلم الميرزا محمد على التوحيدى ٧ مجلدات ﴿٥﴾ للسيد محمد كاظم طباطبائى اليزدى مجلدان ﴿٦﴾ للسيد محمد بن جمال الدين مكى العامل الشهيد الأول المتوفى ٧٨٦ھ خمس مجلدات ﴿٧﴾ لزين الدين بن على العاملى الشهيد الثانى المتوفى ٩٦٥ھ خمس مجلدات ....

﴿١﴾ اور یہ احمد حسینی متوفی ١٣٥٩ھ کی تصنیف ہے دو جلدوں میں ہے ﴿٢﴾ اور یہ عماد الدین ابو جعفر محمد بن علی طوسی جو ابن حمزہ سے مشہور ہے قرن ششم سے ہے ایک جلد ہے ﴿٣﴾ یہ شیخ علی بن الحسین کرکی متوفی ٩٤٠ھ کی تصنیف ہے ١٣ جلدوں میں ہے ﴿٤﴾ یہ تقریر ابحاث سید ابی القاسم موسوی کا ہے بقلم میرزا محمد علی سات جلدوں میں ہے ﴿٥﴾ یہ سید محمد کاظم طباطبائی کی تصنیف ہے دو جلدوں میں ہے ﴿٦﴾ یہ سید محمد جمال الدین شہید اول متوفی ٧٨٦ھ کی تصنیف ہے پانچ جلدوں میں ہے ﴿٧﴾ یہ تصنیف زین الدین بن علی عاملی شہید دوم متوفی ٩٦٥ھ کی تصنیف ہے پانچ جلدوں میں ہے

﴿١٧﴾ مستدرك الوسائل ومستنبط المسائل ﴿١﴾﴿١٨﴾ رجال النجاشي أحد الأصول الرجالية ﴿٢﴾ ﴿١٩﴾ روضات الجنات فى أحوال العلماء والسادات ﴿٣﴾ ﴿٢٠﴾ سيرة الرسول وخلفائه ﴿٤﴾ ﴿٢١﴾ مصنفات الشيخ المفيد ﴿٥﴾ ﴿٢٢﴾ تفسير كنز الدقائق ﴿٦﴾ ﴿٢٣﴾ تفسير القرآن الكريم ﴿٧﴾ ﴿٢٤﴾ الميزان فى تفسير القرآن ﴿٨﴾ ﴿٢٥﴾ مختصر مجمع البيان ﴿٩﴾

﴿١﴾ لميرزا حسين النورى الطبرى المتوفى ١٣٢٠ ھ ثمانية عشر مجلدا ﴿٢﴾ لأحمد بن على النجاشى المتوفى ٤٥٠ ھ مجلدان ﴿٣﴾ لميرزا محمد باقر الموسوى الأصبهانى ٨ مجلدات ﴿٤﴾ للسيد على فضل الله الحسنى سبع مجلدات ﴿٥﴾ ابو عبد الله محمد بن محمد بن المعلم العكبرى البغدادى المتوفى ٤١٣ ھ اربعة عشر مجلدا ﴿٦﴾ لمير زا المشهدى المتوفى ١١٢٥ ھ ١١ مجلدا ﴿٧﴾ للسيد عبد الله شبر المتوفى ١٢٤٣ ھ مجلد واحد ﴿٨﴾ لمحمد بن حسين طباطبائى عشر مجلدات عشرون جزء ا ﴿٩﴾ لمحمد باقر ناصرى ٣ مجلدات

﴿۱﴾ یہ میرزا حسین نوری متوفی ۱۳۲۰ھ کی تصنیف ہے ۱۸ جلدوں میں ہے ﴿۲﴾ یہ احمد بن علی نجاشی کی تصنیف ہے دو جلدوں میں ہے ﴿۳﴾ یہ میرزادہ محمد باقر کی تصنیف ہے ۸ جلدوں میں ہے ﴿۴﴾ یہ سید علی فضل اللہ کی تصنیف ہے سات جلدوں میں ہے ﴿۵﴾ یہ ابو عبداللہ محمد بن محمد معلم عکبری متوفی ۴۱۳ھ ۱۴ جلدوں میں ہے ﴿۶﴾ یہ میرزا مشہدی ۱۱۲۵ھ کی تفسیر ہے گیارہ جلدوں میں ہے ﴿۷﴾ یہ تفسیر سید عبداللہ شبر متوفی ۱۲۴۳ھ کی تفسیر ہے ایک جلد میں ہے ﴿۸﴾ یہ محمد بن حسین طباطبائی کی تصنیف ہے دس جلد ۲۰ اجزاء میں ہے ﴿۹﴾ یہ محمد باقر ناصری کی تفسیر ہے تین جلدوں میں ہے

﴿۲۶﴾ کشف الأسرار ﴿۱﴾ ﴿۲۷﴾ فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الأرباب ﴿۲﴾ ﴿۲۸﴾ تفسیر نور الثقلین ﴿۳﴾ ﴿۲۹﴾ تفسیر المعین ﴿٤﴾ ﴿۳۰﴾ البرهان فی تفسیر القرآن ﴿٥﴾ ﴿۳۱﴾ تفسیر القرآن الکریم ﴿٦﴾ ﴿۳۲﴾ المنتخب من تفسیر القرآن والنکت المستخرجة من کتاب التبیان ﴿۷﴾ ﴿۳۳﴾ ونهج البلاغة ﴿۸﴾

﴿۱﴾ لأمام الشیعة الخمینی رسالة بالفارسیة ۳۳٤ صفحة ﴿۲﴾ لحسین بن محمد التقی النوری الطبرسی مجلد واحد ﴿۳﴾ للشیخ عبد علی بن جمعة العروسی الحریزی المتوفی ۱۱۱۳ھ مجلدان ﴿٤﴾ لنور الدین محمد بن مرتضی الکاشانی المتوفی بعد ۱۱۱۵ھ ثلاث مجلدات ﴿٥﴾ للسید هاشم البحرانی المتوفی ۱۱۰۷ھ او ۱۱۰۹ھ اربع مجلدات ﴿٦﴾ لمحمد بن ابراهیم صدر الدین الشیرازی سبع مجلدات ﴿۷﴾ للشیخ ابی عبد الله محمد بن احمد بن ادریس الحلی من اعلام القرن السادس مجلدان ﴿۸﴾ هو ما جمعه السید الشریف الرضی محمد بن الحسین بن موسی بن ابراهیم المرتضی بن موسی الکاظم المتوفی ٤۰٦ھ من کلام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه مجلد واحد کبیر

﴿۱﴾ اور یہ امام شیعة خمینی کی تصنیف ہے فارسی میں رسالہ ہے ۳۳۴ صفحات ہیں ﴿۲﴾ یہ حسین بن محمد نوری طبرسی کی تصنیف ہے ایک جلد میں ﴿۳﴾ یہ شیخ عبد علی بن جمعہ متوفی ۱۱۱۳ھ کی تصنیف ہے دو جلدوں میں ہے ﴿۴﴾ یہ نور الدین محمد بن مرتضیٰ کاشانی متوفی بعد ۱۱۱۵ھ کی تصنیف ہے تین جلدوں میں ہے ﴿۵﴾ یہ سید ہاشم بحرانی متوفی ۱۱۰۷ یا ۱۱۰۹ھ کی تصنیف ہے چار جلدوں میں ہے ﴿۶﴾ یہ محمد بن ابراہیم صدر الدین شیرازی کی تصنیف ہے سات جلدوں میں ہے ﴿۷﴾ یہ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد حلی قرن ششم کی تصنیف ہے دو جلد میں ہے ﴿۸﴾ یہ سید شریف رضی محمد بن حسین بن موسیٰ متوفی ۴۰۶ھ کلام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے جمع کیا ہے

﴿٣٤﴾ ومعارج نهج البلاغة ﴿١﴾ ﴿٣٥﴾ وكتاب الغدير في الكتاب والسنة والأدب ﴿٢﴾ ﴿٣٦﴾ كتاب الأمالي ﴿٣﴾ ﴿٣٧﴾ من لا يحضره الفقيه ﴿٤﴾ ﴿٣٨﴾ معجم الرجال ﴿٥﴾ ﴿٣٩﴾ وتنقيح المقال في علم الرجال ﴿٦﴾ ﴿٤٠﴾ مستدرك الوسائل ومستنبط المسائل ﴿٧﴾ ﴿٤١﴾ مصادر نهج البلاغة واسانيده ﴿٨﴾

﴿١﴾ لظهير الدين ابى الحسن على بن زيد البيهقى المتوفى ٥١٦ھ مجلد ﴿٢﴾ للشيخ عبد الرحمن احمد النجفى ١١ مجدا ﴿٣﴾ للمرشد يحى بن الحسين الشجرى وهى الشهير بالأمالى الخمسة مجلد واحد ﴿٤﴾ للمحدث محمد بن على الحسين بن موسى بن بابو يه القمى المعروف بالصدوق خمس مجلدات واما المجلد الخامس فالمكتوب عليه كزيده تهذيب تحقيق محمد باقر بهبودى ﴿٥﴾ لعنايت الله القهبانى ﴿ فى كتب التراجم ﴾ثلاث مجلدات كبار ﴿٦﴾ للعلامة عبد الله الما مقانى ثلاث مجلدات كبار ﴿ وخطه مثل تهذيب الكمال النسخة المصورة ﴾ ﴿٧﴾ لميرزا حسين النورى الطبرسى المتوفى ١٣٢٠ھ ثمانية عشر مجلدا ﴿٨﴾ للسيد عبد الزهراء الحسينى اربع مجلدات ....

﴿١﴾ یہ ظہیر الدین ابوالحسن علی بن زید کی تصنیف ہے ایک جلد میں ہے ﴿٢﴾ یہ شیخ عبدالرحمٰن احمد نجفی کی تصنیف ہے گیارہ جلد میں ہے ﴿٣﴾ یہ مرشد یحیٰ بن حسین کی تصنیف ہے جو امالی خمسہ ﴿پانچ امالی﴾ سے مشہور ہے ایک جلد ہے ﴿۴﴾ یہ محدث محمد بن علی بن بابویہ جو صدوق سے مشہور ہے کی تصنیف ہے پانچ جلد ہیں اور پانچویں پر لکھا ہے گزیدہ تہذیب تحقیق محمد باقر ﴿۵﴾ یہ عنایت اللہ گھبائی کی اسماء رجال میں تصنیف ہے یہ تین بڑے جلدوں میں ہے ﴿۶﴾ یہ علامۃ عبداللہ مامقانی کی تصنیف ہے یہ تین بڑے جلدوں میں ہے اور اسکا خط ایسا ہے جیسا کہ نسخہ مصورہ تھذیب الکمال کا خط ہے ﴿۷﴾ یہ علامہ میرزا حسین نوری طبرسی متوفی ۱۳۲۰ھ کی تصنیف ہے ۱۸ جلدوں میں ہے ﴿۸﴾ یہ سید عبدالزہراء حسینی کی تصنیف ہے چار جلدوں میں ہے ....

﴿٤٢﴾ بطل أ لعلقمي للعباس الأكبر بن الامام امير المؤمنين على بن ابى طالب ﴿١﴾ ﴿٤٣﴾ منا قب امير المؤمنين على بن ابى طالب ﴿٢﴾ ﴿٤٤﴾ موسعة الأمام الصادق حياة الإمام الصادق ﴿٣﴾ ﴿٤٥﴾ ميزان الحكمة ﴿٤﴾ ﴿٤٦﴾ رياض المسائل فى بيان الأحكام بالدلائل ﴿٥﴾ ﴿٤٧﴾ مدارك الأحكام فى شرح شرائع الأسلام ﴿٦﴾ ﴿٤٨﴾ حلية الأبرار فى احوال محمد وآله الأطهار ﴿٧﴾ ﴿٤٩﴾ الذنوب الكبيرة ﴿٨﴾ ﴿٥٠﴾ كتاب تاريخ الائمة مع جريدات الأصلاح ﴿٩﴾ وغيرها من كتبهم

﴿١﴾ تاليف الشيخ عبد الواحد المظفر ثلاث مجلدات ﴿٢﴾ للعلامة محمد سليمان الكوفى من اعلام القرن الثالث ثلاث مجلدات ﴿٣﴾ للشيخ الباقر خمس مجلدات سبعة اجزاء ﴿٤﴾ تاليف المحمدى الرى شهرى عشر مجلدات ﴿٥﴾ للسيد على الطبا طبائى عشر مجلدات ﴿٦﴾ للسيد محمد بن على ألموسوى العاملى المتوفى ١٠٠٩ ثمان مجلدأت ﴿٧﴾ للسيد هاشمى البحرانى اربع مجلدأت ﴿٨﴾ للسيد عبد الحسين دست غيب ترجمة صدر ألدين القبانجى مجلدأن ﴿٩﴾ للسيد على حيدر بن على اظهر آلمتوفى ١٣٥٢ مجلد واحد وغيرها من كتبهم

﴿۱﴾ یہ شیخ عبدالواحد مظفر کی تصنیف ہے تین جلد میں ہے ﴿۲﴾ یہ علامہ محمد سلیمان کوفی قرن سوم کی تصنیف ہے تین جلد میں ہے ﴿۳﴾ یہ شیخ باقر کی تصنیف ہے پانچ جلد سات اجزاء میں ہے ﴿۴﴾ یہ المحمدی الری شھری کی تصنیف ہے دس جلدوں میں ہے ﴿۵﴾ یہ سید علی طباطبائی کی تصنیف ہے دس جلد میں ہے ﴿۶﴾ یہ سید محمد بن علی موسوی عاملی متوفی ۱۰۰۰ھ کی تصنیف ہے ۸ جلد میں ہے ﴿۷﴾ یہ سید ہاشمی بحرانی کی تصنیف ہے چار جلد ہیں ﴿۸﴾ یہ سید عبدالحسین دست غیب کی تصنیف ہے ترجمہ صدرالدین قبانچی دو جلد ہے ﴿۹﴾ یہ سید علی حیدر بن علی اظہر متوفی ۱۳۵۲ھ کی تصنیف ہے ایک جلد میں اور دیگر رسائل بھی شامل ہیں

فأردت ﴿۱﴾ ان اوضح فى هذا الكتاب ما ذكروا فى كتبهم فى حق الخلفاء الراشدين المهديين وكذلك ما قالوا فى حق الصحابة و امهات المؤمنين سيما عائشة وحفصة رضى الله عن جميع الصحابة والصحابيات سيما عن اهل بيت سيد المرسلين بل انكر بعض من الشيعة من القرآن الكريم المتداول بين المسلمين ويقولون بانه محرف وذكروا كثيرا من الأيات البينات بأنها محرفات كما ستجيئى تصريحاتهم فأرجوا من كل قارىء كريم أن يقرء كتابى هذا من الابتداء الى الآخر حتى يعلم بافترا ئهم وعدوانهم وكيف اجترؤا جرأة عظيمة بأنهم يفتون بارنداد جميع الصحابة رضى الله عنهم سوى ثلاثة وانما يريدون أن يجرحوا شهودنا

﴿۱﴾ يوم الخميس ۱۰ شوال ۱۴۱۹ ھ ۲۸ يناثر ۱۹۹۹ م ﴿وهذا بدون ترجمة بالاردو﴾

تو میں نے بتاریخ ۱۰ شوال ۱۴۱۹ھ موافق ۲۸ جنوری ۱۹۹۹ء صرف عربی پر لکھنے کا ارادہ کیا کہ میں اس کتاب میں یہ واضح کروں کہ انہوں نے خلفاء راشدینؓ جو ہدایت یافتہ ہیں اور صحابہ اور امہات المؤمنین خاصکر عائشہ اور حفصہ کے متعلق کیا لکھا ہے اللہ تعالی تمام صحابہ اور صحابیات اور خاصکر آنحضرت ﷺ کے اہل بیت سے راضی ہو جائے بلکہ بعض شیعہ اس قرآن کریم کو جو مسلمانوں کے درمیان متداول ہے محرف کہتے ہیں اور واضح آیات کریمہ کو محرف کہا ہے جیسا کہ ان کے تصریحات آجائینگے تو میں ہر پڑھنے والا سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میری کتاب ابتداء سے لیکر آخیر تک مطالعہ کریں تاکہ اسکو معلوم ہو جائے کہ انہوں نے کسطرح افتراء اور جرءت کی ہے کہ تین صحابہ کے علاوہ تمام کو مرتد لکھا ہے اور ان لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے گوہوں کو مجروح کریں

ليطلوا كتاب الله وسنة رسوله ﷺ فالجرح بهم اولى وأنى أذكر اولا
أقوالهم فى حق الأئمة الأ خيار التابعين للنبى المختار وأرد على رواياتهم
من كتب تراجم الشيعة واثبت بأن اكثرها موضوعات مكذوبات وبعضها
مشتملة على الروات المجاهيل بإقرار اعيان الشيعة بل أنا اثبت فى هذا
الكتاب بأنهم ما انكروا من القرآن الكريم فقط بل اثبتوا الجهل لله سبحانه
و انتسبوا الى النبى ﷺ نفاقا اعاذنا الله من التلفظ بها و كذلك انتسبوا
نفاقا الى على بن ابى طالب والحسين رضى الله عنهما وارد على هذه الروايات ايضا من كتب
تراجمهم ثم اذكر تعديل الصحابة رضى الله عنهم من النصوص الصريحة ثم اذكر اقوال
المحقيقين فى حق من يجرحوا شهودنا وبالله استعين واعوذ به من شر كل رجل مهين

تاکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور آنحضرت ﷺ کی سنت باطل کریں تو یہ ﴿شیعہ﴾ جرح سے اولیٰ ہیں کہ ان پر
جرح کیا جائے اور میں اول ان کے وہ اقوال ذکر کروں جن میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کے اخیار تابعداری
کرنے والوں کے بارے جو کہا ہے اور شیعوں کے اسمار رجال کی کتابوں سے تردید کرونگا اور میں ان شاء اللہ تعالیٰ
ان کے بڑے بڑے اکابر سے یہ ثابت کرونگا کہ ان کے اکثر روایات موضوعی اور جھوٹی ہیں اور بعض مجہول
راویوں پر مشتمل ہیں بلکہ میں اس کتاب میں یہ ثابت کرونگا کہ یہ صرف قرآن کریم سے انکار نہیں کرتے ہیں
بلکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جہالت ثابت کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کو نفاق منسوب کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمکو اس
پر تلفظ کرنے سے پناہ دے اور اسطرح حضرت علی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو نفاق منسوب کیا ہے
اور میں ان روایات کی تردید ان کے اسمار جال کی کتابوں سے کرونگا پھر صحابہ رضی اللہ عنھم کی تعدیل نصوص
صریحہ سے ثابت کرونگا پھر علماء محققین کے اقوال ان لوگوں کے حق میں ذکر کرونگا جو ہمارے گواہوں
کو مجروح کرتے ہیں اور خاص اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں اور اسی کے ساتھ ہر ذلیل کے شر سے پناہ مانگتا ہوں

تعبير الكليني عن الخلفاء الراشدين بالكفر والفسوق والعصيان

﴿۱﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ۳۲۸ اور ۳۲۹ ھ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ قال حسين على محفوظ سيرة الكُليني معروفة في التواريخ وكتب الرجال والمشيخات الحديثية وكتابه النفيس الكبير الكافي مطبوع رزق فضيلة الشهرة والذكر الجميل الخ ويقول كان هو شيخ الشيعة في وقته بالرىّ وقد انتهت اليه رئاسة فقهاء الامامية في ايام المقتدر الخ ويقول كان عالما محدثا ثقة حجة عدلا سديد القول الخ ويقول قال النجاشي شيخ اصحابنا في وقته وكان اوثق الناس في الحديث وقال الطوسي ثقة عا رف بالاخبار الخ ويقول قال الشيخ المفيد الكافي وهو من اجل كتب الشيعة واكثرها فائدة الخ وبين في ابتداء الكافي اوصافا كثيرة طالع هنا ك

کلینی کی تعبیر خلفاء راشدین سے کفر اور فسوق اور عصیان کے ساتھ

﴿۱﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۸ اور ۳۲۹ھ کہتے ہیں

اور کلینی کے اوصاف پر حسین علی محفوظ نے ابتداء میں کافی اوراق سیاہ کئے ہیں اور مختصر خلاصہ یہ ہے کہ کہتا ہے کہ کلینی کی سیرۃ تواریخ اور کتب تراجم اور مشیخات میں مشہور ہے الخ اور شیعوں کا شیخ اور عالم بالحدیث اور ثقہ اور حجت اور عدل سدید القول اور عارف بالاخبار ہیں اور تمام سے حدیث میں ثقہ سے موصوف کرتے ہیں اور شیخ مفید کہتے ہیں کہ اس کی کتاب کافی شیعوں کی کتابوں میں اجل کتاب ہے وغیرہ وغیرہ اور تمام الفاظوں کے ترجمہ کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے نزدیک اسکی کتاب صحیح بخاری سے بھی بلند مرتبہ والا ہے اور کلینی کا تو کہنا کیا ہے اسکی حجت ہونے میں تو ان کے نزدیک شک نہیں اس وجہ سے میں نے اختصار پر اکتفاء کیا کہ ان اوصاف کے باوجود کتنے بے دردی سے خلفاء راشدین کو کفر اور فسق اور عصیان کے ساتھ من گھڑت روایت سے موصوف کرتے ہیں کہ ان کے اکابر کے نزدیک اس روایت میں جو راوی ہے تو وہ وضاع ہے احادیث گھڑ لیتا تھا جسکی تفصیل آرہی ہے

الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن محمد بن ارومة ﴿١﴾ عن علي بن حسان ﴿٢﴾

﴿١﴾ اقول هذه الرواية موضوعة مكذوبة كما يعلم من كتب تراجم الشيعة لأن فيها محمد بن ورمة و كان فيه غلو وما تفرد به فلا يعتمده الشيعة كما قال زكي الدين المولى عنايت الله القهبائي الشيعي محمد بن اورمة ذكره القميون وغمزوه ورموه بالغلو ﴿ ثم يقول﴾ وحكى عنه جماعة من شيوخ القميين عن الوليد انه قال محمد بن اورمة طعن عليه بالغلو ﴿ ثم يقول﴾ وما تفرد به فلا نعتمده كما في (غض) و (جش) طالع التفصيل في مجمع الرجال ٥/ ١٦٠ و١٦١ ﴿ ٢ ﴾ واما على بن حسان بن كثير الهاشمي فهو ضعيف جدا بل هو كذاب كما قال العلامة زكي الدين المذكور ﴿جش﴾ علي بن حسان بن كثير ضعيف جدا ذكره بعض أصحابنا في الغلاة فاسد الاعتقاد وله كتاب الباطن مختلط كله ﴿ وقال كش﴾ على بن حسان الواسطي قال محمد بن مسعود سألت علي بن الحسين بن علي بن فضال عن علي بن حسان

اور روایت کرتے ہیں حسین بن محمد سے اور وہ معلی بن محمد سے اور وہ محمد بن اورمۃ سے ﴿۱﴾ اور وہ علی بن حسان ﴿۲﴾ سے

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت موضوع من گھڑت اور جھوٹی ہے جیسا کہ اسماء رجال شیعہ سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں محمد بن اورمۃ ہے اور زکی الدین مولی عنایت اللہ قہبائی شیعی کہتے ہیں کہ محمد بن اورمۃ کو قمیوں نے ذکر کیا ہے اور اس پر غلو کا الزام لگایا ہے اور پھر ولید سے روایت نقل کی ہے کہ اس پر غلو کا الزام تھا اور پھر کہتے ہیں کہ جس روایت میں یہ منفرد ہو اس پر ہم اعتماد نہیں کرتے تفصیل مطالعہ کریں غض اور جش مجمع الرجال ۵ / ۱۶۰ اور ۱۶۱ ﴿۲﴾ اور جو علی بن حسان ہے یہ سخت ضعیف فاسد الاعتقاد بلکہ کذاب ہے جیسا کہ زکی الدین مذکور کہتے ہیں علی بن حسان سخت ضعیف ہے اور ہمارے اصحاب نے اس کو غلو کرنے والوں میں ذکر کیا ہے کہ یہ فاسد الاعتقاد ہے اور اسکی کتاب ہے کتاب الباطن تمام مختلط ہے اور کہتے ہیں کش علی بن حسن واسطی محمد بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے علی بن حسین بن علی بن فضال سے علی بن حسان کے بارے پوچھا

== فقال أيهما سألت أما الواسطى فهو ثقة أما الّذى عند نا يروى عن عمه عبد الرحمن بن كثير فهو كذاب كما فى مجمع الرجال ٤ / ١٧٧ ﴿ وقال العلامة عبد الله المامقانى شيخ الطائفة الجعفرية على بن حسان الهاشمى قال النجاشى على بن حسان ضعيف جدا ذكره بعض اصحابنا فى الغلاة فاسد الاعتقاد وله كتاب تفسير الباطن تخليط كله انتهى قال العضائرى على بن حسان مولى ابى جعفر عليه السلام عن عمه عبد الرحمن قال ضعيف رأيت له كتابا سماه تفسير الباطن لا يتعلق من الاسلام بسبب ولا يروى الا عن عمه انتهى وروى الكشى عن محمد بن مسعود سألت على بن حسين بن على بن فضال عن على بن حسان قال أيهما سألت اما الواسطى فهو ثقة واما الذى عندنا يروى عن عمه عبد الرحمن بن كثير فهو كذاب وهو واقفى لم يدرك أبا الحسن موسى عليه السلام طالع التفصيل فى تنقيح المقال ٢ / ٢٧٥ رقم الترجمة ٨٢٠٩

پس اس نے کہا کہ کس کے بارے پوچھتے ہو اور جو واسطی ہے وہ ثقہ ہیں اور جو ہمارے ہاں ہے جو چچا عبدالرحمن بن کثیر سے روایت کرتے ہیں تو وہ کذاب ﴿جھوٹا﴾ ہے جیسا مجمع الرجال ۴ / ۱۷۷ میں ہے ﴿اور عبداللہ مامقانی شیخ طائفہ جعفریہ کہتے ہیں علی بن حسان ہاشمی...... نجاشی کہتے ہیں علی بن حسان سخت ضعیف ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے غلو کرنے والوں میں ذکر کیا ہے کہ اسکا عقیدہ فاسد ہے اور اسکی تفسیر باطن ہے تمام تخلیط ہے اور عضائری کہتے ہیں علی بن حسان مولی ابی جعفر علیہ السلام اپنے چچا عبدالرحمن بن کثیر سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں ضعیف ہے میں نے اسکی کتاب باطن دیکھی ہے تمام تخلیط ہے اسلام سے کسی طریقہ سے تعلق نہیں اور اپنے چچا سے سوا کسی سے روایت نہیں کرتے انتہی اور کشی محمد بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن حسین بن علی بن فضال سے علی بن حسان کے بارے پوچھا اس نے کہا کہ کس کے بارے پوچھتے ہو اور واسطی ثقہ ہے اور جو ہمارے ہاں چچا عبدالرحمن بن کثیر سے روایت کرتے ہیں تو وہ کذاب جھوٹا ہے اور واقفی ہے اور ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ نہیں پایا ہے مطالعہ کریں تفصیل تنقیح المقال ۲ / ۲۷۵ رقم الترجمۃ ۸۲۰۹..

عن عبد الرحمن بن كثير﴿١﴾ عن ابی عبد الله عليه السلام فی قوله تعالی ﴿ وهدوا الی الطيب من القول وهدوا الی صراط الحميد ﴾ قال ذاك حمزة وجعفر وعبيدة وسلمان وابو ذر والمقداد بن الاسود وعمار هدوا الی أمير المؤمنين عليه السلام...

....

﴿١﴾ واما عبد الرحمن بن كثير كان يضع الحديث كما قال العلامة زكی الدين المولی عنايت الله القهبائی (جش) عبد الرحمن بن كثير الهاشمی كان ضعيفا غمزه أصحابنا عليه وقالوا كان يضع الحديث (ثم يقول) وله كتاب فدك وكتاب الاظلة كتاب فاسد مختلط كما فی مجمع الرجال ٤/ ٨٣ ﴿﴾ وقال السيد عبد الله المامقانی عبالرحمن بن كثير قال النجاشی عبد الرحمن بن كثير كان ضعيفا غمزه اصحابنا عليه قالوا كان يضع الحديث طالع التفصيل فی تنقيح المقال ٢ / ١٤٧ فعلم من هذا التفصيل بان هذا الحديث بإقرار علماء الشيعة موضوع

اور وہ عبد الرحمٰن بن کثیر سے اور وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام اس قول اللہ تعالیٰ کے ﴿ ان کو پاکیزہ بات قبول کرنے کی ہدایت بخشی گئی اور انہیں تعریفوں والی کی راہ بتائی گئی ہے ﴾ اور کہتے ہیں کہ اس سے مراد حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابوذر و مقداد بن اسود ہیں جنکو امیر المؤمنین علیہ السلام کی راہ کی ہدایت بخشی گئی تھی ﴾

﴿١﴾ اور جو عبد الرحمٰن بن کثیر ہے یہ حدیث وضع کرتا تھا (حدیث گڑ لیتا تھا) جیسا کہ علامہ زکی الدین عنایت اللہ کھبائی کہتے ہیں (جش) عبد الرحمٰن بن کثیر ہاشمی ضعیف تھے اور اس پر ہمارے اصحاب نے الزام لگایا تھا اور کہتے تھے کہ یہ حدیث گھڑ لیتا تھا ﴿ پھر کہتے ہیں ﴾ کہ اسکی کتاب فدک اور کتاب اظلۃ ہیں کتاب فاسد اور مختلط ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۴ / ۸۳ میں ہے ﴿﴾ اور سید عبد اللہ مامقانی کہتے ہیں عبد الرحمٰن بن کثیر نجاشی کہتے ہیں کہ یہ ضعیف تھا اور اس پر ہمارے اصحاب کا الزام تھا کہ یہ حدیث گھڑ لیتا تھا تفصیل مطالعہ کریں تنقیح المقال ۲ / ۱۴۷ میں تو یہ حدیث باقرار علماء شیعہ موضوع اور من گھڑت ہے.......................

وقوله ﴿ حبب اليكم الأيمان وزيّنه فى قلو بكم ﴾ يعنى أمير المؤمنين ﴿ وكرّه اليكم الكفر والفسوق والعصيا ن ﴾ (۱) الأول والثانى والثالث ﴿۲﴾

﴿۱﴾ الحجرات ۷ ﴿۲﴾ الأصول من الكافى كتاب الحجة ۱/ ۴۵۲ و۴۵۳ رقم ۷۱ باب فيه نكت ونتف من التنزيل فى الآية والنسخة الأخرى مع الفروع والروضة ۱ / ۴۲۶

﴿ تنبيه﴾ اراد الكلينى من الأول(الكفر) أمير المؤمنين ابوبكر الصديق ومن الثانى(الفسوق) أمير المؤ منين عمر بن الخطاب ومن الثالث (العصيان) أمير المؤ منين عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم أيها الأخ الكريم انظر الى حجة اسلام الشيعة كيف يجترى ء ولا يخاف من الله العلام ان يفترى على الأمام ابى عبد الله رضى الله عنه لأجل الحديث الموضو ع المكذوب من خرافات على بن حسان الكذاب وعبد الرحمن بن كثير الوضاع بإقرار اعيان الشيعة وهذا من اجل كتب الشيعة كأنهم يفرحون بهذه الخرافات المكذوبة للتهمة على الخلفاء الراشدين رضى الله عنهم

اور یہ قول اللہ تعالی کا ﴿اللہ تعالی نے تمکوایمان کی محبت کی اور اسکو تمہارے لئے دل میں پسند بنادیا﴾ یعنی امیر المؤمنین ﴿ اور کفر اور فسق اور نافرمانی سے تمکو متنفر کردیا﴾ (الحجرات ۷) مراد اس سے اول اور دوم اور سوم ہیں اصول کافی کتاب الحجۃ ۱/ ۵۲۴ و۴۵۳ رقم ۷۱ باب فیہ نکت ونتف من التنزیل فی الآیۃ

﴿تنبیہ﴾ ابو جعفر کلینی کفر سے مراد ابوبکر اور فسوق سے مراد عمر بن الخطاب اور عصیان سے مراد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم لیتے ہیں اے میرے محترم بھائی شیعہ کے حجت الاسلام کو دیکھو کسطرح جرات کرتے ہے اور امام ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ پر من گھڑت حدیث سے افترا کرتا ہے جو علی بن حسان کذاب اور عبد الرحمن بن کثیر وضاع کے مکذوبات سے ہے جس پر شیعوں کے علماء اقرار کرتے ہیں اور اصول کافی اجل کتب شیعہ ہے گویا کہ یہ ان خرافات مکذوبات کو خوش ہوتے ہیں کہ ان سے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم پر تہمت آجاتی ہے ﴿گویا کہ ابو عبد اللہ نے ان کو کفر اور فسوق اور عصیان سے مسمی کئے ہیں﴾

﴿٢﴾ قال المفسر الميرزا المشهدى بن محمد بن رضا بن اسماعيل المتوفى ١١٢٥ھ وفى تفسير على بن ابراهيم ﴿١﴾ حدثنا محمد بن جعفر عن يحي بن زكريا عن على بن حسان ﴿٢﴾ عن عبد الرحمن بن كثير ﴿٣﴾ عن ابى عبد الله عليه السلام فى قوله ﴿ حبّب اليكم الأيمان وزينه فى قلوبكم ﴾ يعنى امير المؤمنين عليه السلام ﴿ وكره اليكم الكفر والفسوق والعصيان ﴾ الأول والثانى والثالث ﴿٤﴾

﴿١﴾ وهو استاد ابى جعفر الكلينى وكان سنة ٣٢٩ ه حيا ذكره فى تفسيره تفسير القمى ٢ / ٣١٩ وفيه فلان وفلان وفلان مقصودهم الخلفاء الثلاثة رضى الله عنهم ﴿٢﴾ وقد ذكرت الجرح عليه من كتب الشيعة بانه فاسد الأعتقاد وكذاب ﴿٣﴾ وقد ذكرت الجرح عليه من كتب الشيعة بانه وضاع يضع الحديث ﴿٤﴾ تفسير كنز القائق ٩/ ٥٩٣

وقد اثبت بأن هذه الرواية موضوعة مكذوبة من خرافات على بن حسان الكذاب وعبد الرحمن بن كثير الوضاع فما قاله المشهدى ناقلا عن القمى باطل مردود على الحسود الذين لا يخافون من يوم الحساب

﴿٢﴾اور مفسر میرزا محمد مشہدی بن محمد رضا متوفی ١١٢٥ھ کہتا ہے کہ تفسیر علی بن ابراہیم ﴿یہ کلینی کا استاد ہے ٣٢٩ھ میں زندہ تھا﴾ میں ہے محمد بن جعفر یحیٰ بن زکریا سے اور وہ علی بن حسان سے اور وہ عبدالرحمٰن بن کثیر سے اور وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ یہ قول اللہ تعالی کا ﴿اللہ نے تمکو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے لئے دل میں پسند بنایا﴾ اس سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں ﴿اور کفر اور فسوق اور عصیان سے تمکو متنفر کر دیا﴾ اس سے مراد اول اور دوم اور سوم ہیں تفسیر کنز الدقائق ٩ / ٥٩٣

اور تفسیر قمی ٢ / ٣٢٩ اس میں فلان وفلان وفلان لکھا ہے اور ان سے خلفاء راشدین لیتے ہیں اور میں نے یہ ثابت کیا کہ یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے یہ علی بن حسان کذاب اور عبدالرحمٰن بن کثیر وضاع کے خرافات سے ہے تو جو مشہدی نے قمی سے نقل کیا ہے وہ حاسدین پر مردود ہے یہ یوم حساب سے نہیں ڈرتے

فتوى الكليني على الخلفاء الراشدين الثلاثة بالأرتداد عن الحديث الموضوع

﴿۳﴾ روى ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ۳۲۸ او ۳۲۹ھ عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن محمد بن أورمة وعلى بن عبد الله عن على بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن ابى عبد الله عليه السلام فى قول الله عزّ وجل ﴿ انّ الّذِين آمنوا ثمّ كفروا ثم آمنوا ثم كفروا ثمّ ازدادوا كفرا (النساء ۱۳۷) ﴾ لن تقبل تو بتهم ﴿ آل عمران ۹۰ ﴾ قال نزلت فى فلان وفلان وفلان ﴿۱﴾ آمنوا بالنبى ﷺ فى اول الأمر ثم كفروا حيث عرضت عليهم الولاية حيث قال النبى ﷺ من كنت مولاه فهذا علىّ مولاه ثم آمنوا بالبيعة لأمير المؤمنين عليه السلام ....

﴿۱﴾ اراد الكليني منه الخلفاء الراشدين الثلاثة رضى الله عنهم

کلینی کا تین خلفاءراشدین پر مرتد ہونے کا فتوی موضوعی حدیث سے

ابو جعفر کلینی روایت کرتے ہیں حسین بن محمد سے اور وہ معلیٰ بن محمد اور وہ محمد بن اورمۃ و علی بن عبد اللہ سے اور وہ علی بن حسان سے اور وہ عبد الرحمٰن بن کثیر سے اور وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالی اس قول میں ﴿ جو لوگ ایمان لائیں پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائیں پھر کافر ہوگئے تھر بھوتے اپنے کفر میں ﴾(النساء ۱۳۷) ﴿ ہرگز ان کی توبہ قبول نہ ہوگی ﴾(آل عمران ۸۰) یہ آیات فلان اور فلان اور فلان میں نازل ہوئی ہیں ﴿ابو جعفر کلینی اس سے تین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم لیتے ہیں﴾ کیونکہ انہوں نے ابتداء میں نبی ﷺ پر ایمان لائیں جب ان پر علی رضی اللہ عنہ کی ولایت پیش کی گئی پھر کافر ہوگئے جب نبی ﷺ نے فرمایا کہ جسکا میں مولا ہوں تو یہ علی اس کا مولی ہوگا پھر امیر المؤمنین علیہ السلام کی بیعت پر ایمان لائیں

ثمّ كفروا حيث مضى رسول الله ﷺ فلم يقرّوا بالبيعة ثم ازدادوا كفراً بأخذهم البيعة من بايعه بالبيعة لهم فهؤلاء لم يبق فيهم من الأيمان شیء ﴿۱﴾ ثم يقول ﴿ ﴾ وبهذا الاسناد عن ابی عبد الله عليه السلام فی قوله تعالى ﴿ اِنّ الّذين ارتدّوا على أدبارهم من بعد ما تبين لهم الهدى (محمد ۲۵) فلان وفلان وفلان ارتدوا عن الأيمان فی ترك ولاية امير المؤمنين عليه السلام الخ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ الأصول من الكافی كتاب الحجة ۱/ ۳۴۸ باب فيه نكت ونتف من التنزيل رقم ۴۲ وفی النسخة الأخرى مع الفروع والروضة ۱/ ۴۲۰ ﴿۲﴾ طالع التفصيل فی الأصول من الكافی مع الفروع والروضة ۱/ ۴۲۰ و۴۲۱ رقم ۴۳ ﴿ ﴾ اقول العجب كل العجب على حجة اسلام الشيعة كيف يثبت من الحديث الموضوع ارتداد الخلفاء الراشدين رضی الله عنهم لأن الحديثين من رواية علی بن حسان الكذاب و عمه عبد الرحمن بن كثير الوضاع تدبر

پھر جب رسول اللہ ﷺ وفات ہو گئے تو یہ پھر کافر ہو گئیں کہ بیعت پر ثابت نہ رہیں پھر کفر میں بڑھ گئیں کہ انہوں نے اُن سے بیعت لیا جو ان سے بیعت کر لیتے تو ان میں ایمان سے کوئی چیز باقی نہ رہی ﴿اصول کافی کتاب الحجۃ ۱/ ۴۲۰، رقم ۴۲ (پھر کہتے ہیں) کہ اسی اسناد سے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس قول اللہ تعالیٰ ﴿ بیشک جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ان پر سیدھی راہ﴾ روایت ہے کہ یہ آیات فلان اور فلان اور فلان کے بارے نازل ہو چکی ہے کہ یہ ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام کے چھوڑنے کی وجہ سے مرتد ہو گئیں الخ تفصیل اصول کافی ۱/ ۴۲۰ و ۴۲۱، رقم ۴۳ میں مطالعہ کریں ﴿ ﴾ میں کہتا ہوں کہ شیعوں کے حجۃ الاسلام پر تعجب ہے کس طرح من گھڑت حدیث سے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کو مرتد ثابت کرتے ہیں کیونکہ دونوں حدیثوں میں علی بن حسان کذاب اور اسکا چچا عبد الرحمٰن بن کثیر وضاع ہیں

فتوى الكليني باللعنة على الخلفاء الثلاثة ومعاوية وعائشة وحفصة وهند وام الحكم رضى الله عنهم

﴿٤﴾ و روى ابو جعفر الكليني عن محمد بن يحي عن محمد بن الحسين عن محمد بن إسماعيل بن بزيع عن الخيبرى عن الحسين بن ثوير وأبى سلمة السراج قالا سمعنا أبا عبد الله عليه السلام وهو يلعن فى دبر كل صلوة أربعة من الرجال وأربع من النساء فلان وفلان وفلان ومعاوية وسميهم وفلانة وفلانة هند وأم الحكم أخت معاوية ﴿١﴾

﴿١﴾ الفروع من الكافى مع الأصول والروضة ٣ / ٣٤٢ كتاب الصلوة رقم الحديث ١٠

أقول اراد الكليني من فلان وفلان وفلان الخلفاء الثلاثة ومن فلانة وفلانة عائشة وحفصة رضى الله عنهم لكن العجب على شيخ اسلام الشيعة بانه يثبت اللعنة من الحديث المردود

کلینی کا فتوی لعنت خلفاء راشدین اور معاویہ اور عائشہ اور حفصہ اور ھند اور ام الحکم رضی اللہ عنہم پر

﴿۴﴾ کلینی محمد بن یحی سے اور وہ محمد بن حسین سے اور وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اور وہ خیبری سے اور وہ حسین بن ثویر و ابو سلمۃ سے روایت کرتے ہیں کہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ وہ ہر نماز کے بعد چار مرد اور چار عورتوں پر لعنت بھیجتے فلان وفلان وفلان اور معاویہ اور نام لیتے تھے اور فلانۃ وفلانۃ اور ھند اور ام الحکم معاویہ کی بہن جیسا فروع کافی معہ اصول کافی وروضۃ کافی ۳ / ۳۴۲ کتاب الصلوۃ رقم الحدیث ۱۰ ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ کلینی فلان وفلان وفلان سے تین خلفاء راشدین اور فلانۃ وفلانۃ سے عائشہ اور حفصہ لیتے ہیں اور باقی کے اسماء گرامی پر تصریح کی ہے لیکن شیخ اسلام الشیعۃ پر تعجب ہے کہ ان حضرات پر لعنت حدیث مردود سے ثابت کرتے ہیں ....

== لأن فيه الخيبرى وهوضعيف لا يلتفت الى حديثه كما قال العلامة عنايت الله القهبانى الشيعى ﴿غض﴾ خيبرى بن على الطحان كوفى ضعيف الحديث غال المذهب يصحب يونس بن ظبيان ويكثر الرواية عنه وله كتاب عن عبد الله عليه السلام لا يلتفت الى حديثه وقال ﴿جش﴾ خيبرى بن على الطحان ضعيف فى مذهبه ذكر ذلك احمد بن الحسين يقال فى مذهبه ارتفاع طالع مجمع الرجال ۲ / ۲۷۵ ﴿﴾ وقال العلامة المامقانى الشيعى واشتهر هذا الرجل بالنسبة الى خيبر ولم يعلم اسمه ولعل اسمه خيبرى وفى الخلاصة خيبرى وفى بعض النسخ الجبرى بالجيم والباء الموحدة وقد ضعفه جمع قال النجاشى خيبرى بن على كوفى ضعيف فى مذهبه ذكر ذلك احمد بن الحسين قال فى القسم الثانى من الخلاصة خيبرى كوفى ضعيف فى مذهبه ضعيف فى الحديث كان غاليا له كتاب عن ابى عبد الله عليه السلام لا يلتفت الى حديثه وقال ابن داود فى القسم الثانى من رجاله خيبرى بن على ....

کیونکہ اس میں خیبری ہے اور یہ ضعیف ہے جس کی احادیث کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے جیسا کہ علامہ عنایت اللہ کھبائی شیعی کہتے ہیں ﴿غض﴾ خیبری بن علی طحان کوفی ضعیف الحدیث ہے اس کے مذہب میں غلو ہے اور یہ یونس بن ظبیان کا ساتھی تھا اس سے زیادہ روایت کرتے تھے اور اسکی کتاب ابو عبداللہ علیہ السلام سے تھی اسکی حدیث کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے اور کہتے ہیں ﴿جش﴾ خیبری بن علی طحان کوفی اور مذہب میں ضعیف ہیں یہ احمد بن حسین نے ذکر کیا ہے کہا جاتا ہے کہ اسکے مذہب میں غلو ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۲ / ۲۷۵ میں ﴿﴾ اور علامہ مامقانی شیعی کہتے ہیں کہ یہ شخص خیبر کی طرف منسوب ہونے سے مشہور ہے اور اور اس کا نام معلوم نہیں اور شاید اسکا نام خیبری ہو اور خلاصۃ میں خیبری ہے اور بعض نسخوں میں جبری جیم کے ساتھ ہے اور جماعت نے اسکو ضعیف کیا ہے اور نجاشی کہتے ہیں خیبری بن علی کوفی ہے مذہب اور حدیث میں ضعیف ہے اور یہ غالی تھا اسکی کتاب تھی ابو عبداللہ علیہ السلام سے جس کی حدیث کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے اور ابن داود اپنے رجال کے قسم دوم میں کہتے ہیں خیبری بن علی

== الطحان كوفي ضعيف في مذهبه يقال في مذهبه ارتفاع وفي الوجيزة ومنشأ ذلك كله قول ابن الغضائري خيبرى بن على الطحان كوفي ضعيف الحديث غالي المذهب كان يصحب يونس بن ظبيان ويكثر الرواية عنه لا يلتفت الى حديثه انتهى طالع تنقيح المقال من ابواب الخاء ١ / ٤٠٤ رقم الترجمة ٣٧٩٣ اقول هذالحديث مردود باقرار اكابر الشيعة اما اولا فانه لا يعلم هل هو خيبرى او جبرى واما ثانيا فهوضعيف في مذهبه وضعيف في الحديث عند اكابر الشيعة ولا يلتفت الى حديثه فهذا الحديث مردود على الحسود واما قول المامقاني بأن الغلو من ضروريات المذهب اليوم فهو قول مردود لأن الكلام ليس في الغلو فقط بانه كان غاليا في المذهب ولذا حديثه مردود بل الكلام في ضعفه بانه ضعيف في المذهب والحديث عند اكابر الشيعة ولا يلتفت الى حديثه فحديثه مردود تدبر وتدرب

طحان کوفی مذہب میں ضعیف ہے کہا جاتا ہے کہ اس کے مذہب میں غلو ہے اور وجیزہ میں ہے کہ تمام کا منشاء ابن غضائری کا قول ہے کہ وہ کہتے ہیں خیبری بن علی طحان کوفی ضعیف الحدیث مذہب میں غلو کرنے والا ہے اور یونس بن ظبیان کے ساتھ تھا اور اس سے زیادہ روایت کرتا تھا اسکی حدیث کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے مطالعہ کریں تنقیح المقال ابواب الخاء ۱/ رقم الترجمۃ ۳۷۹۳ ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اکابر شیعہ کے اقرار سے مردود ہے اولاً اس لئے کہ یہ معلوم نہیں کہ یہ خیبری ہے یا جبری جیم کے ساتھ اور دوم یہ مذہب اور حدیث دونوں میں اکابر شیعہ کے نزدیک ضعیف ہیں جس کی حدیث کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے تو یہ حدیث حسد کرنے والوں پر مردود ہے اور مامقانی کا یہ قول کہ غلو تو آج کل مذہب کے ضروریات سے ہے تو یہ قول مردود ہے کیونکہ یہاں کلام صرف غلو میں نہیں کہ یہ غالی تھے اس لئے حدیث مردود ہے بلکہ یہ مذہب میں ضعیف اور حدیث میں اکابر شیعہ کے نزدیک ضعیف ہیں جسکی حدیث کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے تو اسکی حدیث مردود ہے فکر اور تجربہ کر

لعنت الكلينى على الشيخين رضى الله عنهما لأجل الحديث المردود

﴿٥﴾ روى ابو جعفر الكلينى المتوفى ٣٢٨ او ٣٢٩ ھ عن على بن ابراهيم عن ابيه عن حنان بن سدير و محمد بن يحي عن احمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل عن حنان بن سدير عن ابيه قال سألت أبا جعفر عليهما السلام عنهما ﴿١﴾ فقال يا ابا الفضل ما تسألنى عنهما فو الله ما مات منا ميّت قط الا ساخطا عليهما و ما منا اليوم الا ساخطا عليهما يوصى بذلك الكبير منا الصغير انهما ظلما نا حقنا ومنعانا فيئنا وكان اول من ركب أعناقنا وبثقا علينا بثقا فى الأسلام لا يسكر ابدا حتى يقوم قائمنا او يتكلم متكلمنا

﴿١﴾ والمراد بهذا ابوبكر وعمر رضى الله عنهما ويقول المحشى هما رجلان معروفان عند الراوى

کلینی کی لعنت شیخین رضی اللہ عنہما پر حدیث مردود سے

ابو جعفر کلینی علی بن ابراہیم سے اور علی اپنے باپ سے اور وہ حنان بن سدیر سے اور محمد بن یحیٰ احمد بن محمد سے اور وہ محمد بن اسماعیل سے اور وہ حنان بن سدیر سے اور حنان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سدیر کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں ﴿شیخین﴾ کے بارے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا اس نے کہا اے ابو فضل تو ان کے بارے مجھ سے کیا پوچھتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم کہ ہم سے کوئی نہیں مرا مگر ان دونوں پر ناراض تھے اور نہ آج کل ہم میں سے کوئی ہے مگر ان پر ناراض ہیں اور ہم سے ہر بڑا چھوٹے کو وصیت کرتے ہیں انہوں ہمارے حق پر ظلم کیا اور ہم سے مال فیء منع کیا ہے اور یہ اول ہمارے گردنوں پر سوار ہو گئیں اور ہم پر اسلام میں دریا پھاڑ لیا اور اور اس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک ہمارا قائم قائم نہ ہو جائے اور ہمارا متکلم کلام نہ کریں ﴿حاشیہ میں ہے کہ مراد بارہویں امام ہیں﴾

ثم قال أما والله لو قد قام قائمنا او تكلم متكلنا لأبدى من أمورهما ما كان يكتم ولكتم من أمورهما ما كان يظهر والله ما أسست منا بلية ولا قضية تجرى علينا اهل البيت إلا هما اسسا اولها فعليهما لعنة الله والملائكة والناس اجمعين ﴿١﴾

''

﴿١﴾ الروضة مع الأصول والفروع ٨ / ٢٤٥ رقم الحديث ٣٤٠

﴿﴾ اقول و بالله استعين واعوذ به من شر كل شيطان رجيم ان هذا لحديث باطل مردود اما اسناده الاول ففيه ابراهيم والد علي وهو ابراهيم بن هاشم ما وثقه احد لا في ست ولا في جش طالع مجمع الرجال ١ / ٧٩ و ٨٠ واما سعي المامقاني لا ينفعه طالع تنقيح المقال ١ / ٣٩ باب ابراهيم ابواب ٥ ﴿﴾ واما ثانيا ففي الأسنادين حنان بن سدير وهو حنان بن سدير بن حكيم

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اگر ہمارا قائم قائم ہو جائے اور ہمارا متکلم ﴿بارہویں امام﴾ کلام کریں تو وہ ان کے وہ امور ظاہر کرینگے جو انہوں نے چھپائے ہیں اور جو ان کے ظاہر امور ہیں وہ چھپا لینگے اللہ تعالیٰ کی قسم کہ ہم اہل البیت پر کسی مصیبت کی بنیاد ہوتی ہے یا ہم پر کوئی قضیہ جاری ہوتا ہے تو انکی اول بنیاد ان دونوں نے رکھی ہے تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو روضہ کافی ہمعہ اصول کافی وفروع کافی ٨ / ٢٤٥ رقم الحدیث ٣٤٠

﴿﴾ میں کہتا ہوں اور خاص اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے جو پہلی اسناد ہے اس میں ابراہیم ہے علی کا باپ یہ ابراہیم بن ہاشم قمی ہیں جسکی توثیق کسی نے نہیں کی نہ ست میں اور نہ جش میں مطالعہ کریں مجمع الرجال ١ / ٧٩ و ٨٠

﴿﴾ اور مامقانی کی سعی ان کو مفید نہیں مطالعہ کریں تنقیح المقال ١ / ٣٩ ﴿﴾ اور ثانیا دونوں اسناد میں حنان بن سدیر ہیں اور یہ حنان بن سدیر بن حکیم

== بن صهيب الصيرفي قال العلامة القهبائي ﴿ كش ﴾ حنان بن سدير من أصحاب موسى بن جعفر ...... وعلى بن موسى سمعت حمدويه ذكره عن اشياخه ان حنان بن سدير واقفي ادرك أبا عبد الله عليه السلام ولم يدرك أبا جعفر عليه السلام ﴿م﴾ حنان بن سدير الصيرفي واقفي ﴿ ست ﴾ حنان بن سدير ثقة ﴿ جش ﴾ حنان بن سدير ابو الفضل الصيرفي كوفي ثم ذكر حديثا بإسناده عن اسماعيل بن مهران عن حنان بن سدير عن ابى عبد الله عليه السلام ﴿ ثم يقول ﴾ اسماعيل بن مهران عن حنان بن سدير غير ثبت طالع مجمع الرجال ۲ / ۲٤۷ و۲٤۸

﴿﴾ واما ابوه سدير بن حكيم ابو الفضل فقال القهبائي ﴿ كش ﴾ سدير بن حكيم عن محمد بن عذافر عن ابى عبد الله عليه السلام قال ذكر عنده سدير فقال عصيدة بكل لون ﴿ثم قال﴾ وسيذكر ان شاء الله في الغلاة وفي هيثم الثمار ﴿ بن ﴾ سدير بن حكيم الصيرفي ﴿ قر ﴾

= بن حکیم بن صہیب صیرفی ہیں اور علامہ عنایت اللہ کھپائی کہتے ہیں ﴿ کش ﴾ حنان بن سدیر موسیٰ بن جعفر کے اصحاب سے ہیں اور علی بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حمدویہ سے سنا ہے اس نے اپنے شیوخ سے ذکر کیا ہے کہ حنان بن سدیر واقفی ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے اور ابو جعفر علیہ السلام کا زمانہ نہیں پایا ہے ﴿م﴾ حنان بن سدیر واقفی ہیں ﴿ست حنان بن سدیر ثقہ ہیں ﴿جش﴾ حنان بن سدیر کوفی پھر اپنی اسناد سے اسماعیل بن مہران سے ذکر کیا ہے کہ وہ حنان بن سدیر سے اور وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ﴿ پھر کہتے ہیں ﴾ اسماعیل بن مہران حنان بن سدیر سے اور وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ثبت نہیں مطالعہ کریں مجمع الرجال ۲ / ۲۴۷ و ۲۴۸ ﴿﴾ اور اسکا باپ سدیر بن حکیم ابو الفضل کھپائی کہتے ہیں ﴿کش﴾ سدیر بن حکیم ابو الفضل محمد بن عذافر ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ سدیر کا نام اس کے پاس ذکر کیا گیا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ہر رنگ کا ملا ہوا ہے ﴿ پھر کہتے ہیں ﴾ اسکو ان شاء اللہ تعالیٰ غلو کرنے والوں اور ھیثم تمار میں ذکر کیا جائے گا ﴿بن﴾ سدیر بن حکیم بن صہیب صیرفی ....

== ﴿قر﴾ سديربن حكيم الصيرفي ﴿ق﴾ سدير بن حكيم يكنى ابو الفضل والد حنان طالع مجمع الرجال ۲ / ۹۷ و۹۸ وكذلك ذكره المامقانى في تنقيح المقال ۲ / ٥ و٦ وما ذكر توثيقه من احد فالرجل مجهول الحال فعلم من هذا التفصيل بان هذالحديث باطل مردود واما الاسناد الاول ففيه ابراهيم ما وثقه احد وكذلك في الاسنادين حنان بن سدير وهو واقفي وكذلك فيهما سدير وما وثقه احد من اكابر الشيعة فالحديث مردود على الحسود وكذلك يحتمل بان الاسناد الثاني موضوع ان كان المراد منه احمد بن محمد ابو عبد الله الطبرى الخليلي لأنه كذاب وضاع للحديث وان كان هو احمد بن محمد بن أبي الغريب فهو مجهول الحال ما وثقه احد وان كان احمد بن محمد بن جعفر ابو علي فهو يروى عن الضعفاء فعلى كل حال احمد مشترك بين كثيرين ولا يعلم مَنِ المراد ههنا لكن الظن الغالب بانه احمد بن محمد الخليلي الكذاب الوضاع فعلي كل حال ما ذكره الكليني حديث باطل مردود على الحسود

﴿قر﴾ سدیر بن حکیم صیرفی ﴿ق﴾ سدیر بن حکیم ابو الفضل والد حنان مطالعہ کریں مجمع الرجال ۲ / ۹۷ و۹۸ ﴿﴾ اور اس طرح مامقانی نے ذکر کیا ہے تنقیح المقال ۲ / ۵ و۶ میں اور دونوں نے کسی سے توثیق نہیں ذکر کیا ہے تو یہ شخص مجہول الحال ہے تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث مردود ہے پہلی اسناد میں ابراہیم ہے اسکی توثیق کسی نے نہیں کی اور اس طرح دونوں اسناد میں حنان بن سدیر ہیں اور یہ واقفی ہیں اور اس طرح دونوں میں سدیر ہیں اور اسکی توثیق اکابر شیعہ میں سے کسی نے نہیں کی ہے تو حدیث حسد کرنے والوں پر مردود ہے اور دوسری اسناد میں احتمال ہے کہ موضوعی اور من گھڑت ہو اگر مراد احمد سے احمد بن محمد ابو عبداللہ طبری خلیلی ہو کیونکہ یہ کذاب وضاع الحدیث تھا ﴿احادیث گھڑ لیتا تھا﴾ اگر مراد اس سے احمد بن محمد غریب ہو تو وہ مجہول الحال ہیں کسی نے اس کی توثیق نہیں کی اگر احمد بن محمد بن جعفر ابو علی ہو تو یہ ضعفاء سے روایت کرتا تھا بہر حال احمد بہت سے لوگوں میں مشترک ہے اگر چہ بعض ثقہ ہیں اور یہاں پتہ نہیں لگتا کہ کون احمد مراد ہے لیکن غالب گمان یہ ہے کہ مراد احمد بن محمد کذاب وضاع ہے ﴿ والعلم عند اللہ تعالی ﴾ بہر حال جو کلینی نے ذکر کیا ہے تو وہ حسد کرنے والوں پر مردود ہے

لعنة الكليني على الشيخين من الحديث المردود

﴿٦﴾ روى ابو جعفر عن حنان عن ابيه عن ابى جعفر عليه السلام قال قلت له ما كان ولد يعقوب انبياء قال لا ولكنهم كانوا اسباط اولاد الأنبياء ولم يكن يفارقوا الدنيا الا سعداء تابوا وتذاكروا ما صنعوا وان الشيخين فارقا الدنيا ولم يتوبا ولم يتذاكرا ما صنعابأمير المؤمنين عليه السلام فعليهما لعنة الله والملائكة والناس اجمعين ﴿١﴾

﴿١﴾ الروضة من الكافى مع الاصول والفروع ٨ / ٢٤٦ رقم الحديث ٣٤٣

اقول هذا حديث باطل مردود وقد ذكرت رد هذا الاسناد فى الحديث السابق فلا حاجة الى الأعادة واما ما قال ان الشيخين فارقا الدنيا ولم يتوبا مما صنعا بأمير المؤمنين فهذا كذب وزور لأن على بن ابى طالب رضى الله عنه يقول لما قبض النبى ﷺ نظرنا فى أمرنا فوجدنا النبى ﷺ قد قدم ابابكر فى الصلوة ....

کلینی کی لعنت شیخین پر حدیث مردود سے

کلینی حنان سے اور اپنے باپ سے سدیر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ اولاد یعقوب علیہ السلام انبیاء نہیں تھیں اس نے کہا کہ نہیں لیکن اولاد انبیاء تھیں اور دنیا سے نیک بخت چلے گئیں انہوں نے اس سے توبہ کیا جو انہوں نے ﴿یوسف علیہ السلام سے﴾ کیا تھا اور شیخین دنیا سے چلے گئیں اور توبہ نہیں کیا جو انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کیا تھا تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت روضہ کافی بمعہ اصول وفروع کافی ۸ / ۲۴۶ رقم الحدیث ۳۴۳﴾ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کی تردید میں نے پہلے حدیث میں کی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں اور یہ جو کہا ہے کہ شیخین دنیا سے بغیر توبہ چلے گئیں جو انہوں نے امیر المؤمنین سے کیا یہ جھوٹ اور بہتان ہے کیونکہ حضرت علی خود فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب وفات ہوگئے تو ہم نے اپنے امور کو دیکھا تو ہم نے نبی ﷺ کو ایسی حالت میں پایا کہ آپ نے نماز کے لئے ابوبکر ﴿رضی اللہ عنہ﴾ آگے کیا تھا ....

== فرضينا لدنيا نا من رضى رسول الله ﷺ لد يننا فقدمنا ابا بكر فقد اقر على بن ابى طالب بأن ابابكر مستحق الخلافة لأن النبى ﷺ قدمه فى الصلوة كما سيجىء ان شاء الله تعالى مفصلا فى جوابٍ لا عتراض امام الشيعة الخمينى وكذلك اقر باستحقاق ابى بكر امين الأمة ابو عبيدة بن الجراح رضى الله عنه ذكر كلمة وفيها أتبايعنى وفيكم الصديق وثانى اثنين وكذلك اعلن عمر بن الخطاب رضى الله عنه بمحضر الصحابة رضى الله عنهم فى خطبة طويلة ذكر فيها ابابكر صاحب رسول الله ﷺ ثانى اثنين وانه احق الناس بأمرهم فقوموا فبايعوه كما سيجىء مفصلا ان شاء الله تعالى فعلى كل حال ما قاله ههنا بهتا ن وزور لكن الكلينى يستدل من قول كل احد سواء كان مجهولا او كذابا لكن اذا تجىء التهمة على الخلفاء الراشدين الثلاثة او على الصحابة لأن الرا حة تحصل له بهذه الواهيات لأنه لا يخاف من خالق الكائنات

تو جس کو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے دین کیلئے پسند کیا تو ہم نے اپنے لئے دنیا ﴿خلافت﴾ کیلئے پسند کیا تو علی بن ابی طالب نے خود اقرار کیا کہ خلافت کا مستحق ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اسکو نماز کیلئے آگے کیا ہے جیسا کہ تفصیل ان شاء اللہ تعالی وہاں آجائے گی جہاں امام شیعہ خمینی کو جواب دیتے ہیں اور اسطرح امین الامۃ ابو عبیدہ بن جراح نے ابو بکر صدیق کی خلافت کے بارے ایک بیان میں فرمایا تھا کہ آپ میرے ساتھ بیعت کرتے ہیں تم میں صدیق ثانی اثنین موجود ہیں اور اس طرح عمر بن خطاب نے صحابہ کرام کے موجودگی میں ایک طویل خطبہ میں اعلان فرمایا تھا اور اس میں ذکر کیا تھا کہ ابو بکر صاحب رسول اللہ ﷺ ثانی اثنین ہیں اور لوگوں کے امور کے لئے تمام سے زیادہ حقدار ہیں تم اٹھو اسکے ساتھ بیعت کرو جیسا کہ ان شاء اللہ تعالی تفصیل آجائے گی بہر حال یہاں جو کہا ہے یہ صریح بہتان اور جھوٹ ہے لیکن کلینی ہر ایک شخص کے قول سے استدلال کرتا ہے جس سے الزام تین خلفاء راشدین پر آتا ہے اور اس کو ان واہیات سے راحت ملتی ہے کیونکہ یہ خالق الکائنات سے ڈرتا نہیں............................

تهمة الكليني على الشيخين بانهما انتسبا الى رسول الله ﷺ الجنون

﴿۷﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ۳۲۹ ھ و بهذا الاسناد ﴿الحسين بن محمد الاشعری عن معلی بن محمد عن الوشاء ﴾عن ابان عن عبد الرحمن بن أبی عبد الله عن أبی العباس المكی قال سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول ان عمر لقی عليّا صلوات الله عليه فقال له أنت الّذی تقرأ هذه الاية ﴿ بأيكم المفتون ﴾ تعرض بی وبصاحبی قال فقال له أفلا أخبرك بآية نزلت فی بنی أمية ﴿ فهل عسيتم ان توليتم أن تفسدوا وتقطعوا أرحامكم ﴾ فقال كذبت بنو أمية أوصل الرحم منك و لكنك ابيت الا عداوة لبنی تيم وبنی عدی وبنی امية ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافی ۸/ ۱۰۳ رقم الحديث ۷۶

کلینی کی تہمت شیخین پر کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو جنون منسوب کیا ہے

﴿۷﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ کہتے ہیں کہ اس اسناد سے ﴿حسین بن محمد اشعری وہ معلی بن محمد سے اور وہ وشاء سے ﴾اور وہ ابان سے اور وہ عبد الرحمٰن بن ابی عبد اللہ سے اور وہ ابو العباس مکی سے روایت کرتے ہیں ابو العباس کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ اس نے کہا کہ عمر کی ملاقات علی سے ہوئی تو اسکو کہا کہ تم یہ آیت پڑھتے ہو ﴿ بایکم المفتون ﴾اور میری طرف اور میرے ساتھی ﴿ ابو بکر ﴾ کی طرف اشارہ کرتے ہو تو علی نے جواب دیا کہ میں تجھے وہ آیات بتادوں جو کہ بنو امیہ کے بارے نازل ہوئی ہے ﴿پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت ملجائے تو خرابی ڈالو ملک میں اور قطع کرو اپنی قرابتیں ﴾ محمد ۲۲ تو عمر نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا بنو امیہ تجھ سے زیادہ صلہ رحم والے ہیں لکن تجھے بنو تیم اور بنو عدی اور بنی امیہ سے عداوت ہے جیسا کہ روضہ کافی ۸ / ۱۰۳ رقم الحدیث ۷۶ میں ہے

== يقول المحشى على اكبر الغفارى تحت آيت ﴿ بايكم المفتون ﴾ القلم ٨ المفتون بمعنى الفتنة تقول ليس له معقول اى عقل وقوله تعالى ﴿ بايكم المفتون ﴾ أى بأى الفريقين منكم الجنون بفريق المؤمنين او الكافرين وتعريضه عليه السلام بهما لنزول الآية فيهما حيث نسبا النبى ﷺ الى الجنون كما ذكروه فى نزول الآية فراجع حاشية ١ على روضة الكافى ٩ / ١٠٣ اقول مقصود الكلينى من هذا الحديث بأن ابابكر وعمر نسبا الى رسول الله ﷺ الجنون ووضح المحشى وافترى على ابى جعفر بانه اشار اليهما بانهما نسبا الجنون الى رسول الله ﷺ لأن الآية نزلت فيهما اعاذنا الله من كفريا تهم وخرافاتهم فعلى كل حال هذا الحديث مردود باقرار اكابر الشيعة لأن فيه معلى بن محمد قال العلامة عنايت الله الشيعى ﴿ غض ﴾ المعلى بن محمد البصرى ابو الحسن يعرف حديثه وينكر ويروى عن الضعفاء ويجوز أن يخرج شاهدا وقال ﴿ جش ﴾ معلى بن محمد مضطرب الحديث والمذهب (مجمع الرجال ٦/ ١١٣)

محشی علی اکبر غفاری آیت ﴿ بایکم المفتون ﴾ کے تحت لکھتے ہیں مفتون کا معنی فتنہ تو کہتا ہے کہ اس کا عقل نہیں اور یہ قول اللہ تعالی کا ﴿ کہ تم میں سے کون جنون میں مبتلا ہے ﴾ قلم ۸ یعنی ان دونوں فریق کفار اور مؤمنین میں کس کو جنون لاحق ہوا ہے یہ علی علیہ السلام کا اشارہ ان دونوں ﴿ ابو بکر و عمر ﴾ کی طرف تھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف جنون منسوب کیا ہے جیسا کہ مفسرین نے آیات کے نزول میں ذکر کیا ہے حاشیہ ا/ صفحہ ۱۰۳ ﴿ ﴾ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث سے کلینی کا مقصود یہ ہے کہ ابو بکر و عمر ﴿ رضی اللہ عنہم ﴾ نے آنحضرت ﷺ کو جنون منسوب کیا ہے کیونکہ آیات ان دونوں کے بارے نازل ہوئی ہے اللہ تعالی کے ساتھ ان کے کفریات اور خرافات سے پناہ مانگتے ہیں بہر حال یہ حدیث شیعہ کے اکابر کے اقرار سے مردود ہے کیونکہ اس میں معلی بن محمد ہے علامہ عنایت اللہ شیعی کہتے ہیں ﴿ غض ﴾ معلی بن محمد بصری ابو الحسن کی حدیث معروف ہے ﴿ کبھی ﴾ اور منکر ہے ﴿ کبھی ﴾ اور ضعفاء سے روایت کرتے ہیں اور اسکی حدیث شاہد بن سکتی ہے اور کہتے ہیں (جش) معلی بن محمد مضطرب الحدیث والمذہب ہیں جیسا کہ مجمع الرجال ۶/ ۱۱۳ میں ہے

== وكذلك فيه الوشاء وهو الحسن بن على بن زياد الوشاء ما وثقه احد من اعيان الشيعة ولذا ذكره العلامة عنايت الله بدون توثيق لا من جش ولا من ست طالع مجمع الرجال ۲ / ۱۲۸ ولما لم يوثقه احد من اكابر الشيعة فهو مستور الحال لا يحتج به واما قول المامقاني بانه كان من اصحاب رضاء عليه السلام او كان من وجوه هذه الطائفة فليس دليلا للتوثيق لأن كون الرجل من اصحاب رضا اوابى جعفر او ابى عبد الله رضى الله عنهم ليس دليلا للتوثيق كما لا يخفى على الخبير بهذا العلم ﴿﴾ وكذلك فيه أبان وهو أبان بن عثمان الأحمر قال العلامة القهبائي ﴿ كش ﴾ محمد بن مسعود قال حدثني على بن الحسن قال كان ابان من اهل البصرة وكان سكن الكوفة وكان من الناروسية كما في مجمع الرجال ۱ / ۲٤ وقال المحشى الناروسية اى الوقفين على ابى عبد الله عليه السلام ﴿﴾ وقال العلامة المامقانى قال ابو عمر الكشى ان العصابة اجمعت على تصحيح ما يصح عن ابان بن عثمان والأقرار له بالفقه والأقرب

اور اسطرح اس میں وشاء ہے اور یہ حسن بن علی بن زیاد وشاء ہے اسکی توثیق اعیان شیعہ نے نہیں کی ہے اسی وجہ سے علامہ عنایت اللہ نے بدون توثیق ذکر کیا ہے نہ (جش) سے اور نہ ست سے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۲ / ۱۲۸ تو جب اسکی توثیق اکابر شیعہ نے نہیں کی ہے تو یہ مستور الحال ہے اس سے استدلال صحیح نہیں اور مامقانی کا یہ قول کہ یہ اصحاب رضا علیہ السلام اور وجوہ اس طائفہ سے ہیں تو یہ دلیل توثیق نہیں کیونکہ کسی شخص کا اصحاب رضاء یا اصحاب ابو جعفر یا اصحاب ابو عبداللہ رضی اللہ عنہم سے ہونا دلیل توثیق نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ان پر جو اس علم پر خبیر ہو ﴿﴾ اور اس طرح اس میں ابان ہے اور یہ ابان بن عثمان احمر ہے علامہ گھبائی کہتے ہیں ﴿کش﴾ محمود بن مسعود علی بن حسن سے روایت کرتے ہیں کہ ابان اھل بصرہ ہے اور یہ کوفہ میں رہتا تھا اور یہ ناروسیہ سے ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۱ / ۲۴ میں ہے اور محشی کہتا ہے کہ ناروسیہ ابو عبداللہ علیہ السلام کے واقفین سے تھے ﴿یعنی بیعت نہیں کی تھی﴾ اور علامہ مامقانی فرماتے ہیں کہ ابو عمر کشی کہتے ہیں کہ جماعت نے اجماع کیا ہے کہ جو ابان بن عثمان سے صحیح ہو اسکی تصحیح کرتے ہیں اور اسکے فقہ پر اقرار کرتے ہیں

== والأقرب عندی قبول روایته وان کان فاسد المذهب للاجماع المذکور انتهی ثم اجاب عما ینافی توثیقه ثم یقول ثانیها ان فخر المحققین قال سألت والدی عن ابان بن عثمان فقال الأحری عدم قبول روایته لقوله تعالی ﴿ ان جاء کم فاسق ﴾ الآیة ولا فسق اعظم من عدم الأیمان وانت خبیر بمعارضة ذلك بما سمعت من الخلاصة والمختلف لعل سوال الفخر وجواب والده کان قبل وقوعه علی اجماع العصابة الذی دعاه الی صرف النظر عن کونه ناروسیا طالع التفصیل فی تنقیح المقال ۱ / ۲۱۸ ﴿﴾ اقول لما قال والد فخر المحققین بانه لیس فی ابان بن عثمان ایمان فلا ینفع للمامقانی لیت ولعل لأنه لما لم یکن فیه ایمان عند والد فخر المحققین فصار فاسد المذهب فکیف یعتمد علی روایته بل روایته فاسدة مردودة عند والد فخر محققی الشیعة بل اقول ان ابان روی هذه الروایة لأجل عدم الأیمان فیه تدبر

اور مامقانی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک قریب یہ ہے کہ اسکی روایت قبول کیجائے اگرچہ یہ فاسد المذھب ہے اجماع مذکور کی وجہ سے انتہی پھر مامقانی نے توثیق کے خلاف اقوال سے جواب کی کوشش کی ہے پھر کہتے ہیں کہ فخر المحققین کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے ابان بن عثمان کے بارے پوچھا تو اس نے کہا کہ لائق یہ ہے کہ اسکی روایت قبول نہ کیجائے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ان جاء کم فاسق﴾ الایۃ اور عدم ایمان سے زیادہ فسق اور کیا ہوتا ہے ﴿کہ اس میں ایمان نہیں تھا﴾ اور آپکو پتہ ہے کہ یہ اس کا معارض ہے جو خلاصہ اور مختلف میں ہے شاید فخر کا سوال اور اس کے والد کا جواب اجماع کے وقوع سے پہلے ہو کہ اس نے ناروسیہ کی وجہ سے نظر صرف کیا ہو تفصیل تنقیح المقال ۱ / ۲۱۸ میں دیکھ لیں ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ جب فخر محققین کے والد نے کہا کہ ابان بن عثمان میں سرے سے ایمان نہیں تو مامقانی کو شاید شاید نافع نہیں کیونکہ جب ابان میں فخر المحققین کے والد کے نزدیک ایمان نہیں تو یہ فاسد المذھب ہوا تو اسکی روایت پر کسطرح اعتماد کیا جاتا ہے بلکہ اسکی روایت فخر محققی الشیعۃ کے نزدیک فاسد اور مردود ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ روایت اس لئے ذکر کیا ہے کہ اس میں ایمان نہیں تھا فکر کر ....

﴿ وكذلك فيه ابو العباس المكى فهو مجهول ولذا ما ذكره العلامة عنايت الله القهبانى طالع مجمع الرجال ۷ / ۷۹ و ۸۰

﴿ وقال المامقانى ابو العباس المكى لم اقف فيه الا على رواية الكلينى من كتاب الروضة بعد حديث ابى بصير ...... ولم اتحقق حاله طالع تنقيح المقال باب الطاء من فصل الكنى ۳ / ۲۲ بعد ابواب الياء ۳ / ۳۵٤ فعلم من هذا التفصيل بأن هذه الرواية باطلة مردودة كما وضحت من كتب الشيعة فلا اعتبار لها لكن الكلينى يستدل من كل رواية يجد فيه التهمة على الخلفاء الراشدين او التهمة على الصحابة وان كان الراوى فيها مجهولا او كذابا او وضاعا او موصوفا بعدم الأيمان و من ليس فيه ايمان فكيف يستدل الكلينى من حديثه لان فى حديثه تجيء التهمة على الشيخين ولذا يستدل منه الكلينى تدبر و تفكر ايها الشيعى ان كان فيك عدل وانصاف تدبر ....

﴿ اور اس طرح اس میں ابو العباس مکی ہے اور یہ مجہول ہے اسی وجہ سے علامہ قہبائی نے نہیں ذکر کیا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۷ / ۷۹ و ۸۰ ﴿ اور مامقانی کہتے ہیں ابو العباس مکی مجھے اس کا حال معلوم نہیں ہوا کہ یہ کون ہے ﴾ سوی اس سے کہ کلینی نے ابو بصیر کی حدیث کے بعد ذکر کیا ہے مطالعہ کریں تنقیح المقال فصل الکنی ۳ / ۲۲ ابواب الیاء کے بعد ۳ / ۳۵۴ تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ روایت باطل اور مردود ہے جیسا کہ میں نے شیعہ کی کتابوں سے واضح کیا تو اس روایت کی کوئی اعتبار نہیں لیکن کلینی ہر روایت سے استدلال کرتا ہے جس میں توہین خلفاء راشدین ہو یا توہین صحابہ ہو اگرچہ اس روایت میں راوی مجہول ہو یا کذاب جھوٹا ہو یا وضاع ہو یا موصوف ہو عدم ایمان سے اور جس میں ایمان نہ ہو تو کلینی اسکی حدیث سے استدلال اسلئے کرتا ہے کہ اس کی حدیث سے شیخین پر تہمت آجاتی ہے فکر کر اے شیعہ اگر تجھ میں عدل اور انصاف ہو..

تهمة القمي على الشيخين بانهمانسبا الى رسول الله ﷺ الجنون

﴿۸﴾ قال ابو الحسن علي بن ابراهيم القمي ﴿ استاذ الكليني﴾ وكان سنة ۳۲۹ھ حيّا ﴾ تحت آيات ﴿ فستبصر ويبصرون بأيّكم المفتون ﴾ بأيكم تفتنون هكذا نزلت في بني امية بأيكم حبتر وزفر ﴿۱﴾ وعلي وقال الصادق عليه السلام لقي فلان امير المؤمنين عليه السلام فقال يا علي بلغني انك تتأول هذه الآية فيّ وفي صاحبي ﴿ فستبصر ويبصرون بأيكم المفتون ﴾

﴿۱﴾ يقول العبد المذنب خان باد شاه هذا لفظ زريق واما زفر فهو خطاء من الناسخ لأن القمي يشير بهما الى الشيخين ابي بكر وعمر رضي الله عنهما كما سيجيء مفصلا ان شاء الله تعالى

﴿۲﴾ تفسير القمي سورة القلم ۲ / ۳۸۰

قمی کی تہمت شیخین پر کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو جنون منسوب کیا ہے

﴿۸﴾ ابوالحسن علی بن ابراہیم قمی ﴿جو ۳۲۹ھ میں زندہ تھا اور استاذ کلینی متوفی ۳۲۹ھ ہے﴾ اس آیت ﴿ عنقریب تم دیکھ لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم سے جنون میں کون مبتلا ہیں﴾ کے تحت لکھتے ہیں کہ مفتون نازل نہیں ہوا ہے بلکہ تفتنون نازل ہوا ہے اور یہ آیات بنو امیہ کے بارے نازل ہوئی ہے کہ تم میں سے حبتر وزفر ﴿بندہ گنہگار خان بادشاہ کہتا ہے کہ یہ لفظ زفر غلط ہے بلکہ یہ لفظ زریق ہے اور اس لفظ کے ساتھ قمی شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کرتے ہیں جیسا کہ تفصیل ان شاء اللہ تعالی آجائے گی﴾ وعلی میں کس شخص پر جنون ہے اور صادق علیہ السلام کہتے ہیں کہ فلان ﴿عمر﴾ امیر المؤمنین سے ملا اور کہا کہ اے علی مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو اس آیت ﴿ فستبصر ویبصرون ﴾ کی تاویل میرے اور میرے ساتھی ﴿ابوبکر﴾ کے بارے کرتے ہو........

قال امير المؤمنين أفلا اخبرك يا ابا فلان ما نزل في بني امية ﴿ والشجرة الملعونة في القرآن ﴾ قال كذبت يا علي بنو امية خير منك وأوصل للرحم ﴿١﴾

﴿١﴾ تفسير القمي ٢ / ٣٨٠ ﴿﴾ اقول ان القمي ما ذكر الأسناد و الكليني ذكر اسناد هذالحديث فذكرت ردا مفصلا عليه بان فيه معلى مضطرب الحديث ويروى عن الضعفاء وكذلك في الوشاء ما وثقه احد من اكابر الشيعة وكذلك فيه ابان بن عثمان قال والد فخر المحققين لا ايمان فيه وكذلك فيه ابو العباس مجهول كما ذكرت مفصلا فهذه ظلمات بعضها فوق بعض فقوله باطل مردود على الحسود

﴿﴾ امیر المؤمنین نے کہا کہ اے ابو فلان میں تجھے اس ﴿ آیات ﴾ سے خبر دونگا جو بنی امیہ میں نازل ہوئی ہے ﴿ والشجرة الملعونة في القرآن ﴾ عمر نے کہا اے علی تو نے جھوٹ کہا بنو امیہ تجھ سے بہتر ہے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں تفسیر قمی ۲/۳۸۰

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ قمی نے اسناد نہیں ذکر کیا اور کلینی نے اس حدیث کی اسناد ذکر کیا ہے اور اس پر میں نے مفصل رد ذکر کیا ہے کہ اس میں معلی مضطرب الحدیث ہے اور ضعفاء سے روایت کرتا تھا اور اسطرح اس میں وشاء ہے جس کی توثیق اکابر شیعہ نے نہیں کی ہے اور اس طرح اس میں ابان بن عثمان ہے جسکو فخر المحققین کے والد نے عدم ایمان سے موصوف کیا ہے کہ اس میں ایمان نہیں تھا اور اس طرح اس میں ابو العباس مجہول ہے تو یہ اندھیروں پر اندھیرے ہیں تو قمی کا قول حسد کرنے والوں پر باطل اور مردود ہے

تهمة الكليني على ابي بكر الصديق بأنه اضمر في نفسه بان النبي ﷺ ساحر

﴿۹﴾ يروى ابو جعفر الكليني عن حميد بن زياد عن محمد بن ايوب عن علي بن اسباط عن الحكم بن مسكين عن يوسف بن صهيب عن ابى عبد الله عليه السلام قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول ان رسول الله ﷺ أقبل يقول لأبى بكر فى الغار اسكن فإن الله معنا وقد اخذته الرّعدة وهو لا يسكن فلمّا رأى رسول الله ﷺ حاله قال له تريد ان أريك أصحابى من الأنصار فى مجالسهم يتحدّثون فأريك جعفرا وأصحابه فى البحر يغوصون قال نعم فمسح رسول الله ﷺ بيده على وجهه فنظر الى الأنصار يتحدثون ونظر الى جعفر عليه السلام وأصحابه فى البحر يغوصون ....

ابو جعفر کلینی کا الزام ابو بکر صدیق پر کہ اس نے دل میں چھپایا کہ نبی ﷺ ساحر ہیں

﴿۹﴾ ابو جعفر کلینی حمید بن زیاد وہ محمد بن ایوب سے وہ علی بن اسباط سے وہ حکم بن مسکین سے وہ یوسف بن صہیب سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ غار میں رسول اللہ ﷺ ابو بکر ﴿رضی اللہ عنہ﴾ کی طرف متوجہ ہو کر کے فرمایا کہ تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے اور وہ ﴿ڈر کی وجہ سے﴾ کانپ رہا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا ﴿کہ مطمئن نہیں ہوتا﴾ تو فرمایا کہ تیرا ارادہ ہے کہ میں انصار سے اپنے ساتھی دکھادوں کہ وہ اپنے آپس میں گفتگو کر رہے ہیں اور میں تجھے جعفر اور اس کے ساتھی بتادوں کہ وہ سمندر میں غوطے لگا رہے ہیں ابو بکر نے کہا کہ ہاں بتادیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ ﴿مبارک﴾ سے اس کا چہرہ مسح کیا تو اس نے انصار دیکھیں کہ وہ اپنے آپس میں گفتگو کر رہے ہیں اور جعفر علیہ السلام اور انکے ساتھیوں کو سمندر میں غوطے لگاتے ہوئے دیکھیں ....

فأضمر تلك الساعة انه ساحر ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافی مع الاصول والفروع ۸/ ۲۵۲ و ۲۶۳ رقم الحدیث ۳۷۷
﴿﴾ قد ذکر المامقانی هذا الحدیث بحوالة الروضة فی ترجمة یوسف بن مسکین فی تنقیح المقال ۳ / ۳۳۶ رقم الترجمة ۳۳۲۶
﴿﴾ اقول وبا لله استعین و اعوذ به من شرکل مهین بان هذالحدیث باطل مردود لأنه مشتمل علی المجاهیل اما اولافا ن فیه محمد بن ایوب قال القهبائی ﴿لم﴾ محمد بن ایوب بن یحیٰ سیذکر ان شاء الله تعالی فی موسی بن ابی موسی کما فی مجمع الرجال ۵ / ۱۶۲ ﴿﴾ و یقول هناك بانه یروی عن محمد بن ایوب بن یحیٰ کما فی مجمع الرجال ۶ / ۱۴۹ وما ذکره المامقانی فی تنقیح المقال فعلم منه بانه مجهول ﴿﴾ و اما ثانیافیه الحکم بن مسکین المکفوف ذکره القهبائی بدون توثیق وقال حکم بن مسکین المکفوف مولی ثقیف ﴿ست﴾ الحکم الاعمی طالع مجمع الرجال ۲ / ۲۲۱ و ۲۲۲

تو اسی وقت ابو بکر نے دل میں چھپایا کہ نبی ﷺ ساحر ہیں روضہ کافی مع الاصول والفروع ۸ / ۲۶۲ و ۲۶۳ رقم الحدیث ۳۷۷ ﴿﴾ اور مامقانی نے یہ روایت یوسف بن مسکین کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے مطالعہ کریں تنقیح المقال ۳ / ۳۳۶ رقم الترجمۃ ۳۳۲۶ ﴿﴾ میں کہتا ہوں اور خاص اللہ تعالی سے مدد مانگتا ہوں اور اسی کے ساتھ ہر ذلیل کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے اول اس لئے یہ مجہول راویوں پر شامل ہے کیونکہ اس میں محمد بن ایوب ہے اور قہبائی کہتے ہیں محمد بن ایوب بن یحیٰ ان شاء اللہ تعالی موسی بن ابی موسی میں ذکر کیا جائے گا جیسا کہ مجمع الرجال ۵ / ۱۶۲ میں ہے اور وہاں صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ محمد بن ایوب سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ مجمع الرجال ۶ / ۱۴۹ میں ہے اور مامقانی نے اسکو سرے سے ذکر نہیں کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ مجہول ہے ثانیا اس میں حکم بن مسکین ہے وہ بھی مجہول ہے کیونکہ قہبائی نے اسکو بغیر توثیق ذکر کیا ہے کہتے ہیں حکم بن مسکین مکفوف مولی ثقیف ﴿ست﴾ حکم اعمی مطالعہ کریں مجمع الرجال ۲ / ۲۲۱

== فعلم من هذا التفصيل بانه ما وثقه احد من اكابر الشيعة ومن يقول بانه كثير الرواية ولم يرد فيه طعن ﴿بانه كذاب او وضاع او ضعيف مثلا﴾ فهذا قول مردود لأنه اعترض عليه الشهيد الثاني زين الدين بن علي العاملي الشيعي المقتول ٩٦٥ ھ وقال لا يكفي عدم الجرح بل لا بد من التوثيق طالع تنقيح المقال ١ / ٣٦٠ باب الحكم رقم الترجمة ٤٨ ٣٢ واما حيل الماماقاى بمقابلة الشهيد الثاني لا تنفعه ﴿واما ثالثا﴾ ففيه يوسف بن يوسف وليس له ذكر في كتب اسماء رجال الشيعة ولذا ما ذكره القهبائي في مجمع الرجال نعم ذكره المامقاني واقر بعدم وجوده في كتب تراجم الشيعة حيث قال ...... يوسف بن صهيب روى في روضة الكافي مسندا عن الحكم عن ابي عبد الله عليه السلام قال سمعت جعفر عليه السلام الخ﴾ ثم ذكر هذه الرواية من الروضة ثم يقول ﴿ واقول ان الرجل لا ذكر له في كتب الرجال لكن هذه الرواية تدل على كونه من الشيعة طالع تنقيح المقال ٣ / ٣٣٦ رقم الترجمة ٣٣١٦

تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اسکی توثیق اکابر شیعہ سے کسی نے نہیں کی اور جو کہتے ہیں کہ یہ کثیر الروایۃ ہے اور اس پر طعن وارد نہیں ﴿مثلاً کذاب یا ضعیف یا وضاع وغیرہ﴾ تو یہ قول مردود ہے کیونکہ اس پر شہید دوم زین الدین بن علی عاملی شیعی مقتول ۹۶۵ھ نے اعتراض کیا ہے کہ کسی راوی کے لئے یہ کافی نہیں کہ اس پر جرح نہ ہو بلکہ توثیق لازمی ہے مطالعہ کریں تنقیح المقال ۱ / ۳۶۰ باب الحکم رقم الترجمۃ ۳۲۴۸ اور مامقانی کے حیلے شہید دوم کے مقابلہ میں نافع نہیں اور سوم اس میں یوسف بن صہیب ہے اور اس کا ذکر اسماء رجال الشیعۃ میں نہیں اور مامقانی نے اس پر اقرار کیا ہے اسی وجہ سے گھبائی نے اسکا ذکر مجمع الرجال میں نہیں کیا ہے اور مامقانی نے ذکر کیا ہے لکھتا ہے یوسف بن صہیب نے روضہ کافی میں مسند روایت حکم سے اور وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اور وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ﴿پھر اس روایت کو ذکر کیا ہے پھر کہتے ہیں﴾ کہ میں کہتا ہوں کہ اس شخص کا ذکر کتب رجال میں نہیں لیکن یہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ شخص شیعہ سے ہے تنقیح المقال ۳ / ۳۳۶ رقم الترجمۃ ۳۳۱۶

== اقول وقد اثبت من كتب رجال الشيعة بأن هذا الحديث مشتمل على المجاهيل كأن ظلمات بعضها فوق بعض فالحديث مردود بلا شك وارتياب

﴿تنبيه﴾ ايها الاخ الكريم لعلك علمت وحصلتَ النتيجة من قول المامقاني يقول لا ذكر له ﴿ليوسف بن صهيب﴾ في كتب الرجال لكن هذه الرواية تدل على كونه من الشيعة كأنه يشير اشارة لطيفة بان الشيعة لما كانت اعداء الصحابة رضى الله عنهم وهذا الرجل ذكر هذه الرواية اتهاما على ابى بكر الصديق رضى الله عنه بانه اضمر في نفسه بأن النبى ﷺ ساحر ﴿العياذ بالله﴾ فعلم من هذ الأتهام بانه من الشيعة والعجب على حجة اسلام الشيعة الكليني كيف يستدل من حديث هذا الرجل المجهول بانه لا ذكر له في كتب الرجال فهو مع كونه حجة اسلام الشيعة يتشبث بكل خشيش للاتهام على الخليفة الاول ثانى اثنين اذ هما في الغار

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ میں نے شیعہ کے کتب اسماء رجال سے ثابت کیا کہ یہ حدیث مجہول راویوں پر مشتمل ہے گویا کہ یہ اندھیروں پر اندھیرے ہیں تو حدیث بغیر شک اور شبہ مردود ہے ﴿تنبیہ﴾ اے میرے محترم بھائی شاید آپکو پتہ لگا ہوگا اور مامقانی کے قول سے آپ نے نتیجہ حاصل کیا ہوگا کہ اس نے کہا کہ یوسف بن صہیب کا ذکر اسماء رجال کے کتابوں میں نہیں لیکن روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ شخص شیعہ سے ہے گویا کہ یہ لطیف اشارہ اسی طرف کرتا ہے کہ چونکہ شیعہ صحابہ کرام کے دشمن ہیں اور اسی وجہ سے اس شخص نے حضرت ابوبکر پر الزام کے لئے یہ روایت ذکر کیا کہ العیاذباللہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے بارے دل میں چھپایا کہ یہ ساحر ہے تو اس الزام سے معلوم ہوا کہ یہ شخص ﴿مجہول﴾ شیعہ ہے اور حجۃ الاسلام الشیعۃ کلینی پر تعجب ہے کہ اس مجہول راوی سے اس نے کس طرح استدلال کیا ہے جسکا ذکر کتب اسماء رجال شیعہ میں نہیں اور اس کے باوجود یہ شیعوں کا حجت الاسلام ہے اور کلینی خلیفہ اول پر الزام لگانے کیلئے جو غار میں ثانی اثنین تھے ہر گھاس سے چمٹتے ہیں..

قول ابى جعفر الكلينى الأفجران من قريش

﴿ ١٠ ﴾ قال ابو جعفر الكلينى بهذا الإسناد عن ابان بن عثمان عن الحارث النصرى قال سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عزوجل ﴿ الّذين بدّلوا نعمة الله كفرا ﴾ قال ما تقولون فى ذلك قلت نقول هم الأفجران من قريش بنو أمية وبنو المغيرة قال ثم قال هى والله قريش قاطبة إن الله تبارك وتعالى خاطب نبيه ﷺ فقال فضلت قريشا على العرب وأتممت عليهم نعمتي وبعثت عليهم رسولي فبد لوا نعمتي واحلّوا قومهم دار البوار ﴿١﴾

﴿١﴾ الروضة من الكافى مع الأصول والفروع ٨ / ١٠٣ رقم الحديث ٧٧

ابو جعفر کلینی کا قول کہ قریش سے دو افجر ﴿فاجر﴾

﴿ابو جعفر کلینی کہتے ہیں کہ اس اسناد سے ابان بن عثمان سے اور حارث نصری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس آیت ﴿ جن لوگوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا ﴾ کے بارے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں تم کیا کہتے ہو میں نے کہا کہ اس سے مراد دو فاجر قریش کے ہیں بنو امیہ اور بنو مغیرہ...... کہتا ہے کہ پھر اس نے کہا کہ اللہ تعالی کی قسم کہ اس سے مراد تمام قریش ہیں کہ اللہ تعالی اپنے نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں نے قریش کو عرب پر فضیلت دی ہے اور ان پر میں نے نعمت پوری کی اور میں نے ان کو رسول بھیجا تو انہوں نے میرے احسان کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا روضہ کافی ۹ / ۱۰۳ رقم الحدیث ۷۷

= اقول اشار الكليني بقوله بهذا الاسناد الى الاسناد المذكور في رقم الحديث ٧٤ وفيه يروى ابو جعفر عن الحسين بن محمد الاشعرى عن معلى بن محمد عن الوشاء عن ابان الروضة ٨ / ١٠٢ وقد ذكرت التفصيل فيما سبق أن هذا لحديث باطل مردود لأن فيه معلى بن محمد مضطرب الحديث وفاسد المذهب وكذلك فيه الوشاء الحسن بن على بن زياد ما وثقه احدمن اكابر الشيعة وكذلك فيه ابان بن عثمان و قد وصفه والد فخر المحققين بانه لا ايمان فيه ومن لم يكن فيه ايمان فكيف يعتمد على حديثه

﴿ تنبيه ﴾ اقول المكتوب في نسخة الروضة من الكافي رقم الحديث ٧٧ عن الحارث النصرى ﴿ بالصاد ﴾ و نقلت منه كما ذكر لكن هذا خطاء لأنه الحارث بن المغيرة النضرى ﴿ بالضاد ﴾ طالع مجمع الرجال ٢ / ٧٥ واما محقق الروضة فقد غفل عن هذا

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ کلینی بھذا الإسناد سے اشارہ رقم الحدیث ۷۴ کو کرتا ہے کہ وہاں ابو جعفر حسین بن محمد اشعری سے اور وہ معلی بن محمد سے اور وہ وشاء سے اور وہ ابان سے روایت کرتے ہیں روضۃ کافی ۸ / ۱۰۲ اور میں نے تفصیل ماسبق میں ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے کیونکہ اس میں معلی بن محمد مضطرب الحدیث اور فاسد المذہب ہے اور اسطرح اس میں وشاء حسین بن علی بن زیاد کی توثیق کسی نے شیعہ کے اکابر سے نہیں کی ہے اور اسطرح اس حدیث میں ابان بن عثمان ہے جسکو فخر المحققین کے والد نے عدم ایمان سے موصوف کیا تو جس شخص میں ایمان نہ ہو تو اسکی روایت پر کس طرح اعتماد کیا جائے گا ﴿

تنبیہ ﴾ میں کہتا ہوں کہ نسخہ روضہ کافی رقم ۷۷ میں حارث نصری ﴿ صاد کے ساتھ لکھا ہے اور میں نے اس طرح نقل کیا کہ جیسا لکھا تھا حالانکہ یہ غلط ہے بلکہ یہ حارث بن مغیرہ نضری ﴿ ضاد ﴾ کے ساتھ ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۲ / ۷۵ اور روضہ کا محقق اس سے غافل ہے

اطلاق الجبت والطاغوت على الشيخين رضى الله عنهما

﴿١١﴾ قال عبد الله المامقان ى فى الحديث العاشر ﴿ ويقول ﴾ العاشر ما نقله الجليل المحقق محمد بن ادريس الحلى فى آخر السرائر في المستطرفات التى انتزعها من كتب قدمائنا من كتاب مسائل الرجال ومكاتباتهم الى مولانا أبى الحسن على بن محمد بن على بن موسى فى جملة مسائل محمد بن على بن عيسى قال كتبت اليه اسأله عن الناصب هل احتاج فى امتحانه الى أكثر من تقديمه الجبت والطاغوت واعتقاد اما متهما فرجع من كان على هذا فهو ناصب ﴿١﴾

﴿١﴾ تنقيح المقال ١ / ٢٠٧ تحت الفائدة العشرون

﴿ أقول وبالله استعين و اعوذ با لله من شر شيطان رجيم ....

جبت اور طاغوت کا اطلاق شیخین رضی اللہ عنہما پر

﴿ عبداللہ مامقانی دسویں حدیث میں کہتا ہے کہ جو جلیل محقق محمد بن ادریس حلی نے مستطرفات کے سرائر کے آخیر میں نقل کیا ہے جو ہمارے قدماء کی کتابوں سے نکالا ہے جو مسائل الرجال اور ان کے مکتوبات مولانا ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن موسی جملہ مسائل محمد بن علی بن عیسی میں تھیں کہ میں نے اسکو لکھا اور ناصب کے بارے اس سے میں نے سوال کیا کہ کیا ناصب کے امتحان کیلئے اس سے سوا اور کسی چیز کی ضرورت ہے کہ وہ جبت اور طاغوت ﴿ شیخین رضی اللہ عنہما ﴾ کو مقدم سمجھتے ہیں اور ان کی امامت کا عقیدہ رکھتے ہیں اس نے جواب دیا کہ جو اس طرح ہو تو وہ ناصب ہے تنقیح المقال ١ / ٢٠٧ بیسواں فائدہ کے تحت

﴿ میں کہتا ہوں اور خاص اللہ تعالی سے مدد مانگتا ہوں اور اللہ تعالی کے ساتھ شیطان رجیم کے شر سے پناہ مانگتا ہوں

== ان ما قاله المامقاني باطل مردود بوجوه اما اولا فان في هذه الرواية محمد بن ادريس الحلي كان لا يبالي من أين يأخذ كما ذكره المامقاني حيث يقول في البحار للشيخ الفاضل الثقة العلامة محمد بن ادريس الحلي لكنه قد يسيء الأدب مع شيخ الطائفة فقد رأيت في بعض رساله نقل كلام الشيخ ثم قال وهذا كلام يضحك به الثكلى ﴿ ثم يقول ﴾ فقد رأيته في المختلف بعد نقل كلامه والرد عليه قال وبالجملة فهذ الرجل يخبط ولا يبالي أين يذهب ﴿ ثم يقول ﴾ في مواضع من السرائر اعظم مما نقله حتى انه في كتاب الطهارة نقل قول بالنجاسة عن الشيخ بقوله وخالي شيخ الاعاجم ابو جعفر الطوسي يفوه من فيه رائحة النجاسة وهذا منه وقد بلغ في اساءة الادب النهاية وفيه تداول على السنة المشائخ ان هذه الأساءة للأدب هي التي تصرف عمره ومات وهو ابن خمس وعشرين سنة وليس ببعيد لأن الشيخ من دعائم الأسلام واعمدة التشيع..........

﴿ اور جو مامقانی نے کہا ہے وہ چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ اس روایت میں محمد بن ادریس حلی ہے یہ پرواہ نہیں کرتا کہ کہاں سے لیتا ہے ﴿ ہر ایک شخص سے روایت لیتا تھا ﴾ جیسا کہ مامقانی ذکر کرتا ہے کہ بحار شیخ فاضل ثقہ علامہ محمد بن ادریس حلی کے بارے کہتا ہے کہ طائفہ جعفریہ کے بارے بے ادب تھے اور میں نے اس کے بعض رسائل میں دیکھا ہے کہ شیخ کا کلام نقل کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اس کلام پر تو وہ عورت بھی ہنستی ہے جسکا بچہ مر گیا ہو ﴿ پھر کہتا ہے ﴾ کہ میں نے مختلف میں دیکھا ہے کہ شیخ کا کلام نقل کر کے اور اسکی تردید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ اس شخص پر خبط آتا تھا ﴿ بغیر غور اور فکر بات کرتا تھا ﴾ اور پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کدھر جاتا ہے ﴿ پھر کہتا ہے ﴾ کہ سرائر کے بعض جگہوں میں اس سے زیادہ (نامناسب) کلام ذکر کیا ہے کہ اس نے کتاب الطہارت میں قول بالنجاسۃ شیخ سے نقل کیا ہے پھر کہتا ہے کہ میرا ماموں شیخ العجم ابو جعفر طوسی نے اس بات پر کلام کیا ہے اور اس پر وہ شخص کلام کرے گا جس میں نجاست کی بو ہے اور یہ اس سے بے ادب اور بے ادبی میں انتہاء کو پہنچا تھا اور مشائخ کی بے ادبی کی وجہ سے کم عمر ۲۵ سال میں مر گیا اور یہ بات بعید ﴿ دور ﴾ نہیں کیونکہ شیخ اسلام اور شیعوں کا ستون تھا

== واقطاب الحق فقد ادى العلامة حقه حتى انه قال في غير موضع من المختلف يقول في مقام اساء ة الادب في رد الشيخ ما لفظه هذا جهل من ابن ادريس وقلة تأمل وعدم فهم وامثال ذلك وعن منتخب الدين من المشيخة سديد الدين محمود الحمصى انه مختلط لا يعتمد على تصنيفه انتهى ﴿ ثم ذكر المامقاني بعض الحيل لا تنفعه ﴾ طالع تنقيح المقال ١/ ٧٧ رقم ١٠٣٦١ من باب محمد أبواب الميم بعد ٣ / ٣٦٨

﴿﴾ اقول لما كان ابن ادريس مختلطا لا يبالي من اين يأخذ ويسيء ا لادب لاجل قلة فهمه وجهله ولا يعتمد على تصنيفه عند اكابر الشيعة فما ذكره المامقاني من روايته باطل مردود

﴿﴾ وقال العلامة عنايت الله الشيعي ﴿ جش ﴾ محمد بن ادريس صاحب الكرا يس تقدم في جحدرة بن المغيرة كما في مجمع الرجال ٥ / ١٤٦ ....

اور حق کا قطب تھا اور علامہ نے اس کا حق ادا کیا ہے اور مختلف کے کافی جگہوں میں کہا ہے اور ایک اسکی بے آدبی کے بارے جو اس نے شیخ کے باری کی ہے کہتا ہے کہ یہ ابن ادریس کی جہالت اور قلت تأمل اور قلت فہم کی وجہ سے ہے اور منتخب الدین میں مشیخہ سے سدید الدین محمود حمصی سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا ہے کہ یہ ﴿ابن ادریس﴾ مختلط ہے اور اس کی تصنیف پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور مامقانی کے حیلے اسکو مفید نہیں مطالعہ کریں تنقیح المقال ۱/ ۷۷ رقم ۱۰۳۶۱ بعد جلد سوم ۳۶۸

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ جب ابن ادریس مختلط ہے ﴿حواس خراب ہو چکے ہیں﴾ اور یہ پرواہ نہیں کرتا کہ کہاں سے روایت لیتا ہے اور جہالت اور قلت کے فہم کی وجہ سے بے آدب تھے اور اکابر شیعہ کے نزدیک اسکی تصانیف قابل اعتماد نہیں تو جو مامقانی نے اسکی روایت ذکر کیا ہے تو وہ باطل اور مردود

﴿﴾ اور علامہ عنایت اللہ کھبائی کہتا ہے ﴿جش﴾ محمد بن ادریس صاحب الکرا ئیس جحدرہ میں گزرا ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۵ / ۱۴۶ میں ہے ....

== وذكر هناك ﴿غض﴾ جحدرة بن المغيرة الطائي كوفي يروى عن ابى عبد الله عليه السلام وله منه كتاب كان خطابيا في مذهبه ضعيفا في حديثه وكتابه لم يرو الا من طريق واحد طالع مجمع الرجال ٢ / ١٨

فعلم من هذا التفصيل بانه كان خطابيا في المذهب وضعيفا في الحديث فسقط الأحتجاج بحديثه فما ذكره المامقاني مردود عليه

﴿﴾ واما ثانيا فان فيه محمد بن على بن عيسى الاشعرى ذكره العلامة عناية الله بدون توثيق حيث قال ﴿ وى﴾ محمد بن على بن عيسى الاشعرى قمى الخ ﴿ جش ﴾ محمد بن على بن عيسى القمى كان وجها بقم أميرا عليها من قبل السلطان وكذلك ابوه يعرف بالطلحي كما في مجمع الرجال ٥ / ٢٧٥ و٢٧٦ ﴿﴾ وقال المامقاني محمد بن على بن عيسى أقول لا شبهة في كونه اماميا والأمارة من قبل السلطان أن فعل .... وكان الفاضل الجزائرى جعل امارته من السلطان ظاهرة في الفسق وقرينة على كون المراد بالوجاهة الوجهة الدنيوية ....

﴿﴾ اور وہاں ذکر کرتا ہے ﴿غض﴾ جحدرة بن مغیرۃ طائی کوفی ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور اس سے اسکی کتاب ہے اور یہ مذہب میں خطابی اور حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی کتاب ایک روایت سے مروی ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۲ / ۱۸ میں ہے تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ مذہب میں خطابی اور حدیث میں ضعیف تھا تو اس سے استدلال ساقط ہے تو جو ماتقانی نے ذکر کیا ہے تو وہ باطل اور مردود ہے

﴿﴾ اور دوم اس میں محمد بن علی بن عیسی اشعری ہے علامہ عنایت اللہ نے اسکو بغیر توثیق ذکر کیا ہے جیسا کہ لکھتے ہیں ﴿وی﴾ محمد بن علی بن عیسی قمی ہے ﴿جش﴾ محمد بن علی بن عیسی بادشاہ کی طرف سے امیر تھا اور اسکا باپ طلحی سے معروف تھا جیسا کہ مجمع الرجال ۵ / ۲۷۵ و ۲۷۶ میں ہے ﴿﴾ اور ماتقانی کہتا ہے محمد بن علی بن عیسی الخ میں کہتا ہوں کہ اس میں شک نہیں کہ یہ امامی ہے اور امارۃ بادشاہ کی طرف سے ہے اگر کیا ہو اور فاضل جزائری نے بادشاہ کی طرف سے اسکی امارۃ کو فسق بنایا ہے اور وجاہت سے دنیاوی وجاہت بتائی

= ولذا عدّہ فی فصل الضعفاء لکنہ خلاف الظاھر طالع التفصیل فی تنقیح المقال ٣ / ١٥٨ وانھما ما ذکرا توثیقہ فھور مستور الحال بل ھو ضعیف عند الفاضل الجزائری کما لا یخفی الا علی الغوی ﴿واما ثالثا﴾ فان محمد بن ادریس مات سنۃ سبع و تسعین وخمسماۃ کما قال الحافظ الذھبی من اھل السنۃ والجماعت حیث یقول رأس الشیعۃ وعالم الرافضۃ ابو عبد اللہ محمد بن ادریس العجلی الحلی مات سنۃ سبع وتسعین وخمسمأۃ کما فی سیر اعلام النبلاء ٢١ / ٣٣٢ و ٣٣٣ وطالع لسان المیزان ٥ / ٦٥ للحافظ العسقلانی فھو یروی مسائل محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ وھو ورد بغداد سنۃ خمس وخمسین وثلاث مأۃ کما فی مجمع الرجال ٥ / ٢٧٠ فبینھما ازید من مأتی سنۃ فھل یعقل صدق قولہ فاللازم علیہ ان یذکر اسنادا ثم توثیق الرواۃ وھو ھھنا مفقود وقول المامقانی مردود علی الحسود واما اطلاق الجبت والطاغوت علی الشیخین رضی اللہ عنھما جرأۃ عظیمۃ وان اللہ سبحانہ یوصل اعداء الصحابۃ الی الدرک الاسفل من النار یا عزیز یا قھار

اور اسی وجہ سے اس کو ضعفاء میں شمار کیا ہے لیکن یہ خلاف ظاہر ہے مطالعہ کریں تنقیح المقال ٣ / ١٥٨ اور ان دونوں نے اسکی توثیق نہیں ذکر کی تو یہ مستور الحال ہے بلکہ فاضل جزائری کے نزدیک ضعیف ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں مگر غوی پر ﴿ اور سوم محمد بن ادریس ۵۹۷ میں مر گیا جیسا کہ حافظ ذہبی اہل السنت والجماعت سے فرماتے ہیں رئیس الشیعۃ اور روافض کا عالم ابو عبد اللہ محمد بن ادریس حلی ۵۹۷ھ میں مر گیا ہے سیر اعلام النبلاء ٢١ / ٣٣٢ و ٣٣٣ اور مطالعہ کریں لسان المیزان ٥ / ٦٥ حافظ عسقلانی تو یہ روایت کرتا ہے محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ کے مسائل جو بغداد کو ٣٥٥ میں آیا تھا جیسا کہ مجمع الرجال ٥ / ٢٧٠ میں ہے تو کیا یہ عقل تسلیم کرتی ہے کہ ان کے درمیان دو سو سال سے زائد فاصلہ ہے اور یہ اس سے روایت کرتا ہے تو ان پر لازم ہے کہ پہلے اسناد ذکر کریں پھر راویوں کی توثیق اور یہ یہاں مفقود ہے تو قول مامقانی اس پر مردود ہے اور جبت اور طاغوت کا اطلاق شیخین پر بڑی جرأت ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کی دشمنوں کو آگ کے نیچے درجہ کو پہنچادے آمین یا عزیز یا قہار ....

تشبيه الكليني لأبي بكر الصديق بعجل السامري

﴿١٢﴾ يروى ابو جعفر الكليني عن حميد بن زياد عن الحسن بن محمد الكندى عن غير واحد من أصحابه عن ابان بن عثمان عن أبي جعفر الأحول والفضل بن يسار عن زكريا النقاض عن ابى جعفر عليه السلام قال سمعته يقول الناس صاروا بعد رسول الله ﷺ بمنزلة من اتبع هارون ومن اتبع العجل وان ابابكر دعا فأبى علي عليه السلام الا القرآن وان عمر دعا فأبى علي عليه السلام الا القرآن وان عثمان دعا فأبى علي عليه السلام الا القرآن وانه ليس من احد يدعو الى ان يخرج الدجال إلا سيجد من يبايعه ومن رفع راية ضلالة فصاحبها طاغوت ﴿١﴾

﴿١﴾ الروضة من الكافى ٨ / ٢٩٦ و٢٩٧ رقم الحديث ٤٥٦ ﴿﴾ وذكر القهبائى هذا الحديث فى مجمع الرجال ٣ / ٦١ ﴿﴾ وذكره المامقانى فى تنقيح المقال ١ / ٤٥ رقم الترجمة ٤٢٥٣

حضرت ابوبکر صدیق کی تشبیہ کلینی سامری کے بچھڑے کے ساتھ دیتا ہے

﴿﴾ ابو جعفر کلینی روایت حمید بن زیاد سے اور وہ حسن بن محمد کندی وغیرہ اس کے اصحاب سے اور وہ ابان بن عثمان سے اور وہ ابو جعفر احول اور فضل بن یسار سے وہ زکریا نقاض سے وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں زکریا کہتا ہے کہ میں نے اس سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد لوگ ایسے ہو گئیں جیساکہ کوئی ہارون ﴿علیہ السلام﴾ کے تابع ہو گئیں اور کوئی سامری کے بچھڑے کے تابع ہو گئیں ابو بکر نے بلایا علی نے قرآن سے سوا انکار کیا اور عمر نے بلایا علی نے سوا قرآن سے انکار کیا اور عثمان نے بلایا علی نے سوا قرآن سے انکار کیا اور ہر ایک بلانا رہتا ہے دجال کے نکلنے تک پائے گا کہ اسکی بیعت کرتا رہے گا اور جو گمراہی کا جھنڈا اٹھائے گا تو اسکا ساتھی طاغوت ہوگا روضہ کافی ٨ / ٢٩٦ رقم الحدیث ٤٥٦ ﴿﴾ اور عنایت اللہ کھبائی نے مجمع الرجال ٣ / ٦١ میں اور مامقانی نے تنقیح المقال ١ / ٤٥ رقم الترجمہ ٤٢٥٣ میں ذکر کیا ہے

== اقول ان القهبائی و المامقانی کلا هما ذکرا هذه الروایة فی ترجمة زکریا بن عبد الله الفیاض واما محقق الروضة علی اکبر الغفاری یقول فی الحاشیة هو زکریا بن عبد الله النقاض ابو یحیی حاشیة ٤ علی صفحة ٨/ ٢٩٦ اقول هذا خطاء من المحقق الشیعی لأن ابا یحیی هو زکریا بن عبد الله الفیاض ﴿ بالفاء﴾ واما النقاض فلیس اسمه ابو یحیی واما فی نسخة الروضة فهو زکریا النقاض وقال القهبائی ﴿ قر﴾ زکریا بن عبد الله النقاض الکوفی وقال ﴿ ق﴾ زکریا بن عبد الله النقاض الکوفی وقال ﴿ جش ﴾ زکریا بن عبد الله الفیاض ابو یحیی ثم ذکر هذه الروایة طالع مجمع الرجال ٣ / ٦٠ و ٦١ ﴿﴾ اقول و کذلك ذکر محقق مجمع الرجال علی الفضیل بأن المراد منه الفضیل بن عبد المالك فی نفس هذ الروایة المزخرفة مع ان الکلینی ذکر تصریحا فی هذه الروایة علی الفضیل بن یسار لعل المحقق ما رأی تصریح الکلینی وکان المناسب له ان ایقول الفضیل بن یسار ولیس هو الفضیل بن عبد المالك لعدم وجوده تدبر

﴿میں کہتا ہوں کہ قہپائی اور مامقانی دونوں نے اس روایت کو زکریابن عبداللہ فیاض کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے اور محقق روضہ کافی علی اکبر غفاری نے حاشیہ میں ذکر کیا ہے کہ یہ زکریابن عبداللہ نقاض ابو یحیی ہے حاشیہ ۴ بر صفحہ ۸ / ۲۹۶ میں کہتا ہوں کہ یہ محقق شیعی کی غلطی ہے کیونکہ ابو یحی زکریابن عبداللہ فیاض ہے ﴿فاء کے ساتھ اور اس کا نام ابو یحیی نہیں اور نسخہ روضہ میں زکریا نقاض ہے اور قہپائی کہتا ہے ﴿قر﴾ زکریابن عبد اللہ نقاض کوفی اور کہتا ہے ﴿ق﴾ زکریابن عبداللہ نقاض کوفی اور کہتا ہے ﴿جش﴾ زکریابن عبداللہ فیاض ابو یحی پھر اسی روایت کو ذکر کیا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۳ / ۶۰ و ۶۱ ﴿میں کہتا ہوں کہ اس طرح محقق مجمع الرجال نے اسی بناوٹی روایت میں فضیل پر لکھا ہے کہ یہ فضیل بن عبدالمالک ہے حالانکہ کلینی نے تصریح کی ہے کہ یہ فضیل بن یسار ہے تو اسکو مناسب تھا کہ فضیل بن یسار لکھتا یہ فضیل بن عبدالمالک نہیں اور اسکا وجود اس روایت میں نہیں فکر کر

== وبعد التي واللتيا اقول وبالله استعين ان هذه الرواية مكذوبة مردودة على الكليني واتباعه من جهتين من جهة الأسناد ومن جهة المتن واما من جهة الأسناد لأن فيه ابان بن عثمان وقال فخر المحققين سألت والدي عن ابان بن عثمان فقال الأحرى عدم قبول روايته لقوله تعالى ﴿ ان جاء كم فاسق ﴾ الآية ولا فسق اعظم من عدم الأيمان كما مر مفصلا ولما كان ابان بن عثمان موصوفا بعدم الأيمان وبفاسد المذهب فلا يعتمد على حديثه عند والد فخر محققي الشيعة فتكر ﴿﴾ وكذلك فيه ابو جعفر الأحول واسمه محمد بن على النعمان ابو جعفر الأحول وقد ذكره عناية الله الشيعي قصصه بدون توثيقه فيعلم منها بانه قاص طالع قصصه بل خرافاته في مجمع الرجال ٦ / ٢ الى ٧ واما ما ذكر القهبائي قصصه مع الأمام المجتهد ابي حنيفة كلها كذب وخرافات وانا استحى من ذكرها وما ذكر اسنادها بل ذكر قيل وقال ....

﴿﴾ اور چھوٹے اور بڑی تفصیل کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ جھوٹی روایت کلینی اور اس کے اتباع پر دو وجوں سے مردود ہے جہۃ اسناد سے اور جہۃ متن سے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں ابان بن عثمان ہے اور فخر محققین کہتا ہے کہ میں نے والد سے ابان بن عثمان کے بارے پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ اسکا حقدار ہے کہ اس کی روایت قبول نہ کی جائے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ان جاء کم فاسق﴾ اور عدم ایمان سے زیادہ فسق کیا ہے جیساکہ مفصل گزر چکا ہے تو جب ابان بن عثمان عدم ایمان اور فاسد المذھب سے فخر محققین کے والد کے نزدیک موصوف ہے تو اسکی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جائے گا فکر کر

﴿﴾ اور اسطرح اس روایت میں ابو جعفر احول ہے جسکا نام محمد بن علی نعمان تھا اور علامہ عنایت اللہ کھبائی نے بغیر توثیق اسکے قصے ذکر کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قصے بیان کرنے والا ہے اسکے قصے بلکہ خرافات مجمع الرجال ٦ / ٢ تا ٧ میں دیکھ لیں ﴿﴾ اور جو قصے کھبائی نے ذکر کئے ہیں کہ اس نے امام ابو حنیفہ مجتہد سے اس طرح باتیں کئے ہیں تمام جھوٹی اور خرافات ہیں اور مجھے ان قصوں کے بیان کرنے سے شرم آتی ہے کہ میں یہاں وہ قصے اور خرافات ذکر کروں اور اس نے بغیر اسناد قیل وقال ذکر کیا ہے

== وقد احسن من سماه بشيطان الطاق كما ذكره القهبائي ويقول لقبه الناس بشيطان الطاق طالع مجمع الرجال ٦/ ٢ ﴿ وقال المامقاني محمد بن علي بن النعمان الأحول ابو جعفر يلقب عندنا بمؤمن الطاق ﴿ ثم يقول ﴾ وقال في الفهرست محمد بن النعمان الأحول .... ابو جعفر يلقب عندنا بمؤمن الطاق ويلقبه المخالفون بشيطان الطا ق وقد ذكر المامقان قصصه بل خرافاته لا حاجة الى ذكرها لأنها لا يقبلها العقل السليم طالع خرافاته في تنقيح المقال ٣ / ١٦٠ .... ١٦٣ باب محمد رقم الترجمة ١١١٤٧

﴿ ١ قال الحافظ الذهبي من اهل السنت والجماعت محمد بن النعمان الأحول عراقي شيعي جلد يلقبه الشيعة بمؤمن الطاق يعد من اصحاب جعفر بن محمد طالع سير اعلام النبلاء ١٠ / ٥٥٣

﴿ قال الحافظ العسقلاني محمد بن النعمان الكوفي المعروف بشيطان طاق وهو ابن علي بن النعمان ينسب الى جده لسان الميزان ٥/ ٤٠٦ + طالع فهرست ابن نديم ٢٢٤

﴿ اور بہت اچھا کیا ہے جس نے اسکو شیطان طاق سے مسمی کیا ہے جیسا کہ گھبائی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اسکو شیطان طاق سے مسمی کیا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ٦ / ٢ ﴿ اور مامقانی کہتے ہیں محمد بن علی بن نعمان احول ابو جعفر ہمارے ﴿ شیعہ ﴾ کے نزدیک مؤمن طاق ہے پھر کہتے ہیں کہ فہرست میں ہے محمد بن نعمان احول ابو جعفر ہمارے ہاں مؤمن طاق سے ذکر کیا جاتا ہے اور مخالفین ﴿ اہل سنت ﴾ کے نزدیک شیطان طاق سے ذکر کیا جاتا ہے اور مامقانی نے اس کے قصے بلکہ خرافات ذکر کیے ہیں اسکو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسکو عقل سلیم تسلیم نہیں کرتی مطالعہ کریں تنقیح المقال ٣ / ١٦٠ ...... ١٦٣ باب محمد ١١١٤٧ ﴿ اهل السنت والجماعت کا حافظ ذہبی فرماتے ہیں محمد بن نعمان عراقی کٹر شیعی ہے اسکو شیعہ مؤمن طاق کہتے ہیں اصحاب جعفر بن محمد سے شمار کرتے ہیں مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ١٠ / ٥٥٣ ﴿ اور حافظ عسقلانی فرماتے ہیں محمد بن نعمان کوفی جو شیطان طاق سے معروف ہے یہ ابن علی بن نعمان ہے اور اسکی نسبت دادا کی طرف کیجاتی ہے مطالعہ کریں لسان المیزان ٥ / ٤٠٦ ﴿ مطالعہ کریں فہرست ابن ندیم ٢٢٤

= اقول من يقرا قصصه التى ذكرها القهبائى والمامقانى فهو يعلم بعلم اليقين بأنه احق ان يسمى بشيطان الطاق واما الشيعة فهو عندهم يسمى بمؤمن الطاق لأن المؤمن عندهم من يكفر الصحابة رضى الله عنهم وهل هذا يعقل بأنه يقول للأمام ابى حنيفة رحمه الله بأن امامك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم كما فى مجمع الرجال ٦ / ٤ + وتنقيح المقال ٣ / ١٦١ من ابواب الميم اعاذنا الله من خرافات شيطان الطاق ﴿﴾ وكذلك ذكر فى هذه الرواية زكريا بن عبد الله النقاض ما ذكروا توثيقه فلا يحتج بقوله وهذا فساد الحديث من جهة الأسناد واما فساده من جهة المتن فهو واضح لأن على بن ابى طالب صرح بأن ابابكر احق بالخلافة كما قال فاخترنا لدنيانا من رضيه رسول الله ﷺ لديننا وكانت الصلوة اصل الأسلام وهى اعظم الأمر وقوام الدين فبايعنا ابابكر رضى الله عنهم كما مر مفصلا وهذا امر مستحيل ان يتفوه بالكلام المذكور ابو جعفر رحمه الله تعالى وهذا بهتان عظيم فعلى كل حال هذا الحديث مردود على الكلينى واتباعه

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ جو اسکے وہ قصے پڑھ لیں جو قہبائی اور مامقانی نے ذکر کئے ہیں تو وہ علم یقین سے جان لے گا کہ یہ اسکا حقدار ہے کہ شیطان طاق سے مسمی کیا جائے اور شیعوں کے نزدیک تو مؤمن طاق سے اس لئے مسمی کیا جاتا ہے کہ مؤمن ان کے نزدیک وہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر سمجھتے ہیں کیا یہ بات معقول ہے کہ اس نے حضرت امام ابو حنیفہ کو کہا کہ تمہارا امام وہ ہے جس کو قیامت تک مہلت دی گئی ہے ﴿یعنی ابلیس﴾ جیسا کہ مجمع الرجال ۶ / ۴ اور تنقیح المقال ۳ / ۱۶۱ ابواب میم میں ہے اللہ تعالی شیطان کے خرافات سے پناہ دے ﴿﴾ اور اسطرح اس حدیث میں زکریا بن عبد اللہ نقاض ہے انہوں نے اسکی توثیق نہیں ذکر کی لہذا اس کی حدیث سے احتجاج صحیح نہیں تو یہ اس حدیث کی فساد جہت اسناد سے ہوئی اور اسکی فساد متن کی جہت سے واضح ہے کہ حضرت علی نے تصریح فرمائی ہے کہ ابو بکر تمام سے خلافت کا حقدار ہے جیسا کہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دنیا ﴿خلافت﴾ کے لئے وہ پسند کیا جسکو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے دین کیلئے پسند کیا ہے اور نماز اسلام کا اصل اور اعظم الأمر اور قوام الدین ہے تو ہم نے ابو بکر کے ساتھ بیعت کی جیسا کہ مفصل گزر چکا ہے اور یہ امر مستحیل ہے کہ ابو جعفر رحمہ اللہ اس کلام پر تلفظ کریں اور یہ بہتان ہے اور یہ کلینی اور اسکے تابعداروں پر مردود ہے

تهمة الكليني على ابي بكر الصديق بان اول من بايعه ابليس لعنه الله

﴿١٣﴾ روى ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ٣٢٨ او ٣٢٩ھ عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن حماد بن عيسى عن ابراهيم بن عمر اليماني عن سليم بن قيس الهلالي قال سمعت سلمان الفارسي رضي الله عنه يقول لما قبض رسول الله ﷺ وصنع الناس ما صنعوا ﴿ وفيه ﴾ قال سلمان فأتيت عليًا عليه السلام وهو يغسل رسول الله ﷺ فأخبرته بما صنع الناس وقلت إن ابابكر الساعة على منبر رسول الله ﷺ والله ما يرضى أن يبايعوه ﴿ وفي الحاشية بحوالة الأحتجاج الطبرسي ما يرضى الناس ان يبايعوه ﴾ بيد واحدة ....

کلینی کا الزام حضرت ابوبکر صدیق پر کہ اس کے ساتھ اول بیعت ابلیس لعنہ اللہ نے کی ہے

﴿ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۸ یا ۳۲۹ھ روایت علی بن ابراہیم سے اور اپنے باپ سے اور وہ حماد بن عیسی سے اور وہ ابراہیم بن عمر یمانی سے اور وہ سلیم بن قیس ہلالی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں نے سلمان فارسی سے سنا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات ہوگئے تو لوگوں نے کیا جو کیا ﴿اور اس روایت میں ہے ﴾ کہ سلمان کہتے ہیں کہ میں علی کے پاس گیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کو غسل دے رہے تھے اور میں نے اسکو اس سے خبر دی جو لوگوں نے کیا اور میں نے کہا کہ اس وقت ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیٹھے ہیں اللہ تعالی کی قسم پسند نہیں کیا جاتا ہے کہ اسکی بیعت کی جائے ﴿اور حاشیہ میں حوالہ احتجاج طبرسی ہے کہ لوگ پسند نہیں کرتے کہ ابوبکر سے بیعت کریں ﴾ ایک ہاتھ سے

انهم ليبايعونه بيديه جميعا بيمينه وبشماله فقال لي يا سلمان هل تدرى من أول من بايعه على منبر رسول الله ﷺ قلت لا ادرى إلا انى رأيت في ظلة بنى ساعدة حين خاصمت الأنصار وكان اول من بايعه بشير بن سعد وأبو عبيدة بن الجراح ثم عمر ثم سالم قال لست اسئلك عن هذا ولكن تدرى أول من بايعه حين صعد على منبر رسول الله ﷺ قلت لا ولكنى رأيت شيخا كبيرا متوكأ على عصاه بين عينيه سجادة شديد التشمير صعد اليه اول من صعد وهو يبكي ويقول الحمد لله الّذى لم يمتنى من الدنيا حتى رأيتك في هذا المكان ابسط يدك فبسط يده فبا يعه ثم نزل فخرج عن المسجد فقال على عليه السلام هل تدرى من هو قلت لا ......

تحقیق یہ ان سے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں سے بیعت کرتے ہیں تو اس نے مجھکو کہا کہ سلمان تجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر اسکے ساتھ کس نے بیعت کی ہے میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں مگر میں نے بنو ساعدۃ کے سایہ بان میں دیکھا جب انصار اپنے آپس جھگڑنے لگے تو اول جس نے بیعت کی بشیر بن سعد تھے پھر ابو عبیدہ بن جراح پھر عمر پھر سالم اس نے کہا کہ اس کے بارے نہیں پوچھتا ہوں لیکن تجھے معلوم ہے کہ جب یہ ﴿ابوبکر﴾ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیٹھے تو اس سے اول بیعت کس نے کی ہے تو میں نے کہا مجھکو معلوم نہیں لیکن میں نے ایک بوڑھا شخص دیکھا کہ اس نے لاٹھی پر تکیہ لگایا تھا اور پیشانی پر سجدے کا اثر تھا اور زیادہ عبادت کرنے والا معلوم ہوتا تھا تو ابوبکر کے پاس اول یہ ایسی حالت میں گیا کہ رو رہا تھا اور کہتا تھا کہ الحمد للہ کہ مجھے نہیں مارا کہ میں نے تجھے اس جگہ پر دیکھا ہاتھ پھیلاؤ تو اس ﴿ابوبکر﴾ نے ہاتھ پھیلائیں تو اس نے اس کے ساتھ بیعت کی پھر منبر سے اترا اور مسجد سے نکلا تو علی علیہ السلام نے کہا کہ تجھکو معلوم ہے کہ یہ کون تھا میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ....

ولقد سأتني مقالته كأنه شامت بموت النبي ﷺ فقال ذاك ابليس لعنه الله أخبرني رسول الله ﷺ ان ابليس ورؤ ساء اصحابه شهدوا نصب رسول الله ﷺ ايا ى للناس بغدير خم بأمر الله عزوجلّ فأخبرهم اني اولى بهم من انفسهم وأمر هم أن يبلغ الشاهدُ الغائبَ فأقبل ابليس أبالسته ومردة اصحابه فقالوا ان هذه امة مرحومة ومعصومة ومالك ولا لنا عليهم سبيل قد اعلموا امامهم ومفزعهم بعد نبيهم فانطلق ابليس لعنه الله كئيبا حزينا وأخبرني رسول الله ﷺ انه لو قبض ان الناس يبايعون ابابكر في ظلة بني ساعدة بعد ما يختصمون ثم يأتون المسجد فيكون اول من بايعه على منبرى ابليس لعنه الله في صورة رجل شيخ مشمر يقول كذا وكذا

اور اسکی یہ بات مجھے بری لگی گویاکہ وہ نبی ﷺ کی موت پر خوش تھا تو علی نے کہا کہ یہ ابلیس لعنہ اللہ تھا مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ ابلیس اور اس کے روساء رسول اللہ ﷺ کے پاس غدیر خم میں اس وقت حاضر ہوئیں جبکہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کے امر سے وہاں کھڑا ہوا کہ لوگوں میرے پاس آجاو اور آپ نے ان کو خبر دی کہ میں ان کو اپنی جانوں سے اولی ہوں اور ان کو امر فرمایا کہ جو موجود ہو تو وہ غائب کو پہنچائیں تو ابلیس اپنے ابلیسوں اور سرکشوں کی طرف متوجہ ہوا کہ یہ امت مرحوم اور معصوم ہے اور نہ مجھے اور نہ تم کو ان پر کوئی راستہ ہے کیونکہ یہ امت نبی ﷺ کے وفات کی بعد آگے اور گبراہٹ کی باتوں سے معلوم ہوگئی تو ابلیس لعنہ اللہ نہایت پریشان اور غمگین چلاگیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ اگر آپ وفات ہوگئیں تو لوگ ابوبکر کے ساتھ اختلاف کے بعد بنو ساعدۃ کے سایہ بان کے نیچے بیعت کرینگے اور پھر مسجد آئینگے اور ابوبکر کے ساتھ میرے منبر پر اول بیعت ابلیس لعنۃ اللہ بوڑھے عابد کی صورت میں کرے گا اور ایسا ایسا کہے گا...

ثم يخرج فيجمع شياطينه وأبالسته فينخر ويكسع ويقول كلا زعمتم ان ليس لى عليهم سبيل فكيف رايتم ما صنعت بهم حتى تركوا أمر الله عزوجل وطاعته وما امر به رسول الله ﷺ ﴿١﴾

﴿١﴾ الروضة من الكافي مع الأصول والفروع ٨ / ٣٤٣ و ٣٤٤ رقم الحديث ٥٤١

﴿﴾ اقول هذا حديث باطل مردود من جهتين اما من جهة الأسناد لأن فيه ابراهيم بن عمر اليمانى قال العلامة عنايت الله القهبائى ﴿غض﴾ ابراهيم بن عمر اليمانى يكنى ابا اسحاق ضعيف جدا روى عن ابى جعفر عليه السلام وابى عبد الله عليه السلام وذكر توثيقه من جش كما فى مجمع الرجال ١ / ٦٠ ﴿﴾ وقال المامقانى ابراهيم بن عمر اليمانى ﴿ ويقول بعد ذكر كلام النجاشى﴾ المهم من كلامه وقد نقل فى الخلاصة ذلك الى قوله له كتاب ثم قال ....

پھر نکلے گا اور تمام شیاطین اور ابلیسوں کو جمع کرے گا تو خوشی اور فخر کی وجہ سے ناک سے آواز نکالے گا اور اپنے دبر کو ہاتھ سے یا قدم سے مارے گا اور کہے گا ہرگز نہیں کہ تمہارا گمان یہ تھا کہ ہمارا ان پر راستہ نہیں تم نے کیسا دیکھا کہ میں نے ان سے کیا کرلیا یہاں تک کہ انہوں نے اللہ تعالی عزوجل کے امر کو چھوڑدیا اور رسول اللہ ﷺ نے جس کے ساتھ امر فرمایا تھا اسکو چھوڑدیا روضہ کافی ۸ / ۳۴۳و۳۴۴ رقم الحدیث ۵۴۱ ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دونوں وجہوں سے باطل اور مردود ہے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں ابراہیم بن عمر یمانی ہے عنایت اللہ قہبائی کہتا ہے ﴿غض﴾ ابراہیم بن عمر یمانی صنعانی جسکا اسم کنیہ ابو اسحاق ہے سخت ضعیف ہے اور ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور جش سے توثیق ذکر کرتا ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۱ / ۶۰ میں ہے اور مامقانی کہتا ہے ابراہیم بن عمر یمانی﴿ اور کلام نجاشی کے بعد کہتا ہے﴾ مہم اس کلام سے یہ ہے کہ خلاصہ میں اس قول تک نقل کیا ہے کہ اسکی کتاب ہے پھر کہتا ہے ....

== وقال ابن العضائری انه ضعيف جدا روی عن ابی جعفر عليه السلام وأبی عبد الله عليه السلام ويكنى ابا اسحاق والأرجح عندی قبول روايته وان حصل بعض الشك بالطعن فيه انتهى واعترضه الشهيد الثانی فی محكى تعليقاته على الخلاصة بقوله فی ترجيح تعديله نظر اما اولا فلتعارض الجرح والتعديل والأول أصح مع ان كلا من الجارح والمعدل لم يكن مستند النظر فی امره وأما ثانيا فلأن النجاشی نقل توثيقه عن أبی العباس وغيره كما يظهر من كلامه والمراد بابی العباس هذا احمد بن عقدة وهو زيدی المذهب لا تعتمد على توثيقه او ابن نوح ومع الأشتباه لا يفيد فائدة يعتمد عليها واما غير هذين من مصنفی الرجال كالشيخ الطوسی وغيره لم ينصوا عليه بجرح ولا تعديل نعم قبول المص روايته اعم من تعديله كما يعلم من قاعدته ومع ذلك لا دليل على ما يو جبه طالع تنقيح المقال باب ابراهيم ۱/ ۲۸ رقم الترجمة ۱۶۰

اور ابن غضائری کہتے ہیں کہ سخت ضعیف ہے اور ابو جعفر اور ابو عبد اللہ علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں اور اسم کنیہ ابو اسحاق ہے اور میرے نزدیک اسکی روایت کو قبول کرنا راجح ہے گرچہ طعن کی وجہ سے بعض شک اس میں حاصل ہے انتہی اور اس پر شہید دوم نے خلاصہ کے بعض تعلیقات پر اسکی تعدیل کی راجح کرنے پر اعتراض کیا ہے کہ اس کی تعدیل میں نظر ہے اول اس لئے کہ جرح اور تعدیل متعارض ہیں اور اول ﴿جرح کرنا﴾ صحیح ہے اگرچہ جرح اور تعدیل کرنے والوں کے نظر اس کے امر میں مستند نہیں اور دوم نجاشی نے اسکی توثیق ابو العباس وغیرہ سے نقل کی ہے۔ اور مراد ابو العباس سے احمد بن عقدۃ ہے اور یہ زیدی المذہب ہے اسکی توثیق پر اعتماد نہیں کیا جاتا ہے یا ابن نوح ہے اور اشتباہ کی وجہ سے مفید نہیں اور ان کے سوا مبہم ہیں یہ مفید فائدہ نہیں جس پر اعتماد کیا جائے اور ان دونوں کے سوی رجال کے مصنفین مثل طوسی وغیرہ نے نہ اس پر جرح کی تصریح کی ہے اور نہ تعدیل کی ہاں مصنف کا قبول کرنا اسکی روایت کو یہ تعدیل سے عام ہے جیسا کہ اسکے قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے اور اس کے باوجود اس پر دلیل نہیں جو اس کا موجب ہو جائے مطالعہ کریں تنقیح المقال باب ابراہیم ۱/ ۲۸ رقم الترجمۃ ۱۶۰

﴿ تنبیہ ﴾ اقول قد سعی المامقانی مجیبا عن اعتراض الشہید الثانی المقتول ۹۶۵ ھ لکن قول المامقانی فی مقابلتہ باطل مردود کما لا یخفی الا علی الحسود

﴿۶﴾ وکذلک فی ھذہ الروایۃ المزخرفۃ سلیم بن قیس الھلالی قال القھبانی ﴿ غض ﴾ سلیم بن قیس الھلالی العامری روی عن ابی عبد اللہ والحسن والحسین وعلی بن الحسین علیھم السلام وینسب الیہ ھذا الکتاب المشہور وکان اصحابنا یقولون ان سلیما لا یعرف ولا ذکر فی خبر وقد وجدت ذکرہ فی مواضع من غیر جھۃ کتابہ ولا من روایتہ ولا من روایۃ ابان بن ابی عیاش وقد ذکر لہ ابن عقدۃ فی رجال امیر المؤمنین علیہ السلام احادیث عنہ والکتاب موضوع لا مریۃ فیہ وعلی ذلک علامات تدل علی ما ذکرناہ منھا ما ذکر محمد بن ابی بکر وعظ اباہ عند الموت ومنھا ان الأئمۃ ثلاثۃ عشر وغیر ذلک واسانید ھذا الکتاب تختلف

﴿ تنبیہ ﴾ میں کہتا ہوں کہ مامقانی نے شہید دوم مقتول زین الدین ۹۶۵ھ کے اعتراض سے جواب دینے کی کوشش کی ہے لیکن مامقانی کا قول اسکے مقابلہ میں باطل اور مردود ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں سوی حاسدین پر

﴿۶﴾ اور اسطرح اس روایت مزخرفہ میں سلیم بن قیس ہلالی ہے قہبائی کہتا ہے ﴿ غض ﴾ سلیم بن قیس ہلالی عامری ابو عبد اللہ اور حسن اور حسین اور علی بن الحسین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں اور یہ مشہور کتاب اسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور ہمارے اصحاب کہتے تھے کہ سلیم غیر معروف ہے اور اسکا ذکر خبر میں نہیں اور میں نے اسکا ذکر بعض جگہوں میں پایا ہے نہ اسکی کتاب کی جہت سے اور نہ روایت کی جہت سے اور نہ ابان بن عیاش کی روایت سے اور ابن عقدۃ نے اسکی احادیث امیر المؤمنین کے رجال میں اس سے ذکر کئے ہیں اور کتاب من گھڑت ہونے میں شک اور شبہ نہیں اور جو ہم نے ذکر کیا ہے ان پر علامات ہیں جو اس پر دلالت کرتے ہیں بعض ان میں سے یہ ہے کہ اس نے ذکر کیا ہے کہ محمد بن ابی بکر نے اپنے والد کو وفات کے وقت نصیحت کی اور بعض ان میں سے یہ ہے کہ امام تیرہ ہیں اور اس سے سوا اور علامات ﴿ ہیں کہ یہ کتاب موضوع ہے اور اس کتاب کے اسانید مختلف ہیں

== تارة برواية عمر بن اذينة عن ابراهيم بن عمر الصنعانی عن ابان بن ابی عياش عن سليم تارة وتارة يروی عن عمر عن ابان بلا واسطة ﴿ ست ﴾ سليم بن قيس الهلالی ورواه عيسی عن ابراهيم بن عمر اليمانی عن سليم بن قيس وكذلك ذكر عن ﴿ جش ﴾ طالع مجمع الرجال ٣ / ١٥٧ و ١٥٨ فعلی كل حال انه مجهول وكتابه موضوع فيعلم منه بان ما ذكر من القصة من موضوعات هذا الكتاب الموضوع فالحديث موضوع مكذوب مردود بلا شك وارتياب واما من جهة المتن فبطلانه ظاهر لأنه افتراء علی النبی ﷺ وكذلك افتراء علی علی رضی الله عنه وكذلك افتراء علی سلمان الفارسی رضی الله عنه لأن عليًا بن ابی طالب لما سئل من سلمان الفارسی اول من بايع ابا بكر فأجاب اول من بايعه بشير بن سعد وابوعبيدة بن الجراح ثم عمر ثم سالم ثم قال علی لست اسأل عن هذا ولكن تدری اول من بايعه الی آخر الكلام فآخر كلام سلمان الفارسی ينافی كلامه الأول لأنه قال فی الأول ....

اور کبھی روایت عمر بن اذینہ ابراہیم بن عمر صنعانی سے وہ ابان بن ابی عیاش سے اور کبھی سلیم سے اور کبھی عمر سے اور وہ ابان سے بلاواسطہ سے ﴿ست﴾ سلیم بن قیس ھلالی اور عیسی ابراہیم بن عمر یمانی سے وہ سلیم بن قیس سے اور اسطرح جش سے ذکر کرتے ہیں مطالعہ کریں مجمع الرجال ۳ / ۱۵۷و۱۵۸ بہر حال یہ مجہول ہے اور اسکی کتاب موضوع اور من گھڑت ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جو قصہ ذکر کیا ہے وہ اس موضوعی کتاب سے ہے تو حدیث بغیر شک اور شبہ موضوع اور من گھڑت ہے اور اس حدیث کا باطل ہونا متن کے اعتبار سے ظاہر ہے کیونکہ یہ نبی ﷺ پر افتراء ہے اور حضرت علی اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما پر افتراہے کیونکہ جب حضرت علی نے حضرت سلمان سے پوچھا کہ ابوبکر ﴿رضی اللہ عنہ﴾ سے اول بیعت کس نے کی ہے اس نے جواب دیا کہ اول بیعت بشیر بن سعد نے اور پھر ابو عبیدہ نے پھر عمر نے پھر سالم نے پھر حضرت علی نے کہا کہ اس کے متعلق نہیں پوچھتا ہوں لیکن تجھے پتہ ہے کہ اول بیعت کس نے کی ہے تا آخیر کلام تو سلمان کا آخیر کلام اول کلام سے منافی ہے کیونکہ اس نے اول کلام میں کہا ہے

== اول من بايعه هو بشير بن سعد وابو عبيدة بن الجراح الخ ويقول في آخر الكلام اني رأيت شيخا كبيرا متوكا على عصاه الخ فكلامه الآخير ينافي كلامه الأول وكذلك كلام سلمان الفارسي الأول ينافي كلام علي بن ابي طالب فيعلم من هذا التضاد البين بأن هذا من موضوعات هذا الكتاب الموضوع علا انا سأذكر ان شاء الله تعالى بانه روى الأمام ابن سعد المتوفى ٢٣٠ ھ بإسناده عن الحسن قال قال علي لما قبض النبي ﷺ نظرنا في امرنا فوجدنا النبي ﷺ قد قدم ابابكر في الصلوة فرضينا لدنيانا من رضي رسول الله ﷺ لديننا فقدمنا ابابكر كما في الطبقات الكبرى ٣ / ١٨٣ وسأذكر ان شاء الله تعالى بأن القهبائي الشيعي يذكر حديثا من الطبقات الكبرى طالع مجمع الرجال ٧ / ٤٠ و ٤١ فعلم من هذا التفصيل بان ما ذكر الكليني حديثا فهو موضوع مكذوب افتراء على النبي ﷺ وكذلك افتراء على علي وسلمان الفارسي رضي الله عنهما ....

کہ اول بیعت بشیر بن سعد اور ابو عبیدہ بن جراح الخ نے کیا ہے پھر آخیر کلام میں کہتے ہیں کہ میں نے ایک بوڑھا شخص دیکھا جس نے لاٹھی پر تکیہ لگایا تھا تا آخیر تو اس کا آخیر کلام اول کلام سے منافی ہے اور اسطرح اس کا اول کلام حضرت علی کے کلام سے منافی ہے تو اس واضح تضاد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کتاب موضوع کی موضوعات سے ہے علاوہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کرونگا کہ امام ابن سعد متوفی ۲۳۰ھ اپنی اسناد کے ساتھ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ علی فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ وفات ہوگئیں تو ہم نے اپنے امور میں دیکھا تو نبی ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ تحقیق آپ نے ابو بکر کو نماز کے لئے آگے کیا تو جسکو نبی ﷺ نے ہمارے لئے دین کے لئے پسند کیا تو ہم نے اسکو دنیا کے لئے پسند کیا تو ہم نے ابوبکر کو ﴿خلافت﴾ کے لئے آگے کیا جیسا کہ طبقات کبری ۳ / ۱۸۳ میں ہے اور قہبائی شیعی بھی ایک حدیث طبقات کبری سے ذکر کرتا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۷ / ۴۰ و ۴۱ تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جو کلینی نے حدیث ذکر کیا ہے تو وہ موضوع ہے آنحضرت ﷺ پر افتراء اور حضرت علی پر افتراء اور حضرت سلمان فارسی پر افتراء

== بل صرح علی بن ابی طالب بان رسول الله ﷺ لم يمت فجاءة بل مرض ليالی يأتيه بلال فيؤذنه بالصلوة فيقول مروا ابابكر بالصلوة الى قوله فلما قبض رسول الله ﷺ اخترنا واختار المهاجرون والمسلمون لدنياهم من اختاره رسول الله ﷺ لدينهم وكانت الصلوة اعظم الأمر وقوام الدين كما سيجيء ان شاء الله تعالى مفصلا بحوالة تاريخ الإسلام ١١ و١٢ عهد الخلفاء الراشدين والله انی متعجب من حجة اسلام الشيعة الكلينی كيف جمع المكذوبات والواهيات لأتهامه علی اكابر الصحابة ولو كان فی قلبه مقدار ذرة خوف من الله العليم او كان يرجو حساب يوم القيامة لما اجترا هذه الجرأة العظيمة فعلی كل حال هذا ما ذكره الكلينی حديث موضوع مكذوب من افتراء اعداء الصحابة رضی الله عنهم والشيعة يفرحون لمثل هذه الاحاديث التی يجیء منها اتهام علی الصحابة رضی الله عنهم وان كانت موضوعات مكذوبات

ہے بلکہ حضرت علی نے خود تصریح فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آچانک وفات نہیں ہوئے ہیں بلکہ چند دن بیمار تھے اور بلال آذان کیلئے آتا اور آذان کر لیتے اور آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ ابوبکر کو امر کرو کہ نماز پڑھائیں اس قول تک کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات ہو گئیں تو ہم نے اور مہاجرین اور مسلمانوں نے دنیا کے لئے اس کو پسند کیا جن کو رسول اللہ ﷺ نے انکے واسطے دین کے لئے پسند کیا ہے اور نماز اعظم الامر اور قوام الدین ہے جیسا کہ تفصیل حوالہ تاریخ الاسلام ۱۱ و ۱۲ عہد الخلفاء الراشدین آجائیگی ان شاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی قسم کہ میں حجۃ اسلام الشیعہ کو متعجب ہوں کہ اس نے کسطرح مکذوبات اور واھیات اکابر صحابہ کرام پر الزام لگانے کیلئے جمع کئے ہیں اگر اس کے دل میں اللہ تعالیٰ سے ایک ذرۃ مقدار خوف ہوتا یا قیامت کے دن کے حساب کی امید رکھتا تھا تو ایسی بڑی جرات نہ کرتا بہر حال جو کلینی نے ذکر کیا ہے تو یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے دشمنوں کی افتراء سے ہے اور ایسے احادیث کو خوش ہوتے ہیں جن سے صحابہ رضی اللہ عنھم پر الزام آتا ہے اگرچہ من گھڑت اور جھوٹی احادیث ہوں..........

تهمة الكليني على الشيخين رضی اللہ عنہما بانهما نبذا كتاب الله وراء ظهورهما

﴿١٤﴾ روى ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ٣٢٩ھ عن الحسين بن محمد الأشعرى عن المعلى بن محمد عن الوشاء عن ابان بن عثمان عن عبد الرحمن بن ابى عبد الله قال قلت لأبى عبد الله علیہ السلام إن الله عزوجلّ منّ علينا بأن عرفنا توحيده ثم منّ علينا بأن اقررنا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم بالرسالة ثم اختصنا بحبكم اهل البيت ونتبرأ من عدوكم وانما نريد بذلك خلاص انفسنا من النار قال ورققت وبكيت فقال ابو عبد الله علیہ السلام سلني فوا لله لا تسئلني عن شيء الا اخبرتك قال فقال له عبد المالك بن اعين

....

کلینی کا الزام شیخین رضی اللہ عنھما پر کہ انوں نے اللہ تعالی کی کتاب پیچھے پھینک دیا ہے

﴿١٤﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ حسین بن محمد سے اور وہ معلی بن محمد سے اور وہ وشاء سے اور وہ ابان بن عثمان سے اور وہ عبدالرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہا کہ تحقیق اللہ تعالی نے ہم پر احسان کیا ہے کہ ہم نے اسکی توحید پہچانی پھر ہم پر احسان کیا کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اقرار کیا پھر ہم کو تمہاری اہل بیت کی محبت سے خاص کیا اور تمہارے دشمنوں سے براءت کرتے ہیں اور اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی جانوں کو آگ سے بچائیں کہتا ہے کہ میرا دل نرم ہوا اور میں رونے لگا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا کہ پوچھو جو پوچھتے ہو اللہ کی قسم جو بھی پوچھتے ہو میں اس کا جواب دونگا کہتا ہے کہ اسکو عبدالملک بن اعین نے کہا ....

ما سمعته قالها لمخلوق قبلك قال قلت خبرني عن الرجلين ﴿١﴾ قال ظلمنا حقنا في كتاب الله عزوجل و منعا فاطمة صلوات الله عليها ميراثها وجرى ظلمهما الى اليوم قال واشار الى خلفه ونبذا كتاب الله وراء ظهورهما ﴿٢﴾

﴿١﴾ اراد عن الرجلين الشيخين رضى الله عنهما ﴿٢﴾ الروضة من الكافي مع الأصول والفروع ٨/ ١٠٢ رقم الحديث ٧٤ ﴿﴾ اقول هذا حديث باطل مردود لأن فيه معلى بن محمد وهو مضطرب الحديث ﴿﴾ وكذلك فيه الوشاء وهو الحسن بن على بن زياد ما وثقه احد من اكابر الشيعة وكذلك فيه ابان بن عثمان وهو موصوف بعدم الأيمان عند والد فخر المحققين كما مر مفصلا ولما لم يكن فيه ايمان فكيف يقبل حديثه فثبت من التفصيل المذكور بأن هذا الحديث باطل مردود على اعداء الخلفاء الرا شيدين وعلى اعداء الصحابة ....

کہ میں نے نہیں سنا ہے کہ اس نے کس مخلوق کو تجھ سے پہلے ایسی بات کہی ہو کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ ان دو آدمیوں کے بارے مجھے خبر دو ﴿مراد دو آدمیوں سے شیخین ہیں﴾ اس نے کہا کہ انہوں نے اللہ عزوجل کی کتاب میں ہمارے حق پر ظلم کیا اور ان دونوں نے فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے اپنے والد کا میراث منع کیا ہے اور ان دونوں کا ظلم آج تک جاری ہے کہتا ہے کہ پیچھے کی طرف اشارہ کیا کہ ان دونوں نے اللہ تعالی کی کتاب کو پیچھے پھینک دیا ہے روضہ کافی مع الأصول والفروع ۸ / ۱۰۲ رقم الحدیث ۷۴

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے کیونکہ اس میں معلیٰ بن محمد مضطرب الحدیث ہے ﴿﴾ اور اسی طرح اس میں وشاء حسن بن علی بن زیاد ہے اسکی توثیق اکابر شیعہ نے نہیں کی ہے ﴿﴾ اور اسی طرح اس میں ابان بن عثمان ہے اور یہ فخر المحققین کے والد کے نزدیک عدم ایمان سے موصوف ہے جیسا کہ مفصل گزر چکا ہے تو جس شخص میں ایمان نہ ہو تو اس کی حدیث کس طرح قبول کیجائے گی تو ماسبق تفصیل سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث اعداء خلفاء راشدین اور اعداء صحابہ پر مردود ہے ....

تهمة الكليني على الشيخين رضي الله عنهما بأنهما ظلما

﴿١٥﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني وبهذ الأسناد عن ابان عن عقبة بن بشير الأسدى عن الكميت بن زيد الأسدى قال دخلت على ابى جعفر عليه السلام فقال والله يا كميت لو عندنا مال لأعطينك منه ولكن لك ما قال رسول الله ﷺ لحسان بن ثابت لن يزال معك روح القدس ما ذبتَ عنا قال قلت خبرني عن الرجلين ﴿١﴾ قال فأخذ الوسادة فكسرها في صدره والله يا كميت ما اهريق محجمة من دم ولا اخذ مال من غير حله ولا قلب حجر عن حجر الا ذاك في اعناقهما ﴿٢﴾

''

﴿١﴾ اراد منهما الشيخين رضى الله عنهما ﴿٢﴾ الروضة من الكافى ٨/ ١٠٢ رقم الحديث ٧٥ + طالع مجمع الرجال ٥ / ٧٣ + وتنقيح المقال ٢ / ٤١ رقم الترجمة ٩٩٧٣ تحت ترجمة الكميت بن زيد الأسدى من ابواب الكاف

کلینی کا شیخین رضی اللہ عنھما پر الزام ظلم

﴿ ﴾ ابو جعفر کلینی کہتا ہے کہ اس اسناد سے ابان سے اور وہ عقبہ بن بشیر اسدی سے اور وہ کمیت بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ابو جعفر علیہ السلام پر داخل ہوا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالی کی قسم یا کمیت اگر ہمارے پاس مال ہوتا تو میں اس سے تمکو دے دیتا لیکن تجھے وہ کافی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے حسان بن ثابت کو فرمایا ہے کہ ہمیشہ تیرے پاس روح القدس ﴿جبرائیل علیہ السلام﴾ ہوگا جب تک تو ہم سے دفاع کرتا ہے کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ ان دو آدمیوں سے خبر دو ﴿مراد شیخین رضی اللہ عنہما ہیں﴾ کہتا ہے کہ اس نے سرہانہ پکڑ کر کے اسکو دو حصہ کر کے سینہ پر رکھا ﴿اس نے کہا﴾ کہ اللہ کی قسم کہ سر کی کوپھری سے خون نہیں بہایا جائے گا اور نہ کوئی مال بغیر حل لیا جائے گا اور نہ کوئی پتھر پتھر سے الٹا کیا جائے گا مگر ان کا وبال ان دونوں کے گردنوں پر ہوگا روضہ کافی ۸ / ۱۰۲ رقم الحدیث ۷۵ + مطالعہ کریں مجمع الرجال ۵ / ۷۳ + تنقیح المقال ۲ / ۴۱ رقم الترجمة ۹۹۷۳ کیمت بن زید کے ترجمہ میں باب کاف سے

== اقول هذا حديث باطل مردود ﴿ اما اولا ﴾ فان فيه معلى بن محمد وهو مضطرب الحديث ﴿ واما ثانيا ﴾ ففيه الوشاء ما وثقه احد من اكابر الشيعة ﴿ واما ثالثا ﴾ ففيه ابان بن عثمان وهو موصوف بعدم الأيملان عند والد فخر محققي الشيعة كما مر مرارا في حق هنولاء الثلاثة مفصلا ﴿ واما رابعا ﴾ ففيه عقبة بن بشير ذكره القهبائي بحوالة (كش) و(ق)و (بن) بدون توثيق طالع مجمع الرجال ٤ / ١٤٢ و ١٤٣ وكذلك ذكره المامقاني بدون توثيق من احد من اكابر الشيعة طالع تنقيح المقال ٢ / ٢٥٤ باب عقبة رقم الترجمة ٧٩٦١ فعلى كل حال حديث الكليني ظلمات بعضها فوق بعض مشتمل على من لا ايمان فيه ومشتمل على ضعيف ومضطرب الحديث ومشتمل على مستور الحال عند اكابر الشيعة فحديثه باطل مردود على اعداء الصحابة ﴿ رضي الله عنهم ﴾ ....

﴿ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے ﴿ اول ﴾ اس لئے کہ اس میں معلّی بن محمد مضطرب الحدیث ہے ﴿ دوم ﴾ اس میں وشاء ہے جسکی توثیق شیعہ کے اکابر کسی نے نہیں کی ہے ﴿ سوم ﴾ اس میں ابان بن عثمان ہے وہ تو فخر محققی الشیعة کے والد کے نزدیک موصوف ہے عدم ایمان کے ساتھ کہ اس میں ایمان نہیں تھا ﴿ چہارم ﴾ اس میں عقبہ بن بشیر ہے قہبائی نے حوالہ (کش) اور(ق)اور(بن)بغیر توثیق ذکر کیا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۴ / ۱۴۲ اور ۱۴۳ ﴿ اور اسطرح مامقانی نے کسی اکابر شیعہ سے اسکی توثیق نہیں نقل کی ہے مطالعہ کریں تنقیح المقال ۲ / ۲۵۴ باب عقبہ رقم الترجمۃ ۷۹۶۱ بہر حال کلینی کی حدیث اندھیروں پر اندھیرے ہیں مشتمل ہے اس راوی پر جس میں ایمان نہیں اور مشتمل ہے ضعیف اور مضطرب الحدیث پر اور مشتمل ہے مستور الحال پر تو اس کی حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دشمنوں پر باطل اور مردود ہے ....

اطلاق القمی ﴿استاد الکلینی﴾ علی الشیخین با الظالم والشیطان

﴿١٦﴾ قال ابو الحسن علی بن ابراهیم القمی ﴿ وکان سنة ٣٢٩ ھ حیا ﴾ تحت آیات ﴿ یوم یعض الظالم علی یدیه ﴾ الفرقان ٢٧ قال الأول ﴿١﴾ ﴿ یقول یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ﴾ قال ابو جعفر علیه السلام یقول اتخذت مع الرّسول علیّا ولیّا ﴿ یا ویلتی لم اتّخذ فلانا خلیلا ﴾ یعنی الثانی ﴿٢﴾ ﴿ لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جائنی ﴾ یعنی الولایة ﴿ وکان الشیطان ﴾ هو الثانی ﴿٣﴾ ....

﴿١﴾ اراد مه القمی الخلیفة الأول ابابکر الصدیق رضی الله عنه ﴿٢﴾ اراد منه القمی الخلیفة الثانی عمر بن الخطاب رضی الله منه ﴿٣﴾ اراد منه القمی الخلیة الثانی عمر بن الخطاب رضی الله عنه ....

قمی ﴿استاد کلینی﴾ کا اطلاق شیخین پر ظالم اور شیطان کا

﴿ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی جو ٣٢٩ ھ میں زندہ تھا اس آیت ﴿ کہ جس دن کاٹ کاٹ کھائیگا ظالم اپنے ہاتھوں کو ﴾ فرقان ٢٧ اول شخص ﴿ قمی اس سے خلیفہ اول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لیتا ہے ﴾ کہے گا ﴿ کہ کاش میں پکڑا ہوتا رسول کے ساتھ راستہ ﴾ ابو جعفر علیہ السلام کہتا ہے کہ وہ کہے گا کہ کاش میں رسول کے ساتھ علی کو ولی پکڑ لیتا ﴿ اے خرابی میری کاش کہ میں نے فلان کو دوست نہ بنایا ہوتا ﴾ یعنی دوم ﴿ اس سے قمی خلیفہ دوم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لیتا ہے ﴾ اس نے تو بھکا دیا مجھکو نصیحت سے مجھ تک پہنچنے کے پیچھے ﴾ یعنی ولایت ﴿ علی رضی اللہ عنہ ﴾ اور ہے شیطان ﴿ یہ دوسرا اس سے قمی خلیفہ دوم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لیتا ہے

للأنسان خذولا ﴿١﴾

== ﴿١﴾ تفسير القمي ٢ / ١١٣ + يقول محمد جواد ﴿ يغض الظالم ﴾ الذى يغض على يديه هو الأول وفلانا هو الثاني ثم يقول سبب نزول الآية لا يخص عموم الآية طالع تفسير الكاشف ٥ / ٤٦٤ اقول انظر ايها الشيعي ان كان فيك عدل وانصاف بان القمي يثبت من هذه الآية الكريمة بأن ابابكر يغض على يديه يوم القيامة ويتاسف ويقول ولو اتخذت مع الرسول عليا وليا ولم اتخذ عمر وليا لأنه كان شيطانا واضلني عن الولاية انا لله وانا اليه راجعون اما يستحي القمي من الله تعالى بأن يتفوه بهذا فعلى كل حال قولهٗ باطل مردود لأنه افترى على ابى جعفر المتوفى ١١٤ ھ لأن القمي مات بعد ٣٢٩ وبينهما مفاوز كثيرة فينبغي ان يذكر اسناده ثم توثيقه فيعلم منه بان هذا من كذبه و افترائه على ابى جعفر فلعنة الله على الكاذبين ....

﴿اور ہے شیطان یعنی دوسرا﴾ آدمی کو وقت پر دغا دینے والا﴿رسوا کرنے والا﴾ جیسا کہ تفسیر قمی ۲ / ۱۱۳ میں ہے +اور محمد جواد کہتا ہے کہ جو ہاتھوں کو کاٹ کر کھائے گا یہ اول﴿خلیفہ اول﴾ ہے اور فلانا سے دوم﴿خلیفہ دوم﴾ ہے پھر کہتا ہے کہ نزول آیت کا سبب عموم آیات کو خاص نہیں کرتا مطالعہ کریں تفسیر کاشف ۵ / ۴۶۴ ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ اے شیعی اگر تجھ میں عدل اور انصاف ہو کہ قمی اس آیت کریمہ سے یہ ثابت کرتا ہے کہ ابوبکر قیامت کے دن ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کر کے افسوس کرے گا اور کہے گا کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ علی کو ولی پکڑ لیتا اور میں عمر کو ولی نہ پکڑ لیتا کیونکہ یہ تو شیطان تھا اس نے ولایت سے مجھ کو بھکا دیا انا للہ وانا الیہ راجعون قمی میں اللہ تعالی سے اتنی شرم نہیں آئی کہ اس بات پر اس نے تلفظ کیا بہر حال اس کا قول باطل اور مردود ہے یہ اسکی افتراء ہے کیونکہ ابو جعفر کی وفات ۱۱۴ھ میں ہوئی ہے اور قمی ۳۲۹ ھ کے مر گیا ہے اور ان کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے تو قمی کو چاہئے تھا کہ اسکی اسناد ذکر کرتا پھر راویوں کی توثیق تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ اسکا جھوٹ اور افتراء ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت ....

تهمة القهبائی علی الشیخین (رضی الله عنهما) بأنهما ظلما

﴿١٧﴾ قال عنایت الله القهبائی حدثنی حمدویه وابراهیم قالا حدثنا محمد بن عبد الحمید العطار عن ابی جمیلة عن الحارث بن المغیرة عن الورد بن زید قال قلت لأبی جعفر علیه السلام جعلنی الله فداك قدم الکمیت فقال ادخله فسأله الکمیت عن الشیخین فقال ابو جعفر علیه السلام ما اهرق دم ولا حکم بحکم غیر موافق لحکم الله وحکم النبی ﷺ وحکم علی علیه السلام الا وهو فی اعناقهما فقال الکمیت الله اکبر حسبی حسبی ﴿١﴾

﴿١﴾ مجمع الرجال ٥ / ٧٣ + وذکره المامقانی بروایة الکشی فی تنقیح المقال ٢ / ٤١ من ابواب الکاف رقم الترجمة ٩٩٣٧

قہبائی کا الزام شیخین رضی اللہ عنہما پر کہ ان دونوں نے ظلم کیا ہے

﴿﴾ عنایت اللہ قہبائی کہتا ہے کہ مجھے حمدویہ اور ابراہیم نے وہ دونوں محمد بن عبدالحمید عطار سے وہ ابو جمیلہ سے وہ حارث بن مغیرہ سے وہ ورد بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ ورد کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے تجھ پر فدا کرے کمیت آگیا تو اس نے کہا کہ اس کو اندر لے آو تو کمیت (اندر آگیا) اور کمیت نے ابو جعفر علیہ السلام سے شیخین کے بارے پوچھا تو ابو جعفر علیہ السلام نے کہا کہ کسی کا خون نہیں گرے گا اور نہ کوئی حکم ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مخالف ہو اور نبی ﷺ کے حکم سے مخالف ہو اور علی علیہ السلام کے حکم سے مخالف ہو مگر ﴿اس کا وبال﴾ ان دونوں کے گردنوں میں ہوگا تو کمیت نے کہا اللہ اکبر حسبی حسبی جیسا کہ مجمع الرجال ٥ / ٧٣ میں ہے اور مامقانی نے کشی کی روایت سے تنقیح المقال ٢ / ٤١ ابواب کاف رقم الترجمہ ٩٩٣٧ میں ذکر کیا ہے

== اقول هذا حديث موضوع لأن فيه ابا جميلة اسمه المفضل بن صالح قال القهپائی ﴿غض﴾ المفضل بن صالح ابو جميلة الأسدى النحاس ضعيف كذاب يضع الحديث ﴿ طالع مجمع الرجال ٦ / ١٢ ﴾ ﴿﴾ وقال المامقانی المفضل بن صالح ابو جميلة الأسدى قال ابن الغضائرى المفضل بن صالح ابو جميله النحاس ضعيف كذاب يضع الحديث وقال فی القاسم الثانی من الخلاصة مفضل بن صالح ابو جميلة الأسدى مولاهم ضعيف كذاب يضع الحديث ثم ذكر تضعيفه من اكابر الشيعة ثم يقول انما جرحوه بوضع الحديث والكذب فيه ومثل ذلك لا علاج له تنقيح المقال ٣/ ٢٣٧ و٢٣٨ رقم الترجمة ١٢٠٨٠ فعلم منه بان هذا الحديث موضوع مكذوب لأن هذا مريض السرطان لا علاج له عند المامقانی ﴿﴾ واما الورد بن زيد اخو الكميت بن زيد قال المامقانی ظاهر كونه اما ميا وهونص الخبر المزبور فی اخيه الكميت الا ان حالة مجهول ثم ذكر بانه مدح باجعفر عليه السلام باب وردان ٣/ ٢٧٨ رقم الترجمة ١٢٦٤٣ فعلم منه بان الورد ايضا مجهول فعلى كل حال هذا حديث موضوع

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ اس میں ابو جمیلہ ہے جس کا نام مفضل بن صالح ہے کہپائی کہتا ہے ﴿غض﴾ المفضل بن صالح ابو جمیلہ اسدی ضعیف کذاب ہے حدیث گھڑ لیتا تھا مطالعہ کریں مجمع الرجال ٦ / ١٢ ﴿﴾ اور مامقانی کہتا ہے مفضل بن صالح ابو جمیلہ اسدی ابن غضائری کہتا ہے مفضل بن صالح ابو جمیلہ ضعیف کذاب ہے احادیث گھڑ لیتا تھا اور خلاصہ کے قسم دوم میں ہے مفضل بن صالح اسدی ضعیف کذاب وہ حدیث گھڑ لیتا تھا پھر اکابر شیعہ سے تضعیف ذکر کیا ہے پھر کہتا ہے کہ اس پر جرح اس لئے کیا ہے کہ وہ حدیث گھڑ لیتا تھا اور جھوٹ کہتا تھا اور اسکا کوئی علاج نہیں تنقیح المقال ٣ / ٢٣٧، ٢٣٨ رقم الترجمہ ١٢٠٨٠ تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے کیونکہ ابو جمیلہ کنسر کا مریض ہے جو مامقانی کے نزدیک بے علاج ہے ﴿﴾ اور ورد بن زید کیت کا بھائی یہ بھی مجہول ہے مامقانی کہتا ہے کہ ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امامیہ سے ہے جو اسکے بھائی کیت کے ترجمہ میں کتابوں میں لکھا ہے مگر اس کا حال مجہول ہے پھر کہتا ہے کہ اس نے ابو جعفر علیہ السلام کی مدح کی ہے باب وردان ٣ / ٢٧٨ رقم الترجمہ ١٢٦٤٣ بہر حال یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے

فتوی القمی ﴿استاد الکلینی﴾ فی حق الشیخسن بانهما شیطا نان ﴿العیاذ باللہ﴾

﴿۱۸﴾قال ابو الحسن علی بن ابراهیم القمی تحت آیت سورة الأنعام ۱۱۲ حدثنی ابی عن الحسن بن سعید عن بعض رجاله عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما بعث الله نبیا الا وفی امته شیطانان فان یؤذیانه ویضلان الناس بعده واما صاحبا نوح فغنطیغوص خ ل ﴿وهکذا ذکر اسمین من اعداء کل نبی ثم یقول﴾ واما صاحبا محمد ﴿فحبتر خ ل﴾ وزریق ﴿ز لام خ ل﴾ ﴿۱﴾ ....

﴿۱﴾ تفسیر قمی ۱/ ۲۱٤ اراد القمی منهما ابابکر وعمر رضی الله عنهما

قمی استاد کلینی کا فتوی شیخین کے حق میں کہ وہ دوشیطان تھیں (العیاذباللہ)

﴿﴾ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی ﴿کلینی کا استاد﴾جو ۳۲۹ میں زندہ تھا آیت سورۃ انعام ۱۱۲﴿اسطرح کردیا ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن شریر آدمیوں کو اور جنوں کو﴾ کے تحت لکھتا ہے کہ مجھے باپ نے اور وہ حسن بن سعید سے اور بعض آدمیوں سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کوئی نبی نہیں بھیجا ہے مگر ساتھ اس کی امت میں دو شیطان ہوتے ہیں کہ ان کو آذیت پہنچاتے ہیں اور اسکے وفات کے بعد لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور نوح علیہ السلام کے ساتھی غنطیغوص ہے خ ل اور پھر اسطرح ہر ایک نبی کے دشمنوں کے نام لکھتا ہے پھر کہتا ہے کہ محمد ﷺ کے ساتھی ﴿دشمن﴾ حبتر ہے ﴿حبتر خ ل ﴾اور دوسرا زریق ہے ﴿زلام خ ل ﴾جیسا کہ تفسیر قمی ۱/ ۲۱۴ میں ہے قمی اس سے شیخین رضی اللہ عنہما لیتا ہے..........

== اقول اما ماقاله القمي فباطل مردود اما اولا فانه يروى عن ابيه وما وثقه احد من اكابر الشيعة واما ثانيا فان الحسن يروى عن بعض الرجال وهو محهول ومن يستدل باقوال المجاهيل فهو غريق فى الجهالة والعجب كل العجب كيف يجترىء القمى باستعمال هذه الكلمات الخبيثات فى حق الشيخين رضى الله عنهما ولا شك فيه ولا مرية با ن الخبيثات للخبيثين والخبيثون للخبيثات اى الكلمات الخبيثات للرجال الخبيثين والرجال الخبيثون للكلمات الخبيثات ولذا ذكر هذا الخبيث هذه الكلمات الخبيثة فى حق اشرف السادات وارجو من الله تعالى بانه اوصله واتباعه من المشهدى وغيره الى الدرك الأسفل من النار

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ قمی کا قول باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ یہ روایت اپنے باپ سے کرتا ہے اسکی توثیق اکابر شیعہ میں سے کسی نے نہیں کی ہے اور دوم حسن بعض آدمیوں سے روایت کرتا ہے اور بعض مجہول ہیں اور مجہول کے اقوال سے استدلال وہ لوگ کرتے ہیں جو جہالت میں غریق ہوں ور تعجب بر تعجب قمی پر ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے بارے اس طرح خبیث کلمات استعمال کرنے سے کس طرح جرات کی ہے اور شک اور شبہ نہیں کہ کلمات خبیثہ خبیث آدمیوں کے لئے ہیں اور خبیث آدمی خبیث کلمات کے لئے ہیں اسی وجہ سے اس خبیث نے اشرف السادات کے بارے ایسے کلمات خبیثہ استعمال کئے ہیں اور اللہ تعالی سے امید رکھتا ہوں کہ اسکو اور اسکے اتباع مشہدی اور اس کے علاوہ کو آگ کے نیچے حصہ کو پہنچائے ہوں ....

فتوی المیرزا المشهدی علی الشیخین بما قاله القمی

﴿۱۹﴾ ذکر المیرزا محمد المشهدی المتوفی ۱۱۲۵ ھ هذ الروایة ویقول واما صاحبا محمد فحبتر وزریق بتقدیم الزاء علی الراء مصغر ازرق والحبتر بالمهملة ثم الموحدة ثم المثناة من فوق ثم الراء علی وزن جعفر الثعلب انما کنی عنهما لزرق عین احدهما وتشبیه آخر بالثعلب فی الحیلة ﴿۱﴾

﴿۱﴾ تفسیر کنز الدقائق ۳ / ۳۶۷ ﴿﴾ اقول ان المشهدی ذکر روایة القمی و وضح بان المراد منه الشیخین لزرق عین احدهما والأخر کان مشابها فی الحیلة مع الثعلب وقد رددت علیها وتابع المردود مردود فقول المشهدی من القرن الثانی عشر مردود علی اعداء الصحابة رضی الله عنهم وان الله سبحانه یوصل اعداء الصحابة الی جهنم آمین یا اله العالمین لا ارضی بواحد حتی اضم معه الف آمین

میرزا مشهدی کا فتوی شیخین رضی اللہ عنہم پر اس کے ساتھ جو قمی نے کہا ہے

﴿﴾ میرزا محمد مشہدی متوفی ۱۱۲۵ھ اسی قمی کی روایت کو نقل کر کے کہتا ہے کہ محمد ﷺ کے دو اصحاب حبتر اور زریق ہیں زریق اول زاء پھر راء تصغیر ازرق اور حبتر حاء مہملہ بغیر نقطہ پھر تاء اوپر سے پھر راء وزن جعفر پر گیدڑ ان دونوں کو کنایہ سے ذکر کئے ہیں کیونکہ ایک کے آنکھیں نیلی تھیں اور دوسرا حیلہ کرنے میں گیدڑ کے ساتھ مشابہ تھے جیسا کہ تفسیر کنز الدقائق ۳ / ۳۶۷ میں ہے

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ مشہدی نے قمی کی روایت ذکر کی ہے اور یہ واضح کیا کہ مراد اس سے شیخین ہیں کیونکہ ایک کی آنکھیں نیلی تھیں اور دوسرا حیلہ میں گیدڑ سے مشابہ تھے اور میں نے قمی کی روایت کی تردید کی ہے اور مردود کا تابع مردود ہے تو قول مشہدی بارھویں قرن کا حسد کرنے والوں پر مردود ہے اور اللہ تعالی صحابہ کرام کے دشمنوں کو جہنم پہنچادے آمین یا الہ العالمین ایک آمین سے خوش نہیں ہوتا ہوں جب تک ہزار آمین اس کے ساتھ نہ ملاؤں ....



تصريح القمي في حق الشيخين بانهما منافقان ﴿العياذ بالله﴾

﴿٢٠﴾ قال ابو الحسن على بن ابراهيم القمي استاذ الكليني تحت آية سورة الحج ٥٢ ﴿وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطان في امنيته فينسخ الله ما يلقى الشيطان﴾ الى قوله تعالى ﴿والله عليم حكيم﴾ واما الخاصة روى عن ابي عبد الله عليه السلام ان رسول الله ﷺ أصابه خصاصة فجاء الى رجل من الأنصار فقال له هل عندك من طعام قال نعم يارسول الله وذبح له عناقا وشواه فلما ادناه منه تمنى رسول الله ﷺ أن يكون معه على وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام فجاء منافقان ﴿١﴾

﴿١﴾ اراد القمي لعنه الله منهما الشيخين رضي الله عنهما

قمی کی تصریح شیخین کے بارے کہ دونوں منافق تھیں ﴿العیاذ باللہ﴾

﴿ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی استاذ کلینی اس آیت ﴿اور جو رسول بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے یا نبی اس نے تمنا کی شیطان نے اس کے تمنا میں ملادیا پھر اللہ مٹا دیتا ہے شیطان کا ملایا ہوا﴾ اس آیت تک ﴿واللہ علیم حکیم﴾ سورۃ حج ۵۲ اور کہتا ہے کہ خاص ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو بھوک لگ گئی تو انصار میں سے ایک شخص کے پاس تشریف لے گئیں اور فرمایا کہ تیرے پاس کھانے کا کچھ ہے اس نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ اور اس نے ایک بکری ذبح کی اور بھونا ہوا گوشت آپکے پاس لایا تو آپ نے تمنا کی کہ آپکے پاس علی وفاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام ہو تھیں تو اس میں دو منافق آئیں ﴿اس سے قمی لعنہ اللہ شیخین لیتا ہے﴾

ثم علی بعدھما فأنزل الله فی ذلك ﴿ وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث ﴿۱﴾ الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فلانا وفلانا ﴿۲﴾ فینسخ الله ما یلقی الشیطان یعنی لما جاء علی علیه السلام بعد هما ﴿ ثم یحکم الله آیاته ﴾ یعنی بنصر امیر المؤمنین ﴿ ثم یقول ﴾ لیجعل ما یلقی الشیطان فتنة ﴾ یعنی فلانا وفلانا ﴿۳﴾ ﴿ والذین فی قلوبهم مرض ﴿ الی ﴾ صراط مستقیم ﴿٤﴾

﴿۱﴾ ایها الأخ الکریم انظر الی القمی یثبت التحریف فی القرآن المتداول بین الناس

﴿۲﴾ اراد القمی من فلان وفلان الشیخین رضی الله عنهما ﴿۳﴾ اراد منهما الشیخین رضی الله عنهما ﴿٤﴾ تفسیر القمی ۲ / ۸٦ ﴿ تنبیه ﴾ ذکر المیرزا المشهدی هذا القول من القمی لکنه صرح بان المنافقین ابوبکر وعمر وقال المشهدی فجاء ابوبکر وعمر طالع تفسیر کنز الدقائق ٦ / ٥٤٨ یعنی صرح المشهدی بان المراد منهما ابوبکر وعمر ﴿ رضی الله عنهما ﴾

﴿ پھر اس کے بعد علی آیا تو اللہ تعالی نے یہ آیات نازل فرمائی ﴿ کہ جو رسول ہم نے بھیجا تجھ سے پہلے یا نبی یا الہام والا ﴿ قمی ملعون قرآن میں تحریف ثابت کرتا ہے کہ محدث کا لفظ بھی ہے ﴾ سو جب تمنا کی تو شیطان نے ملادیا اسکی تمنا میں فلان اور فلان ﴿ قمی شیخین کی طرف اشارہ کرتا ہے ﴾ پس اللہ مٹا دیتا ہے جو شیطان نے ڈالا ہے یعنی جب ان کے بعد علی علیہ السلام ایا ﴿ اللہ پکی کر دیتا ہے اپنی آیات ﴾ یعنی امیر المؤمنین کی امداد کرتا ہے ﴿ پھر کہتا ہے ﴿ اس واسطے کہ جو کچھ شیطان نے ملادیا اس سے جانچے ﴾ یعنی فلان وفلان ﴿ شیخین کی طرف اشارہ کرتا ہے ﴿ جن کے دلوں میں نفاق ہے ﴾ تا صراط مستقیم تفسیر قمی ۲ / ۸٦ (تنبیہ) میرزا مشہدی نے قمی کی روایت ذکر کیا ہے اور منافق کی جگہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ذکر کیے ہیں کہ مراد وہ منافق سے ابوبکر و عمر ہیں ﴿ العیاذ باللہ ﴾ ملاحظہ کریں تفسیر کنز الدقائق ۶ / ۵۴۸

== اقول ان ابا الحسن علی بن ابراهیم القمی ما ذکر اسنادا بل قال روی الخاصة عن ابی عبد الله علیه السلام واما ابو عبد الله فهو جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الهاشمی ابو عبد الله المدنی الصادق توفی ١٤٨ھ وهو وان کان ثقة لکن احال القمی علیه بدون الأسناد وقال روی عنه الخاصة مع ان القمی مات بعد ٣٢٩ھ وبینهما مفاوز کثیرة فلا بد من الأسناد الی ابی عبد الله رحمه الله ثم توثیق الروات والحقیقة ان قول القمی من الخرافات والواهیات وان ابا عبد الله الصادق رحمه الله بریء من هذه الکلمات الخبیثة لأن الخبیثات للخبیثین فلا یمکن ان یتفوه ابو عبد الله الصادق بهذا الکلمات الخبیثة فقول القمی باطل مردود علی الحسود..

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی استاذ کلینی نے اسناد نہیں ذکر کیا ہے بس صرف اتنا کہا ہے کہ خاص ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور ابو عبداللہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی صادق ہیں جنکی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی ہے اور یہ اگرچہ ثقہ ہیں لیکن قمی نے اس کی طرف نسبت بغیر اسناد کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے خاص روایت کرتے ہیں حالانکہ قمی ۳۲۹ھ کے بعد مرگیا ہے اور ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فاصلہ ہے تو اول اسناد ابو عبداللہ رحمہ اللہ تک چاہئے اور اس کے بعد راویوں کی توثیق اور حقیقت یہ ہے کہ ابو عبداللہ صادق رحمہ اللہ ایسے کلمات خبیثہ سے بری ہیں کیونکہ خبیث کلمات خبیث لوگوں کے لئے ہیں تو ممکن نہیں کہ ابو عبداللہ صادق ایسے خبیث کلمات پر تلفظ کریں لہذا قمی کا قول حسد کرنے والوں پر باطل اور مردود ہے

فتوى القمي وتعبيره عن الخلفاء الراشدين بالفحشآء والمنكر والبغي

﴿۲۱﴾ قال ابو الحسن علی بن ابراهيم القمي تحت آيت سورة النحل ۹۰ ﴿ انّ الله يأمر بالعدل والأحسان وأيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشآء والمنكر والبغي يعظكم ﴾ قال العدل شهادة ان لااله الا الله وان محمد رسول الله والأحسان امير المؤمنين والفحشآء والمنكر والبغي فلانا وفلانا وفلانا ﴿۱﴾ وذكر الميرزا المشهدى بحوالة تفسير علي بن ابراهيم القمي وقال الفحشاء والمنكر والبغي فلان وفلان وفلان ﴿۲﴾

﴿۱﴾ تفسير القمي ۲ / ۳۸۸ اراد القمي من فلان وفلان وفلان الخلفاء الراشدين الثلاثة رضى الله عنهم ﴿۲﴾ تفسير كنز الدقائق ٥ / ۳۸٤ واراد الميرزا المشهدى ما اراد القمي لعنهم الله تعالى واخزاهم الله سبحانه يوم القيامة

قمی کا فتوی اور خلفاء راشدین سے فحشاء اور منکر اور بغی سے تعبیر کرنا

﴿﴾ ابوالحسن علی بن ابراہیم قمی اس آیات ﴿ تحقیق اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول کام سے اور سرکشی سے ﴾ کہتا ہے کہ عدل سے مراد یہ ہے کہ گواہی دیں کہ بندگی کا مستحق صرف اللہ تعالی ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالی کا رسول ہیں اور احسان سے مراد امیر المؤمنین ﴿ علی رضی اللہ عنہ ہیں ﴾ اور فحشاء اور منکر اور بغی سے مراد فلان اور فلان ہیں تفسیر قمی ۲ / ۳۸۸ قمی فلان اور فلان اور فلان سے تین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم لیتے ہیں

﴿﴾ اور میرزا مشہدی نے یہ قول حوالہ تفسیر علی بن ابراہیم نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ فحشاء اور منکر اور بغی سے فلان اور فلان اور فلان مراد ہیں مطالعہ کریں تفسیر کنز الدقائق ۵ / ۳۸۴ اور میرزا مشہدی وہی لیتے ہیں جو قمی لیتے ہیں اللہ تعالی ان دونوں پر لعنت نازل کریں اور قیامت میں ان دونوں کو شرمندے اور رسوا کریں

تهمة الكليني على عائشة رضی اللہ عنہا ما اشتد عليها قتل مسلم بكذبها

﴿۲۲﴾ قال ابو الحسن على بن ابراهيم القمى تحت آيات سورة الحجرات ﴿ ان جائكم فاسق بنبأ ﴾ فانها نزلت فى مارية قبطية ام ابراهيم كان سبب ذلك ان عائشة قالت لرسول الله ﷺ ان ابراهيم ليس منك وانما هو من جريج القبطى فانه يدخل اليها كل يوم فغضب رسول الله ﷺ وقال لأمير المؤمنين خذ السيف وأتنى برأس جريج الخ ثم يقول انما فعل ذلك رسول الله ﷺ لترجع ﴿عائشة رضى الله عنها﴾ عن ذنبها فما رجعت ولا اشتد عليها قتل مسلم بكذبها ﴿۱﴾ ....

....

﴿۱﴾ تفسير القمى ۲/ ۳۱۸ و ۳۱۹

قمی کا الزام عائشة (رضی اللہ عنھا) پر کہ اس پر مسلمان کا قتل کرنا جھوٹ سے دشوار نہ تھا

﴿ ﴾ ابو الحسن علی بن ابراہیم استاذ کلینی آیات ﴿ اگر آئے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر ﴾ سورۃ حجرات کے بارے کہتا ہے کہ یہ ماریہ قبطیہ کے بارے نازل ہوئی ہے جو ابراہیم کی ماں ہیں اور اسکا سبب نزول یوں ہے کہ عائشۃ نے رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ ابراہیم تجھ سے پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ یہ جریج قبطی سے پیدا ہوا ہے کیونکہ وہ اس کے پاس روزانہ آتا ہے تو رسول اللہ ﷺ غصہ ہوئے اور امیر المؤمنین ﴿علی﴾ کو فرمایا کہ تلوار لیکر جریج کا سر میرے پاس لاؤ تا آخر پھر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا کہ عائشۃ اپنی گناہ سے توبہ کریں تو اس نے رجوع نہیں کیا اور عائشۃ پر جھوٹ سے مسلمان کا قتل کرنا دشوار نہ تھا تفسیر قمی ۲/ ۳۱۸و۳۱۹ ....

تعبير القمى استاذ الكلينى عن الخلفاء الراشدين بالكفر والفسوق والعصيان

﴿٢٣﴾ قال ابو الحسن على بن ابراهيم القمى تحت آيات سورة الحجرات ﴿ وكرّه اليكم الكفر والفسوق والعصيان ﴾ فلان وفلان وفلان ﴿١﴾

== اقول لعنة الله على الكاذبين هل يمكن ان تتهم ام المؤمنين عائشة مارية قبطية بالزنا وهل يمكن ان تقول للنبى ﷺ ان ابراهيم ما ولد منك بل ولد من الزنا من جريج القبطى ﴿ انا لله وانا اليه راجعون ﴾ ولو كان فى القمى مقدار ذرة من الحياء لما تلفظ بهذ ه الكفريات لكنه لا يخاف من يوم الحساب وينزل عليه انواعا من العذاب رب الأرباب

﴿١﴾ تفسير القمى ٢ / ٣١٩ اقول ايها الشيعى ان كان فيك انصاف وعدل فانظر الى عدوان القمى الظالم كيف يجترىء فى حق الخلفاء الرشدين

قمی استاذ کلینی خلفاء راشدین کی تعبیر کفر اور فسوق اور عصیان سے کرتے ہیں

﴿﴾ ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی آیات سورۃ حجرات ﴿ اور نفرت ڈالدی تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی ﴾ کے تحت لکھتا ہے کہ اس سے مراد فلان وفلان وفلان ہیں تفسیر قمی ۲ / ۳۱۹ قمی فلان وفلان وفلان سے خلفاء راشدین لیتے ہیں ﴿﴾ میں کہتا ہوں اے شیعی اگر تم میں عدل اور انصاف ہو تو دیکھ قمی کے ظلم کو کس طرح خلفاء راشدین کے بارے جرات کرتے ہیں

== میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جھوٹوں پر کیا یہ ممکن ہے کہ ام المؤمنین عائشہ ماریہ قبطیہ پر زنا کا الزام لگائیں اور کیا یہ ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یوں کہدیں کہ ابراہیم تجھ سے نہیں پیدا ہوا ہے بلکہ یہ جریج قبطی نے زنا کر کے اس سے پیدا ہوا ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون) اگر قمی میں ایک ذرہ مقدار حیاء ہوتی تو ایسے کفریات پر تلفظ نہ کرتے لکن یوم الحساب سے نہیں ڈرتے اور رب الأرباب اس پر قسما قسم عذاب نازل کرتا ہیں

تهمة القمي على الشيخين بأنهم ارادوا أن يسموا رسول الله ﷺ للخلافة و فتوى اللعنة على حفصة ﴿ العياذ بالله ﴾

﴿ ٢٤ ﴾ قال ابو الحسن القمي تحت آيات سورة ا التحريم ... كان سبب نزولها ان رسول الله ﷺ كان في بعض نسائها وكانت مارية القبطية تخوله و كان ذات يوم في بيت حفصة وذهبت حفصة في حاجة فتناول رسول الله ﷺ مارية فعلمت حفصة بذلك فغضبت على رسول الله ﷺ وقالت يا رسول الله هذا في يومي وفي داري وعلى فراشي فاستحيا رسول الله ﷺ فقال كفى فقد حرمت مارية على نفسي و لا اطأها بعد هذا ابدا وانا افضي اليك سرّا فإن انتِ أخبرتِ به ....

قمی کا الزام شیخین پر کہ انہوں نے خلافت کیلئے رسول اللہ ﷺ کو زہر پلانے کا انتظام کیا تھا اور حفصہ پر لعنت کا فتویٰ ﴿ العیاذ باللہ ﴾

﴿ ﴾ ابو الحسن قمی آیات سورۃ التحریم کے تحت لکھتا ہے کہ اسکا سبب نزول یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض ازواج مطہرات کے ساتھ تھے اور ماریہ قبطیہ نے آپ کے ساتھ تنہائی کی اور یہ تنہائی حفصہ کے گھر اور کی باری میں تھی اور حفصہ کسی حاجت کے لئے گئی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ماریہ سے ہمبستری فرمائی تو جب حفصہ کو معلوم ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ پر غصہ ہوگئی اور کہا یا رسول اللہ کہ یہ کام میرے گھر اور میرے بستر پر اور میری باری میں تو رسول اللہ ﷺ شرمندہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کافی ہے ﴿ تیرے لئے ﴾ کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور اس کے بعد میں اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کرونگا اور میں تجھے راز کی بات کرونگا اگر تو نے کسی کو بتایا ....

فعليكِ لعنة الله والملائكة والناس اجمعين فقالت نعم فقال ان ابابكر يلي الخلافة بعدى ثم من بعده ابوك فقالت من أخبرك بهذا قال الله اخبرني فاخبرت حفصة عائشة من يومها ذلك وأخبرت عائشة أبابكر فجاء ابوبكر الى عمر فقال له ان عائشة اخبرتني عن حفصة بشيء ولا اثق بقولها فاسأل أنتَ حفصة فجاء عمر الى حفصة فقال ما هذا الذى اخبرت عنك عائشة فأنكرت ذلك قالت ما قلت لها من ذلك شيئا فقال لها عمر ان كان هذا حقا فأخبرينا حتى نقدم فيه فقالت نعم قد قال رسول الله ﷺ فاجتمع على أن يسموا رسول الله ﷺ فنزل جبرائيل على رسول الله ﷺ بهذه السورة ﴿ يآ يّها النبى لِمَ تُحَرِّم ﴾ الى قوله تحلة ايمانكم قد اباح الله لك

تو تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت اس نے کہا کہ ہاں ﴿ میں کسی کو نہیں بتاؤں گی ﴾ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوگا پھر اس کے بعد تیرا باپ خلیفہ ہوگا حفصہ نے کہا کہ تجھے کس نے بتایا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے تو حفصہ نے اسی دن عائشہ کو بتایا اور عائشہ نے ابوبکر کو بتایا اور ابوبکر عمر کے پاس گئیں اور فرمایا کہ عائشہ نے مجھے اسطرح بتایا ہے اور مجھے اس کی بات پر اعتماد نہیں لہذا تو جا کر حفصہ سے پوچھ لیں اور عمر حفصہ کے پاس گیا اور فرمایا کہ یہ کیا ہے کہ تجھ سے عائشہ نے بیان کیا ہے تو اس نے انکار کیا کہ میں نے عائشہ کو کچھ بیان نہیں کیا تو اسکو عمر نے کہا کہ اگر یہ بات سچی ہو تو مجھے بتا دیں تا کہ ہم اس معاملہ میں پیش قدمی کریں تو حفصہ نے کہا کہ ہاں رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طرح فرمایا ہے تو انہوں نے اس پر اتفاق کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو زہر پلا دیں تو جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ پر یہ سورۃ لائی ﴿ اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے ﴾ تا اس قول اللہ تعالیٰ کے ﴿ تحلۃ ایمانکم ﴾ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمکو مباح کیا ہے ....

أن تكفر عن يمينك .... والملائكة بعد ذلك ظهير يعني لأمير المؤمنين عليه السلام ﴿۱﴾

﴿۱﴾ تفسير القمي ۲ / ۳۷۵ و ۳۷۶ ونقله الميرزا المشهدي في تفسيره كنز الدقائق ۱۰ / ۵۰۴ ﴿﴾ اقول ويعلم من كلام القمي امور الأمر الأول اللعنة على حفصة لأن النبي ﷺ قال لها ان اخبرتِ احدا فعليك لعنة الله و الملائكة والناس اجمعين ولما اخبرت عائشة في هذا اليوم فهي مستحقة اللعنة المذكورة واما الثاني منها فانه افترى على ابي بكر الصديق رضي الله عنه بانه قال لعمر رضي الله عنه باني ما اعتمد على كلام عائشة رضي الله عنها واما الثالث منها فانه افترى على الشيخين رضي الله عنهما بانهما ارادوا ان يسموا رسول الله ﷺ ﴿ اعاذنا الله من كفريات القمي ﴾ وهل يعقل بانهم آمنوا على النبي ﷺ ثم لأجل الخلافة يريدون قتل النبي ﷺ وهذا بهتان عظيم ....

= کہ قسم کا کفارہ دیدیں اور فرشتے اس کے بعد مددگار ہیں یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام کے تفسیر قمی ۲ / ۳۷۵ و ۳۷۶ اور میرزا مشہدی نے اپنی تفسیر کنز الدقائق ۱۰ / ۵۰۴ میں نقل کیا ہے

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ قمی کے کلام سے چند امور معلوم ہو گئیں اول امر یہ ہے کہ یہ حضرت حفصہ پر لعنت ثابت کرتا ہے کیونکہ اسکو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر تو نے یہ راز کسی کو بتائی تو تجھ پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت تو جب اس نے عائشہ کو راز کی بات بتائی تو یہ لعنت کی مستحق ہو گئی دوم حضرت ابوبکر صدیق پر افتراء کی کہ اس نے حضرت عمر کو فرمایا کہ میں عائشہ کے قول پر اعتماد نہیں کرتا اور سوم اس نے شیخین پر افتراء کی کہ انہوں نے خلافت کے لئے آنحضرت ﷺ کو زہر پلانے کا انتظام کیا ﴿اللہ تعالی ہم کو قمی کے کفریات سے پناہ دیں﴾ اور کیا یہ بات عقل تسلیم کرتی کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ پر ایمان لایا پھر خلافت کے لئے آپکو قتل کرنے کا انتظام کرتے ہیں یہ تو بڑا بہتان ہے ....

== والرابع انه يقول فنزل جبرئيل عليه السلام بهذه السورة اقول لما انزل الله سبحانه هذه السورة و خاطب فيها النبى ﷺ وقال عز اسمه يايها النبى لم تحرم ما احل الله لك الخ وما اشار ادنى اشارة الى ما اراد ابوبكر وعمر رضى الله عنهما بانهم ارادوا ان يسموا لك فهذا دليل واضح بان القمى مفترى كذاب ولما ارادوا قتل رسول الله ﷺ كما قاله القمى لعنه الله فهل يعقل بان الله سبحانه ما يشير اليه وهل يخاف الله سبحانه من الشيخين عند القمى الملعون والخامس لما كان ارادوا ان يسموا رسول الله ﷺ كما ظنه القمى فكان المناسب له ان يقول بعد قوله تعالى والملائكة بعد ذلك ظهير يعنى للنبى ﷺ لأن سوق الكلام فى حق النبى ﷺ لكنه يقول لأمير المؤمنين فمن اين جاء امير المؤمنين على بن ابى طالب ههنا والسادس ان القمى من القرن الرابع ما ذكر اسنادا لهذه الخرافة مَن ذكرها سببا لنزول هذه الآية

﴿چہارم یہ کہتا ہے کہ جبرئیل نے یہ سورۃ لائی میں کہتا ہوں کہ جب اللہ تعالی نے یہ سورۃ نازل فرمائی اور اس میں آنحضرۃ ﷺ سے خطاب فرمایا اور اللہ جل اسمہ نے فرمایا﴿اے نبی تم کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ تعالی تجھے حلال کیا ہے الخ اور اس طرف اللہ تعالی نے معمولی اشارہ نہیں فرمایا کہ ابوبکر و عمر نے تجھے زہر پیلانے کا ارادہ کیا تھا تو یہ اس بات پر دلیل واضح ہے کہ قمی مفتری کذاب ہے تو جب ان دونوں نے آنحضرت ﷺ کے قتل کا ارادہ کیا جیسا کہ قمی لعنہ اللہ گمان کرتا ہے تو کیا یہ بات عقل تسلیم کرتی ہے کہ اللہ تعالی نے معمولی اشارہ اس طرف نہیں فرمایا تو کیا قمی ملعون کے نزدیک اللہ تعالی کو شیخین سے خوف تھا اور پنجم جب انہوں نے ارادہ کیا﴿العیاذ باللہ﴾ کہ رسول اللہ ﷺ کو زہر پلائیں جیسا کہ قمی گمان کرتا ہے تو پھر مناسب یہ تھا کہ﴿والملائکۃ بعد ذلک ظہیر کے بعد لکھدیتا کہ یعنی فرشتے نبی ﷺ کے مددگار ہیں لیکن یہ تو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کے مددگار بتاتے ہیں تو یہاں علی بن ابی طالب کہاں سے آیا اور ششم قمی قرن چہارم نے ان خرافات کے لئے سند نہیں ذکر کیا کہ اس آیت کریمہ کا سبب نزول یہ کس نے بتایا ہے

فتوى الكليني بأ تداد الصحابة ﴿ رضى الله عنهم ﴾

﴿۲٥﴾ روى ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفي ۳۲۹ھ عن محمد بن يحي عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن على بن النعمان عن عبد الله بن مسكان عن عبد الرحيم القصير قال قلت لأبى جعفر عليه السلام ان الناس يفزعون اذا قلنا ارتدوا فقال يا عبد الرحيم ان الناس عادوا بعد ما قبض رسول الله ﷺ أهل جاهلية ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافى ۸ / ۲۹٦ رقم الحديث ٤٥٥ ﴿ وذكر المامقانى هذا الحديث بالأختصار فى تنقيح المقال ۲/ ٥۰ تحت ترجمة عبد الرحيم القصير رقم الترجمة ٦٥۷٥

کلینی کا فتوی کہ صحابہ ﴿رضی اللہ عنہم﴾ مرتد ہو گئے ہیں

﴿ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ محمد بن یحی سے اور وہ احمد بن محمد بن عیسی سے اور وہ حسین بن سعید سے اور وہ علی بن نعمان سے اور وہ عبداللہ بن مسکان سے اور وہ عبدالرحیم قصیر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ لوگ گبراہ ہوتے کہ جب ہم یہ کہیں کہ یہ مرتد ہو گئے ہیں تو اس نے کہا کہ اے عبدالرحیم لوگ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جاہلیت ﴿کفر﴾ کی طرف واپس لوٹ گئے ہیں روضہ کافی ۸ / ۲۹۲ رقم الحدیث ۴۵۵ ﴿ اور مامقانی نے تنقیح المقال ۲ / ۵۰ میں مختصر اس حدیث کو عبدالرحیم قصیر کے ترجمہ ۶۵۷۵ میں ذکر کیا ہے

== وقال الما مقانی لأنا نعلم اجمالا بإرتداد جمع كثير من الصحابة مشبهين في جميع الصحابة سعوا في غصب حق امير المؤمنين وارتدوا أو فسقوا بلك على اختلافهم في اقدا ماتهم طالع تنقيح المقال ١/ك ٤٧٤ آخر المجلد الأول بعد ترجمة زين العابدين في ذكر فائدة

﴿﴾ اقول اما حديث ابي جعفر الكليني فباطل مردود لأن فيه عبد الرحيم بن روح القصير وما وثقه احد من اكابر الشيعة ولذا ذكره القهبائي من كش و من قر و من ق بدون توثيق طالع مجمع الرجال ٤ / ٨٦ ﴿﴾ وقال المامقاني بحوالة المعتبر ان عبد الرحيم القصير ضعيف لا عمل على روايته طالع تنقيح المقال ٢/ ١٥٠ واما قول المامقاني لا وجه له مردود عليه لأن قول المامقاني من القرن الرابع عشر مردود بمقابلة قول المعتبر واما قول المامقاني من غصب حق الخلافة فهو مردود عليه لأن عليّ بن ابي طالب اقر بنفسه بأن ابابكر احق بالخلافة فكيف غصب حقه فهذا توجيه بما لايرضى به قائله ....

﴿﴾ اور مامقانی کہتا ہے کہ ہم یقین سے جانتے ہیں کہ بہت سے صحابہ صحابہ سے مشابہ ہیں مرتد ہوگئے ہیں جنہوں نے علی امیر المؤمنین کا حق غصب کیا ہے اور بنابر اختلاف اقدامات مرتد ہوگئے ہیں یا فاسق ہوگئے ہیں مطالعہ کریں تنقیح المقال ۱ / ۴۷۴ جلد اول ترجمہ زین العابدین کے بعد ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ کلینی کی حدیث باطل اور مردود ہے کیونکہ اس میں عبدالرحیم بن روح قصیر ہے جسکی توثیق اکابر شیعہ میں سے کسی نے نہیں کی ہے اسی وجہ سے قہبائی نے کش و قر و ق سے بغیر توثیق ذکر کیا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۴ / ۸۶ ﴿﴾ اور مامقانی کہتا ہے کہ عبدالرحیم قصیر ضعیف ہے اسکی روایت پر عمل نہیں مطالعہ کریں تنقیح المقال ۲ / ۱۵۰ اور مامقانی کا یہ قول کہ کوئی وجہ نہیں یہ اس پر مردود ہے کیونکہ مامقانی چودھویں صدی کا قول معتبر کے قول کے مقابلہ میں مردود ہے اور جو مامقانی کہتا ہے کہ خلافت علی کو غصب کیا ہے یہ اس پر مردود ہے کیونکہ حضرت علی نے خود اقرار کیا تھا کہ تمام سے خلافت کا مستحق ابوبکر ہیں تو غصب کہاں سے کہتے ہیں تو یہ ایسی توجیہ ہے جس پر خود کہنے والا راضی نہیں ہوتا تو اس کا قول باطل اور مردود ہے ....

تهمة الكليني بان الصحابة عموا وصموا الى الساعة

﴿۲۶﴾ روى ابو جعفر الكليني عن محمد بن يحى عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الحصين عن خالد بن يزيد القمي عن بعض اصحابه عن ابى عبد الله عليه السلام فى قول الله عزوجل ﴿ وحسبوا أن لا تكون فتنة ﴾ قال حيث كان النبى ﷺ بين أظهرهم فعموا وصموا حيث قبض رسول الله ﷺ ثم تاب الله عليهم حيث قام امير المؤمنين عليه السلام قال ثم عموا وصموا الى الساعة ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافى ۸ / ۲۰۰ رقم الحديث ۲۳۹ قال المحشى وعلى تفسيره عليه السلام المراد بالفتنة التى حدثت بعد النبى ﷺ غصب الخلافة وعماهم عن دين الحق وصمهم عن استماعه قبوله حاشية ۱

کلینی کی تہمت صحابہ کرام پر کہ صحابہ اندھے اور بہرے ہوگئے ہیں تا قیامت

﴿ ﴾ کلینی محمد بن یحیٰ سے اور وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور وہ حسین بن سعید سے اور وہ محمد بن حصین سے اور وہ خالد بن یزید قمی سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس قول اللہ تعالیٰ ﴿ کہ انہوں نے گمان کیا کہ فتنہ رونما نہ ہوگا ﴾ فرماتے ہیں کہ جب ان کے درمیان نبی ﷺ موجود تھے اور جب آپ وفات ہوگئے تو یہ اندھے اور بہرے ہوگئیں اور جب امیر المؤمنین کھڑے ہوئے تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر توبہ قبول کیا فرماتے ہیں کہ پھر یہ اندھے اور بہرے قیامت تک ہوگئیں روضہ کافی ۸ / ۲۰۰ رقم الحدیث ۲۳۹ اور محشی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کی تفسیر سے مراد فتنہ سے وہ فتنہ غصب خلافت ہے جو نبی ﷺ کے بعد رونما ہوا تھا اور ان کو حق سے اندھے اور بہرے کردیئے ہیں حاشیہ ۱

== اقول هذا حديث باطل مردود من وجهين اما اولا فإن فيه محمد بن الحصين فقال عنايت الله القهبائي الشيعي محمد بن الحصين العميري ملعون كما في مجمع الرجال ٥ / ١٩٩

وقال المامقاني الشيعي محمد بن الحصين من غير وصف وفي الروضة عن خالد بن يزيد القمي لم اقف على حاله طالع تنقيح المقال ٣ / ١٠٨ باب محمد رقم الترجمة ١٠٦١٦

يعني محمد بن الحصين يروى عن خالد بن يزيد كما في الروضة لم اقف على حاله

واما ثانيا ففيه خالد بن يزيد يروى عن بعض اصحابه والمروى عنه مجهو ل ولما كان الراوى الأول ملعونا عند الشيعة فبطل الأستدلال بهذا الحديث ومن ارا د الأستدلال بهذالحديث للتهمة على الصحابة رضى الله عنهم فهو ملعون لأن تابع الملعون ملعون تدرب

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دووجہوں سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ اس میں محمد بن حصین ہے عنایت اللہ گہبائی شیعی کہتا ہے کہ محمد بن حصین عمیری ملعون ہے جیساکہ مجمع الرجال ۵/۱۹۹ میں ہے

اور مامقانی شیعی کہتا ہے محمد بن حصین بغیر وصف اور روضہ میں خالد بن یزید قمی سے روایت کرتا ہے

ہے اور اسکا حال مجھے معلوم نہیں ہوا مطالعہ کریں تنقیح المقال ۳/۱۰۸ باب محمد رقم الترجمۃ ۱۰۶۱۶

اور دوم اس میں خالد بن یزید بعض اصحاب سے روایت کرتا ہے اور یہ بعض جس سے روایت کی گئی ہے مجہول ہیں توجب پہلا راوی شیعوں کے نزدیک ملعون ہے تو اس حدیث سے استدلال باطل اور مردود ہے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تہمت کے لئے اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں تو وہ ملعون ہے کیونکہ ملعون کا تابع ملعون ہوتا ہے تجربہ کر ....

فتوى ابي جعفر الكليني بأرتداد جميع الصحابة الا ثلاثة

﴿۲۷﴾ روى ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ۳۲۸ ھ ﴿علي بن ابراهيم عن ابيه﴾ عن حنان عن ابيه عن ابي جعفر عليه السلام قال كان الناس اهل ردة بعد النبي ﷺ الا ثلاثة فقلت مَنِ الثلاثة فقال المقداد بن الاسود وابوذر الغفاري وسلمان الفارسي رحمة الله وبركاته عليهم وقال هئولاء الذين دارت عليهم الرحاء وأبوا أن يبايعوا حتى جاء وا بامير المؤمنين عليه السلام مكرها فبايع وذلك قول الله تعالى ﴿ وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الخ الى قوله تعالى ﴿سيجزى الله الشاكرين﴾﴾﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافي ۸/ ۲٤٥ و ۲٤٦ رقم الحديث ۳٤۱

کلینی کا فتویٰ کہ تین صحابہ کے علاوہ تمام صحابہ مرتد ہو گئے ہیں ﴿العیاذ باللہ﴾

﴿ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۸ھ ﴿علی بن ابراہیم اور علی اپنے باپ سے ﴾اور وہ حنان سے اور وہ اپنے باپ سے اور اس کا باپ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد تین صحابہ کے علاوہ سارے مرتد ہو گئے ہیں تو میں نے پوچھا کہ تین کون ہیں اس نے کہا مقداد بن اسود اور ابوذر غفاری اور سلمان فارسی ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہو اور کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ﴿اسلام﴾ کی چکی گھومتی ہے اور انہوں نے بیعت سے انکار کیا یہاں تک کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کو زور سے لایا تو اس نے بیعت کی اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے ﴿وما محمد الا رسول الخ تا اس قول اللہ تعالیٰ کے ﴿سیجزی اللہ الشاکرین﴾ روضہ کافی ۸ / ۲۴۵و۲۴۶ رقم الحدیث ۳۴۱

== اقول ان هذا الحديث باطل مردود بوجوه اما اولا فان الكليني صرح بنفسه ويقول ﴿
وهدوا الى الطيب من القول وهدوا الى صراط الحميد ﴾ قال ذاك حمزة وجعفر وعبيدة وسلمان
وابو ذر والمقداد بن الاسود وعمار﴿ الاصول من الكافى ١/ ٤٢٦ مع الفروع والروضة كتاب
الحجة رقم ٧١ باب فيه نتف من التنزيل فى الاية والنسخة الاخرى ١/ ٤٥٣ ﴾ فيقول فى
الاصول بسبعة من المسلمين ويقول فى الروضة بثلاثة فقوله بقوله مردود ﴿٢﴾ و اما ثانيا
فان على يروى عن ابيه ابراهيم بن هاشم وما وثقه احد من اكابر الشيعة لا فى ست ولا فى جش
طالع مجمع الرجال ١/ ٧٩ و ٨٠ ﴿٣﴾ واما ثالثا ففيه حنان وهو ابن سدير بن حكيم بن
صهيب الصيرفى قال القهبائى ﴿ كش﴾ حنان بن سدير من اصحاب موسى بن جعفر الخ
وعلى بن موسى سمعت حمدويه ذكره عن اشياخه ان حنان بن سدير واقفى ادرك ابا عبد الله
عليه السلام ولم يدرك ابا جعفر عليه السلام ﴿م﴾ حنان بن سدير واقفى واما السدير بن حكيم
فقال القهبائى ﴿ كش﴾ سدير بن حكيم عن محمد بن عذافر عن ابى عبد الله عليه السلام قال

﴿۱﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ ابو جعفر نے اصول کافی میں
سات صحابہ کرام شمار کئے ہیں کہ ان کو ہدیت دی گئی تھی حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابو ذر و مقداد بن اسود
و عمار اصول کافی ۱/ ۴۲۶ اور دوسرا نسخہ ۱/ ۴۵۳ کتاب الحجۃ تو اسکا اپنا قول اپنے قول سے مردود ہے
﴿۲﴾ دوم اس حدیث میں علی اپنے باپ ابراہیم بن ہاشم سے روایت کرتا ہے اسکی توثیق اکابر شیعہ میں سے
کسی نے نہیں کی مطالعہ کریں مجمع الرجال ۱/ ۷۹ و ۸۰ ﴿۳﴾ سوم اس میں حنان بن سدیر ہے اور علی بن
موسی کہتا ہے کہ میں نے حمدویہ سے سنا ہے کہ اس نے اپنے شیوخ سے ذکر کیا کہ حنان واقفی ہے ابو عبد اللہ
علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے اور ابو جعفر علیہ السلام کا زمانہ نہیں پایا ہے ﴿م﴾ حنان بن سدیر واقفی ہے اور اس کا
باپ سدیر ہے اور کہبائی کہتا ہے سدیر بن حکیم الخ محمد بن عذافر ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

== ذكر عنده سدير فقال عصيدة بكل لون ﴿ ثم يقول ﴾ وسيذكر ان شاء الله في الغلاة في هيثم الشمار ﴿بن﴾ سدير بن حكيم الصيرفي ﴿قر﴾ سدير بن حكيم الصيرفي ﴿ق﴾ سدير بن حكيم يكنى ابو الفضل والد حنان طالع مجمع الرجال ٢ / ٩٧ و ٩٨ وكذلك ذكره المامقاني في تنقيح المقال ٢ / ٥ و ٦ وما ذكرا من احد توثيقه فالرجل مجهول الحال ولما كان ابراهيم بن هاشم ما وثقه احد من اكابر الشيعة واما حنان فهو عند هم واقفي واما سدير فهو ايضا ما وثقه احد من اكابر الشيعة بل قال ابو عبد الله رضي الله عنه عصيدة بكل لون وكذلك كان فيه غلو ولذا يقول سيذكره في الغلاة فالحديث مشتمل على ظلمات بعضها فوق بعض فالحديث مردود على الحسود واما قول الكليني بانهم جاء وا بامير المؤمنين مكرها فمردود عليه لأن علي بن ابي طالب اقر بنفسه بأن ابا بكر مستحق الخلافة كما روى الأمام ابن سعد المتوفى ٢٣٠

کہ ابو عبداللہ علیہ السلام کے سامنے سدیر کا ذکر ہو تو اس نے فرمایا کہ یہ ہر رنگ کا ملا ہوا ہے ﴿یعنی معجون مرکب ہے راقم الحروف﴾ پھر کہتا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اسکو غلو کرنے والوں میں ترجمہ ہیثم شمار میں ذکر کیا جائے گا ﴿بن﴾ سدیر بن حکیم صیرفی ﴿قر﴾ سدیر بن حکیم صیرفی ﴿ق﴾ سدیر بن حکیم جس کا اسم کنیہ ابوالفضل ہے حنان کا والد ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۲ / ۹۷و۹۸ ﴿﴾ اور اسطرح اسکو مامقانی نے بغیر توثیق ذکر کیا ہے مطالعہ کریں تنقیح المقال ۲ / ۵و۶ ان دونوں نے کس سے اسکی توثیق نہیں ذکر کی ہے تو یہ شخص مجہول الحال ہے تو اولا ابراہیم بن ہاشم کی توثیق کسی نے اکابر شیعہ سے نہیں کی ہے اور دوم راوی حنان واقفی ہے ﴿ایمان لانے میں توقف کیا ہے﴾ اور سوم سدیر کی توثیق کسی نے اکابر شیعہ سے نہیں کی ہے بلکہ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ یہ ہر رنگ کا ملا ہوا ہے اور اس میں غلو تھا اسی وجہ سے اسکو غلو کرنے والوں میں ذکر کرتے ہیں تو یہ حدیث اندھیروں پر اندھیرے ہیں تو یہ حدیث حسد کرنے والوں پر مردود ہے ﴿﴾ اور کلینی کا یہ قول کہ امیر المؤمنین کو زور سے لایا یہ باطل اور مردود ہے کیونکہ حضرت علی نے خود اقرار کیا تھا کہ ابوبکر تمام سے زیادہ خلافت کا حقدار ہے جیسا کہ امام ابن سعد متوفی ۲۳۰ھ فرماتے ہیں

== حيث قال اخبرنا وكيع بن الجراح عن ابى بكر الهذلى عن الحسن قال قال على لما قبض النبى ﷺ نظرنا فى امرنا فوجدنا النبى ﷺ قد قدم ابابكر فى الصلوة فرضينا لد نيانا من رضى رسول الله ﷺ لديننا فقدمنا ابابكر كما فى الطبقات الكبرى ٣ / ١٨٣ فقد اقر على بن ابى طالب بأن أبابكر احق بالخلافة من كل احد لأن النبى ﷺ قدمه للصلوة مع وجود على بن ابى طالب وغيره رضوان الله عليهم اجمعين

﴿﴾ وكذلك روى الأمام ابن سعد بإسناده عن ابى موسى قال مرض النبى ﷺ فاشتد وجعه فقال مروا ابابكر فليصل بالناس فقالت عائشة رضى الله عنها يا رسول الله إن ابابكر رجل رقيق وانه اذا قام مقامك لم يكن يسمع الناس قال مروا ابابكر فليصل بالناس فإنكن صواحب يوسف كما فى الطبقات الكبرى ٣ / ١٧٨ ١٨١

﴿﴾ اس طرح فرماتے ہیں کہ مجھے وکیع نے ابوبکر ہذلی سے اور اس نے حسن سے خبر دیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ علی ﴿رضی اللہ عنہ﴾ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ وفات ہوگئے تو ہم نے اپنے امور میں دیکھا تو نبی ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ نے نماز میں ابوبکر ﴿رضی اللہ عنہ﴾ کو آگے کیا تھا تو جسکو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے دین کے واسطے پسند کیا ہے تو ہم نے اسکو دنیا کے لئے پسند کیا ہے تو ہم نے ابوبکر کو آگے کیا ﴿یعنی خلافت کے لئے﴾ طبقات کبری ۳ / ۱۸۳ تو علی بن ابی طالب نے اقرار کیا کہ تمام سے زیادہ حقدار خلافت کا ابوبکر ہیں کیونکہ اسکو نبی ﷺ نے علی بن ابی طالب اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں نماز کے لئے آگے کیا ﴿﴾ اور اس طرح امام ابن سعد اپنی اسناد سے ابو موسی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوگئیں اور تکلیف زیادہ ہوگئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر کو امر کرو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یا رسول اللہ ابوبکر کا دل نرم ہے اگر وہ آپ کی جگہ کھڑا ہو جائے تو لوگ اسکی آواز نہیں سنیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امر کرو ابوبکر کو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور فرمایا کہ تم صواحب یوسف ﴿جیسے﴾ ہیں طبقات کبری ۳ / ۱۷۹ و ۱۸۱ مطالعہ کریں ....

== وكذلك قال الحافظ الذهبي المتوفى ٧٤٨ ھ قال ابوبكر الهذلي عن الحسن عن القيس بن عباد وابن الكوا ان علياً ذكر مسيره وبيعة المهاجرين أبابكر فقال إن رسول الله ﷺ لم يمت فجاءة مرض ليالى يأتيه بلال فيؤذنه بالصلوة فيقول مروا ابابكر بالصلوة فأرادت امرأة من نساء ه أن تصرفه الى غيره فغضب وقال انكن صواحب يوسف فلما قبض رسول الله ﷺ اخترنا واختاره المهاجرون والمسلمون لدنياهم من اختاره رسول الله ﷺ لدينهم وكانت الصلوة عظم الأمر وقوام الدين كما في تاريخ الأسلام ووفيات المشاهير والأعلام ١١ و١٢ عهد الخلفاء الراشدين

﴿﴾ وكذلك اقر امين الأمة بان ابابكر احق بالخلافة كما روى الأمام ابن سعد باسناده عن ابراهيم التيمي قال لما قبض رسول الله ﷺ أتى عمر أبا عبيدة بن الجراح فقال ابسط يدك

﴿﴾ اور اسطرح حافظ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ فرماتے ہیں کہ ابوبکر ہذلی حسن سے اور وہ قیس بن عباد اور ابن کواء سے روایت کرتے ہیں کہ علی نے اپنا طریقہ اور ابوبکر کے ساتھ مہاجرین کی بیعت کا ذکر کیا پس فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ آچانک وفات نہیں ہوئے چند دن بیمار ہوئیں اور بلال آپ کو نماز کے ساتھ آذان دیتے اور آپ فرماتے کہ کہ ابوبکر کو امر کرو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ کے ازواج سے ایک نے ارادہ کیا کہ دوسری طرف اسکو متوجہ کریں تو آپ غصہ ہوئیں فرمایا کہ تم صواحب یوسف ہیں تو جب رسول اللہ ﷺ وفات ہوگئیں تو ہم نے اور مہاجرین اور تمام مسلمانوں نے دنیا کے لئے اسکو پسند کیا جسکو رسول اللہ ﷺ ان کے واسطے دین کے لئے پسند کیا ہے اور نماز اعظم الامر اور قوام الدین ہے تاریخ اسلام ووفیات الأعیان ۱۱ و ۱۲ عہد الخلفاء الراشدین

﴿﴾ اور اسطرح امین الأمۃ نے ابوبکر کی خلافت پر اقرار کیا ہے کہ یہ خلافت کا حقدار ہے جیسا کہ امام ابن سعد نے اسناد سے ابراہیم تیمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات ہوگئیں تو عمر ابو عبیدہ بن جراح کے پاس آئیں اور فرمایا کہ ہاتھ پھیلاؤ ....

== فلأبايعك فإنك امين هذه الأمة على لسان رسول الله ﷺ فقال ابو عبيدة لعمر ما رأيت لك فهمة قبلها منذ اسلمت أتبايعني وفيكم الصديق وثاني اثنين كما في الطبقات الكبرى ۳ / ۱۸۱

﴿ تنبيه ﴾ وقد ذكرت الحوالة عن طبقات ابن سعد لأن العلامة عنايت الله القهبائي الشيعي يستدل من حديثه طالع مجمع الرجال ۷ / ۴۰ و ۴۱

﴿﴾ بل اعلن عمر بن الخطاب بمحضر الصحابة رضى الله عنهم بأن أبابكر أحق بالخلافة كما قال الحافظ الذهبي قال الوليد بن مسلم فحدثني محمد بن حرب نا الزبيدي حدثني الزهري عن انس انه سمع خطبة عمر الآخرة قال حين جلس ابوبكر على منبر رسول الله ﷺ غدا من متوفى رسول الله ﷺ فتشهد عمر ثم قال اما بعد فإني قلت لكم أمس مقالة وانها لم تكن كما قلت وما وجدت المقالة التي قلت لكم في كتاب الله ولا في عهد رسول الله ﷺ

کہ میں خواہ مخواہ تیرے ساتھ بیعت کروں اور تحقیق تو رسول اللہ ﷺ کی زبان سے امین الامۃ ہے تو ابو عبیدۃ نے عمر کو کہا کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں تجھ کو فہیم دیکھتا ہوں کیا تو میرے ساتھ بیعت کرتے ہو اور تم میں صدیق ثانی اثنین موجود ہیں جیسا کہ طبقات کبری ۳ / ۱۸۱ میں ہے

﴿ تنبیہ ﴾ میں نے طبقات ابن سعد سے حوالہ اس لئے ذکر کیا کہ علامہ عنایت اللہ کھبائی شیعی نے اسکی حدیث سے استدلال کیا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۷ / ۴۰ و ۴۱

﴿﴾ بلکہ عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اعلان فرمایا کہ ابوبکر خلافت کا زیادہ حقدار ہیں جیسا کہ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن حرب نے بیان کیا ہے اور وہ زبیدی سے اور وہ زہری سے اور وہ انس سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے عمر کا آخری خطبہ سنا جب رسول اللہ ﷺ کے منبر پر آپ کی وفات کے صبح ابوبکر بیٹھ گئیں اور اس نے تشہد فرمایا پھر فرمایا امابعد میں نے کل ایک بات تم کو کہی تھی اور وہ اس طرح نہیں تھی جو میں کہتا تھا اور میں نے جو بات کہی تھی وہ نہ میں نے کتاب اللہ میں پائی اور نہ عہد رسول اللہ ﷺ ....

== ولكن رجوت انه يعيش حتى يدبرنا يقول حتى يكون رسول الله ﷺ آخرنا فاختار الله لرسوله ما عنده على الذى عندكم فإن يكن رسول الله ﷺ قد مات فإن الله جعل بين أظهركم كتابه الذى هدى به محمدا ﷺ فاعتصموا به تهتدوا بما هُدِىَ به محمد ﷺ ثم ذكر ابابكر صاحب رسول الله ﷺ وثاني اثنين وانه احق الناس بأمرهم فقوموا فبايعوه وكان طائفة منهم قد بايعوه قبل ذلك في ثقيفة بني ساعدة وكانت البيعة على المنبر بيعة العامة صحيح غريب تاريخ الإسلام ١٢ عهد الخلفاء الراشدين وطالع البداية والنهاية ٦ / ٣٠١

﴿ وقال الحافظ الذهبي قال موسى بن عقبة عن سعد بن ابراهيم حدثني ابي ان اباه عبد الرحمن بن عوف كان مع عمر وان محمد بن سلمة كسر سيف الزبير ثم خطب ابوبكر واعتذر للناس وقال والله ما كنت حريصا على الأمارة يوما وليلة ولا سألتها الله في سر ولا علانية ......

لیکن میری یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ زندہ رہے گا یہاں تک کہ ہماری لئے تدبیر کرے گا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہم سب سے آخیر میں ہوگی اور اللہ تعالی نے اپنے رسول کو وہ پسند کیا جو آپ کے پاس تھا اگر رسول اللہ ﷺ وفات ہوگئے تو اللہ تعالی نے تمکو وہ کتاب دئی ہے جس کے ساتھ محمد ﷺ کو ہدایت دئی ہے پس اس پر عمل کرو ہدایت پاؤگے جس کے ساتھ محمد ﷺ کو ہدایت دی گئی ہے پھر ابوبکر صاحب رسول اللہ ﷺ ثانیین کا ذکر کیا کہ یہ تمام لوگوں سے خلافت کا زیادہ حقدار ہیں پس تم اٹھو اس کے ساتھ بیعت کرو اور بعض صحابہ نے اس سے پہلے بنی ساعدۃ میں بیعت کئی تھی اور ممبر پر عام لوگوں کی بیعت تھی یہ صحیح غریب ہے تاریخ الإسلام ١٢ ﴿ مطالعہ کریں البدایہ والنہایہ ٦ / ٣٠١

﴿ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ موسی بن عقبہ سعد بن ابراہیم سے اور وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ اسکا باپ عبدالرحمن بن عوف عمر کے ساتھ تھے اور محمد بن سلمۃ نے زبیر کی تلوار توڑدی پھر ابوبکر نے خطبہ پڑھا اور لوگوں سے بطور اعتذار فرمایا کہ اللہ تعالی کی قسم کہ میں ایک دن اور ایک رات امارت پر حریص نہیں تھا اور نہ میں نے خفیہ اور نہ جہرا اللہ تعالی سے امارۃ کی سوال کی ہے ....

== فقبل المهاجرون مقالته وقال علی والزبیر ما غضبنا إلا لأنا اخّرنا عن المشورة وانا نری ابابکر أحق الناس بها بعد رسول الله ﷺ انه لصاحب الغار وانا لنعرف فضله وشرفه وخیره ولقد امره رسول الله ﷺ بالصلوة بالناس وهو حیّ طالع تاریخ الأسلام ۱۲ و ۱۳ عهد الخلفاء الراشدین ﴿﴾ وطالع البدایة والنهایة ٦ / ۳۰۲

﴿﴾ وذکر الأمام ابن سعد المتوفی ۲۳۰ھ قال الزهری اخبرنی انس بن مالك انه سمع عمر بن الخطاب حین بویع ابوبکر فی مسجد رسول الله ﷺ واستوی علی منبر رسول الله ﷺ تشهد قبل ابی بکر ثم قال امّا بعد فإنی قلت لکم أمس مقالة لم تکن کما قلت وإنّی والله ما وجدتها فی کتاب انزله الله ولا فی عهد عهده الیّ رسول الله ولکنی کنت ارجو ان یعیش

﴿﴾ تو مہاجرین نے آپ کی بات قبول فرمائی اور علی اور زبیر نے کہا کہ ہم اس لئے ناراض تھے کہ ہم مشورہ سے پیچھے کئے گئے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر تمام لوگوں سے زیادہ خلافت کا حقدار ہیں کیونکہ یہ آپ ﷺ کے ساتھ غار میں تھے اور ہم اسکا خیر اور اور شرف جانتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے زندگی میں اسکو لوگوں کو نماز پڑھانے سے امر فرمایا تھا تاریخ اسلام ۱۲ اور ۱۳ عہد الخلفاء الراشدین + مطالعہ کریں البدایہ والنہایہ ٦ / ۳۹۲

﴿﴾ اور امام ابن سعد متوفی ۲۳۰ھ فرماتے ہیں کہ زہری کہتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک نے خبر دی ہے کہ جب ابوبکر منبر رسول اللہ ﷺ پر مستوی ہوا اور منبر رسول اللہ ﷺ پر ابوبکر سے بیعت کی گئی تو عمر بن خطاب نے ابوبکر سے پہلے تشہد پڑھا پھر فرمایا امابعد کہ میں نے کل بات کی تھی ﴿﴾ کہ رسول اللہ ﷺ وفات نہیں ہوئے ہیں ﴿﴾ لیکن وہ اسطرح نہیں تھی جیسا کہ میں نے کہا تھا اللہ کی قسم کہ میں نے نہ اللہ کی کتاب میں وہ بات پائی ہے جو اس نے نازل فرمایا ہے اور نہ اس عہد میں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا لیکن میری یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ زندہ رہے گا ....

فتوى الخمينى بأِرتداد جميع الصحابة الا ثلاثة ﴿العياذ بالله﴾

﴿٢٨﴾ قال امام الشيعة الخمينى واين را هم ميگويند ﴿تعريبه ونحن ايضا نقول﴾ ارتد بعد رسول الله الا ثلاثة ﴿١﴾

''

﴿١﴾ كشف الأسرار ١٣٢ بالفارسية

== فقال كلمة يريد حتى يكون آخرنا فاختار الله لرسوله الذى عنده على الّذى عندكم وهذا الكتاب الّذى هدى الله به رسولكم فخذوا به تهتدوا لما هُدِىَ له رسول الله كما فى طبقات الكبرى ٢ / ٢٧٠ و٢٧١ فهذه ادلة شاهدات با ن ما قاله ابو جعفر الكلينى بانهم جائوا بامير المؤ منين مكرها كذب وزور ان الله سبحانه يجازيه يوم النشور

اور اس نے ایک کلمہ بیان فرمایا جس سے مراد یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے آخیر میں وفات پائے گا اور اللہ نے اپنے رسول کو اس سے پسند کیا جو تمہارے پاس تھا اور یہ وہ کتاب ہے جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے رسول کو ہدایت فرمائی ہے اور اس پر عمل کرو تم ہدایت پاؤ گے جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو ہدیت کی گئی ہے جیسا کہ طبقات کبری ۲ / ۲۷۰ و ۲۷۱ میں ہے تو یہ دلائل اس پر شاہد ہیں کہ ابو جعفر کلینی نے جو کہا ہے کہ انہوں نے امیر المؤمنین کو زور سے لایا ہے تو یہ جھوٹ اور بہتان ہے اللہ تعالی اسکو یوم نشور میں جزا عطا فرماوے

خمینی کا فتوی کہ تین صحابہ سے علاوہ سارے مرتد ہو گئے ہیں

﴿﴾ امام شیعہ خمینی کہتا ہے کہ ہم اسطرح بھی کہتے ہیں کہ تین صحابہ کے علاوہ سارے مرتد ہو گئے ہیں کشف الأسرار ۱۳۲ بزبان فارسی



== اقول وقد اخذ الخمينى هذا القول من ابى جعفر محمد بن يعقوب الكلينى كما ذكرت فى الرقم ٢٧ وقد رددت عليه مفصلا بان ما قاله باطل مردود والمبنى على المردود مردود فقول الخمينى ايضا مردود وايضا اقول ان الخمينى يقول بأسلام ثلاثة من الصحابة وذكر العلامة المامقانى سوى هؤلاء الثلاثة ﴿١﴾ خالد بن سعيد ﴿٢﴾ المنذر بن الأسو ﴿٣﴾ ابى بن كعب ﴿٤﴾ حزيمة بن ثابت ﴿٥﴾ عبد الله بن مسعود ﴿٦﴾ بريدة الأسلمى ﴿٧﴾ ابن حنيف ﴿٨﴾ ابو أيوب الأنصارى ﴿٩﴾ ابو الهيثم بن النبهان ﴿١٠﴾ زيد بن وهب كما سيجىء ان شاء الله تعالى بحوالة تنقيح المقال وزاد السيد ضياء الدين محقق مجمع الرجال عبد الله بن عباس فصار ﴿١١﴾ بل ذكر العلامة عبد الحسين احمد النجفى الشيعى تحت حديث ﴿ من كنت مولاه فعلى مولاه ﴾ يقول رواه مائة وعشرة صحابى وذكر بحوالة الحافظ السجستانى يقول رواه عن مائة وعشرين صحابيا وذكر بحوالة ابى العلاء الهمدانى رواه بمأتى وخمسين طريقا طالع كتاب الغدير فى الكتاب والسنة والأدب ١ / ١٥٥ الى ١٥٨ فعلم من اقوال هؤلاء الشيعة بانه بقى من المسلمين ازيد من مأة صحابى وذكر الكلينى فى الأصول من الكافى ازيد من ثلاثة فما قاله الخمينى فهو كذب تدبر ....

﴿ ﴾ میں کہتا ہوں کہ خمینی نے یہ قول ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی سے لیا ہے جسکی تردید میں نے مفصل رقم ۲۷ میں ذکر کی ہے اور اس طرح خمینی تین صحابہ مسلمان سمجھتے ہیں اور علامہ مامقانی ان سے سوا ﴿۱﴾ خالد بن سعید ﴿۲﴾ منذر بن اسود ﴿۳﴾ ابی بن کعب ﴿۴﴾ خزیمہ بن ثابت ﴿۵﴾ عبد اللہ بن مسعود ﴿۶﴾ بریدۃ اسلمی ﴿۷﴾ ابن حنیف ﴿۸﴾ ابو ایوب انصاری ﴿۹﴾ ابو الہیثم ﴿۱۰﴾ زید بن وہب شمار کرتے ہیں جیساکہ تفصیل بحوالہ تنقیح المقال آجائے گی ان شاء اللہ تعالی اور سید ضیاء الدین محقق مجمع الرجال نے ﴿۱۱﴾ عبد اللہ بن عباس بھی ذکر کیا ہے بلکہ عبد الحسین احمد نجفی شیعہ نے اس حدیث ﴿ من کنت مولاہ ﴾ کے تحت لکھتے ہیں کہ ایک سو دس صحابہ نے روایت کی ہے اور بحوالہ حافظ سجستانی ایک سو بیس صحابی شمار کرتے ہیں اور بحوالہ ابو العلاء ہمدانی ذکر کرتے ہیں کہ یہ حدیث دو سو پچاس طریقوں سے مروی ہے مطالعہ کریں کتاب الغدیر ا / ۱۵۵ تا ۱۵۸ تو ان شیعوں کے اقوال سے معلوم ہوا کہ مسلمان صحابی ایک سو سے زائد تھیں اور کلینی نے اصول کافی میں بھی تین سے زائد شمار کئے ہیں اور خمینی تین کہتے ہیں لہذا جو خمینی نے کہا ہے وہ جھوٹ ہے فکر کر ....

تهمة الشيخ المفيد على عائشة با نها قالت لعثمان فرعون هذه الأمة

﴿۲۹﴾ قال الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد النعمان العكبرى البغدادى المتوفى ۴۱۳ ھ فصل فى موقف عائشة على عثمان فهى اظهر ما روت به الأخبارفى تأليب طلحةوالزبير عليه فمن ذلك ماروا محمد بن اسحاق صاحب السيرة عن مشائخه عن حكيم بن عبد الله قال دخلت يوما بالمدينة فاذا كف مرتفعة وصاحب الكف يقول ايها الناس العهدقريب هاتان نعلا رسول الله ﷺ وقميصه كأني أرى ذلك القميص يلوح وان فيكم فرعون هذه الأمة فإذا هى عائشةوعثمان يقول لها اسكنى ثم يقول للناس انها امرأة وعقلها عقل النساء ﴿۱﴾ فلا تصغوا الى قولها

××

شیخ مفید کاالزام عائشہ پر کہ اس نے عثمان کے بارے کہا تھاکہ یہ اس امت کا فرعون ہے

﴿﴾ شیخ مفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان عکبری بغدادی متوفی ۴۱۳ھ کہتا ہے فصل عائشہ کا موقف عثمان پر اور عثمان پر طلحہ وزبیر کا خلاف کرنے میں ظاہر روایت وہ ہے جس پر اخبار وارد ہیں ان میں سے وہ ہے جو محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ نے اپنے مشائخ سے حکیم بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں ایک دن مدینہ کی مسجد داخل ہوا تو وہاں ایک ہتھیلی بلند تھی اور ہتھیلی والا کہتا تھا اے لوگو عہد قریب ہے یہ دونوں جوتے اور قمیص نبی ﷺ کے ہیں گویا کہ میں قمیص چمکتا ہوا دیکھتا ہوں ﴿ تو ہتھیلی والا نے کہا ﴾ کہ تحقیق تم میں اس امت کا فرعون ہے تو وہ دونوں عائشہ اور عثمان تھے اور عثمان نے عائشہ کو کہا خاموش ہو جاؤ پھر لوگوں کو کہا کہ یہ عورت ہے اور اسکی عقل عورتوں کی عقل ہے اس کی بات کی طرف توجہ نہ کرو

وروى الحسن بن سعد رفعت عائشة ورقة من المصحف بين عودتين من وراء حجلتها وعثمان قائم ثم قالت يا عثمان أقم ما فى هذا الكتاب فقال لتنتهن عما أنتِ أو لأدخلنّ عليك جمرة النار فقالت عائشة أما والله لئن فعلت ذلك بنسآء النبى ﷺ ليلعنك الله ورسوله وهذا قميص رسول الله ﷺ لم يتغير وقد غيرتَ سنته يا نعثل ﴿۱﴾

﴿۱﴾ مصنفات الشيخ المفيد ۱ / ۱٤۷ وفى الحاشية اعداء عثمان يسمونه نعثلا تشبيها برجل من مصر كان طويل اللحية اسمه نعثل الأحمق ....

﴿﴾ اقول وبالله التوفيق ان ما قاله الشيخ المفيد باطل مردود اما اولا ففيه محمد بن اسحاق وذكره العلامة عنايت الله القهبائى الشيعى بدون توثيق ومدح فهو مستور الحال حيث يقول

﴿﴾ اور حسن بن سعد روایت کرتے ہیں کہ عائشہ نے پردے سے دو لکڑیوں کے درمیان مصحف کا ورق اوپر اٹھایا اور عثمان کھڑا تھا اس نے عائشہ کو کہا کہ جس نظریہ پر تو ہے اس سے روک جاؤ ورنہ تجھ پر آگ کے انگارے داخل کرونگا عائشہ نے کہا اگر تو نبی ﷺ کے عورتوں سے ایسی حرکت کرے گا تو تجھ پر اللہ لعنت کرے گا اور اس کا رسول لعنت کرے گا اور عائشہ نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص ہے جس میں تغیر نہیں آئی ہے اور اے نعثل ﴿بے وقوف﴾ تو نے نبی ﷺ کی سنت کو بدل دیا مصنفات شیخ مفید ۱/ ۱۴۷ ﴿﴾ اور حاشیہ میں ہے کہ عثمان کے دشمن اسکو نعثل کہتے تھے اس لئے کہ مصر میں ایک احمق بے وقوف شخص لمبی داڑھی والا مشہور تھا اسکے ساتھ تشبیہ دے دیتے ....

﴿﴾ میں کہتا ہوں ہوں اور خاص اللہ تعالی سے ہے توفیق دینا جو شیخ مفید نے کہا ہے وہ باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ اس میں محمد بن اسحاق ہے اور علامہ عنایت اللہ کھبائی نے اسکو بغیر توثیق اور مدح ذکر کیا ہے تو مستور الحال ہے جیسا کہ کہتا ہے ....

== محمد بن اسحاق ومحمد بن المنكدر وعمروبن خالد الواسطي وعبد المالك بن جريج و الحسين بن علوان والكلبي هئولاء من رجال العامة إلا ان لهم ميلا ومحبة شديدة ﴿ثم يقول﴾ محمد بن اسحاق بن يسار المدني مولى فاطمة بن عتبة اسند عنها يكنى ابابكر صاحب المغازي مات سنة احدى وخمسين ومأة كما في مجمع الرجال ۱/ ۱۴۹

﴿﴾ وكذلك ذكره في ترجمة ابيه اسحاق بن يسار بدون توثيق ﴿قر﴾ كما في مجمع الرجال ۱/ ۱۹۹

﴿﴾ وقال العلامة عبد الله المامقاني الشيعي محمد بن اسحاق بن يسار المدني عده الشيخ في رجاله من اصحاب الصادق عليه السلام قائلا محمد بن اسحاق بن يسار المدني مولى فاطمة بنت عتبة اسند عنها يكنى ابابكر صاحب المغازي ﴿ثم يقول بعد تفصيل﴾ وعلى كل حال فلم يرد فيه منا مدح يلحقه بالحسان نعم ورد مدحه في كلمات العامة فقد سمعت ابن حجر انه صدوق ومن مختصر الذهبي انه كان صدوقا من بحور العلم طالع تنقيح المقال ۲/ ۷۹ ابواب الميم

﴿﴾ محمد بن اسحاق و محمد بن منکدر و عمرو بن خالد الواسطی و عبد المالک بن جریج و حسین بن علوان و کلبی یہ رجال عامہ سے ہیں ﴿یعنی یہ تمام راوی مشترک ہیں﴾ مگر ان کا میلان اور محبت شدید تھی ﴿پھر کہتا ہے﴾ محمد بن اسحاق بن یسار مدنی مولی فاطمہ بنت عتبہ اس سے مسند روایت کرتے ہیں اور اس کا اسم کنیہ ابو بکر صاحب مغازی تھے اور ۱۵۰ھ میں وفات ہو گئے ہیں جیسا کہ مجمع الرجال ۱/ ۱۴۹ میں ہے ﴿﴾ اور اسطرح اسکو والد (اسحاق بن یسار) کے ترجمہ میں بغیر توثیق ذکر کرتے ہیں ﴿قر﴾ جیسا کہ مجمع الرجال ۱/ ۱۹۹ میں ہے ﴿﴾ اور علامہ عبد اللہ مامقانی شیعی کہتے ہیں محمد بن اسحاق بن یسار مدنی شیخ نے اپنے رجال میں صادق علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور کہتا ہے کہ یہ محمد بن اسحاق مولی فاطمہ الخ ﴿پھر تفصیل کے بعد کہتے ہیں﴾ بہر حال ہم میں سے اسکا مدح وارد نہیں جسکی وجہ سے اسکی حدیث حسان سے ملحق ہو جائے البتہ کلمہ عامۃ ﴿اہل سنت﴾ میں مدح وارد ہے تحقیق ابن حجر سے سنا ہے کہ محمد بن اسحاق صدوق ﴿سچا﴾ ہے اور مختصر ذہبی میں ہے کہ صدوق اور علم کا بحر ہے جیسا کہ تنقیح المقال ۲/ ۷۹ ابواب میم میں ہے

= فعلی کل حال محمد بن اسحاق مستور الحال عند الشیعة ولا یلحق حدیثه بالحسان و
ما الما مقانی فقد تشبث بکتب اهل السنت بانی سمعت من ابن حجر بانه قال صدوق فهو
مردود علیه لأنه ما ذکر جمیع ماقاله الحافظ ابن حجر بل نقل المامقانی لا تقربوا الصلوة و ترك
وانتم سکاری لأن الحافظ ابن حجر یقول صدوق ومع هذا یقول محمد بن اسحاق قال حنبل
بن اسحاق سمعت ابا عبد الله یقول ابن اسحاق لیس بحجة وقال عباس الدوری عن ابن معین
محمد بن اسحاق ثقة ولیس بحجة وقال ابن ابی خیثمة سمعت ابن معین یقول محمد بن
اسحاق لیس به بأس وقال مرة لیس بذاك ضعیف وقال مرة لیس بالقوی وقال المیمونی عن ابن
معین ضعیف وقال النسائی لیس بالقوی طالع التفصیل فی التهذیب ۹ / ۳۸ الی ٤٦ ﴿﴾ واما
ما قال المامقانی من مختصر الذهبی بانه قال کان صدوقا من بحور العلم فهو مردود علیه لأن
الحافظ الذهبی ولو یقول هذا لکنه یقول وقد امسك عن الأحتجاج بروایات ابن اسحاق غیر واحد من العلماء

بہر حال محمد بن اسحاق شیعوں کے نزدیک مستور الحال ہے اور اسکی حدیث احادیث حسان سے ملحق نہیں
ہو سکتی اور مامقانی اہل السنت والجماعت کی کتابوں سے چمٹتا ہے کہ میں نے ابن حجر سے سنا ہے کہ وہ
صدوق کہتے ہیں تو یہ اس پر مردود ہے کیونکہ اس نے تمام وہ نہیں ذکر کیا ہے جو حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے بلکہ
مامقانی نے صرف لا تقربوا الصلوۃ نقل کیا ہے اور وانتم سکاری کو چھوڑا ہے کیونکہ حافظ ابن حجر اگر صدوق ﴿
کہتا﴾ فرماتے ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ حنبل بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ سے سنا
ہے کہ ابن اسحاق حجت نہیں اور ابن معین سے عباس دوری ثقہ نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حجت نہیں اور ابن خیثمہ کہتے
ہیں کہ میں نے ابن معین سے سنا ہے کہ محمد بن اسحاق لیس بہ باس اور کبھی ضعیف کہتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں لیس بالقوی
اور میمونی ابن معین سے ضعیف نقل کرتے ہیں اور نسائی لیس بالقوی کہتے ہیں تفصیل مطالعہ کریں تھذیب التھذیب ۹ / ۳۸ تا
۴۶ ﴿﴾ اور جو مامقانی نے مختصر ذہبی کے بارے کہا ہے کہ وہ صدوق اور بحور العلم کہتے ہیں یہ بھی اس پر مردود ہے کیونکہ اگر
حافظ ذہبی صدوق کہتے ہیں تو اسکے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ ابن اسحاق کی روایت پر احتجاج کرنے سے بہت سے
علماء روک گئے ہیں

== لأشياء منها ونسب الى القدر ويدلس فى حديثه فأما الصدق فليس بمدفع ﴿ وقال﴾ قال احمد قدم ابن اسحاق بغداد فكان لا يبالى عمن يحكى عن الكلبى وغيره وقال ليس بحجة وروى عباس بن محمد عن يحى ثقة وليس بحجة وقال العجلى ثقة وقال النسائى وغيره ليس بالقوى وقال ابو حاتم يكتب حديثه ﴿ ثم يقول﴾ ولكن صدق القاضى ابويوسف اذ يقول من تتبع غريب الحديث كذب وهذا من اكبر ذنوب ابن اسحاق فانه يكتب عن كل احد ولا يتورع سامحه الله] ثم يقول﴾ قال ابو الحسن الدار قطنى ابن اسحاق لا يحتج به ﴿ طالع لتفصيل فى سير اعلام النبلاء ۷ / ۳۳ و ۳۵ ﴿ تنبيه ﴾ وقد تركت قول الأمام مالك بانه قال فى حق ابن اسحاق دجال من الدجالة لأن لى فيه مقالا ولا يخفى على من كان له تعلق مع كتب التراجم اقول ولو يتثبت المامقانى الشيعى لأبن اسحاق بكتب تراجم اهل السنت ....

﴿﴾ چند چیزوں کی وجہ سے قدریہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے حدیث میں تدلیس کرتا تھا اور صدق ﴿﴾ کہ یہ صدوق ہے جیسا کہ مامقانی نے دونوں حافظوں سے نقل کیا ہے ﴾ اس سے دافع نہیں ہو سکتا ﴿ اور فرماتے ہیں ﴾ احمد کہتے ہیں کہ ابن اسحاق جب بغداد آیا تو پرواہ نہیں کرتا تھا ہر ایک سے روایت کرتا تھا کلبی وغیرہ سے اور کہتے ہیں کہ حجت نہیں اور عباس بن محمد یحیٰ سے ثقہ نقل کرتے ہیں کہ حجت نہیں اور عجلی ثقہ اور نسائی وغیرہ لیس بالقوی کہتے ہیں اور ابو حاتم کہتے ہیں کہ اسکی حدیث لکھی جا سکتی ہیں ﴿ پھر کہتے ہیں ﴾ کہ قاضی ابو یوسف نے سچ فرمایا ہے کہ جو غریب حدیثوں کے پیچھے لگا تو وہ جھوٹ کہے گا اور ابن اسحاق کے بڑے گناہوں سے یہ ہے کہ یہ ہر ایک سے لکھتا تھا اور پرہیز گاری نہیں کرتا تھا اللہ تعالیٰ اسکو معاف کرے اور ابو الحسن الدارقطنی فرماتے ہیں کہ ابن اسحاق سے احتجاج صحیح نہیں تفصیل مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۷ / ۳۳ و ۳۵ ﴿ تنبیہ ﴾ میں نے ابن اسحاق کے بارے امام مالک کا قول کہ یہ دجالوں سے دجال ہے نقل نہیں کیا ہے کیونکہ مجھے اس میں کلام ہے اور جسکا تعلق تراجم کی کتابوں سے ہو اس پر پوشیدہ نہیں ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ اگر مامقانی شیعی ابن اسحاق کے واسطے اہل السنت کے کتب تراجم سے چلتے ہیں ....

== فينبغي له العمل على ما قالوا في حق محمد بن اسحاق بانه ليس بحجة وليس بالقوى وقال سليمان التمى كذاب وقال هشام بن عروة كذاب قال احمد كثير التدليس قال يحى القطان اشهد ان محمد بن اسحاق كذاب طالع الميزان ٣/ ٤٦٨ الى ٤٧٨ ويقول الحافظ الذهبي والذى تقرر عليه العمل ان ابن اسحاق اليه المرجع في المغازى والأيام النبوية مع انه يشذ باشياء وانه ليس بحجة في الحلال والحرام كما في تذكرة الحفاظ ١/ ١٧٢ الى ١٧٤ فلما لم يكن حجة او كذاب عند البعض فكيف يمكن اى يكون حجة في توهين سيد نا امير المؤمنين ذى النورين المبشر بالجنة عثمان بن عفان رضى الله عنه وان شئت التفصيل في حق محمد بن اسحاق فارجع الى الكتب التالية من كتب اهل السنت والجماعت لأنه مستور الحال عند الشيعة + الكامل لأبن عدى ٦/ ٢١١٦ + الضعفاء الكبير للعقيلي ٤/ ٢٣ ...... ٢٩ + المغنى في الضعفاء ٢/ ٥٥٢ + معرفة الرجال ١/ ١١٨ للحافظ يحى بن معين

تو پھر اس کو چاہیے کہ جو انہوں نے محمد بن اسحاق کے بارے کہا ہے اس پر عمل کریں کہ وہ کہتے ہیں کہ حجت نہیں اور قوی نہیں اور سلیمان تمی کہتے ہیں کہ کذاب ہے اور ہشام بن عروۃ کذاب کہتے ہیں اور احمد کہتے ہیں کہ تدلیس زیادہ کیا کرتے تھے اور یحیٰ قطان کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن اسحاق کذاب ہیں جیسا کہ میزان الاعتدال ۳ / ۴۶۸ و ۴۷۸ میں ہے اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ جس پر عمل مقرر ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ ابن اسحاق مغازی اور ایام نبویہ میں مرجع ہیں اور اس کے باوجود یہ بعض چیزوں میں شذوذ اختیار کرتے ہیں اور حلال اور حرام میں حجت نہیں جیسا کہ تذکرۃ الحفاظ ۱ / ۱۷۲ و ۱۷۴ میں ہے تو جب حلال اور حرام میں حجت نہیں اور بعض کے نزدیک کذاب ﴿ جھوٹا ہے ﴾ تو سیدنا وامیر المؤمنین ذی النورین مبشر بالجنۃ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی توہین میں کس طرح حجت ہے اگر آپ محمد بن اسحاق کے بارے تفصیل چاہتے ہیں تو اہل السنت والجماعت کے مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف رجوع کر + کامل ابن عدی ۶ / ۲۱۱۶ + ضعفاء کبیر ۴ / ۲۳ + المغنی ۲ / ۵۵۲ + معرفۃ الرجال ۱ / ۱۱۸ للحافظ ابن معین

== + سير اعلام النبلاء ٧ / ٣٣ + الكامل لابن الأثير ٥ / ٣٠ + تاريخ بغداد ١/ ٢١٤ + تهذيب الكمال ٢٤ / ٤٠٥ الى ٤٠٩ + النسخة المصورة ١١٦٧ و ١١٦٨ الوافي بالوفيات ٢/ ١٨٨ و١٨٩ + خلاصة تذهيب الكمال ٣٢٦ و ٣٢٧ + شذرات الذهب ١/ ٢٣٠ + مشاهير علماء الأمصار ١٣٩ و ١٤٠ وغيرها

﴿٢﴾ واما ثانيا فانه يقول محمد بن اسحاق عن مشائخه فاللازم عليه تعين المشائخ مَن المراد بالمشائخ والظن الغالب بان هذه الخرافات من استاذه الكلبي لأنه رافضي كذاب ﴿٣﴾ واما ثالثا ففيه حكيم بن عبد الله وظني الغالب انه مجهول لأنه ليس له ترجمة في مجمع الرجال ولا في تنقيح المقال فعلى كل حال ان ما قاله المفيد ليس له مفيد كما لا يخفى على اولى النهى واما ما ذكر من رواية الحسن بن سعد فما وجدت له ترجمة في مجمع الرجال ولا في تنقيح المقال وكذلك ما ذكر المفيد اسناده لعله لكذب الرواة كما لا يخفى على اولى الألباب فقوله باطل مردود على العنود والحقيقة ولو كان عثمان رضي الله عنه غيّر سنة رسول الله ﷺ لما تأسف على قتله عليّ والزبير وطلحة وغيرهم من الصحابة رضي الله عنهم

سیر اعلام النبلاء ۷ / ۳۳ وغیرہ مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں ﴿۲﴾ دوم یہ کہتا ہے کہ محمد بن اسحاق بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں تو اس پر لازم ہے کہ یہ تعین کریں کہ ان سے مراد کونسے مشائخ ہیں اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ خرافات اس کے استاذ کلبی کے ہیں کیونکہ وہ رافضی کذاب ہے ﴿۳﴾ سوم اس میں حکیم بن عبداللہ ہے اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ مجہول ہے کیونکہ نہ مجمع الرجال میں ذکر کیا ہے اور نہ تنقیح المقال میں بہر حال جو شیخ مفید نے کہا ہے وہ اسکو مفید نہیں جیساکہ عقلمندوں پر پوشیدہ نہیں لہذا اس کا قول باطل اور مردود ہے ﴿﴾ اور وہ جو روایت حسن بن سعد کا ذکر کیا ہے تو اس کا ترجمہ نہ مجھے مجمع الرجال میں ملا اور نہ تنقیح المقال میں اور اسطرح مفید نے اسکی اسناد نہیں ذکر کی ہے شاید اس میں جھوٹے رواوی ہیں جیساکہ پوشیدہ نہیں عقلمندوں پر تو اس کا قول عناد والوں پر باطل اور مردود ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سنت رسول اللہ ﷺ کو تبدیل کرتا تو اسکے قتل پر علی وزبیر وطلحہ وغیرہم اصحاب رضی اللہ عنہم افسوس نہ کرتے

= فما قاله الشيخ المفيد فهو قول باطل مردود واما ما قاله المحشى بأن اعداء عثمان يسمونه بالنعثل فهو مبنى على عدم تعلقه مع القرآن الكريم والا لما يتفوه على هذا لأن اعداء النبى ﷺ يسمونه بالشاعر والساحر ﴿العياذ بالله﴾ فهل قول الأعداء عند الشيعى حجة وان لم يكن حجة فقوله مردود على اعداء الصحابة رضى الله عنهم

اور وہ جو محشی نے کہا ہے کہ عثمان کے دشمن اس کو نعثل ﴿بے وقوف﴾ سے مسمی کرتے تھے تو یہ اس پر مبنی ہے کہ اس کا تعلق قرآن کریم سے نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کے دشمن آپکو شاعر اور ساحر سے مسمی کرتے تھے تو کیا دشمن کا قول شیعی کے نزدیک حجت ہے اگر حجت نہیں تو اس کا قول صحابہ کے دشمنوں پر مردود ہے

تهمة الشيخ المفيد على عائشة بأنها قالت لعثمان ﴿رضي الله عنهما﴾ يا غدر يا فجر وكذلك تهمته على عثمان بأنه شبّه عائشة مع امرأة نوح وامرأة لوط ﴿عليهما السلام﴾

﴿٣٠﴾ قال الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد العكبرى المتوفى ٤١٣ = روى الليث بن ابى سليم عن ثابت بن عجلان الأنصارى عن ابن ابى عامر مولى الأنصار قال كنت في المسجد فمر عثمان فنادته عائشة يا غدر يا فجر احفرتَ أمانتك وضيّعتَ رعيتك ولولا الصلوات الخمس لمشى اليك الرجال حتى يذ بحك ذبح الشاة فقال عثمان ﴿ ضرب الله مثلا للذين كفروا امراة نوح وامراة لوط كانتا تحت عبد ين من عبادنا صالحين فخانتا هما فلم يغنيا عنهما من الله شيئا وقيلا ادخلا النار مع الداخلين ﴾﴿١﴾

﴿١﴾ مصنفات الشيخ المفيد ١ / ١٤٨ ﴿ الجمل والنصرة لسيد العترة في حرب البصرة ﴾

شیخ مفید کا الزام عائشہ پر کہ اس نے عثمان ﴿رضی اللہ عنہما﴾ کو کہا اے دھوکہ دینے والا فاجر اور اسطرح اس کا الزام عثمان پر کہ اس نے عائشہ کی تشبیہ نوح اور لوط ﴿علیہما السلام﴾ کی بیویوں سے دی ہے

﴿۱﴾ شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد عکبری متوفی ۴۱۳ھ کہتا ہے کہ لیث بن ابی سلیم ثابت عجلان انصاری سے اور وہ ابن ابی عامر مولی انصار سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا تو عثمان ﴿رضی اللہ عنہ﴾ گزر گئیں تو عائشہ ﴿رضی اللہ عنہا﴾ نے آواز دی کہ اے دھوکہ دینے والا فاجر تو نے آمانت میں بے وفائی کی اور رعیت کو ضائع کیا اگر پانچ وقت نماز کا ادا کرنا نہ ہوتا تو تجھے لوگ آکر کے تجھکو بکری جیسے ذبح کرلیتے اور عثمان نے کہا کہ ﴿اللہ نے ایک مثال بتلائی ہے کافروں کے واسطے نوح کی عورت اور لوط کی عورت دونوں نیک بندوں کے گھر میں تھیں پھر انہوں نے خیانت کی پھر وہ کام نہ آئے انکے اللہ کے ہاتھ سے کچھ بھی اور حکم ہوا کہ چلی جاؤ دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ﴾

مصنفات شیخ مفید ۱/ ۱۴۸ ....

﴿﴾ اقول ما ذكر المفيد من الرواية باطلة مردودة على وجوه اما اولا فان المفيد يقول روى ليث بن ابى سليم مع انه توفى ١٤٢ او ١٤٣ او ١٤٨ بناء ا على اختلاف الأقوال واما المفيد فهو توفى ٤١٣ وبينها مفاوز فلا بد من الإسناد الى الليث ثم توثيق الروات والا فقوله باطل مردود على العنود ﴿﴾ واما ثانيا فان ليث بن ابى سليم مجهول عند الشيعة كما قال العلامة عنايت الله القهپائى ﴿ق﴾ الليث بن ابى سليم مجهول مجمع الرجال ٥ / ٨٢ ﴿﴾ وقال عبد الله المامقانى ليث بن ابى سليم عده الشيخ فى رجال بالعنوان المذكور من اصحاب الباقر تارة وقال مجهول واخرى من اصحاب الصادق عليه السلام اضيفا الى ما فى العنوان قوله الأموى مولاهم الكوفى وفى الخلاصة ايضا انه مجهول ﴿ ثم يقول بعد تفصيل ﴾ اختلط فى آخر عمره حتى كان لا يدرى ما يحدث به حتى انه ربما كان فى ارتفاع النهار يصعد المنارة ويؤذن يزعم صيرورة الزوال ﴿ تنقيح المقال ٢/ ٤٤ باب لهب ولهيعة وليث من ابواب اللام رقم الترجمة ٩٩٩٧

میں کہتا ہوں کہ مفید نے جو روایت ذکر کی ہے وہ چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ مفید کہتا ہے کہ لیث بن ابی سلیم روایت کرتا ہے حالانکہ اسکی وفات ۱۴۲ یا ۱۴۳ یا ۱۴۸ ھ بنا بر اختلاف اقوال ہوئی ہے اور مفید کی وفات ۴۱۳ھ میں ہوئی ہے اور ان دونوں کے درمیان بڑا فاصلہ ہے لہذا لیث تک اسناد چاہئے اور پھر راویوں کی توثیق ورنہ اسکا قول باطل اور مردود ہے ﴿﴾ اور دوم لیث بن ابی سلیم شیعوں کے نزدیک مجہول ہے جیسا کہ علامہ عنایت اللہ گھپائی کہتا ہے لیث بن ابی سلیم مجہول ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۵/ ۸۲ میں ہے ﴿﴾ اور عبد اللہ مامقانی کہتے ہیں لیث بن ابی سلیم شیخ نے اسکو رجال میں کبھی اصحاب باقر میں عنوان مذکور سے ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مجہول ہے اور کبھی اصحاب صادق علیہ السلام میں ذکر کرتا ہے اور عنوان کے ساتھ یہ بھی اضافہ کرتے ہیں کہ یہ اموی کوفی ہے اور خلاصہ میں ہے کہ یہ مجہول ہے ﴿ پھر تفصیل کے بعد کہتا ہے ﴾ کہ آخر عمر میں اسکا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور جو بیان کرتا اسکا پتہ اسکو نہیں لگتا اور بسا اوقات منارہ کو چڑھ کر کے زوال سے پہلے آذان دیتا اور یہ گمان کرتا کہ زوال ہو چکا ہے تنقیح المقال ۲/ ۴۴ رقم ۹۹۹۷

== ولما كان الليث بن ابى سليم مجهولا عند الشيعة واختلط فى آخر عمره حتى كان لا يدرى ما يحدث به ويؤذن قبل الزوال فعلم من هذا التفصيل بأن ما نقله المفيد فهو من خرافات هذا المجهول ولا يصح الأستدلال برواية هذا المجهول عند الشيعة ايضا فقول المفيد مردود على العنيد ﴿﴾ و كذلك الليث بن ابى سليم فهو ضعيف واختلط فى آخر عمره وكان يقلب الأخبار وليس بالقوى ومنكر الحديث ومضطرب الحديث ولا تقوم به الحجة وليس بحجة عنه ائمة اهل السنت والجماعت ايضا طالع الكتب التالية مختصرا + سير اعلام النبلاء ٦ / ١٧٩ و١٨٤ + كتاب المجروحين ٢/ ٢٣١ + الضعفاء والمتروكين ٣ / ٢٩ لأبن الجوزى + تهذيب الكمال ٢٤ / ٢٧٩ + ميزان الأعتدال ٣ / ٤٢٠ + تهذيب التهذيب ٨ / ٤٦٥ + شذرات الذهب ١ / ٢٠٧ + طبقات ابن سعد ٦ / ٢٤٣ + التاريخ الكبير ٧ / ٢٤٦ + تاريخ يحى بن معين ٢ / ٥٠١ + احوال الرجال للجوزجانى رقم الترجمة ١٣٢ + الضعفاء والمتروكين للنسائى رقم الترجمة ٥١١ + الجرح والتعديل ٧ / رقم الترجمة ١٠١٤ + ديوان الضعفاء رقم الترجمة ٣٥٠٣ وغيرها

﴿﴾ اورجب لیث بن ابی سلیم شیعوں کے نزدیک مجہول ہے اور آخیر عمر میں اسکا حافظہ خراب ہوا تھا اور جوبیان کرتا اسکو پتہ نہیں لگتا اور بسا اوقات زوال سے پہلے آذان دیا کرتا تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جو مفید نے نقل کیا ہے یہ خرافات اس مجہول کے ہیں تو اس مجہول کی روایت سے استدلال کرنا شیعوں کے نزدیک بھی صحیح نہیں تو قول مفید عنید پر مردود ہے ﴿﴾ اور اس طرح لیث بن ابی سلیم اہل السنت والجماعت کے ائمہ کرام کے نزدیک ضعیف ہے اور اسکا حافظہ آخیر عمر میں خراب ہوا تھا اور اخبار میں رد و بدل کرتا اور قوی نہیں اور منکر الحدیث اور مضطرب الحدیث ہے اور اس سے احتجاج صحیح نہیں مختصر مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں ﴿دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں﴾

== واما ثالثا ففيه ثابت بن عجلان وهو ايضا عند الشيعة مجهول ولذا ما ذكره القهپائی فی فی مجمع الرجال والمامقانی فی تنقيح المقال ﴿﴾ واما رابعا ففيه ابن ابی عامر فما وجدت ترجمته فی مجمع الرجال ولا فی تنقيح المقال فيعلم منه بانه ايضا مجهول فما ذكر الشيخ المفيد فهو ظلمات بعضها علی بعض فروايته باطلة مردودة

﴿ تنبه ﴾ انظر ايها الشيعی ان كان فيك عدل وانصاف كيف اجترأ المفيد ويثبت من هذه الرواية المردودة التهمة علی امير المؤمنين عثمان بن عفان المبشر بالجنة بانه غير سنة رسول الله ﷺ ولذا قالت له ام المؤمنين و كذلك يثبت منها التهمة علی ام المؤمنين عائشة رضی الله عنها كان امير المؤمنين ذكر الأية الكريمة وذكر تشبهها بامرأة نوح وامرأة لوط عليهما السلام فی الضلالة والكفر اعاذنا الله من كفريات المفيد

﴿﴾ سوم اس روایت میں ثابت بن عجلان ہے اور یہ بھی شیعوں کے نزدیک مجہول ہے اور اسی وجہ سے کہپائی نے مجمع الرجال میں نہیں ذکر کیا ہے اور مامقانی نے تنقیح المقال میں نہیں ذکر کیا ہے

﴿﴾ اور چہارم اس میں ابن ابی عامر ہے اس کا ترجمہ میں نے مجمع الرجال میں نہیں پایا اور نہ تنقیح المقال میں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی مجہول ہے تو جو شیخ مفید نے ذکر کیا ہے تو یہ اندھیروں پر اندھیرے ہیں تو اس کی روایت باطل اور مردود ہے

﴿تنبیہ﴾ دیکھ تو اے شیعی اگر تجھ میں عدل اور انصاف ہو کہ شیخ مفید کتنی جرأت کرتا ہے اور اس مردود روایت سے امیر المؤمنین عثمان بن عفان پر تہمت ثابت کرتا ہے کہ اسکو ام المؤمنین نے کہا کہ اس نے سنت رسول اللہ ﷺ کو تبدیل کیا ہے حالانکہ یہ ان حضرات سے ہیں جسکو دنیا میں جنت کی خوشخبری دی گئی تھی اور اسطرح اس روایت سے ثابت کرتا ہے کہ امیر المؤمنین نے عائشہ کی تشبیہ نوح اور لوط علیہما السلام کی عورتوں سے کفر اور گمراہی میں دی ہے اللہ تعالی ہمکو مفید کے کفریات سے پناہ دے ....

تهمة ابي الحسن على عائشة بانها حرضت الناس على قتل عثمان

﴿۳۱﴾ قال ابو الحسن على بن عيسى بن ابى الفتح المتوفى ٦٩٣ ...... ومن العجب ان عائشة حرضت الناس على قتل عثمان بالمدينة وقالت اقتلوا نعثلا قتل الله نعثلا فلقد ابلى سنة رسول الله ﷺ وهذه ثيابه لم تبل وخرجت الى مكة وقتل عثمان وعادت الى بعض الطريق فسمعت بقتله وانهم بايعوا عليا عليه السلام فورم انفها وعادت وقال لأطالبن بدمه فقيل لها يا ام المؤمنين انتِ امرتِ بقتله وتقولين هذا قالت لم يقتلوه اذ قلت وتركوه حتى تاب ﴿ثم يقول﴾ وكتب على الى عائشة أما بعد فانكِ خرجتِ من بيتكِ عاصية الله ورسوله ﷺ تطلبين امراً كان عنك موضوعا

ابو الحسن کا الزام عائشة پر کہ اس نے عثمان کے قتل پر لوگوں کو اکسایا

﴿۳۱﴾ ابو الحسن علی بن عیسی متوفی ۶۹۳ھ کہتا ہے کہ تعجب سے تو یہ ہے کہ عائشة نے لوگوں کو مدینہ میں عثمان کے قتل پر اکسایا اور کہا کہ اس نعثل ﴿بے وقوف﴾ کو قتل کرو اللہ اس نعثل کو قتل کرے اس نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کو تبدیل کیا اور یہ آپ ﷺ کے کپڑے ہیں جن میں تغیر نہیں آئی ہے اور مکہ کی طرف نکل گئی اور عثمان کو قتل کیا گیا اور یہ بعض راستوں کی طرف واپس ہوئی اور عثمان کے قتل سے سن لیا ﴿کہ اسکو قتل کیا ہے﴾ اور علی علیہ السلام سے لوگوں نے بیعت کی ہے اور اسکی ناک پھول گئی اور وہاں سے واپس ہوئی اور کہا کہ میں اسکا بدلہ لونگی تو اسکو کہا گیا کہ ام المؤمنین تو نے اس کے قتل سے امر کیا تھا اور تو اسطرح کہتی تھی تو اس نے کہا کہ اگر میں کہتی تو اسکو قتل نہ کرتے اور اسکو چھوڑ دیتے تاکہ توبہ کرتے ﴿پھر کہتا ہے﴾ کہ علی نے عائشة کو لکھا امابعد تو اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کے ساتھ نکلی ہے تو ایسے شخص کا خون طلب کرتی جو تیری طرف سے مباح الدم تھا ﴿یعنی تو نے قتل کی اجازت دی تھی﴾

ثم تزعمين انك تريدين الأصلاح بين الناس فخبريني ما للنسآء وقود العساكر وزعمتِ انكِ طالبة بدم عثمان وعثمان رجل من بني امية وانتِ امرأة من تيم بن مرة ولعمرى ان الذى عرضكِ للبلاء وحملك على المعصية لأعظم اليكِ من قتل عثمان ﴿۱﴾

﴿۱﴾ طالع التفصيل في كشف الغمة ۱ / ۲۳۹ و ۲۴۰

﴿ ﴾ اقول ان ابا الحسن توفى ۶۹۳ من القرن السابع ذكر هذه القصة وما ذكر اسنادها فلذا ما قاله باطل مردود كما لا يخفى على اولى النهى بل يعلم من كلامه بان هذا كذب وزور لأن عائشة رضى الله عنها لما كانت طالبة لدم عثمان فهل يعقل بانها حرضت الناس على قتله سبحانك هذا بهتان عظيم بل اقول ان هذه القصة اخذها ابو الحسن من تاريخ الطبرى حيث قال الأمام الطبرى ﴿ كتب الىّ على بن احمد بن الحسن العجلى ﴾ ان الحسين بن نصر العطار قال حدثنا ابو نصر بن مزاحم العطار قال حدثنا سيف بن عمر عن محمد بن نويرة وطلحة بن الأعلم الحنفى قال وحدثنا عمر بن سعد عن اسد بن عبد الله عمن ادرك اهل العلم

پھر تو گمان کرتی ہے کہ تو لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا چاہتی ہے مجھے خبر دو کہ کہاں عورتیں اور کہاں فوج کی قیادت اور تو گمان کرتی ہے کہ تو عثمان کا قصاص لینا چاہتی ہے اور عثمان بنو امیہ سے ہے اور تو تیم بن مرۃ سے ہے اور مجھے خالق عمر پر قسم کہ جس چیز نے تجھے مصیبت کو پیش کیا ہے اور گناہ کے ارتکاب کرنے پر ابھارا ہے اس کا گناہ عثمان کے قتل سے زیادہ ہے تفصیل مطالعہ کریں کشف الغمۃ ۱ / ۲۳۹

﴿ ﴾ میں کہتا ہوں کہ ابو الحسن متوفی ۶۹۳ ساتھویں قرن سے ہے اس نے اس قصہ کی اسناد نہیں ذکر کی ہے تو اس نے جو کہا ہے تو وہ باطل اور مردود ہے جیسا کہ عقلمندوں پر پوشیدہ نہیں بلکہ اس کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ جھوٹ اور بہتان ہے کیا یہ بات عقل تسلیم کرتی ہے کہ عائشۃ نے لوگوں کو عثمان کے قتل پر اکسایا ہو اور پھر قصاص کا مطالبہ کرتی ہے پاکی ہے تیرے لئے اے اللہ یہ بہتان عظیم ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ قصہ ابو الحسن نے امام طبری سے اخذ کیا ہے وہ فرماتے ہیں ﴿ کہ مجھے علی بن احمد بن حسن عجلی نے لکھا ﴾ کہ حسین بن نصر عطار کہتا ہے کہ مجھے ابو نصر بن مزاحم عطار نے اور وہ سیف بن عمر سے اور وہ محمد بن نویرۃ و طلحہ بن اعلم حنفی سے اور وہ عمر بن سعد سے اور وہ اسد بن عبد اللہ سے اور وہ اھل علم سے بیان کرتے

ان عائشة لما انتهت الى سرف راجعة فی طريقها الى مكة لقيها عبد ابن ام كلاب وهو عبد بن ابی سلمة ينسب الى امه فقالت له مهيم قال قتلوا عثمان ﴿ رضی الله عنه ﴾ فمكثوا ثمانيا قالت ثم صنعوا ما ذا قال اخذها اهل المدينة بالأجماع فجازت بهم الامور الى خير مجاز اجتمعوا علی علی بن ابی طالب فقالت والله ليت ان هذه انطبقت علی هذه ثم الامر لصاحبك ردونی ردونی فانصرفت الى مكة وهی تقول قتل والله عثمان مظلوما والله لأطالبن بدمه فقال لها ابن ام كلاب ولِمَ فو الله ان اول من امال حرفه لأنتِ ولقد كنت تقولين اقتلوا نعثلا فقد كفر ﴿ ثم ذكر اشعار ابن ام كلاب لعائشة رضی الله عنها ﴾ طالع التفصيل فی تاريخ الطبری ٤ / ٥٣٩ و ٥٤٠ اقول هذه العبارة تدل علی ان عائشة رضی الله عنها حرضت الناس علی قتل عثمان رضی الله عنه كما صرح به عبد ابن ام كلاب فی الأشعار لكن من سوء قسمة

اور عائشہ جب سرف پہونچ گئی اور مکہ کیطرف واپس ہونے لگی تو اس کے ساتھ عبد ابن ام کلاب ملا اور یہ عبد ابن ابی سلمہ ہے اور اس کی نسبت ماں کی طرف کی جاتی ہے اور اسکو عائشہ نے کہا کہ کیا خبر ہے اس نے کہا کہ انہوں نے عثمان ﴿ رضی اللہ عنہ ﴾ کو قتل کیا ہے تو آٹھ دن رہا تو عائشہ نے کہا کہ انہوں نے کیا کیا اس نے کہا کہ اہل مدینہ نے اجماع پر عمل کیا اور امور خیر کی طرف ہو گئیں اور علی بن ابی طالب پر جمع ہو گئیں تو عائشہ نے کہا کہ کاش یہ ﴿ اسمان ﴾ اس ﴿ زمین ﴾ پر منطبق ہو جاتی پھر امر تمہارے ساتھی کا ہوتا اور کہنے لگی کہ مجھے واپس کرو اور مجھے واپس کرو پس عائشہ مکہ واپس آئی اور کہتی تھی اللہ کی قسم عثمان مظلوم قتل کیا گیا اللہ کی قسم میں اس کا بدلہ لونگی تو ام ابن کلاب کے بیٹے نے کہا کہ اول تو اس سے انحراف کرنے والی تھی اور تو کہہ رہی تھی کہ اس نعثل ﴿ بے وقوف ﴾ کو قتل کرو تحقیق یہ کافر ہوا ہے ﴿ پھر ان اشعار کو ذکر کئے ہیں جو ام کلاب کے بیٹے نے حضرت عائشہ کو کہے ہیں مطالعہ کریں تاریخ طبری ۴ / ۵۳۹ و ۵۴۰ ﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ عبارت اس پر دال ہے کہ حضرت عائشہ نے لوگوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر اکسائے ہیں لیکن ابوالحسن کی بد قسمتی سے اس میں ....

بي الحسن ان فيها سيف بن عمر وكان يضع الحديث و كان مع هذا متهما بالزندقة كما قال الأمام ابن حبان سيف بن عمر الضبي الاسدي من اهل البصرة اتهم بالزندقة اصله من الكوفة يروي الموضوعات عن الاثبات وكان جُميع يقول حدثني رجل من بني تميم ﴿ وفي نسخة جدي ﴾ وكان سيف يضع الحديث وكان قد اتهم بالزندقة كما في كتاب المجروحين ١ / ٣٤٥ و٣٤٦ ﴿﴾ وقال الأمام ابن ابي حاتم سيف بن عمر الضبي متروك الحديث يشبه حديثه حديث الواقدي كما في الجرح والتعديل ٤ / ٢٧٨ ﴿﴾ وقال الأمام النسائي سيف بن عمر ضعيف كما في الضعفاء والمتروكين رقم ٢٥٦ ﴿﴾ طالع تهذيب الكمال ١٢ / ٣٢٤ =٣٢٧+ تاريخ ابن معين ٢/ ٢٤٥ + ديوان الضعفاء رقم ١٨٤٥ + المغني في الضعفاء ١/ رقم الترجمة ٢٧١٦ + ميزان الأعتدال ٢/ ٢٥٥ + التهذيب ٤ / ٢٩٥ = ٢٩٦ + خلاصة تذهيب الكمال ١٦١ وغيرها وان شئت التفصيل فارجع الى تاليفي المسا مير التارية

اس میں سیف بن عمر ہے اور یہ حدیث گھڑ لیتا تھا اور اس کے ساتھ زندیق سے متہم تھا جیسا کہ امام ابن حبان کہتے ہیں سیف بن عمر ضبی اسدی اہل بصرہ سے ہے اور زندیق سے متہم تھا اور ثقہ راویوں سے موضوعات روایت کرتا تھا اور جمیع کہتے تھے کہ مجھے ایک شخص نے ابو تمیم سے ﴿اور ایک نسخہ میں ہے کہ مجھے دادہ﴾ نے بیان کیا ہے کہ سیف بن عمر حدیث گھڑ لیتا تھا اور زندیق سے متہم تھا جیسا کہ کتاب المجروحین ۱ / ۳۴۵و۳۴۶ میں ہے ﴿﴾ اور امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں سیف بن عمر متروک الحدیث ہے ور اسکی حدیث واقدی کی حدیث سے مشابہ ہیں جیسا کہ کتاب الجرح والتعدیل ۴ / ۲۷۸ میں ہے اور امام نسائی فرماتے ہیں کہ سیف بن عمر ضعیف ہے الضعفاء والمتروکین رقم ۲۵۶ ﴿﴾ باقی مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں اگر تفصیل چاہتے ہیں تو میری تصنیف مسامیر ناریہ مطالعہ کریں

تهمة المامقاني على الأنصار والمهاجرين أنهم انكروا على خلافة ابى بكر ﴿ رضي الله عنهم ﴾

﴿٣٢﴾ قال السيد عبد الله المامقاني في الفائدة الثانية عشرة (ومنها الأثنى عشر الذين انكروا على أبى بكر عند غصبه الخلافة فقد روى الفاضل المجلسي في الصفحة الحادية والأربعين المطبوعة من بحار الأنوار عن الصدوق في الخصال عن ابن البرقي عن ابيه عن جده عن التهكي عن خلف بن سالم عن محمد بن جعفر عن شعبة عن عثمان بن المغيرة عن زيد بن وهب قال

،،،

== ولما كانت هذه الرواية من هذا الوضاع المتهم بالزندقة فهذه الرواية مردودة مكذوبة فنتيجته سهل بأن ابا الحسن وضاع وكذاب لأن تابع الكذاب كذاب وتابع الوضاع وضاع

عبداللہ مامقانی کا الزام مہاجرین اور انصار پر کہ انہوں نے حضرت ابوبکر کی خلافت سے انکار کیا ہے

﴿ سید عبداللہ مامقانی بارھویں فائدہ میں کہتا ہے ان میں سے بارہ وہ آدمی ہیں جنہوں نے ابوبکر کی خلافت سے اس وقت انکار کیا ہے کہ جب اس نے خلافت غصب کیا فاضل مجلسی نے بحار انوار سے صفحہ ۴۱ سے جو مطبوع ہے میں صدوق سے خصال میں ابن برقی سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ دادہ سے اور وہ تہکی سے اور وہ خلف بن سالم سے اور وہ محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اور وہ عثمان بن مغیرۃ سے اور وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں ....

== اور جب یہ روایت حدیث گھڑنے والا جو زندیق سے متہم ہے مروی ہے تو یہ روایت مردود اور جھوٹی ہے اور اس کا نتیجہ اسان ہے کہ ابوالحسن وضاع اور کذاب ہے کیونکہ کذاب کا تابع کذاب ہوتا ہے اور وضاع کا تابع وضاع ہوتا ہے ....

كان الذين أنكروا على ابى بكر جلوسه فى الخلافة وتقدمه على على بن ابى طالب اثنى عشر رجلا من المهاجرين والأنصار كان من المهاجرين خالد بن سعيد بن العاص والمنذر بن الاسود وابى بن كعب وعمار بن ياسر وابوذر الغفارى وسلمان الفارسى وعبد الله بن مسعود وبريد الاسلمى وكان من الانصار زيد بن ثابت ذو الشها دتين ﴿۱﴾ وابن حنيف وأبو أيوب الأنصارى وابو الهيثم بن النبهان وخبرهم فلما صعد المنبر تشا وروا فيما بينهم فى امره فقال بعضهم هلا نأتيه فننزله من منبر رسول الله ﷺ وقال ان فعلتم ذلك اعنتم على انفسكم وقال الله تعالى﴿ولا تلقوا بأيديكم الى التهلكة﴾ ولكن امضوا بنا الى على بن ابى طالب فنستشيره ....

''

(۱) يقول العبد المذنب خان باد شاه قد اخطأالمامقانى لان ذو الشهادتين خزيمة بن ثابت تدبر

﴿﴾ کہ جب ابوبکر خلافت کے لئے بیٹھے اور اپنے اکو علی پر مقدم کیا تو بارہ مہاجرین اور انصار نے اس پر انکار کیا اور مہاجرین میں سے خالد بن سعید بن عاص و منذر بن اسود وابی بن کعب و عمار بن یاسر وابو ذر غفاری و سلمان فارسی و عبد اللہ بن مسعود و بریدہ اسلمی اور انصار سے زید بن ثابت ذو شہادتین ﴿بندہ گنہگار خان بادشاہ کہتا ہے کہ مامقانی سے غلطی واقع ہوئی ہے کیونکہ ذو شہادتین خزیمہ بن ثابت ہیں﴾ وابن حنیف وابو ایوب انصاری وابو الہیثم بن نبہان اور ان کا قصہ یوں ہے کہ جب ابوبکر منبر پر بیٹھ گئیں تو انہوں نے اپنے آپس مشورہ کیا تو بعضوں نے کہا کہ اسکے پاس کیوں نہیں جاتیں کہ انکو منبر رسول اللہ ﷺ سے اتار دیں اور بعضوں نے کہا اگر تم نے اسطرح کیا تو تم اپنے اکو مشقت میں ڈالدو گے اور اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں﴾ لیکن ہم علی بن ابی طالب کے پاس جاتے ہیں کہ اس سے مشورہ کریں ....

ونستطلع امره فأتوا عليا فقالوا يا امير المؤمنين ضيعتَ نفسكَ وتركتَ حقا أنتَ أولى به وقد اردنا أن نأتي الرجل فننزله عن منبر رسول الله ﷺ فإن الحق حقك وأنت ولى الأمر منه فكرهنا ان ننزله من دون مشاورتك فقال لهم على لو فعلتم ما كنتم الا حربا لهم ولا كنتم الا كالكحل فى العين او كالملح فى الزاد وقد اتفق عليه الأمة التاركة لقول نبيها والكاذبة على ربها و لقد شاورت فى ذلك اهل بيتى فأبوا الا السكوت لما يعلمون من وغر صدور القوم و بغضهم لله عزوجل وانهم يطالبون بثارات الجاهلية والله لو فعلتم ذلك لشهروا سيوفهم مستعدين للحرب والقتال كما فعلوا ذلك حتى قهرونى وطلبونى على نفسى ويسبونى قالوا بايع والا قتلنا ك..........

اوراس کے امر سے اطلاع دیدیں تو یہ علی کے پاس آئیں پس انہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین تو نے اپنی جان کو ضائع کیا اور اس حق کو چھوڑ دیا جسکا تو حقدار تھا اور تحقیق ہم نے ارادہ کیا کہ ہم اس آدمی (ابوبکر) کے پاس جائیں اور اسکو منبر رسول اللہ ﷺ سے اتاردیں کیونکہ تو ولی الأمر ہے اور یہ تیرا حق ہے لیکن ہم نے یہ پسند نہیں کیا کہ ہم اسکو منبر سے بغیر اپکے مشورے اتاردیں تو علی نے اسکو کہا کہ اگر تم نے ایسا کیا تم ان کے ساتھ لڑائی کا سبب بن جاؤ گے اور تم انکھوں میں کحل یا روٹی میں نمک جیسے ہو جاؤ گے اور امت نے اپنے نبی ﷺ کے چھوڑنے اور اپنے رب پر جھوٹ باندھنے پر اتفاق کیا ہے اور میں نے اس معاملہ میں گھر والوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے خاموشی اس لئے اختیار کی کہ انکو پتہ تھا کہ قوم کے دل میں حسد اور ان کا بغض اللہ تعالی کے ساتھ ہے اور یہ لوگ جاہلیت کے خون کا بدلہ طلب کرتے ہیں اللہ کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو یہ اپنی تلواریں نکالکر کے جھگڑ اور قتال کے لئے تیار ہو جائینگے جیسا کہ انہوں نے کیا ہے یہاں تک کہ مجھے طلب کر کے اور مجھکو مجبور کرینگے اور مجھے گالیاں دیدینگے اور مجھے کہینگے کہ بیعت کر

فلم اجد حيلة الا ان ارفع القوم عن نفسي وذلك انى ذكرت قول رسول الله ﷺ على ان القوم نقضوا امرك واستبدوا بها دونك وعصوني فيك فعليك بالصبر حتى ينزل الله الا مر وانهم سيغدرون بك لا محالة فلا تجعل لهم سبيلا الى اذلا لك وسفك دمك فان الامة ستغدر بك بعدى كلها اخبرني جبرائيل عن ربي تبارك وتعالى لكن اء توا الرجل فأخبره بما سمعتم من نبيكم ولا تدعوه في الشبهة من امره ليكون ذلك اعظم الحجة عليه وابلغ في عقوبته اذ اتى ربه وقد عصى نبيه وخالف امره قال فانطلقوا حتى حفوا بمنبر رسول الله ﷺ يوم جمعة فقالوا للمهاجرين ان الله عز وجل بدأ بكم في القرآن فقال ﴿ ولقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار﴾

تو میں نے کوئی حیلہ اپنی جان سے قوم کو دفع کرنے کیلئے نہیں پایا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کا قول یاد تھا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ قوم تیرے امر کو تھوڑدی گی اور تجھ پر اپنے اکوترجیح دی گی اور تیری وجہ سے میری نافرمانی کرے گی اور تجھ پر صبر لازم ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا امر نازل فرمائے اور یہ لوگ خواہ مخواہ تیرے ساتھ دھوکہ کرینگے اور تواپنی ذلت اور اپنے خون بہانے کے لئے راستہ نہ بناؤ اور میرے بعد تمام امت تیرے ساتھ دھوکہ کرے گی اور مجھکو جبرئیل نے اللہ سے خبر دیا ہے لیکن تم اس آدمی ﴿ابوبکر﴾ کے پاس جاؤ اور جو تم نے اپنے نبی سے سنا ہے وہ اسکو سناؤ اور اسکو اپنے امر میں شبہ میں نہ چھوڑدو تا کہ یہ اس پر بڑی حجت ہو جائے اور جب یہ اپنے رب کے پاس جائے تو اسکی عقوبت کے لئے سبب بن جائے اور تحقیق اس نے اپنے نبی کی نافرمانی کی ہے اور اسکے امر کا خلاف کیا ہے کہتا ہے کہ تمام وہاں چلے گئیں اور تمام بروز جمعہ رسول اللہ ﷺ کی منبر کے ساتھ جمع ہو گئیں تو انہوں نے مہاجرین کو کہا کہ اللہ عزوجل نے تمہارا ذکر قرآن میں پہلے کیا ہے فرمایا ہے ﴿ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر ﴾

فيكم بدأ فكان اول من قام خالد بن سعيد بن العاص بإدلاله ببني امية فقال يا ابا بكر اتق الله فقد علمتَ ما تقدم لعلي من رسول الله ﷺ ﴿وفيه﴾ فقال معاشر المهاجرين والانصار أوصيكم بوصية فاحفظوها وإني مؤد اليكم امرا فاقبلوا ألا ان عليا امير كم من بعدي وخليفتي فيكم اوصاني بذلك ربي وربكم وانكم وان لم تحفظوا وصيتي فيه وتؤدوه وتنصروه اختلفتم في احكامكم واضطرب عليكم أمر دينكم وولى عليكم الأمر شرار كم ألآ وان اهل بيتي هم الوارثون أمري القائمون بأمر أمتي فمن حفظ فيهم وصيتي فاحشره في زمرتي واجعل له من مرافقتي نصيبا يدرك به فوز الآخرة اللهم ومن اساء خلافتي في اهل بيتي ....

للہ تعالیٰ نے اول تم کو ذکر کیا تو اول خالد بن سعید بن عاص اٹھا اور بنو امیہ کے بارے گفتگو کی اور کہا اے بوبکر تو اللہ تعالیٰ سے خوف کر اور تجھے علی کا تقدم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معلوم ہے ﴿اور اس میں یوں ہے﴾ کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے مھاجرین اور انصار کی جماعت میں تمکو وصیت کرتا ہوں تم اسکو یاد کرو اور میں تم کو امر کرتا ہوں تم اسکو قبول کرو خبردار میری وفات کے بعد علی تم پر امیر ہوگا اور تم میں میرا خلیفہ ہوگا اور مجھے اس پر میرے رب اور تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے اگر تم نے میری وصیت کی حفاظت نہ کی اور امر کو قبول نہ کیا اور اسکی امداد نہ کی تو تم اپنے احکام میں مختلف ہوجاؤ گے اور تم پر دین کا امر مضطرب ہو جائے گا اور تم میں شریر شخص تم پر امارت کرے گا خبردار میرے اہل بیت میرے امر کے وارث ہونگے اور میری امت کے امر پر قائم ہونگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ جو شخص میری وصیت قبول کریں تو ان کا حشر میری جماعت میں فرما اور میری رفاقت سے اسکو حصہ عطا فرما جس کی وجہ سے آخرت کی کامیابی حاصل کریں اور فرمایا اے اللہ جس نے میری اہل بیت کی خلافت میں برائی کی

فاحرمه الجنة التى عرضها السموات والأرض فقال له عمر بن الخطاب اسكت يا خالد فلستَ من اهل الشورى ولا ممن يرضى فقال خالد بل اسكت انتَ يا ابن الخطاب فوا لله انك لتعلم انك تنطق غير لسانك وتعتصم بغير اركانك والله ان قريشا لتعلم انك الأمها حسبا واقلها ادبا وأخلها ذكرا واقلها غناء عن الله عز وجل وعن رسوله انك لجبان عند الحرب بخيل فى الجدب لئيم العنصر مالك فى قريش مفخر فأسكته خالد ثم قام ابوذر فقال بعد ان حمد الله واثنى عليه اما بعد يا معاشر المهاجرين والأنصار لقد علمتم وعلم خياركم ان رسول الله ﷺ قال الأمر لعلى بعدى ثم للحسن والحسين ثم فى اهل بيتى من ولد الحسين

تو اسکو جنت سے محروم کر جسکی عرض آسمان اور زمین جیسے ہے تو اسکو عمر نے کہا کہ خالد تو خاموش ہو جاؤ تو اہل شوریٰ سے نہیں اور نہ ان لوگوں میں سے ہے جسکا قول پسند کیا جاتا ہے تو خالد نے کہا کہ اے ابن خطاب تو خاموش ہو جاؤ اللہ کی قسم تجھے معلوم ہے کہ تو بغیر اپنی زبان بات کرتے ہو اور تو بغیر اپنے ارکان اعتصام کرتے ہو اور قریش کو معلوم ہے کہ تو حسب کے اعتبار سے لئیم ہے اور کم ادب والا اور کم ذکر والا ہے اور اللہ عزوجل سے بے پرواہ اور اس کے رسول سے بے پرواہ ہے اور تو لڑائی میں بزدل اور قحط سالی میں بخیل اور قبیلہ میں لئیم ہے اور تجھے قریش میں فخر نہیں ہے ...... کہتا ہے کہ اسکو خالد نے خاموش کیا پھر ابوذر اٹھا اور حمد و ثنا کے بعد کہا اما بعد اے مہاجرین اور انصار کی جماعت تحقیق تم کو معلوم ہے اور تمہارے خیاروں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد امر ﴿خلافت﴾ علی کا ہوگا پھر حسن اور حسین کا پھر میرے اہل بیت جو حسین کے اولاد سے ہے اسکو ہوگا ....

فأطرحتم قول نبيكم وتناسيتم ما اوعز اليكم واتبعتم الدنيا وتركتم نعيم الآخرة الباقية لا يهدم بنيانها ولا يزول نعيمها ولا يحزن اهلها ولا يموت سكانها وكذلك الأمم التى كفرت بعد انبيائها بدلت وغيرت فحاذيتموها حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل فعما قليل تذوقون وبال امركم وما الله بظلام للعبيد ثم قام سلمان الفارسى فقال يا ابابكر من تسند أمرك اذا نزل بك القضاء والى من نفزع اذا سُئِلتَ عما لا تعلم وفى القوم من هو أعلم منك واكثر فى الخير اعلاما ومناقبا منك واقرب من رسول الله ﷺ قرابة وقدمة فى حياته وقد اوعز اليكم فتركتم وتناسيتم وصية الى الآخر الخ

پس تم نے اپنے نبی کا حکم پھینک دیا اور اس کو بھلا دیا اور جس کو تمہارے لئے آگے کیا ہے اور تم دنیا کے تابع ہوگئیں اور آخرت کی ہمیشہ نعمتوں کو چھوڑ دیا جسکی آبادی گرتی نہیں اور اسکی نعمتیں ہمیشہ ہیں اور اس کا اهل غمگین نہیں ہونگے اور اس میں رہنے والے مرتے نہیں اور جس طرح پہلے امتوں نے انبیاء کی بعد کفر کیا اور دین میں تبدیلی اور تغیر کی تو تم بھی ان کے ساتھ ﴿دین کی تبدیلی اور کفر میں﴾ ان کے ساتھ اس طرح برابر ہوگئیں جیسا کہ تنکا تنکے کے برابر یا جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے تھوڑی دیر بعد تم اپنے کام کا وبال چھک لوگے اور اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں پھر سلمان فارسی اٹھا اس نے کہا اے ابوبکر جب تجھے کوئی فیصلہ آجائے تو تم کس طرف لے جاؤگے اور جب تجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جسکا تجھے علم نہیں تو تم کس طرف جاوگے اور قوم میں تجھ سے زیادہ عالم اور بھلائی اور مناقب میں تجھ سے زیادہ ہے اور قرابت میں رسول اللہ ﷺ کے قریب اور اسکی زندگی میں اقدم موجود ہے اور جس کو تمہارے لئے آگے کیا ہے اور تم نے اسکو چھوڑ دیا اور اسکی وصیت کو تم نے بھلا دیا تا آخر

....

﴿ ثم قام المقداد بن الاسود فقال يا ابابكر اربع على نفسك وقس شبرك بفترك والزم بيتك ﴿ وفيه ﴾ لا تركن الدنيا لا يغرنك من قد ترى من اوغادها فعما قليل تضمحل عنك دنياك ثم تصير الى ربك فيجزيك بعملك وقد علمت ان هذا الامر لعلي وهو صاحبه بعد رسول الله ﷺ وقد نصحتك ان قبلت نصحي ﴿ ثم قام بريدة الاسلمى فقال يا ابا بكر نسيت او تناسيت او خدعتك نفسك اما تذاكر فأمرنا رسول الله ﷺ و سلمنا و سلم على علي امرة المؤمنين ونبينا بين اظهرنا فاتق الله ربك وأدرك نفسك قبل ان لا تدركها وأنقذها من هلكتها ودع هذا الامر وكله الى من هو احق منك الخ ﴿ وفيه ﴾ وقد نصحتك نصحي وبذلت لك ما عندي وان قبلت وفقت ورشدت

پھر مقداد بن اسود اٹھا اور اس نے کہا اے ابوبکر اپنی جان پر ترس کر اور اپنی انگلی انگوٹھے کے سروں کے درمیان حصہ سے ناپ کر اور اپنے گھر میں رہنا ﴿اور اس میں ہے﴾ اور دنیا کی طرف مائل نہ ہونا جسکی شان اور شوکت تو دیکھتے ہو وہ تجھے دھوکہ نہ دیں عنقریب تجھ سے یہ دنیا چلی جائے گی پھر تو اپنے رب کی طرف جاؤ گے اور اپنے عمل کا بدلہ تجھے دیگا اور تجھے معلوم ہے کہ امر ﴿خلافت﴾ علی کا حق ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ اس کا حقدار ہے اور میں نے تجھے نصیحت کی اگر تو مانتے ہو ﴿ پھر بریدہ اسلمی اٹھا اس نے کہا کہ اے ابوبکر تو بھول گئے ہو یا بھلا دیا ہے یا تجھے اپنی نفس نے دھوکہ دیا ہے کیا تجھے یاد نہیں کہ ہمکو رسول اللہ ﷺ نے امر کیا کہ مؤمنوں کی امارت علی کی ہوگی اور ہم نے اور علی نے تسلیم کیا اور نبی ہمارے ہاں موجود تھے اپنے رب سے خوف کر اور اپنی جان کی ادراک پہلے اس سے کر کہ پھر ادراک نہیں کر سکتے اور اپنی جان کو ہلاکت سے بچادیں اور یہ امر خلافت اسکو چھوڑ دو جو اس کا تجھ سے زیادہ حقدار ہے الخ اور میں نے تجھے نصیحت کی اور جو میرے پاس تھا وہ تجھے بتایا اگر تو نے قبول کیا تو تجھے توفیق دیجائے گی اور راہ راست پاؤ گے

ثم قام عبد الله بن مسعود فقال يا معاشر قريش قد علمتم وعلم ان اهل بيت نبيكم أقرب الى رسول الله ﷺ منكم وان كنتم انما تدعون هذا الامر بقرابة رسول الله ﷺ وتقولون ان السابقة لنا فأهل بيت نبيكم أقرب الى رسول الله ﷺ واقدم سابقة منكم وعلى بن ابى طالب صاحب هذا الامر بعد نبيكم فاعطوه ما جعله الله ولا تردوا على أعقابكم فتنقلبوا خاسرين ﴿﴾ ثم قام عمار بن ياسر فقال يا ابابكر لا تجعل لنفسك حقا جعله الله عزوجل لغيرك ولا تكون اول من عصى رسول الله ﷺ وخالف فى اهل بيته واردد الحق الى اهله وتلقى رسول الله ﷺ وهو عنك راض ثم تصير الى الرحمن فيحاسبك بعملك ويسئلك بما فعلت

پھر عبد اللہ بن مسعود اٹھا اس نے کہا کہ اے قریش کی جماعت تم کو اور اس کو معلوم ہے کہ تمہارے نبی کے اہل بیت رسول اللہ ﷺ کو تم سے زیادہ قریب ہے اگر تم اس امر خلافت کو رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے دعوی کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ہمارے لئے سبقت ہے تو تمہارے نبی کے اہل بیت تم سے زیادہ اسکو قریب ہیں اور تم سے زیادہ سبقت والے ہیں اور تمہارے نبی کی وفات کے بعد اس امر خلافت کا حقدار علی بن ابی طالب ہے تو جب اسکو اللہ تعالی نے حقدار بنایا ہے تو اسکو اپنا حق دیدو اور ایڑیوں پر پیچھے نہ چلو تم خسارہ پانے والوں سے ہو جاؤ گے ﴿﴾ پھر عمار بن یاسر اٹھا اس نے کہا اے ابو بکر تو اپنے اپکو حقدار نہ سمجھ جب کہ اللہ تعالی نے تجھ سے سوا کسی اور کا حق بنایا ہے اور تو اول رسول اللہ ﷺ سے اور اپ کے اہل بیت سے مخالفت کرنے والا نہ ہو جا اور حق اپے حقدار کو دو جو اسکا اہل ہے اور اپ رسول اللہ ﷺ سے ایسی حالت میں ملجاؤ گے کہ وہ اپ سے راضی ہو پھر رحمن کے پاس جاؤ گے تو تیرے عمل کے مطابق تجھ سے حساب کرے گا اور جو تو نے کیا ہے اس کے بارے تجھ سے پوچھے گا..

ثم قام خزيمة بن ثابت ذو الشهادتين فقال يا ابابكر الستَ تعلم ا ن رسول الله ﷺ قبل شهادتي ولم يرد معي غيرى قال نعم قال فأشهد بالله انى سمعت رسول الله ﷺ يقول اهل بيتي يفرقون بين الحق والباطل وهم الأئمة الذين يقتدى بهم ﴿﴾ ثم قام ابو الهيثم بن النبهان فقال انى اشهد على النبى ﷺ انه أقام عليا فقالت الأنصار ما اقامه الا للخلافة وقال بعضهم ماا قام الا ليعلم الناس انه ولى من كان رسول الله ﷺ مولاه ﴿﴾ ثم قام سهل بن حنيف فقال انى اشهد انى سمعت رسول الله ﷺ قال على المنبر إمامكم من بعدى على بن ابى طالب وهو انصح لأمتى ﴿﴾ ثم قام ابو أبو ايوب الانصارى فقال اتقوا الله في اهل بيت نبيكم وردوا هذا الامر اليهم

پھر خزیمہ ذو شہادتین اٹھا اور اس نے کہا اے ابوبکر کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کوئی نہیں تھا اور رسول اللہ ﷺ نے میری شہادت ﴿بغیر دوسرے آدمی﴾ قبول فرمایا ہے ابوبکر نے کہا کہ ہاں معلوم ہے تو خزیمہ نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے اھل بیت حق اور باطل کے درمیان فرق کرینگے اور یہی ائمہ ہونگے جنکی اقتدا کیجاتی ہے ﴿﴾ پھر ابو الہیثم بن تیہان اٹھا اس نے کہا کہ میں نبی ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ اس نے علی کو قائم ﴿مقام﴾ بنایا اور انصار نے کہا کہ اسکو خلافت کے لئے قائم مقام بنایا اور بعض نے کہا کہ اسکو قائم مقام اس لئے بنایا کہ لوگوں کو بتایا کہ جسکا رسول اللہ ﷺ مولی ہو تو یہ علی اسکا ولی ہے پھر سہل بن حنیف اٹھا اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی حالت میں سنا جب اپ منبر پر بیٹھے تھے کہ اپ نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارا امام علی بن ابی طالب ہوگا اور یہ میری امت کے لئے زیادہ نصیحت کرنے والا ہے پھر ابو ایوب انصاری اٹھا اور اس نے کہا کہ اپنے نبی کے اہل بیت کے بارے اللہ سے خوف کرو اور یہ امر ﴿خلافت﴾ ان کو واپس کرو

ثم قام زید بن وهب الانصاری فقال فتکلم وقام جماعة بعده فتکلموا بنحو هذا من اصحاب رسول الله ﷺ ان ابا بکر جلس فی بیته ثلاثة ایام فلما کان الیوم الثالث اتاه عمر بن الخطاب وطلحة والزبیر وعثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وابو عبیدة بن الجراح ومع کل احد عشرة رجال من عشائرهم شاهرین السیوف فأخرجوه من منزله وعلا المنبر فقال قائل منهم والله لئن عاد منکم أحد فتکلم بمثل الذی تکلم به لنملأن اسیافنا منه فجلسوا فی منازلهم و لم یتکلم أحد بعد ذلك وروی ایضا فی الصفحة المطبوعة من المواضع المتقدمة الیه الإشارة من بحار الانوار ما یؤدی هذا الخبر بوجه ابسط عن احتجاج الطبرسی عن ابان بن تغلب قال قلت لأبی عبد الله جعفر بن محمد الصادق..................................

پھر زید بن وہب انصاری اٹھا پس کہا اور گفتگو کی اور اس کے بعد اصحاب رسول اللہ ﷺ سے جماعت اٹھی انہوں نے اس جیسے گفتگو کی اور ابوبکر تین دن تک گھر میں بیٹھے تھے تو تیسرے دن عمر بن خطاب وطلحہ وزبیر وعثمان بن عفان وعبدالرحمٰن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وابو عبیدہ بن الجراح اس کے پاس آئیں اور ہر ایک کے ساتھ دس آدمی اپنے قبیلے سے تلوار نکالکر کے آئیں اور ابوبکر کو گھر سے نکالا اور منبر پر چڑھا تو ان میں سے ایک کہنے والا نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر تم سے کوئی واپس ہوا اور ایسے گفتگو کی جیسے کی گئی ہے تو ہم ان سے اپنی تلواریں بھر دینگے تو وہ اپنے گھر بیٹھ گئیں اور اس کے بعد کسی نے بات نہیں کی اور اسی طرح صفحہ مطبوعہ ۳۸ میں مواضع متقدمہ سے روایت ہے جسے بحار انور میں سے اشارہ کیا ہے اس سے زیادہ بسط کے ساتھ احتجاج طبرسی سے بروایت ابان بن تغلب خبر ذکر کیا ہے ابان کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ جعفر بن محمد صادق سے پوچھا ....

جعلت فداك هل كان احد في اصحاب رسول الله ﷺ أنكر على ابى بكر فعله وجلوسه في مجلس رسول الله ﷺ فقال نعم كان انكر على ابى بكر اثنا عشر رجلا ﴿۱﴾

﴿۱﴾ طالع التفصيل في تنقيح المقال ۱ / ۱۹۸ و ۱۹۹ الفائدة الثانية عشرة من مقدمة الكتاب

﴿﴾ اقول ان ما قاله المامقاني باطل مردود من جهتين من جهة المتن ومن جهة الأسناد اما من جهة المتن فلأن قوله ان ابابكر غصب الخلافة فمردود عليه لأن على بن ابى طالب اقر بنفسه بأن ابابكر احق بالخلافة من كل احد ﴿ منه ومن غيره ﴾ كما ذكرنا فيما سبق وكذلك روى الحافظ الذهبي بإسناده عن الحسن انه قال لما قدم على البصرة قام اليه ابن الكواء وقيس بن عباد فقالا له الا تخبرنا عن مسيرك هذا الذى سرت فيه تتولى على الامة تضرب بعضهم ببعض اعهد من رسول الله ﷺ عهد اليك فحدثنا فأنت الموثوق المأمون على ما سمعت

﴿﴾ کہ میں تجھ پر فدا ہو جاؤں کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے ابوبکر کے فعل اور رسول اللہ ﷺ کے مجلس پر بیٹھنے پر انکار کیا ہے تو اس نے کہا ابوبکر پر بارہ آدمیوں نے انکار کیا ہے تفصیل تنقیح المقال ۱ / ۱۹۸ و ۱۹۹ مقدمہ کتاب بارھویں فائدہ میں مطالعہ کریں

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ مامقانی نے جو کہا ہے وہ متن اور اسناد دونوں جہتوں سے مردود ہے جہۃ متن سے اس لئے کہ یہ کہتا ہے کہ ابوبکر نے خلافت غصب کیا ہے حالانکہ یہ مردود ہے جیسا کہ گزر چکا ہے کیونکہ علی بن ابی طالب نے خود اقرار کیا ہے کہ ابوبکر اس سے اور اس کے سوا ہر ایک سے خلافت کا حقدار ہے اور اس طرح حافظ ذھبی اپنی اسناد سے حسن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب علی بصرۃ آیا تو ابن کواء اور قیس بن عباد اسکو کھڑے ہوئے اور دونوں نے کہا کہ ہم کو خبر اپ کے آنے سے نہیں دیتے ہو جس میں تو آئے ہو اور امت پر ولی مقرر ہوا ہے کہ بعض امت بعضوں کو مارتے ہیں کیا اپکے پاس رسول اللہ ﷺ سے کوئی عہد ہے تو اپ معتمد اور مامون ہیں ہمکو بیان کر جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ....

فقال أما أن يكون عندي عهد من النبي ﷺ في ذلك والله آن كنت أول من صدق به فلا أكون أول من كذب عليه ولو كان من النبي ﷺ عهد في ذلك ما تركت اخا بني تيم بن مرة وعمر بن الخطاب يقومان على منبره ولقا تلتهما بيدي ولو لم اجد إلا بردي هذا ولكن رسول الله ﷺ لم يقتل قتيلا ولم يمت فجاءة مكث في مرضه اياما وليالي يأتيه المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيأمر أبا بكر فيصلي بالناس وهو يرى مكاني ثم ياتيه المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيأمر أبابكر فيصلي بالناس وهو يرى مكاني ولقد أرادت امرأة من نسائه أن تصرفه عن ابي بكر فأبى وغضب و قال انتن صواحب يوسف مروا ابابكر يصلي بالناس فلما قبض الله نبيه نظرنا في امورنا فاخترنا لدنيانا من رضيه نبي الله لديننا وكانت الصلوة اصل الأسلام وهي اعظم الامر

تو اس ﴿علی﴾ نے کہا کہ جو نبی ﷺ کے ساتھ اس میں عہد ہے اللہ کی قسم کہ میں نبی ﷺ پر اول تصدیق کرنے والا ہوں تو میں اول تکذیب کرنے والا نہیں ہوتا ہوں اگر نبی ﷺ سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں بنو تیم بن مرۃ کا بھائی ﴿ابوبکر﴾ اور عمر کو منبر پر کھڑے ہوکر نہیں چھوڑتا اوران کے ساتھ لڑتا اگرچہ میرے پاس ایک چادر ہوتی لیکن رسول اللہ ﷺ اچانک نہ قتل ہوا ہے اورنہ وفات پاگئے ہیں بلکہ چند دن اور رات بیمار ہوئے تھے اور مؤذن اذان کے لئے آتے اور آذان دے دیتے اور آپ میرا مرتبہ دیکھتے اور اس کے باوجود آپ ابوبکر کو امر فرماتے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر مؤذن آتے اور نماز کے لئے آذان دیتے تو آپ ﷺ ابوبکر کو امر فرماتے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حالانکہ آپ میرا مرتبہ دیکھتے تو آپکی عورتوں میں سے ایک عورت نے ارادہ کیا کہ اپکو ابوبکر سے دوسرے آدمی کی طرف متوجہ کریں ﴿کہ وہ نماز پڑھائیں﴾ تو آپ ﷺ ناراض ہوئیں اور فرمایا تم صواحب یوسف جیسے ہیں ابوبکر کو امر کرو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وفات کیا تو ہم نے دنیا کو وہ پسند کیا جو نبی اللہ نے ہمارے لئے دین کے واسطے پسند کیا تھا اور نماز اسلام کا اصل اور اعظم الامر ....

وقوام الدين فبايعنا ابابكر وكان لذلك اهل لم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم نقطع منه البراءة فأديت ابا بكر حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه في جنوده وكنت آخذ اذا اعطاني وأغزو اذا غزاني واضرب بين يديه الحدود بسوطي فلما قبض ولاها عمر فاخذ بسنة صاحبه وما يعرف من أمره فبايعنا عمر لم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم نقطع البراءة منه فاديت الى عمر حقه وعرفت طاعته وغزوت معه في جيوشه وكنت اخذ اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني واضرب بين يديه الحدود فلما قبض تذكرت في نفسي قرابتي ومسابقتي وفضلي وأنا أظن أن لا يعدل بي ولكن خشي ان لا يعمل الخليفة بعده ذنبا الا لحقه في قبره فأخرج منها نفسه وولده ولو كانت محابات منه لآثر بها ولده

اور قوام الدین ہے تو ہم نے ابوبکر سے بیعت اس لئے کی کہ یہ اسکا اہل تھا اور ہم سے دو آدمیوں نے بھی خلاف نہیں کیا اور نہ بعضوں نے بعضوں پر شہادت دی ہے اور نہ اس سے ہم نے براءت کی ہے۔ تو ابوبکر کو ہم نے اسکا اپنا حق دیا اور اسکی تابعداری کو پہچان لیا اور جب جہاد کو بلاتا تو جہاد کرتا اور وہ جو دے دیتا تو وہ میں لیتا اور جب جہاد کے لئے کہتا تو میں جہاد کرتا اور اس کے سامنے حدود والے کوڑوں سے مارتا تو جب یہ وفات ہو گیا تو عمر خلافت کا ولی ہوا تو اس نے اپنے ساتھی ﷺ ابوبکر ﷺ کی سنت پر عمل کیا جو اس کے امر سے جانتے تھے تو ہم نے عمر سے بیعت کی اور ہم میں سے دو آدمیوں نے بھی خلاف نہیں کیا ہے اور نہ بعضوں نے بعضوں پر شہادت دی ہے اور نہ اس سے ہم نے براءت کی ہے اور عمر کو ہم نے اسکا اپنا حق دیا اور اسکی تابعداری کی اور اس کے فوجوں میں جہاد میں شرکت کرتا اور جو دیتا تو وہ میں لیتا اور جب جہاد کا حکم کرتا تو میں جہاد کرتا اور اس کے سامنے حدود والے کوڑوں سے مارتا تو جب یہ وفات ہوا تو میرے دل میں قرابت اور اسلام میں سبقت اور اپنی فضیلت آئی اور میرا گمان یہ تھا کہ میرے ساتھ کوئی برابر نہیں کیا جائے گا لیکن وہ اس سے ڈر گیا کہ خلیفہ اس کے بعد کوئی گناہ کرے تو اسکو قبر میں لاحق ہوگا تو اس نے اپنے آپکو اور اپنے بیٹے کو اس سے نکالدیا اگر یہ خلافت اسکو پسند ہوتی تو اپنے بیٹے کو منتخب کر لیتا



= فبرئي منها الى رهط فلما اجتمع الرهط تذكرت في نفسي قرابتي ومسابقتي وفضلي وأنا ظن أن لا يعدلوا بي فأخذ عبد الرحمن مواثقنا على ان نسمع ونطيع لمن ولاه امرنا ثم اخذ بيد ابن عفان فضرب بيده فنظرت في امرى فإذا طاعتي قد سبقت بيعتي واذا ميثاقي قد اخذ لغيرى فبايعنا عثمان فأديت له حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه في جيوشه وكنت اخذ اذا أعطاني واغزو اذا غزاني زاضرب بين يديه الحدود بسوطي فلما اصيب نظرت في امرنا فاذا الخليفتان الذان اخذا ها بعهد رسول الله ﷺ اليهما بالصلوة قد مضيا وهذا الذى قد اخذ له الميثاق قد اصيب فبايعني اهل الحرمين واهل هذين المصرين

طالع التفصيل في تاريخ الأسلام ٦٣٩ الى ٦٤٣ عهد الخلفاء الراشدين

تو اس سے اس نے برائت حاصل کی اور معاملہ قریش کے چھ آدمیوں کی طرف چلا گیا اور ان میں سے میں بھی ایک تھا تو میں نے اپنے دل میں قرابت اور اسلام میں سبقت اور فضیلت یاد کی اور میرا گمان یہ تھا کہ میرے ساتھ کوئی برابر نہیں کرینگے پس عبدالرحمٰن نے ہم سے عہد لیا کہ ہم اسکی بات سن لینگے اور جسکو اس نے ہمارے امر کا ولی بنایا تو ہم مان لینگے تو اس نے ابن عفان کا ہاتھ پکڑ کر کے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تو میں نے اپنے امر میں دیکھا تو میری طاعت بیعت سے پہلے تھی اور عہد ہم سے کسی اور کے لئے لیا تھا تو ہم نے عثمان سے بیعت کی اور میں نے اسکا حق ادا کیا اور اسکی طاعت کو پہچان لیا اور اسکی فوج میں جہاد کیا اور جو اس نے دیا ہے تو میں نے لیا ہے اور جب جہاد کے بارے کہا ہے تو میں نے جہاد کیا اور اس کے سامنے کوڑوں سے حدود لگاتا تھا اور جب اسکو مصیبت پہنچی ﴿یعنی شہید ہو گیا﴾ تو میں نے اپنے امر میں دیکھا تو دونوں خلیفہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پر عہد لیا تھا تو وہ چلے گئیں اور یہ جس کے لئے عہد لیا گیا تھا تو یہ قتل کیا گیا تو میرے ساتھ اہل حرمین اور دونوں شہر والوں نے بیعت کی

اور تفصیل مطالعہ کریں تاریخ اسلام ۶۳۹ تا ۶۴۳ عہد خلفاء راشدین

== فعلم من هذا التفصيل ان علی بن ابی طالب اقر بنفسه بأن ابابكر لما قدمه النبی ﷺ فی حياته للصلوة مع انی كنت موجودا ولما رضيه النبی ﷺ لديننا فرضيناه للدنيانا وكذلك صرح علی بن ابی طالب بانه لم يختلف منا اثنان علی خلافته وكذلك اقر بخلافة عمر بن الخطاب وصرح بانه لم يختلف منا اثنان علی خلافته فما قاله الما مقانی كذب وزور فلا تغتر باقوال اعداء الصحابة رضی الله عنهم ﴿﴾ واما من جهة الأسناد ففيه ابن البرقی وان كان المراد منه احمد بن محمد البرقی فهو يروی عن الضعفاء طالع مجمع الرجال ۱ / ۱۳۹ فلا يحتج به وان كان المراد منه غيره فهو مجهول واما التهكی وخلف بن سالم فليس لهما الترجمة فی مجمع الرجال ولا فی تنقيح المقال ولا فی معجم رجال الحديث فهما ايضا مجهولان واما محمد بن جعفر فهو مشترك بين واحد وخمسين رجلا طالع معجم رجال الحديث ۱۵ / ۱۵۲ الی ۱۷۷ رقم الترجمة ۱۰۳۶۰ الی ۱۰٤۱۱ ....

تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ علی بن ابی طالب نے خود اقرار کیا ہے کہ ابوبکر کو نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں نماز کیلئے میری موجودگی میں آگے کیا ہے تو جب نبی ﷺ نے ہمارے لئے دین کے واسطے پسند کیا ہے تو ہم نے اسکو دنیا کے لئے پسند کیا اور علی نے یہ تصریح بھی فرمائی ہے کہ اسکی خلافت پر ہم سے دو آدمیوں نے بھی خلاف نہیں کیا ہے اور خلافت عمر بن الخطاب پر اقرار کیا ہے تو جو مامقانی نے کہا ہے وہ جھوٹ اور بہتان ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے دشمنوں کے اقوال پر دھوکہ نہ ہو جا اور مامقانی نے جو کہا ہے وہ اسناد کی وجہ سے اس لئے باطل ہے کہ اس میں ابن برقی ہے اگر مراد اس سے احمد بن محمد برقی ہو تو ضعفاء سے رایت کرتا تھا مطالعہ کریں مجمع الرجال ۱ / ۱۳۹ تو اس سے استدلال صحیح نہیں اگر کوئی اور مراد ہو تو وہ مجہول ہے اور تہکی اور خلف بن سالم تو ان کا ترجمہ نہ مجمع الرجال میں ہے اور نہ تنقیح المقال اور نہ معجم رجال الحدیث میں ہے تو یہ دونوں مجہول ہیں اور محمد بن جعفر تو ۵۱ آدمیوں کے درمیان مشترک ہے مطالعہ کریں معجم رجال الحدیث ۱۵ / ۱۵۲ تا ۱۱۷۷ رقم الترجمۃ ۱۰۳۶۰ تا ۱۰۴۱۱ ....

وأما الثقات فقليل منهم ولا يعلم مَنِ المراد ههنا فهو ايضا مجهول واما عثمان بن المغيرة فهو ايضا مجهول ليس له ترجمة في الكتب المتقدمة للشيعة فهذا الأسناد ظلمات بعضها على بعض فلا يصح منه الأستدلال

﴿﴾ اقول ولله الحمد و اشكره شكرا كثيرا باني لما كتبت هذا التحقيق فوجدت تا ئيدا وشاهدا قويا من كتب الشيعة حيث قال السيد ابو القاسم الموسوى الشيعى زيد بن وهب له كتاب خطب امير المؤمنين عليه السلام وعده البرقي ايضا في اصحاب امير المؤمنين روى الصدوق في الخصال في ابواب الاثنى عشر الحديث بأسناده الى زيد على ابى بكر اثنى عشر رجلا من المهاجرين والانصار الا ان في السند عدة مجاهيل وطريق الشيخ اليه ضعيف بعدة مجاهيل معجم رجال الحديث ۷ / ۳۶۰ و ۳۶۱ رقم ٤٨٨٨ فلما اقر الشيعى بان هذا الحديث مشتمل على عدة مجاهيل فقول المامقانى من الخرافات مردود على العليل .

اور ان میں ثقات تھوڑے ہیں اور یہاں معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون مراد ہے تو یہ بھی مجہول ہے اور عثمان بن مغیرہ بھی مجہول ہے اور کتب سابقہ میں اس کا ترجمہ نہیں تو یہ اسناد اندھیروں پر اندھیرے ہیں تو اس سے استدلال صحیح نہیں ﴿﴾ میں کہتا ہوں خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں الوہیت کے صفات اور میں اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر کرتا ہوں کہ میں نے جب یہ تحقیق لکھی تو مجھے شاہد قوی اور تائید شیعہ کی کتاب سے مل گئی جیسا کہ سید ابو القاسم موسوی کہتا ہے زید بن وہب امیر المؤمنین کے خطبوں سے اس کے پاس کتاب تھی اور برقی نے امیر المؤمنین کے اصحاب سے شمار کیا ہے اور صدوق نے خصال میں بارہ اشخاص کے متعلق حدیث ذکر کیا ہے جسکی اسناد زید کو پہنچائی ہے کہ بارہ مہاجرین اور انصار نے ابو بکر کی خلافت پر انکار کیا ہے مگر اسکی اسناد میں کافی مجہول راوی ہیں اور شیخ کا طریقہ مجہول راویوں کی وجہ سے اسکو ضعیف ہے معجم رجال الحدیث ۷/ ۳۶۰و۳۶۱ رقم ۴۸۸۸ توجب شیعی خود اقرار کرتا ہے کہ اسکی اسناد مجہول راویوں پر مشتمل ہے تو مامقانی کا قول خرافات سے ہے علیل پر مردود ہے ....

افتراء السيد على حيدر على النبي ﷺ بانه لقب ابابكر بالمشرك

﴿۳۳﴾ ﴿ تعريبه ﴾ قال السيد على حيدر بن على اظهر بأن النبي ﷺ قال لأبي بكر ثكلتك امك الشرك اخفى فيكم من دبيب النمل ﴿ بحوالة الدر المنثور ٤ / ١٥٤ ثم يقول ﴾ فيعلم من قول النبي ﷺ بأنه لقب ابابكر بالمشرك والكافر ﴿۱﴾

﴿۱﴾ اصلاح رقم ۱ جريدة المحرم ١٣٥٦ھ ص ٦

﴿ ﴾ اقول ان الأمام السيوطي ذكر تحت قوله تعالى ﴿ ام جعلوا لله شركاء خلقوا كخلقه ﴾ الرعد ١٦ ويقول اخرجه ابن المنذر وابن ابي حاتم عن ابن جريج في قوله تعالى ﴿ ام جعلوا لله شركاء ﴾ اخبرني ليث بن سليم عن ابن محمد عن حذيفة بن اليمان عن ابي بكر ﴿ وفيه ﴾ ان النبي ﷺ قال الشرك فيكم اخفى من دبيب النمل ....

سید علی حیدر کی افتراء نبی ﷺ پر کہ آپ نے ابوبکر کو مشرک کا لقب دیا ہے

﴿ ﴾ سید علی حیدر علی اظہر کہتا ہے کہ نبی ﷺ نے ابوبکر کو فرمایا اے ابوبکر تمہاری ماں تم پر ماتم کریں تم لوگوں میں شرک چیونٹی کے چال سے زیادہ مخفی ہے بحوالہ در منثور ۴/۱۵۴ پھر کہتا ہے نبی ﷺ کے اس قول سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اپ نے ابوبکر کو مشرک اور کافر کا لقب دیا ہے اصلاح رقم ۱ مطبوعہ محرم ۱۳۵۶ھ صفحہ ۶ ﴿ ﴾ میں کہتا ہوں کہ امام سیوطی اس ایات ﴿ ام جعلوا لله شركاء خلقوا كخلقه ﴾ رعد ۱۶ کے تحت لکھتے ہیں کہ ابن منذر اور ابن ابی حاتم ابن جریج سے اس ایات ﴿ ام جعلوا الله شركاء ﴾ کے تحت اخراج کرتے ہیں کہ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے لیث بن ابی سلیم نے خبر دیا ہے ابن محمد سے اور وہ حذیفہ بن یمان سے اور وہ ابوبکر سے روایت کرتے ہیں ﴿ اور اس میں ہے ﴾ کہ ابوبکر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے

= قال ابوبكر يا رسول الله هل الشرك الا ما عبد من دون الله او ما دعى مع الله قال ثقلت امك الشرك فيكم اخفى من دبيب النمل الا اخبرك بقول يذهب صغاره وكباره او قال صغيره وكثيره قال بلى ﴿قال﴾ تقول كل يوم ثلاث مرات اللهم انى اعوذ بك أن أشرك بك وأنا أعلم وأستغفرك لما لا اعلم ﴿الدر المنثور ٤ / ١٥٤

اقول وبا الله استعين اعوذ بالله من شر المفترى الرافض وان ما قا له الرافضى باطل مردود بوجوه ﴿١﴾ اما اولا فانه افترى على النبي ﷺ بأنه لقب ابابكر بالكافر والمشرك مستدلا بهذ الحديث المنكر كما لا يخفى على العقلاء لأنه ليس فيه ادنى اشارة بانه عليه السلام لقب ابابكر بالمشرك سبحانك هذا بهتان عظيم ﴿٢﴾ واما ثانيا ففى هذا الحديث المنكر الشرك فيكم اخفى من دبيب النمل وفيكم صيغة جمع وابوبكر مفرد فكيف يثبت الرافضى شرك ابى بكر من دليل عام اعاذنا الله من خرافات اعداء الصحابة ....

ابوبکر نے فرمایا کہ یارسول اللہ شرک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کسی کی عبادت کیجائے یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو پکارا جائے آپ نے فرمایا تجھ پر ماں ماتم کریں تم لوگوں میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے خبر دار میں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ چھوٹے اور بڑے گناہ سارے اس سے زائل ہو جاتے ہیں ابوبکر نے فرمایا کہ ہاں آپ بتاویں ﴿آپ نے فرمایا﴾ کہ ہر روز تین مرتبہ یہ دعا پڑھو اے اللہ میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے ساتھ کسی کو جان بوجھ کر شریک کروں اور تجھ سے بخشش مانگتا ہوں جو میں نہیں جانتا ﴿در منثور ۴ / ۱۵۴﴾ میں کہتا ہوں خاص اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس مفتری رافضی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جو رافضی نے کہا ہے وہ چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ اس نے نبی ﷺ پر افتراء کیا ہے کہ آپ نے ابوبکر کو مشرک سے لقب دیا ہے پاکی ہے تیرے لئے یہ تو بڑا بہتان ہے دوم اس منکر حدیث میں الشرک فیکم جمع کا صیغہ ذکر ہے اور ابوبکر تو ایک ہے تو ابوبکر کا شرک دلیل عام سے رافضی کس طرح ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو پناہ دے صحابہ کرام کے دشمنوں کے خرافات سے

﴿۳﴾ واما ثالثا فلو قال النبي ﷺ لأبي بكر الصديق بأنك مشرك او كافر العياذ بالله لثبت مطلوب الرافضي والا دعواه بمعرض عن الدليل ﴿٤﴾ واما رابعا ولو قال النبي ﷺ لأبي بكر بأن الشرك فيكم اخفى من دبيب النمل لكن ومع هذا علّمه الدعاء لمحو الشرك بأنه يمحو صغيره وكبيره ولما محى الذنب لأجل التوبة فما ورد اعتراض الرافضي الخبيث لأن التائب من الذنب كمن لا ذنب له ﴿٥﴾ واما خامسا ولو يستدل الرافضي من هذا الحديث المنكر لشرك ابي بكر فكذلك يثبت منه شرك علي بن ابي طالب ايضا لعدم وجود الأستثناء فيه لأن فيكم صيغة جمع شاملة لجميع الصحابة رضي الله عنهم فأين المفر ﴿٦﴾ واما سادسا ففيه ليث بن ابي سليم وقال الحافظ ابن حبان ليث بن ابي سليم كان من العباد ولكن اختلط في آخره حتى كان لا يدري ما يحدث به فكان يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل ويأتي عن الثقات بما ليس من احاديثهم تركه يحي القطان وابن مهدي واحمد بن حنبل ويحي بن معين ....

﴿۳﴾ سوم اگر نبی ﷺ ابو بکر صدیق کو ﴿العیاذ باللہ﴾ یوں فرماتے کہ تو مشرک اور کافر ہے تو رافضی کا مطلوب ثابت ہوتا ورنہ اسکا دعوی دلیل سے کنارہ پر ہے چہارم اگر نبی ﷺ نے ابو بکر کو فرمایا کہ شرک تم میں چیونٹی سے زیادہ مخفی چلتا ہے تو اسکے مٹانے کیلئے دعا بھی بتائی کہ اس دعاء سے چھوٹے اور بڑے گناہ ختم ہوجاتے ہیں تو جب دعاء سے چھوٹے اور بڑے گناہ ختم ہو جاتے تو رافضی کا اعتراض وارد نہیں ہوا کیونکہ جس نے توبہ کیا گویا کہ اس نے گناہ نہیں کیا اور پنجم اگر رافضی اس منکر حدیث سے ابو بکر کا شرک ثابت کرتا ہے تو اسی طرح اس سے شرک علی بن ابی طالب ثابت ہوتا ہے کیونکہ حدیث میں تو اسکی استثناء نہیں اس لئے کہ اس میں تو فیکم جمع کا صیغہ ہے اور ششم اس حدیث میں لیث بن ابی سلیم ہے اور حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ عبادت گزاروں سے تھا پھر اس کا حافظہ خراب ہوا اور اسکو پتہ نہیں لگتا تھا کہ کیا بیان کرتے ہیں اور اسانید میں ردوبدل کرتا تھا اور مرسل روایت کو مرفوع بیان کرتا اور ثقہ راویوں سے وہ احادیث بیان کرتا جو ان سے نہیں تھیں اور اسکو یحي قطان اور احمد بن حنبل اور یحي بن معین نے چھوڑا ہے

= وقال جعفر بن ابان الحافظ سألت أحمد بن حنبل عن ليث بن ابی سليم فقال ضعيف الحديث جدا كثير الخطاء طالع التفصيل فی كتاب المجروحين ۲ / ۲۳۱ الی ۲۳٤ اقول لا شك فيه بأنه ضعيف مضطرب الحديث لا تقوم به الحجة وليس بالقوی و سيء الحفظ وكثير الغلط ومنكر الحديث وليس بحجة ومجمع علی ضعفه طالع التفصيل فی الكتب التالية سير اعلام النبلاء ٦ / ۱۷۹ الی ۱۸٤ + الجرح والتعديل ۲ / ۱۷۷ الی ۱۷۹ + الضعفاء والمتروكين لأبن الجوزی ۳ / ۲۹ + الضعفاء الكبير ٤ / ۱٤ للعقيلي + ديوان الضعفاء رقم الترجمة ۳۵۰۳ + ميزلان الأعتدال ۳ / ٤۲۰ + احوال الرجال للجوزجانی رقم الترجمة ۱۳۲ + العلل ومعرفة الرجال ۲ / ۳۷۹ للأمام احمد بن حنبل + تهذيب التهذيب ۸ / ٤٦۵ الی ٤٦۸ + تهذيب الكمال ۲٤ / ۲۷۹ الی ۲۸۸ + طبقات ابن سعد ٦/ ۳٤۹ + المغنی فی ضعفاء الرجال ۲ / رقم الترجمة ۵۱۲٦ + شذرات الذهب ۱ / ۲۰۷ وغيرها فعلی كل حال هذا حديث منكر مردود لا يثبت منه مطلوب الرافضی المغضوب ﴿۷﴾ واما سابعا فان الليث بن ابی سليم مجهول عند الشيعة كما مر بحوالة مجمع الرجال ۵ / ۸۲ والأستدلال من حديث المجهول مردود ﴿۸﴾ واما ثامنا فانه اختلط عند الشيعة ايضا ويصعد المنارة فی ارتفاع النهار ويؤذن ويزعم

اور حافظ جعفر بن ابان کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے لیث بن ابی سلیم کے بارے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ سخت ضعیف اور کثیر الخطاء ہے تفصیل کتاب المجروحین ۲ / ۲۳۱ تا ۲۳۴ مطالعہ کریں ﴿۶﴾ میں کہتا ہوں کہ اس میں شک اور شبہ نہیں کہ یہ مضطرب الحدیث لیس بالقوی اور سیء الحفظ اور کثیر الغلط اور منکر الحدیث اور لیس بحجۃ ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے اور تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں اعادہ کی ضرورت نہیں اور ہفتم لیث بن ابی سلیم شیعہ کے نزدیک مجہول ہے جیسا کہ حوالہ مجمع الرجال ۵ / ۸۲ گزرا ہے اور مجہول کی حدیث سے استدلال کرنا مردود ہے اور ہشتم اسکا حافظہ شیعوں کے نزدیک بھی خراب ہوا تھا اور منارہ کو چڑھ کر کے زوال سے پہلے آذان دیتا اور گمان یہ کرتا ....

صيرورة الزوال كما مر بحوالة تنقيح المقال ٢ / ٤٤ طالع التفصيل في صفحة ١٠٧ من هذا الكتاب ﴿ ٩ ﴾ واما تاسعا فان الليث بن ابى سليم يروى عن ابن محمد وهو القاسم بن محمد بن ابى بكر الصديق رضى الله عنه وهو توفى ١٠١ و ١٠٢ وقال ابن حيثمة عن يحي بن معين توفى ١٠٦ ھ وزاد بعضهم وهو ابن سبعين سنة طا لع التهذيب ٨ / ٣٣٣ الى ٣٣٥ وتهذيب الكمال ٢٣ / ٤٢٧ وابن محمد يروى هذا الحديث عن حذيفة رضى الله عنه واما حذيفة بن يمان صاحب سر رسول الله ﷺ تو فى ٣٦ كما فى سير اعلام النبلاء ٢ / ٣٦١ و ٣٦٩ فيعلم من هذا بان ابن محمد قاسم بن محمد ولد بعد وفاة حذيفة اما بعد خمس سنوات او اربع سنوات بناء على اختلاف فى وفاتة فكيف يعقل بانه يروى عن حذيفة فهذا دليل واضح بان هذا الحديث باطل مردود ولا اساس له فيعلم منه بأن هذا من منكرات ليث بن ابى سليم فلا يثبت منه مطلوب الرافضى اللئيم ﴿ ١٠ ﴾ واما عاشرا ففيه ابن جريج وهو عبد المالك بن عبد العزيز بن جريج وهو ايضا مختلف فيه طالع تهذيب الكمال ١٨ / ٣٣٨ الميزان ٢ / ٦٥٩ + سير اعلام النبلاء ٦ / ٣٢٥ + التهذيب ٦ / ٦٠٢ وغيرها فعلى كل حال هذا الحديث ظلمات بعضها فوق بعض فاستدلال الرافضى من هذا الحديث باطل مردود

کہ زوال ہو چکا ہے جیسا کہ بحوالہ تنقیح المقال ۲ / ۴۴ گزر چکا ہے تفصیل اس کتاب صفحہ ۱۰۷ میں مطالعہ کریں اور نہم ابن محمد قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ۱۰۱ یا ۱۰۲ میں ہوئی ہے اور بعض زیادہ کرتے ہیں کہ اسکی عمر ستر سال تھی مطالعہ کریں تھذیب التہذیب ۸ / ۳۳۸ اور تہذیب الکمال ۲۳ / ۴۲۷ اور ابن محمد یہ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور حذیفہ بن یمان صاحب سر رسول اللہ ﷺ ۳۶ میں وفات پاگئے ہیں جیسا کہ سیر اعلام النبلاء ۲ / ۲۶۱ میں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ ابن محمد بناء بر اختلاف وفات حضرت حذیفہ کی وفات کے پانچ سال یا چار سال بعد پیدا ہوا ہے تو یہ کس طرح عقل تسلیم کرتی کہ یہ حضرت حذیفہ سے روایت کرتے ہیں تو یہ اس پر دلیل واضح ہے کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے اور یہ لیث بن ابی سلیم کے منکرات سے ہے اور دہم اس میں ابن جریج ہے اور یہ بھی مختلف فیہ راوی ہے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں بہر حال یہ حدیث اندھیروں پر اندھیرے ہیں تو رافضی کا استدلال اس سے باطل ہے

فتوى علي حيدر علي عمر بن الخطاب انه مستحق اللعنة

﴿۳۴﴾ تعريبه ﴾ قال السيد على حيدر المذكور لعنة الشيعة على اعداء الله ورسوله جزأ من الأيمان و العمل بكل حرف من القرآن فرض على جميع الشيعة ولو كانت اللعنة على جماعة فى القرآن فالشيعة مضطرون ان يلعنوا عليها مثلا ان الله سبحانه يقول فنجعل لعنة الله على الكاذبين ويجىء فى صحيح البخارى فى حق عمر عن عائشة زوج النبى ﷺ ان رسول الله مات وابوبكر بالسنح فقام عمر يقول و الله ما مات رسول الله ﷺ ان عائشة زوجة الرسول تقول بأنه عليه السلام مات وابوبكر ايضا يقول بانه عليه السلام مات فعمر ليس بصادق فى هذا لقول ....

علی حیدر کا فتویٰ کہ عمر بن الخطاب لعنت کا مستحق ہے

﴾ سید علی حیدر مذکور کہتا ہے دشمنان خدا اور رسول پر لعنت کرنا شیعوں کا جزأ ایمان ہے قرآن مجید کے ہر حرف پر عمل کرنا کل شیعوں کا فرض ہے لہٰذا اگر قرآن مجید میں کسی پر لعنت کی گئی ہو تو شیعہ بھی مجبور ہیں ان پر لعنت کریں مثلاً خدا فرماتا ہے فنجعل لعنة الله على الكاذبين ہم لوگ جھوٹوں پر خدا کی لعنت کرتے ہیں اور حضرت عمر کے بارے میں خود صحیح بخاری میں لکھا ہے حضرت رسول خدا کی زوجہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ رسول خدا جب انتقال کر گئے اور حضرت ابوبکر سخ میں تھے تو حضرت عمر کہتے تھے کہ خدا کی قسم رسول اللہ مرے نہیں حالانکہ حضرت عائشہ صاف صاف فرماتی تھیں کہ رسول مر گئے ہیں اور حضرت ابوبکر بھی سنتے ہی کہہ دیا کہ رسول مر گئے تو حضرت عمر اس قول میں کہ رسول اللہ مرے نہیں سچے نہیں تھے

وقد ذكر فيما سبق لعنة الله على الكاذبين فنتيجته سهل بأن عمر لأجل القسم لأى شيء مستحق عند الله ﴿۱﴾

﴿۱﴾ جريدة اصلاح رقم ۲ صفحة ۳ معها مختصر تاريخ الأئمة

﴿ ﴾ اقول ان ما قاله على حيدر باطل مردود بوجوه اما اولا انه قال بان عمر كذب لأنه يقسم بان النبى ﷺ ما مات مع ان عائشة زوج النبى ﷺ قالت بانه ﷺ مات وقال ابوبكر بانه ﷺ مات و عمر يكذب وينكر عن موته عليه السلام مع ان الكاذب هو الذى يعلم بان مايقوله كذب وخلاف الحقيقة كما فى لسان العرب ۱ / ۷۰۹ واما ههنا فما علم عمر بانه ﷺ توفى واما عائشة زوجة النبى ﷺ فأنها رأته بانه عليه السلام توفى لأنه عليه السلام فى بيتها واما ابوبكر فانه دخل البيت ورأى النبى ﷺ بانه توفى وقبل وبكى واما عمر فهو كان خارجا من البيت فلا يقال له بانه كذب بل اطلاق الكذب عليه كذب وعداوة...............................

اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت اوپر مذکور ہو چکی ہے اب نتیجہ آسان ہے کہ حضرت عمر اپنے قسم کھانے پر خدا کی کس چیز کے مستحق تھے اصلاح رقم ۲ صفحہ ۳ معہ مختصر تاریخ الائمۃ

﴿ ﴾ میں کہتا ہوں کہ جو علی حیدر نے کہا ہے وہ چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ یہ کہتا ہے کہ حضرت عمر نے جھوٹ کہا ہے کہ اس نے قسم کھا کر کہا کہ نبی ﷺ نہیں مرے حالانکہ عائشۃ زوج النبی ﷺ فرماتی تھیں کہ آپ ﷺ مرے ہیں اور ابوبکر کہتے تھے کہ آپ ﷺ مرے ہیں اور عمر جھوٹ کہتے تھے کہ آپ ﷺ نہیں مرے ہیں حالانکہ جھوٹا وہ ہوتا ہے کہ اسکو معلوم ہو کہ جو یہ کہتا ہے وہ خلاف حقیقت ہے جیسا کہ لسان العرب ۱/۷۰۹ میں ہے اور یہاں حضرت عمر کو معلوم نہیں تھا کہ آپ ﷺ وفات ہو گئے ہیں اور حضرت عائشۃ زوج النبی ﷺ نے دیکھا کہ آپ وفات ہو چکے ہیں کیونکہ آپ اس کے گھر میں تھے اور حضرت ابوبکر تو گھر داخل ہوئے اور نبی ﷺ کو دیکھا کہ وفات ہو گئے ہیں اور بوسہ کر کے رو گئے اور حضرت عمر تو گھر سے بیرون تھے تو اسکو جھوٹ نہیں کہا جاتا ہے بلکہ اس پر جھوٹ کا اطلاق جھوٹ اور دشمنی ہے

﴿۲﴾ واما ثانيا فانه قال العمل بكل حرف من القرآن فرض على جميع الشيعة فهذا كذب ولعنة الله على الكاذبين لأن القرآن الكريم المتدوال بين المسلمين فهو عندهم محرف كما سيجيء تصريحات الشيعة فكيف يقول العمل على كل حرف من القرآن فرض واما قرآن الشيعة فهو مع الأمام الثانى عشر الغائب فى الغار وليس مع الشيعة قرآن فكيف يعمل بكل حرف من القرآن فعلم منه بانه كذب فاللازم عليه وعلى جميع الشيعة ان يلعنوا عليه لأنه يقول من كانت عليه اللعنة فى القرآن فالشيعة مضطرون ان يلعنوا عليه فعليهم ان يلعنوا عليه

﴿۳﴾ واما ثالثا لو يعمل بقوله فينبغى له ان يلعن على نفسه و كذلك تلعن الشيعة عليه لأنه يقول ان المؤرخين يقول لأبى بكر بانه كان سبابا كما سيجيء وهو كذب فلعنة الله على الكاذبين لأنه افترى على المؤرخين ليس فى كتاب واحد من كتب التواريخ فى حق ابى بكر رضى الله عنه بانه كان سبابا فانه قد كذب فلعنة الله على الكاذبين ....

﴿۲﴾ اور دوم اس نے کہا ہے کہ قرآن کے ہر حرف پر عمل کرنا تمام شیعہ پر فرض ہے یہ اس نے جھوٹ کہا ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت کیونکہ جو قرآن کریم مسلمانوں کے پاس موجود ہے یہ تو ان کے نزدیک محرف ہے جیسا کہ شیعوں کی تصریحات آجائینگے تو یہ کس طرح قرآن کے ہر حرف پر عمل کرنا شیعوں پر فرض سمجھتا ہے اور شیعوں کا قرآن وہ تو بارھویں امام جو کسی غار میں غائب ہے اس کے پاس ہے تو قرآن کے ہر حرف پر کیسا عمل کرے گا تو اس سے معلوم ہوا کہ اس نے جھوٹ کہا تو اس پر اور تمام شیعوں پر لازم ہے کہ اس پر لعنت کریں کیونکہ اس نے خود کہا ہے کہ جس جماعت پر قرآن میں لعنت ہو تو شیعہ اس پر لعنت کرنے سے مجبور ہیں تو ان پر لازم ہے کہ اس پر لعنت کریں کیونکہ اس نے جھوٹ کہا ہے ﴿۳﴾ سوم اگر یہ اپنے قول پر عمل کرتا ہے تو اسکو خود بھی اور شیعیوں کو بھی چاہئے کہ اس پر لعنت کریں کیونکہ اس نے کہا ہے کہ مؤرخین ابوبکر کو گالیاں بکنے والا کہتے ہیں حالانکہ یہ جھوٹ ہے تواریخ کی کسی کتاب میں حضرت ابوبکر کے بارے یہ نہیں لکھا ہے کہ وہ گالیاں بکنے والا تھا تو اس نے جھوٹ کہا اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت

==﴿٤﴾ واما رابعا فانه يقول من كان عليه اللعنة في القرآن فالشيعة مضطرون ان يلعنوا عليه وان كان صادقا في هذا القول فعليهم ان يلعنوا على ابي جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ٣٢٩ ھ لأنه يقول عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد البرقي عن جعفر بن المثنى الخطيب قال كنت بالمدينة وسقف المسجد الذي يشرف على القبر قد سقط والفعلة يصعدون وينزلون ونحن جماعة فقلت لأصحابنا من منكم له موعد يدخل على ابي عبد الله عليه السلام فقال مهران بن ابي نصر أنا وقال اسماعيل بن عمار الصيرفي أنا فقلنا لهما سلاه لنا عن الصعود لنشرف على قبر النبي ﷺ فلما كان من الغد لقد لقينا هما فاجتمعنا جميعا فقال اسماعيل قد سألناه لكم عما ذكرتم فقال ما احب لأحد منهم ان يعلوا فوقه ولا آمنه أن يرى شيئا يذهب منه بصره او يراه قائما او يراه ....

﴿﴾ اور چہارم یہ کہتا ہے کہ جس پر قرآن میں لعنت ہو تو شیعہ اس پر لعنت سے مجبور ہے اگر یہ اس قول میں صادق سچا ہے تو ان تمام شیعیوں پر لازم ہے کہ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی پر لعنت کریں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب احمد بن محمد برقی سے اور وہ جعفر بن مثنی خطیب سے روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ ﴿منورہ﴾ میں تھا اور مسجد کا چھت جو قبر پر تھا گر گیا تھا اور کام کرنے والے اوپر چھڑتے اور نیچے اترتے تھے اور ہم جماعت چند افراد تھیں تو میں نے اپنے اصحاب کو کہا کہ جنکا تم میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے آج رات تاریخ ہو تو وہ اس کے پاس جائیں تو مہران بن ابی نصر نے کہا کہ میرا تاریخ ہے اور اسماعیل بن عمار نے کہا کہ میرا تاریخ ہے تو ہم نے ان دونوں سے کہا کہ ہمارے لئے اوپر چھڑنے کے لئے پوچھو تاکہ ہم نبی ﷺ کی قبر دیکھنے سے مشرف ہو جائیں تو جب صبح ہوئی تو ان سے ملیں اور وہاں جمع ہو گئیں تو اسماعیل نے کہا کہ تم نے کہا تھا ہم نے تمہارے واسطے پوچھا اور اس نے کہا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ اوپر چڑھ جائیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایسی چیز دیکھ لیں کہ اسکی وجہ سے اسکا نظر ختم ہو جائے یا نبی ﷺ کو کھڑے ہونے کی حالت میں دیکھ لیں یا نبی ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھ لیں ....

= مع بعض ازواجه ﷺ كما فى الأصول من الكافى ١ / ٣٧٦ والنسخة الأخرى ١ / ٤٥٢ مع الفروع و الروضة ﴿ ومن كان له عقل سليم فهو يعلم بعلم اليقين بأنه هذا كذب فلعنة الله على الكاذبين ولما اقر به على حيدر بان الشيعة مضطرون ان يلعنوا على من لعنه فى القرآن فعليه ان يلعن على الكلينى لأن القبر ليس محلا للجماع مع ازواجه المطهرات فا لله ينزل عليه آفة من الآفات وهو لا يستحى ان يذكر هذا الحديث فى الأصول من الكافى الذى كان عند الشيعة ارفع من البخارى ﴿٥﴾ واما خامسا ان كانَ هو صادقا فى مقالته فعليه ان يلعن على الكلينى حيث يقول ابو جعفر ان الأرض كلها للإمام عليه السلام كما فى الأصول من الكافى كتاب الحجة ١ / ٣٦٦ والنسخة الأخرى ١ / ٤٠٧ مع الفروع والروضة مع ان الله سبحانه يقول ﴿ان الارض لله ﴾ الأعراف ١٢٨ ﴿ وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ولله ميراث السموات والأرض ﴾ ال عمران ١٨٠ طالع الحديد ١٠ ﴾ فقد كذب الكلينى فهو مستحق اللعنة كما اقربه الرافضى

کہ نبی ﷺ بعض ازوج سے ﴿ہمبستری کر رہا﴾ ہو جیسا کہ اصول کافی ۱ / ۳۷٦ اور دوسر نسخہ ۱ / ۴۵۲ میں ہے اور جو شخص عقل سلیم رکھتا ہو تو وہ علم یقینی سے جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت تو اس نے کہا تھا کہ شیعہ مجبور ہیں کہ ان پر لعنت کریں جس پر قرآن میں لعنت ہو تو اس پر لازم ہے کہ کلینی پر لعنت کریں کیونکہ قبر تو عورتوں کے ساتھ جماع کرنے کے لئے نہیں اللہ تعالیٰ اس پر آفاتوں سے آفت نازل کرے اس میں اتنی شرم نہیں کہ اسکو اصول کافی میں ذکر تے ہیں جس کو شیعہ بخاری سے بھی اوپر سمجھتے ہیں ﴿۵﴾ اور پنجم اگر یہ رافضی اپنی بات میں سچا ہو تو کلینی پر لعنت کریں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ باب اس میں ہے کہ تمام زمین امام علیہ السلام کی ہے اصول کافی ۱ / ۳٦٦ اور دوسر نسخہ ۱ / ۴۰۷ فروع اور روضہ کے ساتھ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿بیشک ہے زمین اللہ کی ﴾ اعراف ۱۲۸ ﴿ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اللہ وارث ہے آسمان اور زمین کا ﴾ ال عمران ۱۸۰ مطالعہ کریں حدید ۱۰ تو کلینی نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مستحق لعنت ہے جیسا کہ رافضی نے اقرار کیا ہے..............

=== واما سادسا فان كان الرافضي صادقا في دعواه فعليه ان يلعن على الكليني لأنه يقول باب ان الأئمة عليهم السلام يعلمون علم ما كان و ما يكون وانه لا يخفى عليهم الشيء صلوات الله عليهم كما في الأصول من الكافي ١ / ٢٦٠ كتاب الحجة مع الفروع والروضة لأن علم كان ما يكون صفة مختصة برب العالمين كما لا يخفى على من قرأ القرآن الكريم يقول الله سبحانه ﴿ وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو ﴾ الأنعام ٥٩ ﴾ وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ ولله غيب السموات والأرض ﴾ هود ١٢٣ طالع النحل ٧٧ وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ قل لا يعلم من في السموات والارض الا الله ﴾ النمل ٦٥ والآيات كثيرة طالع مختصرا البقرة ٣٣ الانعام ٧٣ التوبة ٩٤ يونس ٢٠ الرعد ٩ الكهف ٢٦ المؤمنون ٩٢ السجدة ٦ فاطر ٣٨ الزمر ٤٦ الحجرات ١٨ الحشر ٢٢ الجمعة ٨ التغابن ١٨ الجن ٢٦ ولا يمكن ان ذكر جميع الآيات التي تدل على نفي علم الغيب عن الأنبياء عليهم السلام لكني ذكرت اجمالا بان الكليني قد كذب واقر الرافضي باللعنة على من يكذب فعليه ان يلعن على الكليني والا فهو كذاب في دعواه فلعنة الله على الكاذبين

﴿﴾ اور ششم اگر رافضی اپنے دعوی میں سچا ہو تو کلینی پر لعنت کرے گا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ یہ باب اس میں ہے کہ ائمہ علیہم السلام کان اور مایکون کا علم جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں جیسا کہ اصول کافی ١ / ٢٦٠ میں ہے کیونکہ کان اور مایکون کا علم یہ صفت مختصہ رب العالمین ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ان پر جس نے قرآن کریم پڑھا ہو اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی کہ ان کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا ﴾ انعام ٥٩ ﴿﴾ اور اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ اور اللہ کے پاس چھپی بات آسمانوں کی اور زمین کی ﴾ ہود ١٢٣ مطالعہ کریں نحل ٧٧ اور اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ تو کہ خبر نہیں رکھتا جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں چھپی ہوئی چیز کی مگر اللہ ﴾ نمل ٦٥ آیات کریمہ بہت زیادہ ہیں مختصر مندرجہ بالا سورتوں میں دیکھ لیں اور یہ ممکن نہیں کہ میں تمام وہ آیات ذکر کروں جن میں انبیاء علیہم السلام سے علم غیب کی نفی کی گئی ہے لیکن میں نے اجمالا ذکر کیا کہ کلینی نے جھوٹ کہا ہے اور رافضی نے اقرار کیا تھا کہ جھوٹوں پر لعنت کرے تو اسکو چاہئے کہ کلینی پر لعنت کریں ورنہ یہ خود دعوی میں جھوٹا ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت

== ﴿تنبیه﴾ واما حدیث ابی جعفر الکلینی وفیه او یراه مع بعض ازواجه فحدیث باطل مردود اما اولا ففیه احمد بن محمد بن خالد بن عبد الرحمن بن علی البرقی وقال العلامة عنایت الله الشیعی وکان ثقة فی نفسه روی عن الضعفاء واعتمد المراسیل طالع التفصیل فی مجمع الرجال ١ / ١٤١ ﴿﴾ وقال العلامة عبد الله المامقانی الشیعی بعد التفصیل المذکور ومثله بعینه فی الفهرست ثم قال بحوالته وکان ثقة فی نفسه غیر انه اکثر الروایة عن الضعفاء واعتمد المراسیل ﴿ثم سعی المامقانی لتوثیقه ثم یقول﴾ غایة ما یقتضیه اعتماده علی المراسیل وروایات عن الضعفاء انما هو عدم الاعتماد علی مراسیله وعدم الحکم بصحة ما یصح عنه واما مسانیده بطرق الصحیحة فلا مانع من الاخذ بها بعد وثاقته ﴿ طالع تنقیح المقال ١ / ٨٢ باب احمد رقم ٤٩٦ ﴾ و اما ثانیا ففیه جعفر بن المثنی و قال المولی عنایت الله القهبانی الشیعی جعفر بن المثنی الخطیب مولی ثقیف کوفی واقفی کما فی مجمع الرجال ٢ / ٣٥

﴿تنبیہ﴾ میں کہتا ہوں کہ ابو جعفر کلینی کی حدیث میں ہے کہ یا نبی علیہ السلام کو بعض ازواج سے دیکھئے ﴿نعیاذباللہ﴾ تو یہ حدیث باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ اس میں احمد بن محمد بن خالد بن علی برقی ہے اور علامہ عنایت اللہ شیعی کہتا ہے کہ یہ اگرچہ فی نفسہ ثقہ ہے (لیکن) ضعفاء سے روایت کرتے ہیں اور مرسل روایات پر اعتماد کرتا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ١/ ١٤١ ﴿﴾ اور علامہ عبداللہ مامقانی تفصیل مذکور کے بعد کہتا ہے اس جیسے فہرست میں ہے اور پھر اسکے حوالہ سے کہتا ہے کہ یہ اگرچہ فی نفسہ ثقہ ہے لیکن اکثر ضعیف راویوں سے روایت کرتا ہے ﴿پھر مامقانی نے توثیق کی کوشش کی ہے پھر کہتا ہے﴾ کہ نہایت وہ جسکو یہ مقتضی ہے کہ مرسل روایات پر اعتماد کرتا ہے اور ضعیف راویوں سے روایت کرتا ہے کہ اسکی مرسل روایات پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے اور جو اس سے صحیح ہو اس پر صحت کا حکم نہیں چاہئے اور جو اس سے صحیح طریقہ سے مسانید ہو تو توثیق کے بعد اس پر عمل کرنے سے مانع نہیں جیسا کہ تنقیح المقال ١/ ٨٢ باب احمد رقم ٤٩٦ میں ہے ﴿﴾ دوسرا اس میں جعفر بن مثنی خطیب ہے مولی عنایت اللہ کھبائی کہتا ہے کہ جعفر بن مثنی خطیب کوفی واقفی ہے جیسا کہ مجمع الرجال ٢/ ٣٥ میں ہے

== وقال عبد الله المامقاني الشيعي جعفر بن المثنى الخطيب عده الشيخ في رجاله من اصحاب الرضا مضيفا الى ذلك قوله مولى ثقيف كوفي واقفي انتهى ومثله من دون تصريح بكونه من اصحاب الرضا في القسم الثاني من الخلاصة وكان عليه ان ينبه على ذلك كما فعل ابن داود حيث عده في القسم الثاني ﴿ثم يقول﴾ قلت لم يرد فيه توثيق ولا مدح ذكره في القسم الثاني ولذلك ضعفه في الوجيزة ومن العجب عن المجمع للشيخ عنايت الله من الحكم باتحاده مع الآتي بعده فان فيه ان ذلك امامي ثقة ولا يعلم رواية عنهم كما تسمع هذا واقفي لم يوثق وشتان بينهما كما في تنقيح المقال ١ / ٢٢١ ﴿﴾ وكذلك قال السيد ابو القاسم الموسوي الخوئي الشيعي جعفر بن الخطيب كوفي واقفي من اصحاب الرضا عليه السلام معجم رجال الحديث ٤ / ٩٤ ولما لم يوثقه احد ومع هذا واقفي فحديثه باطل مردود عند الشيعة ايضا ....

اور عبد اللہ مامقانی کہتا ہے جعفر بن مثنی شیخ نے اصحاب رضا علیہ السلام سے شمار کیا ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی لگایا ہے کہ مولی ثقیف کوفی واقفی ہے انتہی اور اس جیسے بغیر تصریح کے قسم دوم خلاصہ میں اصحاب رضا علیہ السلام سے شمار کیا ہے اور اس پر تنبیہ دینا ضروری تھا جیسا کہ ابن داود نے کیا ہے کہ اسکو قسم دوم میں شمار کیا ہے ﴿پھر کہتا ہے﴾ کہ میں کہتا ہوں کہ اس کے بارے نہ توثیق وارد ہے اور نہ مدح اور قسم دوم میں ذکر کیا ہے اسی وجہ سے اسکو وجیزہ میں ضعیف کہا ہے اور شیخ عنایت اللہ پر تعجب ہے کہ اس نے دوسرے راوی سے متحد سمجھا ہے حالانکہ وہ امامی ثقہ ہے اور اس سے روایت معلوم نہیں جیسا کہ سن لینگے اور یہ واقفی ہے اور اسکی توثیق نہیں کی گئی ہے اور ان کے درمیان بڑا بعد ہے جیسا کہ تنقیح المقال ۱ / ۲۲۱ میں ہے ﴿﴾ اور اس طرح ابو القاسم خوئی نے کہا ہے کہ جعفر بن مثنی خطیب یہ واقفی اصحاب رضا علیہ السلام رجال شیخ سے ہے جیسا کہ معجم رجال الحدیث ۴ / ۹۴ میں ہے تو جب اسکی توثیق کسی نے نہیں کی اور اس کے باوجود واقفی ہے تو شیعیوں کے نزدیک بھی اس کی حدیث باطل اور مردود ہے ....

تهمة علي حيدر على ابى بكر الصديق بأنه كا سبابا

﴿۳۵﴾قال السيد على حيدر﴿تعريبه﴾ إن المؤرخين يقولون الى اليوم لأبى بكر بأنه كان سبابا ولذا يتأسف فى آخر عمره وذهب له عمر مرة فرآه بأنه يعض اللسان بالأسنان ويقول انها القتنى الى المهالك بل كان معموله بانه يملؤ الفم من الحصى لئلا يخرج من فمه كلام غير منا سب ﴿۱﴾

﴿۱﴾ جريدة اصلاح رقم ۹ صفحة ۱۱ مطبوعة رمضان المبارك ۱۳۵۶ ه

﴿﴾ اقول قد افترى السيد على حيد ر اولا على المؤرخين وثانيا على امير المؤمنين ابى بكر الصديق رضى الله عنه بانه كان سبابا اقول بل هو افضل من جميع الصحابة رضى الله عنهم ولذا قدمه النبى ﷺ فى حيا ته للصلوة وقد اقر بفضيلته على بن ابى طالب رضى الله عنه

علی حیدر کا الزام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر کہ وہ گالی بکنے والے تھے

﴿﴾ سید علی حیدر کہتا ہے چنانچہ مؤرخین ابوبکر کو آج تک سباب ﴿بڑے گالی بکنے والے﴾ لکھتے ہیں اسی وجہ سے آپ آخیر عمر میں اپنی اس صفت پر بہت افسوس کرتے تھے اور حضرت عمر ایک دفعہ ان کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو کھینچ کھینچ کر نوچ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس نے مجھے تباہیوں میں ڈالدیا بلکہ آپ نے یہ معمول کرلیا تھا کہ اپنے منہ میں پتھر بھر لیا کرتے اس خوف سے کہ زبان سے نامناسب باتیں نہ نکلیں

جریدہ اصلاح رقم ۹ صفحہ ۱۱ مطبوعہ رمضان مبارک ۱۳۵۶ھ

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ سید علی حیدر نے اولا مؤرخین پر افتراء کیا ہے پھر حضرت ابوبکر صدیق امیر المؤمنین پر افتراء کیا کہ وہ گالیاں بکنے والے تھے بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل تھے اور اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے اسکو اپنی زندگی میں نماز کے لئے آگے کیا ہے بلکہ علی بن ابی طالب نے اسکی فضلیت پر اقرار کیا ہے کہ یہ تمام صحابہ سے افضل ہے

= بل اقر بافضليته جميع الصحابة رضى الله عنهم بل خرج من فم الميرز المشهدى الشيعى بان ابابكر وعمر وعثمان من اهل الجنة حيث يقول وفي شرح الآيات الباهرات قال محمد بن العباس حدثنا محمد بن الحسين بن على قال حدثنى ابى عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن ابى جعفر عليه السلام فى هذه الأية (سورة الحج) قال ابو جعفر عليه السلام خرج رسول الله ﷺ وقد اصابه جوع شديد فأتى رجلا من الأنصار فذبح له عناقا وقطع له عذق بسر ورطب فتمنى رسول الله ﷺ عليًا وقال يدخل عليكم رجل من اهل الجنة قال فجاء ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم جاء على عليه السلام فنزلت هذه الأية الى قوله عذاب يوم عقيم (سورة الحج ٥٥) كما فى تفسير كنز الدقائق ٦/ ٥٤٨ و٥٤٩ وفى الحاشية تأويل الآيات الباهرات ٣٤٢ و٣٤٣ فهذه شهادت ابى جعفر عليه السلام بان ابابكر من اهل الجنة فثبت منه ان على حيدر كذب فلعنة الله على الكاذبين فهو مستحق اللعنة كما اقر به فيما سبق

بلکہ حضرت ابوبکر کی افضلیت پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اقرار کیا ہے بلکہ میرزا مشہدی شیعی کے منہ سے نکلا ہے کہ ابوبکر و عمر و عثمان اہل جنت سے ہیں جیسا کہ کہتا ہے کہ شرح آیات باہرات میں ہے محمد بن عباس محمد بن حسین بن علی سے وہ اپنے باپ سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ حریز سے وہ زرارۃ سے وہ ابو جعفر علیہ السلام سے اس ایات سورۃ الحج میں روایت کرتے ہیں کہ ابو جعفر علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر نکلے اور آپ کو سخت بھوک لگ گئی تھی تو ایک شخص انصاری کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپ کو بکری ذبح کی اور کھجور کا کچا اور پختہ خوشہ اکیے پاس رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے علی کی تمنی کی اور فرمایا کہ تم پر ایک شخص داخل ہوگا جو جنت والوں سے ہوگا کہتا ہے کہ ابوبکر آیا پھر عمر آیا پھر عثمان آیا پھر علی آیا اور یہ ایات نازل ہوئی تا عذاب یوم عقیم تک سورۃ حج ۵۵ جیسا کہ تفسیر کنز الدقائق ۶/ ۵۴۸و۵۴۹ میں ہے اور حاشیہ میں تاویل الآیات الباہرات کا صفحہ ۳۴۲ و ۳۴۳ لکھا ہے تو یہ ابو جعفر علیہ السلام کی شہادت ہے کہ ابوبکر اہل جنت سے ہے تو علی حیدر نے جھوٹ کہا اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت تو یہ خود مستحق لعنت ہوا

تهمة الشيخ العكبرى على عمر بانه اجبر الناس على بيعة ابى بكر

﴿٣٦﴾ قال الشيخ ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان العكبرى المتوفى ٤١٣ھ

اجبار عمر على بيعة ابى بكر ولما اجتمع من اجتمع الى دار فاطمة عليها السلام من بنى هاشم وغيرهم للتحيز عن ابى بكر واظهار الخلاف عليه انفذ عمر بن الخطاب قنفذا وقال له أخرجهم من البيت فإن خرجوا والا فاجمع الاحطاب على بابه وأعلمهم انهم ان لم يخرجوا للبيعة أضرمت عليهم نارا ثم قام بنفسه فى جماعة منهم المغيرة بن شعبة وسالم مولى ابى حذيفة حتى صاروا الى باب على عليه السلام فنادى يا فاطمة بنت رسول الله أخرجى فمن اعتصم بيتك ليبايع ويدخل فيما دخل المسلمون والا و الله اضرمت عليهم نارا فى حديث مشهور ﴿١﴾

﴿١﴾ مصنفات الشيخ المفيد ١/ ١١٧ و١١٨ + وفى الحاشية بحوالة + الملل والنحل ١/ ٥٧

شیخ عکبری کا الزام حضرت عمر پر کہ اس نے صحابہ کو بیعت پر مجبور کیا ہے

﴿﴾ شیخ ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان عکبری متوفی ۴۱۳ھ کہتا ہے عمر نے لوگوں کو ابوبکر کی بیعت پر مجبور کیا بنی ہاشم وغیرہ سے ابوبکر کی بیعت سے مخالفت کو ظاہر کرنے کیلئے جو جمع ہوتا تھا وہ فاطمہ علیہا السلام کے گھر جمع ہو گئیں اور عمر نے قنفذ ﴿بن عمیر﴾ کو حکم دیا کہ ان کو گھر سے نکالدیں اگر یہ نکلیں تو ٹھیک ورنہ لکڑیاں ان کے دروازے پر جمع کر کے ان کو اطلاع دیدیں اگر یہ ابوبکر کی بیعت کیلئے نہیں نکلتے تو میں ان پر آگ جلاونگا پھر خود عمر ایک جماعت میں مغیرۃ بن شعبہ ثقفی اور سالم مولی ابی حذیفہ کے ساتھ علی علیہ السلام کے دروازے پر پہنچیں تو آواز دی اے فاطمہ بنت رسول ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نکل جا جنہوں نے تیرے گھر بیعت سے پناہ لی ہے تو وہ بیعت کریں اور اس میں داخل ہو جائیں اور جس میں مسلمان داخل ہوئے ہیں ورنہ اللہ کی قسم ان پر آگ جلاونگا حدیث مشہور میں ہے مصنفات شیخ مفید ۱/ ۱۱۷ اور حاشیہ میں ملل ونحل ۱/ ۵۷ پر حوالہ دیا ہے

= اقول وقد ذكرت سابقا بان على بن ابى طالب اقر بالبيعة وقال وهو احق بالخلافة لأن النبى ﷺ اختاره لدينا فاخترنا لدنيانا فما قاله العكبرى كذب وافتراء ولذا ما ذكر اسناد القصة المردوة واما ما احال المحشى على الملل والنحل فهذا خداع ونفاق لأنه يظهر للناس بان ماقاله العكبرى فهو فى الملل والنحل ايضا مع ان هذا كذب وافتراء حيث قال الأمام الشهرستانى الأمامية هم القائلون بإمامة على عليه السلام بعد النبى ﷺ نصا ظاهرا ويقينا صادقا من غير تعريض بالوصف بل اشارة بالعين ﴿ ثم ذكر ادلتهم ثم يقول ﴾ ثم ان الأمامية تخطت عن هذه الدرجة الى الوقيعة فى كبار الصحابة طعنا وتكفيرا واقله ظلما وعدوانا وقد شهدت نصوص القرآن على عدالتهم والرضاء عن جملتهم قال الله تعالى ﴿ لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة ﴾ وكانوا اذ ذاك الفا واربعمأة وقال الله تعالى ثناء على المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم باحسان ﴿ والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه ﴾

﴿ میں کہتا ہوں کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ علی بن ابی طالب نے اقرار کیا ہے کہ ابوبکر خلافت کا حقدار اس لئے ہے کہ اسکو نبی ﷺ نے ہمارے لئے دین کے واسطے پسند کیا ہے تو ہم نے اسکو دنیا کے لئے پسند کیا ہے تو جو عکبری نے کہا ہے وہ جھوٹ اور افتراء ہے اسی وجہ سے تو اس قصہ مردوہ کے لئے سند نہیں ذکر کیا ہے اور جو محشی نے ملل و نحل پر حوالہ دیا تو یہ دھوکہ اور نفاق ہے کہ یہ لوگوں کو ظاہر کرتا ہے کہ عکبری نے جو کہا ہے وہ تو ملل و نحل میں بھی ہے حالانکہ یہ جھوٹ اور افتراء ہے جیساکہ امام شہرستانی فرماتے ہیں کہ فرقہ امامیہ نبی ﷺ کے بعد علی کی خلافت پر نص ظاہر اور یقین صادق بغیر تعریض وصف کے بلکہ اشارۃ بالعین کے قائل ہیں ﴿ پھر ان کے دلائل ذکر کئے ہیں پھر کہتے ہیں ﴾ کہ امامیہ اس درجہ سے نازل ہو کر بڑے بڑے صحابہ پر طعن اور ان کی تکفیر کرتے ہیں اور کم ان کے ظلم اور عدوان کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کے نصوص ان کی عدالت اور ان سے راضی ہونے پر شاہد ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ تحقیق اللہ خوش ہے ایمان والوں سے جب بیعت کرنے لگے تجھ سے درخت کے نیچے ﴾ فتح ۱۸ اور اس وقت یہ چودہ سو صحابہ کرام تھیں اور اللہ تعالی نے مہاجرین اور انصار اور جو ان کے نیکی میں پیرو ہیں ان کی ثنا بیان کرتا ہے فرماتا ہے ﴿ اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہوئے نیکی کی ساتھ اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے)

== وقال ﴿ لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والانصار والذين اتبعوه في ساعة العسرة ﴾ وفي ذلك دليل على عظم قدرهم عند الله وكرامتهم ودرجتهم عند الرسول فليت شعرى كيف يستجيز ذو دين الطعن فيهم ونسبة الكفر اليهم وقد قال النبي ﷺ عشرة في الجنة ابوبكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وسعيد بن زيد وعبد الرحمن وابو عبيده بن الجراح الى ذلك من الاخبار الواردة في حق كل واحد منهم على الانفراد وان نقلت هناة من بعضهم فليتدبر النقل فان اكاذيب الروافض كثيرة طالع التفصيل في الملل والنحل ١ / ٢١٨ الى ٢٢٣ حتى تعلم بعدوان الشيعة وافترائاتهم ﴿﴾ وكذلك طالع تاريخ الأسلام ١٣ عهد الخلفاء الراشدين للحافظ الذهبي وقد ذكر فيه بأن علي بن ابي طالب والزبير قالا نرى ابابكر أحق الناس بها ﴿ بالخلافة ﴾ بعد رسول الله ﷺ انه صاحب الغار وانا لنعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول الله ﷺ بالصلوة بالناس وهو حيّ ﴿﴾ وكذلك طالع البداية والنهاية ٦ / ٣٠٢ فعلم من هذا التفصيل ان ما قاله العكبري فهو باطل مردود على الغوى

﴿﴾ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جو ساتھ اپنے نبی کے مشکل گھڑی میں ﴾ توبہ ۱۷ ا تو اس میں دلیل ہے کہ ان کی عزت اور ان کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک بڑا ہے اور مجھے اس پر تعجب ہے کہ جس شخص میں دین ہو وہ ان پر طعن کرنا اور ان کو کفر کی نسبت کرنا کیسا جائز سمجھتے ہیں اور تحقیق نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و سعد و سعید بن زید و عبد الرحمٰن و ابو عبیدۃ بن الجراح جنت میں ہیں اور ہر ایک کے بارے انفرادی طور پر احادیث ﴿ مناقب میں ﴾ وارد ہیں اگر کسی سے کوئی لغزش منقول ہو تو نقل والے میں سوچ کریں کیونکہ روافض کے جھوٹ بہت زیادہ ہیں تفصیل مطالعہ کریں ملل و نحل ۱ / ۲۱۸ تا ۲۲۳ تا کہ تجھے شیعوں کا ظلم اور افتراء معلوم ہو جائے ﴿ اور اسی طرح تاریخ الاسلام حافظ ذہبی عہد الخلفاء الراشدین ۱۳ مطالعہ کریں اور اس میں اس نے ذکر کیا ہے کہ علی بن ابی طالب اور زبیر نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے خلافت کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ یہ آپ کے ساتھ غار میں تھے اور اسکا شرف اور خیر ہم دیکھتے ہیں اور اسکو رسول اللہ ﷺ نے زندگی میں لوگوں کو نماز پڑھانے سے امر فرمایا ﴿﴾ اور اسی طرح البدایہ والنہایہ ۶ / ۳۰۲ مطالعہ کریں تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جو عکبری نے کہا ہے وہ غوی پر مردود ہے

تهمة العكبرى على خلافة عمر وقال بفسادها لأجل كراهة وجوه المهاجرين عليها

﴿٣٧﴾ قال الشيخ العكبرى المذكور كراهة وجوه المهاجرين استخلاف عمر هذا والأمة مجتمعة على ان ابابكر لما اراد استخلاف عمر بن الخطاب حضره وجوه المهاجرين. وفيهم طلحة والزبير وسعد بن ابى وقاص فقالوا ما تقول لربك اذا وليت علينا هذا الفظ الغليظ فانا لم نكن نطيقه وهو رعية لك فكيف اذا ولى الأمر فاتق الله فى الأسلام ولا تسلطه على الناس فغضب ابوبكر وقال اجلسونى اجلسونى ان كل واحد منكم قد طمع فى هذا الا مر ﴿ثم يقول﴾ وهو متضمن لعقد ابى بكر الأمر لعمر على كراهة من ذكرناه وقهر لهم واجبارهم عليهم فيجب على مقال الخصم ....

عکبری کا الزام خلافت عمر پر کہ یہ فاسد تھی کیونکہ اسکو مہاجرین کے سردار پسند نہیں کرتے تھے

﴿﴾ شیخ عکبری مذکور کہتا ہے کہ مہاجرین خلافت عمر کو پسند نہیں کرتے تھے امت کا اس پر اتفاق تھا کہ جب ابوبکر نے عمر کی خلافت کا ارادہ کیا تو بڑے بڑے مہاجرین اس کے پاس آئیں اور ان میں طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص موجود تھے اور انہوں نے کہا کہ تو جب ہم پر اس بد اخلاق ~~اور سخت دل~~ کو ولی مقرر کریں تو یہ تیری رعیت ہے تو ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو جب یہ ولی الامر ہو جائے تو پھر اسکا کیا حال ہوگا تو اسلام کے بارے اللہ تعالیٰ سے خوف کر اور لوگوں پر اسکو مسلط نہ کرو تو ابوبکر غصہ ہوا اور کہا کہ مجھے بٹھانا اور مجھے بٹھانا اور تم سے ہر ایک خلافت کی توقع کرتے ہیں ﴿پھر کہتا ہے﴾ کہ یہ اس کو متضمن ہے کہ ابوبکر نے عمر کو خلیفہ مقرر کیا جس پر تمام وہ جو ہم نے ذکر کئے ہیں ناراض تھیں اور ان پر جبر اور زور کیا تو خصم کے قول پر واجب ہے ....

أن تكون امامة عمر بن الخطاب فاسدة على كراهة ممن عد د ناه ﴿۱﴾

....

﴿۱﴾ مصنفات الشيخ المفيد ۱ / ۱۲۰ و۱۲۱

﴿﴾ اقول قوله باطل مردود اما اولا فانه من القرن الخامس ماذكر استادا الى هئولاء المهاجرين انهم انكر وا على ابى بكر بإستخلاف عمر والدعوى بلا دليل مردود واما ثانيا فانه قد كذب لان عمر بن الخطاب كان يصلى فى اثناء مرض ابى بكر الصديق وعهد ابوبكر الى عمر بن الخطاب وكان الذى كتب العهد عثمان بن عفان وقرأ عثمان على المسلمين فاقروا به وسمعوا له واطاعوا طالع البداية والنهاية ۷ / ۱۸ ﴿﴾ وقال الحافظ الذهبى قال الحسن بن صالح بن حيّ سمعت جعفر بن محمد الصادق يقول انا برىء ممن ذكر ابابكر وعمر الا بخير كما تاريخ الاسلام ۲۷٤ عهد الخلفاء الراشدين وفى الحاشية بحوالة تاريخ الخلفاء ۱۲۲ وان لم يقبل الشيعة قول احد لكن لا يمكن لهم الأنكار من قول جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب الهاشمى ابو عبد الله المدنى الصادق يقول له الشيعة ابو عبد الله عليه السلام ....

کہ عمر کی خلافت فاسد تھی کیونکہ جو ہم نے ذکر کئے ہیں یہ اس کی خلافت کو پسند نہیں کرتے تھے جیساکہ مصنفات شیخ مفید ۱/ ۱۲۰و۱۲۱ میں ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ اسکا قول چندوجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ یہ قرن پنجم کا ہے اس نے اس قصہ کی اسناد نہیں ذکر کیا کہ جب ابو بکر نے عمر کو خلیفہ مقرر کیا تو انہوں نے ابو بکر پر انکار کیا ہے اور دعوی بغیر دلیل باطل ہے اور دوم اس نے جھوٹ کہا ہے کیونکہ عمر ابو بکر کی بیماری کی حالت نماز پڑھاتے تھے اور ابو بکر نے جب عمر کو خلافت کا ذمہ دار بنایا تو اس عہد کو عثمان نے لکھدیا اور مسلمانوں کو سنایا اور تمام نے اقرار اور اطاعت کی ہے مطالعہ کریں البدایہ والنہایہ ۷ / ۱۸ ﴿﴾ اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ حسن بن صالح بن حی کہتے ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد صادق سے سنا کہ جو شخص ابو بکر اور عمر کو برائی سے ذکر کرتا ہے میں اس سے بری ہوں تاریخ الاسلام ۲۷۴ اور حاشیہ میں بحوالہ تاریخ الخلفاء ۱۲۲ لکھا ہے اگر شیعہ کسی کی بات نہیں مانتے لیکن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی ابو عبد اللہ کے قول سے انکار کرنا ان کو ممکن نہیں جسکو شیعہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کہتے ہیں ....

تهمة القمى على من يريد من اهل البيت فى الأية الكريمة ازواج النبى ﷺ

﴿۳۸﴾ قال ابو الحسن على بن ابراهيم القمى استاد ابى جعفر الكلينى ﴿ وكان سنة ۳۲۹ حيّا ﴾ تحت ايات الاحزاب ۳۳ ﴿ انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهر كم تطهيرا ﴾ قال نزلت هذه الاية فى رسول الله ﷺ وعلى بن ابى طالب وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام ﴿ ثم يقول ﴾ قال ابو الجارود قال زيد بن على بن الحسين عليهم السلام ان جهالا من الناس يزعمون انما اراد بهذه الأية ازواج النبى ﷺ وقد كذبوا لو عنى بها ازواج النبى ﷺ فقال ليذ هب عنكن الرجس ويطهر كن تطهيرا ولكان الكلام مؤنثا ﴿۱﴾

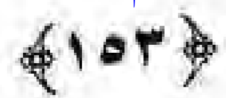
﴿۱﴾ تفسير القمى ۲ / ۲۹۳

قمی کا الزام ان پر جوایات کریمہ میں اہل بیت سے ازواج النبی ﷺ لیتے ہیں

﴿﴾ ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی استاد ابی جعفر کلینی ﴿جو ۳۲۹ میں زندہ تھا﴾ اس ایات ﴿اللہ کی چاہت ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اے نبی کے گھر والو اور ستھرا کردے تم کو ستھرائی سے﴾ سورۃ احزاب ۳۳ ﴾ کے تحت لکھتا ہے کہ یہ ایات رسول اللہ ﷺ اور علی بن ابی طالب اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کے بارے نازل ہوئی ہے ﴿پھر کہتا ہے کہ ابو الجارود کہتا ہے کہ زید بن علی بن حسین علیہم السلام کہتے ہیں کہ جاہل لوگ گمان کرتے ہیں کہ اس ایات سے ازواج نبی ﷺ مراد ہیں اور یہ جھوٹ کہتے ہیں کیونکہ اگر ازواج نبی ﷺ مراد ہوتیں لیذهب عنكن ويطهر كن تطهيرا مؤنث کہتے ﴿یعنی کم کے بجائے کن ہوتا﴾ تفسیر قمی ۲ / ۲۹۳

== اقول ان هذه الرواية موضوعة وهي من موضوعات ابي الجارود وهو شيطان اعمى عند الشيعة كما قال العلامة عنايت الله علي القهبائي الشيعي زياد بن المنذر ابو الجارود الاعمى السرحوب حكى ان ابا لجارود سمي سرحوب تنسب اليه السرحوبية من الزيدية وسماه ذلك ابو جعفر عليه السلام وذكر ان سرحوب اسم شيطان اعمى سكن البحر وكان ابو الجارود مكفوفا اعمى القلب اسحاق بن محمد البصرى قال حدثني محمد بن جهور قال حدثني موسى بن يسار عن الوشاء عن ابي بصير قال كنا عند ابي عبد الله عليه السلام فمرت بنا جارية معها قمقم فقلبته فقال ابو عبد الله عليه السلام ان الله عزوجل ان كان قلّب قلب ابي الجارود كما قلبت هذه الجارية هذا لقمقم فما ذنبي علي بن محمد قال حدثني محمد بن احمد عن العباس بن معروف عن ابي القاسم الكوفي عن الحسين بن محمد بن عمران عن زرعة عن سماعة ......

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ روایت موضوع ہے یہ ابو الجارود کے موضوعات سے ہے اور یہ شیعیوں کے نزدیک شیطان اعمی ہے جیسا کہ علامہ عنایت اللہ قہبائی شیعی کہتا ہے زیاد بن منذر ابو الجارود اعمی سرحوب حکایت کی گئی ہے کہ ابو الجارود سرحوب کے ساتھ مسمّی کیا گیا ہے اور اسکی طرف سرحوبیۃ منسوب ہے اور یہ نام اس پر ابو جعفر علیہ السلام نے رکھا ہے اور ذکر کیا ہے کہ سرحوب اندھے شیطان کا نام ہے جو سمندر میں رہتا ہے اور ابو الجارود دل کا اندھا ہے اسحاق بن محمد بصری محمد بن جھور سے اور وہ موسیٰ بن یسار سے اور وہ وشاء سے اور وہ ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھے تو ہمارے نزدیک ایک عورت گزر گئی اور اس کے ساتھ مٹکا تھا اور اس نے الٹا کیا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ عزوجل ابو الجارود کا دل ایسا الٹا کرے جیسا کہ اس عورت نے مٹکا الٹا کیا تو میرا کیا قصور ہے علی بن محمد محمد بن احمد سے اور وہ عباس بن معروف سے اور وہ ابو القاسم کوفی سے اور وہ حسین بن محمد بن عمران سے اور وہ زرعۃ سے اور وہ سماعۃ سے ....



==عن ابی بصیر قال ذکر ابو عبد الله علیه السلام کثیر النوا وسالم بن ابی حفصة وابا الجارود فقال کذّابون مکذّبون کفار علیهم لعنة الله قال قلت جعلت فداك کذابون عرفتهم فما معنی مکذبون قال کذابون یاتونا فیخبرونا انهم یصدقونا ولیسوا کذلك ویسمعون حدیثا ویکذبون به وقال العلامة القهبائی بإسناده عن ابی سلیمان الحمار قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول لأبی الجارود یعنی فی فسطاطه رافعا صوته یا اباالجارود کان والله أبی امام اهل الارض حیث مات لا یجهله الا ضال ثم رأیته فی العام المقبل قال له مثل ذلك قال فلقیت ابا لجارود بعد ذلك بالکوفة فقلت له قد سمعت ما قال ابو عبد الله علیه السلام مرتین قال انما یعنی اباه علی بن ابی طالب علیه السلام ﴿ثم یقول﴾ ست زیاد بن المنذر یکنی اباالجارود زیدی المذهب والیه تنسب الجارودیة له اصل وله کتاب التفسیر عن ابی جعفر علیه السلام طالع التفصیل فی مجمع الرجال ۳ / ۷۳ الی ۷۵

ورده ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے کثیر النوا اور سالم بن ابی حفصہ اور اور ابو الجارود کو ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ کذاب اور مکذب اور کفار ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں تجھ پر فدا ہو جاوں کہ کذاب تو جانتے ہیں اور مکذّب کا معنی کیا ہے اس نے کہا کہ یہ جھوٹے ہیں ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم کو یہ بتاتے ہیں کہ یہ سچے ہیں اور اسطرح نہیں ہے اور حدیث سنتے ہیں اور اس سے جھوٹ کہتے ہیں اور علامہ قہبائی اپنی اسناد سے ابو سلیمان حمار سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا اور اس نے خیمہ میں سے ابو الجارود کو بلند آواز سے کہا اے ابوالجارود اللہ کی قسم کہ میرا باپ جہاں وفات ہوا تو زمین کا امام تھا گمراہ سے سوا ہر ایک اس کو جانتا تھا پھر دوسرے سال میں نے دیکھا تو پھر اسی طرح اسکو کہا تو اس کے بعد میں ابوالجارود سے کوفہ میں ملا تو میں نے اسکو کہا کہ میں نے وہ سنا جو ابو عبداللہ علیہ السلام نے دو مرتبہ کہا اس نے کہا کہ اس کا مطلب علی بن ابی طالب علیہ السلام تھا ﴿پھر کہتا ہے﴾ ست زیاد بن منذر کا کنیہ ابوالجارود تھا وہ یہ زیدی المذہب تھا اور اسکو فرقہ جارودیہ منسوب ہے اسکی کتاب التفسیر ابو جعفر علیہ السلام سے ہے تفصیل مطالعہ کریں مجمع الرجال ۳ / ۷۳ تا ۷۵

== قال العلامة عبد الله المامقاني الشيعي زياد بن المنذر ابو الجارود وابو النجم الهمداني الاعمى سرحوب الخراساني السرحوب بالسين المهملاة المضمومة والراء المهملة الساكنة والحاء المهملة الساكنة والحاء المهملة المضمومة والباء الموحدة من تحت قال الكشي حكى ان اباالجارود سمي سرحوبا تنسب اليه السرحوبية من الزيدية و سماه بلك ابو جعفر عليه السلام وذكر ان سرحوب اسم شيطان اعمى يسكن البحر وكان ابو الجارود مكفوفا عمى اعمى القلب انتهى ونقل ابن النديم عن الصادق عليه السلام انه لعنه وقال انه اعمى القلب واعمى البصر ثم نقل عن محمد بن سنان انه قال ابو الجارود لم يمت حتى شرب السكر وتولى الكافرين انتهى ﴿ثم يقول﴾ وفي التحرير الطوسي زياد بن المنذر ابو الجارود الاعمى السرحوب مذ موم لا شبهة في ذمه سموا سرحوبا باسم شيطان اعمى يسكن البحر انتهى ﴿ ثم ذكر قول ابي بصير بانه يقول ﴾ كنا عند ابي عبد الله عليه السلام فمرت بنا جارية

اور علامہ عبد اللہ مامقانی کہتا ہے زیاد بن منذر ابو الجارود وابو النجم ہمدانی اندھا سرحوب خراسانی سرحوب سین کے ساتھ بدون نقطہ اور راء بدون نقطہ بدون حرکت اور حاء ضمہ کے ساتھ بدون نقطہ اور باء موحدہ اور کشی کہتا ہے کہ حکایت کی گئی ہے کہ ابو الجارود سرحوب سے مسمی کیا گیا ہے اسکو فرقہ زیدیہ منسوب ہے اور یہ نام ابو جعفر علیہ السلام نے رکھا ہے اور ذکر کیا ہے کہ سرحوب اندھے شیطان کا نام ہے جو سمندر میں رہتا ہے اور ابو الجارود نابینا تھا اور دل کا اندھا تھا انتہی اور ابن ندیم صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے اس پر لعنت کی ہے اور کہتا تھا کہ یہ دل اور آنکھوں دونوں سے اندھا ہے پھر محمد بن سنان سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا ہے کہ ابو الجارود نہیں مرا یہاں تک کہ شراب پیا اور کافروں کے ساتھ ہوا انتہی ﴿پھر کہتا ہے﴾ کہ تحریر طوسی میں ہے کہ زیاد بن منذر اندھا سرحوب مذموم ہے اور اسکی مذمت میں شک نہیں اور سرحوب شیطان اعمی جو سمندر میں رہتا ہے کے ساتھ مسمی کیا ہے انتہی پھر ابو بصیر کا قول ذکر کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ تھے تو ہمارے ہاں لڑکی گزری ....

== معها قمقم فقلبته فقال ابو عبد الله عليه السلام ان الله عزوجل ان كان قلب قلب ابي الجارود كما قلبت هذه الجارية من القمقم فما ذنبي ثم ذكرماروى سماعه عن ابي بصير قال ذكر ابو عبد الله كثير النوا وسالم وابا لجارود فقال كذّابون مكذّبون كفار عليهم لعنة الله قال جعلت فداك كذّابون قد عرفتهم فما معنى مكذ بو ن قال كذابون يأتوننا فيخبرونا انهم يصدقون وليسوا كذلك ويسمعون حديثا ويكذبون به ﴿ ثم يقول الما مقاني ﴾ تلخيص المقال ان الرجل لم يرد فيه تو ثيق بوجه بل هو مذموم اشد الذم وقد ضعفه الوجيزة وغيرها ﴿ طالع التفصيل في تنقيح المقال ۱ / ۴۵۹ و ۴۶۰ ولما كان ابو الجارود كذابا عند الشيعة وملعون بل كافر عند ابي عبد الله عليه السلام فما قاله القمي فباطل مرود على الحسود فعلم من هذا ان ما قاله القمي فهو من موضوعات هذا الكذاب كما علم من كتب تراجم الشيعة

اس کے پاس برتن تھا اور اسکو الٹا کیا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا اگر اللہ عزوجل ابو الجارود کا دل ایسا الٹا کرے جس طرح اس لڑکی نے برتن کو الٹا کیا تو میرا کیا قصور ہے پھر اسکو ذکر کیا ہے جو سماعہ نے ابو بصیر سے ذکر کیا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے کثیر النواء اور سالم بن حذیفہ اور ابو الجارود کو ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ کذاب اور مکذبون کفار ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں تجھ پر فدا ہو جاوں کذابون کو تو جانتے ہیں اور مکذبون کا معنی کیا اس نے فرمایا کہ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم کو خبر دیتے ہیں کہ یہ اس میں سچے ہیں اور اسطرح نہیں ہوتے اور حدیث سنتے ہیں اور اس سے جھوٹ کہتے ہیں ﴿ پھر مامقانی کہتا ہے ﴾ خلاصہ قول کا یہ ہے کہ اس شخص کے بارے کسی وجہ سے توثیق وارد نہیں بلکہ یہ سخت قابل مذمت ہے اور وجیزۃ میں اسکو ضعیف کہا ہے تفصیل مطالعہ کریں تنقیح المقال ۱ / ۴۵۹ و ۴۶۰ میں تو جب ابو الجارود شیعوں کے نزدیک کذاب ہے اور ابو عبداللہ علیہ السلام کے نزدیک ملعون اور کافر ہے تو جو قمی نے کہا ہے وہ حسد کرنے والوں پر مردود ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جو قمی نے کہا ہے وہ اس کذاب کے موضوعات سے ہے جیسا کہ شیعہ کے کتب تراجم سے معلوم ہوتا ہے ....

ــ ولما اثبتنا من كتب الشيعة ان ابا لجارود من الكذابين والمكذبين بل عند ابى عبد الله عليه السلام من الكفار عليهم لعنة الله فالأن اذكر ترجمته اجمالاً من كتب اهل السنة والجماعة حتى ثبت باتفاق الفريقين بان ما قاله القمى باطل مردود ﴿﴾ قال الحافظ ابن حبان المتوفى ٣٥٤ ھ زياد بن المنذر ابو الجارود كان رافضيا يضع الحديث فى مثالب اصحاب النبى ﷺ ويروى فى فضائل اهل البيت اشياء ما لها اصول لا يحل كتابة حديثه قال يحى زياد بن المنذر ابو الجارود كذاب عدو الله ليس يساوى فلسا وقال احمد ابو الجارود متروك الحديث طالع التفصيل فى كتاب المجروحين ١ / ٣٠٦ ﴿﴾ قال الحافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائى المتوفى ٣٠٣ ھ زياد بن المنذر ابو الجارود متروك الحديث كتاب الضعفاء والمتروكين رقم الترجمة ٢٢٥ ﴿﴾ طالع التفصيل فى تهذيب الكمال ٩ / ٦١٧ الى ٥٢٠ + الكامل لأبن عدى ٢/ ١٠٤٦ + ميزان الأعتدال ٢/ ٩٣ + التاريخ الكبير ٣/ ٣٧١ + الجرح والتعديل ٢ / رقم الترجمة ٢٤٦٢ + المغنى فى الضعفاء رقم ٢٢٤٧ + ديوان الضعفاء رقم الترجمة ١٥٠٩ + تهذيب التهذيب ٣ / ٣٨٦ و ٣٨٧ وغيرها فثبت من الفريقين بان هذا من موضوعات ابى الجارود الكذاب فما قاله القمى فباطل مردود

اور جب ہم نے شیعوں کی کتابوں سے ثابت کیا کہ یہ کذابین اور مکذبین سے ہے بلکہ ابو عبداللہ علیہ السلام کے نزدیک کفار علیہم اللعنۃ سے ہے تو میں اجمالاً اہل سنت سے اس کا اجمالی ترجمہ ذکر کرتا ہوں تاکہ باتفاق فریقین ثابت ہو جائے کہ جو قمی نے کہا ہے وہ باطل اور مردود ہے ﴿﴾ حافظ محمد بن حبان متوفی ۳۵۴ ھ کہتے ہیں زیاد بن المنذر ابو الجارود رافضی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر عیب لگانے کے لئے احادیث گھڑ لیتا تھا اور اہل بیت کے بارے ایسے چیزیں ذکر کرتا کہ اسکا کوئی اصل نہیں تھا اور اسکی حدیث کا لکھنا جائز نہیں اور یحیٰ کہتے ہیں کہ زیاد بن منذر کذاب اور اللہ کا دشمن ہے ایک پیسے کے برابر نہیں اور احمد کہتے ہیں ابو الجارود متروک الحدیث ہے تفصیل مطالعہ کریں کتاب المجروحین ١ / ٢٠٦ میں ﴿﴾ اور حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ ھ کہتے ہیں زیاد بن منذر متروک الحدیث ہے کتاب الضعفاء والمتروکین رقم الترجمہ ۲۲۵ اور تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں تو فریقین سے ثابت ہوا کہ یہ ابو الجارود کذاب کے موضوعات سے ہے تو جو قمی نے کہا ہے وہ باطل ہے

فتوى الخمينى على كفر عمر بن الخطاب وزندقته ﴿ العياذ بالله ﴾

﴿۳۹﴾ قا ل امام الشيعة الخمينى بالفارسية ﴿ تعريبه ﴾ قال عمر هجر رسول الله ﷺ كما فى البخارى ومسلم واحمد مع اختلاف الالفاظ وكلامه يظهر من اصل الكفر وزندقته وهو مخالف عن الا يات القرآنية ﴿۱﴾ وقال وفى صحيح البخارى وفى صحيح مسلم ومسند احمد و فى غيرها من كتب الاحاديث عن ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس قال النبى ﷺ ايتونى بكتف اكتب لكم كتابا لا تضلو قال ﴿عمر﴾ النبى يهجر ويعلم من كتب الاحاديث والتواريخ بان قائل كلام الكفر كان عمر بن الخطاب وتابعه الا خرون ﴿۲﴾ ....

﴿۱﴾ كشف الاسرار ۱۱۹ ﴿۲﴾ نفس المصدر ۱۵۲

خمینی کا فتوی کفر اور زندیق حضرت عمر بن الخطاب پر ﴿ العیاذ باللہ ﴾

﴿ ﴾ شیعہ کا امام خمینی بزبان فارسی کہتا ہے جسکا اردو ترجمہ یہ ہے کہ عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیہودہ گفتگو کر رہا ہے ﴿ کشف الاسرار میں ہذیان لکھا ہے یعنی العیاذ باللہ بحواس کر رہا ہے ﴾ اور اس کا یہ کلام کفر اور زندقیت سے ظاہر ہوتا ہے جو آیات قرآنیہ سے مخالف ہے کشف الاسرار ۱۱۹ ﴿ ﴾ اور خمینی کہتا ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مسند احمد وغیرہا احادیث کی کتابوں میں آتا ہے ابن عباس سے روایت ہے جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن نبی ﷺ نے فرمایا مجھے شانہ ﴿ لکھنے کیلئے لاؤ ﴾ تم کو میں کتاب لکھدونگا تم گمراہ نہ ہو جاؤ گے اس نے کہا کہ نبی ﷺ بیہودہ باتیں کرتا ہے اور احادیث اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کلام کفر کا کہنے والا عمر بن الخطاب تھا اور باقی لوگوں نے اسکی اتباع کی ہے کشف الاسرار ۱۵۲

--- اقول وبا لله استعين وبه استعيذ من شر كل كذاب مهين واما ما قال الخميني بحوالة البخارى ومسلم ومسند احمد ان عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ وقال الخميني يعلم من كتب الاحاديث والتواريخ بأن قائل كلام الكفر والزندقة كان عمر بن الخطاب فهو كذب وافتراء بل هو من مكذوبات الخميني ولعنة الله على الكاذبين لأنه ليس في البخارى ولا في مسلم ولا في مسند احمد ولا في غير ها من كتب الأحاديث ان عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ اور يهجر هذا بهتان عظيم وانا اذكر هذا لحديث ﴿ اعنى حديث القرطاس ﴾ باسانيد مختلفة من كتب الاحاديث حتى يعلم القارى الكريم ان الخميني قد كذب وافترى وهذا من ديدن الشيعة لانهم اعداء اصحاب رسول الله ﷺ ولا يستحيون من الافتراء على كتب اهل السنت والجماعت كما سيتضح على القارى الكريم في هذا الكتاب ان شاء الله تعالى

﴿ میں کہتا ہوں اور خاص اللہ تعالی سے مدد مانگتا ہوں اور اسی کے ساتھ ہر کذاب اور ذلیل کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور وہ جو خمینی نے بحوالہ بخاری اور مسلم اور مسند احمد کہا ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں اور خمینی کہتا ہے کہ احادیث اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کلام کفر اور زندقہ کا قائل عمر بن الخطاب تھا یہ جھوٹ اور افتراء ہے بلکہ یہ خمینی کے مکذوبات اور جھوٹ سے ہے اور اللہ تعالی کی لعنت ہو جھوٹوں پر کیونکہ یہ نہ بخاری میں ہے اور نہ مسلم اور مسند احمد میں ورنہ احادیث کی کتابوں میں ہے کہ عمر بن خطاب نے یہ کہا ہو کہ رسول اللہ ﷺ بیہودہ باتیں کرتا ہے یا کر رہے ہیں اور یہ بہتان عظیم ہے اور میں حدیث قرطاس مختلف اسانید سے ذکر کرتا ہوں کہ قاری کریم کو پتہ لگ جائے کہ یہ خمینی نے احادیث کی کتابوں پر جھوٹ اور افترا کیا ہے اور یہ شیعوں کی عادت ہے کیونکہ یہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہیں اور اہل السنّت والجماعت کی کتابوں پر افتراء کرنے سے ان کو شرم نہیں آتی جیسا کہ قاری کریم پر اس کتاب میں واضح ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالی ....

= وانا اذكر هذا الحديث ﴿ اعني حديث القرطاس ﴾ باسانيد مختلفة عن البخاري ومسلم ومسند احمد وغيرها من كتب الاحاديث حتى يعلم القارى الكريم أن ما قاله الخميني كذب وزور

﴿۱﴾ اما الحديث الاول فمارواه البخارى عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال لما اشتد بالنبى ﷺ وجعه قال ايتونى بكتاب اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده قال عمر ان النبى ﷺ غلبه الوجع وعندنا كتاب الله حسبنا البخارى ۱/ ۲۲ + والبخارى مع فتح البارى ۱/ ۱۶۸ + والبخارى مع عمدة القارى ۲ / ۱۷۰ وقد ذكر الامام البخارى عمر ﴿ بن الخطاب ﴾ لكنه قال غلبه الوجع وما قال ان النبى ﷺ هجر او يهجر كما ادعى الخمينى فلعنة الله على الكاذبين

﴿۲﴾ واما الحديث الثانى فما رواه البخارى بإسناده عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه قال يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى فقال اشتد برسول الله ﷺ وجعه يوم الخميس فقال

﴿﴾ اور میں یہ حدیث قرطاس مختلف اسانید سے بخاری ومسلم ومسند احمد وغیرہا کتب احادیث سے ذکر کرتا ہوں تاکہ قاری کریم کو معلوم ہوجائے کہ خمینی نے جھوٹ کہا ہے ﴿۱﴾ پہلی حدیث امام بخاری اپنی اسناد سے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ پر تکلیف زیادہ ہوگئی تو فرمایا کہ مجھے کتاب ﴿ کاغذ ﴾ لاؤ کہ میں تمکو کتاب لکھدوں اور اسکے بعد تم گمراہ نہ ہوجاؤ گے عمر نے کہا کہ نبی ﷺ پر تکلیف زیادہ ہوگئی ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے ہمارے لئے کافی ہے بخاری ۱/ ۲۲+ بخاری مع فتح الباری ۱/ ۱۶۸+ بخاری مع عمدۃ القاری ۲ / ۱۷۰ باب کتابۃ العلم امام بخاری نے عمر ﴿ بن الخطاب ﴾ کا ذکر کیا ہے لیکن اس نے یہ فرمایا کہ نبی ﷺ پر تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے اور یہ تو نہیں کہا ہے کہ نامعقول باتیں کرتے ہیں جیسا کہ خمینی کا دعوی ہے تو اللہ کی لعنت ہو جھوٹوں پر ﴿۲﴾ دوم حدیث امام بخاری اپنی اسناد سے سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا کہ جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن پھر رونے لگا اور فرمایا کہ جمعرات کے دن رسول اللہ ﷺ پر تکلیف زیادہ بڑھ گئی اور آپنے فرمایا..........

يتونى بكتاب اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده أبدا فتنازعوا ولا ينبغى عند نبى تنازع فقالوا اهجر رسول الله ﷺ الخ البخارى ١ / ٤٢٩ باب جوائز الوفد + البخارى مع فتح البارى ٦ / ١٢٧ + البخارى مع عمدة القارى ١٤ / ٢٩٨ ﴿تنبيه﴾ وفى فتح البارى بدون الهمزة وفى عمدة القارى مع الهمزة وهو الصحيح و الامام البخارى ذكر لفظ اهجر لكن ما ذكر عمر بن الخطاب فاما ما قال ا لخمينى فهو كذب علا انه ذكر اهجر مع همزة الاستفهام والخمينى يذكر بدون الهموة وبينهما بون بعيد لأن الهمزة فيه للإستفهام الانكارى اى انكروا على من يقول بعدم الحاجة الى الكتابة كأنهم قالوا لا تجعلو امره ﷺ كامر من هذى فى كلامه اذ اشتد عليه التكليف كما قال الأمام النووى طالع النووى على حاشية ارشاد السارى ٧ / ٩٦ الى ١٠١ كما سيجىء عبارته مفصلا وطالع عمدة القارى ١٤ / ٢٩٨ انه نقل عبارة الأمام النووى

کہ مجھکو کتاب ﴿کاغذ﴾ لاؤ کہ میں تم کو کتاب لکھدوں ہر گز گمراہ نہ ہوگے تو انہوں نے آپنے آپس میں نزاع شروع کیا اور نبی کے سامنے نزاع مناسب نہیں تو انہوں نے کہا کہ کیا نبی ﷺ نامعقول باتیں کرتے ہیں ﴿یعنی نہیں کرتے﴾ الخ بخاری ۱ / ۴۲۹ باب جوائز الوفد + البخاری مع فتح الباری ۶ / ۱۲۷ + البخاری مع عمدۃ القاری ۱۴ / ۲۹۸ ﴿تنبیہ﴾ فتح الباری میں ہمزہ استفہام کے بغیر ہے اور عمدۃ القاری میں ہمزہ استفہام کے ساتھ ہے اور یہی ہے صحیح اور امام بخاری نے اگرچہ لفظ اھجر ذکر کیا ہے لکن عمر بن الخطاب کو تو نہیں ذکر کیا ہے تو خمینی نے دعوی کیا ہے تو وہ جھوٹ ہے کیونکہ امام بخاری نے اھجر ہمزۃ استفہام کے ساتھ ذکر کیا ہے اور خمینی نے ھجرہ ہمزہ استفہام کے بغیر ذکر کیا اور ان کے درمیان بڑا فرق ہے کیونکہ اس میں ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے کہ انہوں نے ان پرا نکار کیا جو کہتے تھے کہ لکھنے کی ضرورت نہیں گویا کہ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کا معاملہ توان لوگوں جیسے نہ بناؤ جو سخت بیماری میں غیر معقول باتیں کرتے ہیں جیسا کہ امام نووی نے فرمایا ہے مطالعہ کریں نووی بر حاشیہ ارشاد الساری ۷ / ۹۶ تا ۱۰۱ جیسا کہ تفصیلی عبارت آجائے گی ان شاء اللہ تعالی اور مطالعہ کریں عمدۃ القاری ۱۴ / ۲۹۸ وراس نے امام نووی کی عبارت نقل کی ہے

= فهذا لحديث ليس مورد الاعتراض بوجهين اما اولا فان الخميني ادعى بحوالة البخاري بدون همزة الاستفهام واما حديث البخاري فمع همزة الاسفهام واما ثانيا فان الخميني انتسب القول الى عمر بن الخطاب وفي الحديث لفظ فقالوا وبينهما فرق واضح ولذا قال الحافظ العسقلاني قلت يظهر لي ترجيح ثالث الاحتما لات التي ذكرها القرطبي ويكون قائل ذلك بعض من قرب دخوله في الاسلام وكان بعهد ان مع من اشتد عليه الوجع قد يشغل به عن تحرير ما يريد ان يقوله لجواز وقوع ذلك ولهذا وقع في الرواية الثانية فقال بعضهم انه قد غلب عليه الوجع كما في فتح الباری ۸ / ۱۰۹ ﴿﴾ وقال الحافظ العيني والذی أن يقال ان الذی قالوا ما شانه أهجر بالهمزة وبدونها هم الذين كانوا قريبی العهد بالأسلام ولم يكونوا عالمين بان هذا القول لا يليق ان يقال في حقه عليه السلام لأنهم ظنوا انه مثل غيره ....

تو یہ حدیث دو وجھوں سے مورد اعتراض نہیں اول اس لئے کہ خمینی نے بحوالہ بخاری دعوی ہجر بغیر استفہام کیا ہے اور بخاری کی حدیث میں ہمزہ استفہام ہے اور دوم خمینی نے یہ قول حضرت عمر کو منسوب کیا ہے اور حدیث میں ہے کہ بعض لوگوں نے کہا اور ان کے درمیان بڑا فرق ہے اسی وجہ سے حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ مجھکو قرطبی کے احتمالات میں سے تیسرے احتمال کی ترجیح واضح ہوگئی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اس کلام کے کہنے والے بعض وہ لوگ ہونگے جو نئے اسلام میں داخل ہوگئے تھے اور ان کا خیال یہ تھا کہ جس شخص پر تکلیف زیادہ ہو جائے تو کسی چیز کے لکھنے سے مشغول ہوتا ہے اسی وجہ سے دوسری روایت میں آتا ہے کہ بعض نے کہا کہ آپ پر تکلیف سخت ہوگئی ہے جیسا کہ فتح الباری ۸ / ۱۰۹ میں ہے ﴿﴾ اور حافظ عینی فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ جنھوں نے یہ کہا کہ نبی ﷺ کو کیا ہوگیا کیا یہ نامعقول باتیں کرتے ہیں خواہ ہمزہ استفہام سے ہو یا بغیر ہمزہ استفہام سے ہو تو یہ وہ لوگ تھے جو نئے اسلام میں داخل ہوگئے تھے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ ایسا کہنا نبی ﷺ کے حق میں مناسب نہیں اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ کہ نبی ﷺ بھی دیگر لوگوں جیسے ....

== من حيث الطبيعة البشرية اذا اشتد الو جع على واحد منهم تكلم من غير تحر في كلامه ولذا قالوا استفهموه لأنهم لم يفهموا مراده ومن اجل ذلك وقع بينهم التنازع حتى انكر عليهم النبي ﷺ الخ ﴿ طالع التفصيل في عمدة القارى ۱۸ / ٦۲ فعلى كل حال ان ما قاله الخمينى بحوالة البخارى بان عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ فهو كذب فلعنة الله على الكاذبين

﴿۳﴾ واما الحديث الثالث فما روى الإمام البخارى بإسناده عن سليمان بن ابى مسلم الاحول انه سمع سعيد بن جبير سمع ابن عباس يقول يوم الخميس ﴿ وفيه ﴾ اشتد برسول الله ﷺ وجعه فقال ايتونى بكتف اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا فتنازعوا و لاينبغى عند نبى تنازع فقالوا ما له اهجر استفهموه البخارى ۱/ ٤٤۹ باب اخراج اليهود عن جزيرة العرب + و البخارى مع فتح البارى ٦ / ۲۰۸ + و البخارى مع عمدة القارى ۱۵ / ۹۰......

طبیعت بشریہ کی وجہ سے جب اس پر تکلیف سخت ہو جاتی ہے تو بغیر فکر باتیں کرتے ہیں اور اسی وجہ سے انہوں نے کہا کہ آپ سے پوچھو کیونکہ یہ آپ کی بات کو نہیں سمجھتے تھے اور اسی وجہ سے ان میں نزاع ہو یہاں تک کہ ان پر نبی ﷺ نے انکار فرمایا تفصیل مطالعہ کریں عمدۃ القاری ۱۸ / ۶۲ میں بہر حال جو خمینی نے بحوالہ بخاری کہا ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نامعقول باتیں کرتے ہیں یہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالی کی لعنت ہو جھوٹوں پر ﴿۳﴾ اور تیسری حدیث وہ ہے جو امام بخاری نے اپنی اسناد سے سلیمان بن ابی مسلم سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جمعرات کا دن ﴿ اور اس میں ہے ﴾ کہ رسول اللہ ﷺ پر تکلیف سخت ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے شانہ ﴿ لکھنے کیلئے ﴾ لاؤ تا کہ میں تمکو کتاب لکھدوں تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ گے تو انہوں نے آپنے آپس میں نزاع شروع کیا اور نبی کے پاس نزاع مناسب نہیں تو انہوں نے کہا کہ اسکو کیا ہوا کیا نامعقول باتیں کرتے ہیں آپ سے پوچھو بخاری ۱/ ۴۴۹ + بخاری مع فتح الباری ۶ / ۲۰۸ ﷺ و مع عمدۃ القاری ۱۵ / ۹۰ ....

= و ذكر الامام البخارى اهجر بلفظ الاستفهام و ما ذكر قائله كما مر مفصلا لكن ليس فى هذا لحديث ذكر عمر بن الخطاب فما قاله الخمينى با نتساب هذا للفظ الى عمر بن الخطاب فكذب فلعنة الله على الكاذبين

﴿٤﴾ واما الحديث الرابع فما روى الامام البخارى بإسناده عن سليمان الاحول عن سعيد بن جبير قال قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس اشتد برسول الله وجعه فقال ائتونى كتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغى عند نبى تنازع فقالوا ما شانه أهجر استفهموه البخارى ٢ / ٦٣٨ باب مرض النبى ﷺ ووفاته كتاب المغازى + والبخارى مع فتح البارى ٨ / ١٠٨ + ومع عمدة القارى ١٨ / ٦٣ وما ذكر الامام البخارى عمر بن الخطاب فى هذا لحديث وان ذكر اهجر بلفظ الاستفهام لكن ما نسب هذا القول الى قائل معين فانتساب الخمينى لهذا لقول لعمر بن الخطاب كذب فلعنة الله على الكاذبين ....

﴿﴾ اور امام بخاری نے لفظ اہجر ذکر کیا ہے استفہام کے ساتھ اور کہنے والا کا ذکر نہیں کیا ہے جیسا کہ مفصل گزر چکا ہے لیکن حدیث میں عمر بن الخطاب کا ذکر نہیں کیا ہے تو جو خمینی نے یہ لفظ عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے یہ جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ﴿۴﴾ اور چوتھی حدیث وہ جو امام بخاری نے اپنی سند سے سلیمان احول سے وہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن رسول اللہ ﷺ پر تکلیف سخت ہوئی فرمایا مجھے لاؤ کہ میں تمکو کتاب لکھدوں تم ہرگز ہمیشہ کے لئے گمراہ نہ ہو جاؤ گے تو انہوں نے نزاع شروع کیا اور نبی کے پاس نزاع مناسب نہیں انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا ہوا نامعقول باتیں کرتے ہیں آپ سے پوچھو بخاری ۲ / ۶۳۸ باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ کتاب المغازی + بخاری مع فتح الباری ۸ / ۱۰۸ + ومع عمدۃ القاری ۱۸ / ۶۳ اس حدیث میں عمر بن الخطاب کا ذکر نہیں اگرچہ اہجر کو استفہام سے ذکر کیا ہے تو اس قول کی نسبت قائل معین کو نہیں کیا ہے تو خمینی نے یہ قول عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے یہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جھوٹوں پر ....

== ﴿٥﴾ واما الحديث الخامس فما روى الامام البخارى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله ﷺ فى البيت رجال فقال رسول الله ﷺ هلموا اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده قال بعضهم ان رسول الله ﷺ غلبه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف اهل البيت واختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ومنهم من يقول غير ذلك فلما اكثروا اللغو والاختلاف قال رسول الله ﷺ قوموا الخ البخارى ٢ / ٦٣٨ + ومع فتح البارى ٨ / ١١٠ + ومع عمدة القارى ١٨ / ٦٣ وليس فى هذا الحديث ذكر عمر بن الخطاب وليس فيه ذكر اهجر ولا ذكر يهجر فما نسب الخمينى بحوالة البخارى بان عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ كذب فلعنة الله على الكاذبين ....

﴿٥﴾ اور پانچویں حدیث وہ جو امام بخاری نے اپنی اسناد سے عبید بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قریب الموت ہوئے اور گھر میں لوگ جمع تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آجاؤ میں تمکو کتاب لکھدوں اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو جاؤ گے تو بعض نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر تکلیف سخت ہوگئی ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے اور ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے تو جو گھر میں تھے وہ اپنے آپس مختلف ہو کر نزاع شروع کیا بعض نے کہا کہ نزدیک ہو جاؤ تا کہ تمہارے واسطے کتاب لکھدیں اس کے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ گے اور بعض ان میں سے اس کے غیر کہتے تھے پس جب شور زیادہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اٹھو بخاری ۲ / ٦۳۸ + ومع فتح الباری ۸ / ۱۱۰ + ومع عمدۃ القاری ۱۸ / ٦۳ تو اس حدیث میں نہ عمر بن الخطاب کا ذکر ہے اور نہ ہجر اور نہ یہجر کا ذکر کیا ہے تو بحوالہ بخاری خمینی نے جو عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نامعقول باتیں کرتے ہیں یہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جھوٹوں پر ....

﴿٦﴾ واما الحديث السادس فما روى الإمام البخارى بإسناده عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله ﷺ في البيت رجال فقال رسول الله ﷺ هلموا اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده قال بعضهم ان رسول الله ﷺ غلبه الوجع وعند كم القرآن حسبنا كتاب الله البخارى ٢ / ٦٣٨ + ومع فتح البارى ٨ / ١١٠ + ومع عمدة القارى ١٨ / ٦٣ وليس في هذا لحديث ذكر عمر بن الخطاب وليس فيه اهجر ولا ذكر يهجر فعلى كل حال ما قاله الخميني بحوالة البخارى أن عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ فكذب ولعنة الله على الكا ذبين

﴿٧﴾ واما الحديث السابع فما روى الإمام البخارى بإسنادين عن معمر عن الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله ﷺ وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال النبي ﷺ اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده قال عمر ....

﴿﴾ چھٹی حدیث وہ جو امام بخاری نے اپنی اسناد سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قریب الموت ہوئے گھر میں لوگ تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آجاؤ میں تمکو کتاب لکھدوں اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو جاؤ گے اور بعض نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر تکلیف سخت ہو گئی ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے بخاری ۲ / ۶۳۸ + اور فتح الباری کے ساتھ ۸ / ۱۱۰ اور عمدۃ القاری کے ساتھ ۱۸ / ۶۳ تو اس حدیث میں نہ عمر کا ذکر ہے اور نہ ہجر کا اور نہ یہجر کا تو جو خمینی نے حوالہ بخاری کہا ہے کہ عمر نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نامعقول باتیں کرتے ہیں یہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالی کی لعنت ہو جھوٹوں پر

﴿﴾ اور ساتویں حدیث وہ جو امام بخاری نے دو اسنادوں سے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قریب الموت ہوئے اور گھر میں آدمی تھے جن میں عمر بن خطاب بھی تھے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تمکو کتاب لکھدونگا اسکے بعد تم گمراہ نہ ہو جاؤ گے عمر نے کہا

== ان النبی ﷺ قد غلب علیه الوجع وعند کم القرآن حسبنا کتاب الله الخ البخاری ۲/ ۸٤٦ باب قول المریض قو موا عنی کتاب المرضی + ومع فتح الباری ۱۰ / ۱۰۳ وههنا وان ذکر عمر بن الخطاب لکن لیس فیه بانه قال هجر رسول الله ﷺ فما قاله الخمینی بانتساب هذااللفظ بحوالة البخاری الی عمر فهو کذب ولعنة الله علی الکاذبین

﴿۹﴾ واما الحدیث التاسع فما روی الامام البخاری بإسناده عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس قال لما حضر النبی ﷺ وفی البیت رجال فیهم عمر بن الخطاب قال هلم اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده قال عمر ان النبی ﷺ غلبه الوجع وعند کم القرآن فحسبنا کتاب الله الخ البخاری ۲ / ۱۰۹۵ باب کراهیة الاختلاف + ومع فتح الباری ۱۳ / ۲۹۳ + ومع عمدة القاری ۲۵ / ۷٦ وههنا وان ذکر عمرلکن لیس ههنا بان عمر قال هجر رسول الله ﷺ فما قاله الخمینی بانتساب هذا اللفظ بحوالة البخاری الی عمر بن الخطاب کذب ولعنة الله علی الکاذبین

کہ نبی ﷺ پر تکلیف سخت ہو گئی ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے بخاری ۲/ ۸۴۶ + ومع فتح الباری ۱۰/ ۱۰۳ یہاں اگرچہ عمر بن الخطاب کا ذکر ہے لیکن اس میں یہ نہیں کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نامعقول باتیں کرتے ہیں تو جو خمینی نے بحوالہ بخاری اس لفظ کو عمر بن الخطاب کی طرف منسوب کیا ہے یہ جھوٹ ہے اور اللہ کی لعنت ہو جھوٹوں پر ﴿۹﴾ اور نویں حدیث وہ ہے جو امام بخاری نے اپنی سند سے زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ قریب الموت ہوئے اور گھر میں آدمی تھیں اور ان میں عمر بن الخطاب بھی تھے نبی ﷺ نے فرمایا آجاؤ کہ میں تمکو کتاب لکھدوں کہ اس کے بعد ہر گز گمراہ نہ ہو جاؤ گے عمر نے کہا کہ نبی ﷺ پر تکلیف سخت ہو گئی ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے اور ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے بخاری ۲ / ۱۰۹۵+ ومع فتح الباری ۱۳ / ۲۹۳+ ومع عمدۃ القاری ۲۵ /۷۶ یہاں اگرچہ عمر کا ذکر ہے لیکن یہ نہیں کہ عمر نے کہا کہ نبی ﷺ نامعقول باتیں کرتے ہیں تو جو خمینی نے یہ لفظ عمر بن الخطاب کو بحوالہ بخاری منسوب کیا ہے یہ جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت

﴿۱۰﴾ واما الحديث العاشر فما رواه الامام مسلم بإسناده عن سعيد بن جبير قال قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى حتى بل دمعه الحصى فقلت يا ابن عباس ما يوم الخميس قال اشتد برسول الله ﷺ وجعه فقال ائتوني اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعدى فتنا زعوا وما ينبغي عند نبي تنازع وقالوا ما شانه أهجر استفهموه قال دعوني والذى انا فيه خير أو صيكم بثلاث اخر جوا المشر كين من جزيرة العرب الخ مسلم مع النووى على حاشية ارشاد السارى ٧ / ٩٤ و ٩٥ وههنا وان ذكر لفظ اهجر بهمزة الاستفهام الا نكارى لكن ليس ههنا عمر بن الخطاب فما قاله الخميني بحوالة مسلم بانتساب هذا القفظ الى عمر بن الخطاب كذب ولعنة الله علي الكاذبين ....

﴿۱۰﴾ دسویں حدیث وہ ہے جو امام مسلم نے اپنی اسناد سے سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس فرماتے ہیں جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن پھر رونے لگا یہاں تک کہ کنکریاں آنسو سے تر ہو گئیں میں نے پوچھا کہ اے ابن عباس کہ جمعرات کا دن کیا ہے اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر تکلیف زیادہ ہوگئی پس آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ﴿لکھنے کے لئے کوئی چیز﴾ لاؤ کہ میں تمہیں کتاب لکھدوں کہ میرے بعد تم گمراہ نہ ہوگے انہوں نے اپنے آپس نزاع شروع کیا اور نبی کے پاس انکو جھگڑنا مناسب نہیں تھا اور انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو کیا ہوا کیا غیر معقول باتیں کرتے ہیں آپ سے پوچھو تو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو چھوڑ دو جس حالت میں مَیں ہوں وہ بہتر ہے میں تمہیں تین چیزوں کی وصیت کرتا ہوں
مشر کین کو جزیرۂ عرب سے نکالدو تا آخیر مسلم مع نووی بر حاشیہ ارشاد الساری ۷ / ۹۴ و ۹۵ اور یہاں اگرچہ لفظ اہجر ہمزۂ استفہام انکاری سے ذکر کیا ہے لیکن اس میں عمر بن الخطاب کو ذکر نہیں کیا ہے تو خمینی نے بحوالہ مسلم اس لفظ کو عمر بن الخطاب کی طرف منسوب کیا ہے یہ جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت ہو ....

== ﴿۱۱﴾ واما الحدیث الحادی عشر فما رواہ الامام مسلم بإسنادہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس انہ قال یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم جعل تسیل دموعہ حتی رأیت علی خدیہ کأنہا نظام اللؤ لؤ قال قال رسول اللہ ﷺ ائتونی بکتف واللوح والدواۃ اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ ابدا فقالوا ان رسول اللہ ﷺ یہجر مسلم مع النووی علی حاشیۃ ارشاد الساری ۷ / ۹۵ کتاب الوصیۃ وھھنا وان ذکر لفظ یہجر بدون ھمزۃ الاستفھام لکن لیس فیہ ذکر عمر بن الخطاب فما قالہ الخمینی بحوالۃ مسلم بان عمر بن الخطاب قال ھجر او یہجر رسول اللہ ﷺ کذب فلعنۃ اللہ علی الکا ذبین ﴿ تنبیہ ﴾ قال الامام النوووی ﴿ بعد بیان عصمۃ النبی ﷺ عن الکذب ومن تغیر الا حکام الشر عیۃ فی حال صحتہ وفی حال مرضہ ﴾ قال القاضی عیاض قولہ اھجر علی الاستفھام وھواصح من روایۃ من روی ھجر او یہجر ....

﴿۱۱﴾ اور گیارویں حدیث وہ ہے جو امام مسلم نے اپنی اسناد سے سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا کہ جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن پھر اپکے آنسو اکے چھرے پر اسطرح لگا تار بہنا شروع ہوگئے جیسا کہ لگا تار موتیاں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شانہ اور تختی اور سیاہی لاؤ میں تمہیں کتاب لکھدونگا اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو جاؤ گے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ غیر معقول باتیں کرتے ہیں مسلم مع نووی بر حاشیہ ارشاد الساری ۷ / ۹۰ کتاب الوصیہ یہاں اگر چہ یہجر کا لفظ بغیر ہمزہ استفہام ذکر ہے لیکن اس میں عمر بن الخطاب کا ذکر نہیں تو جو خمینی نے حوالہ مسلم حضرت عمر کی طرف یہ لفظ منسوب کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ نبی ﷺ غیر معقول باتیں کرتے ہیں جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت ہو ﴿تنبیہ﴾ امام نووی نے نبی ﷺ کی عصمت بیان کی ہے کہ وہ حال صحت اور حال مرض میں جھوٹ اور احکام شرعیۃ میں تغیر اور تبدیل سے معصوم ہیں ﴿ پھر فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اہجر ہمزہ استفہام کے ساتھ ہے اور یہ ہجر اور یہجر بغیر ہمزہ استفہام سے اصح ہے کیونکہ یہ لفظ نبی ﷺ کو منسوب کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ ہجر کا معنی ہے غیر معقول باتیں کرنا ہے

= لأن هذا كله لا يصح منه ﷺ لأن معنى هجر هذى وانما جاء هذا من قائله استفهام للأنكار على من قال لا تكتبوا اى لا تتركوا امر رسول الله ﷺ ويجعلوه كامر من هجر فى كلامه لأنه ﷺ لا يهجر وان صحت الروايات الأخرى كانت خطاء من قالها قالها بغير تحقيق النووى على مسلم على حاشية ارشد السارى ۷ / ۹۶ الى ۹۷ ﴿۱۲﴾ واما الحديث الثانى عشر فما رواه مسلم بإسناده عن الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله ﷺ وفى البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب فقال النبى ﷺ هلم اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال عمر ان رسول الله ﷺ قد غلب عليه الوجع وعند كم القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف اهل البيت فا ختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم رسول الله ﷺ كتابا لن تضلوا بعده ومنهم من يقول ما قال عمر مسلم على حاشية ارشاد السارى ۷ / ۹۵ و ۹۶ كتاب الوصية باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصى له وههنا وان ذكر عمر لكن ليس فيه هجر ولا يهجر فما قاله الخمينى بانتساب هذااللفظ الى عمر بحوالة مسلم كذب فلعنة الله على الكاذبين ....

کیونکہ ان تمام کی نسبت نبی ﷺ کی طرف صحیح نہیں کیونکہ ہجر کا معنی بیہودہ بات کرنا اور کہنے والا نے ان لوگوں پر انکار کیا جنہوں نے لکھنے سے انکار کیا تھا کہ لکھنے کی ضرورت نہیں تو اس لفظ کو بعض لوگوں نے ہمزہ استفہام انکاری سے استعمال کیا کہ نبی ﷺ کا معاملہ دیگر لوگوں جیسا نہ بناؤ کہ تکلیف میں بیہودہ باتیں کرتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ غیر معقول باتیں نہیں فرماتے اگر دوسری روایات ﴿ہمزہ والے﴾ صحیح ہو تو یہ ﴿روایت بدون ہمزہ استفہام﴾ راوی کی غلطی ہے کہ بغیر تحقیق یہ لفظ استعمال کیا ہے نووی بر حاشیہ ارشاد السار ی ۷ / تا ۹۷ ﴿اور بارھویں حدیث وہ ہے جو امام مسلم نے اپنی اسناد سے زھری سے وہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قریب الموت ہوئے اور گھر میں آدمی موجود تھے جن میں عمر بن الخطاب بھی موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا آجاؤ میں تمہیں کتاب لکھدوں اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو جاؤ گے تو عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر تکلیف سخت ہوگئی ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے تو گھر میں جو لوگ موجود تھے ان کی رائیں مختلف ہوگئیں بعض کہتے تھے کہ نزدیک ہو جاؤ کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے کتاب لکھدیں تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ گے اور بعض عمر جیسے کہتے تھے مسلم بر حاشیہ ارشاد الساری ۷ / ۹۵ اور یہاں اگر چہ عمر کا ذکر ہے لیکن اس میں نہ ہجر ہے اور نہ یہجر تو خمینی نے یہ لفظ حوالہ مسلم عمر کو منسوب کیا ہے جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جھوٹوں پر ....

== ﴿۱۳﴾ واما الحديث الثالث عشر فما رواه الامام عبد الله عن ابيه ﴿ الامام احمد بن حنبل ﴾ بأسناده عن سعيد بن جبير يقول قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس الخ (وفيه) قال اشتد برسول الله ﷺ وجعه فقال ائتونى اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فتنا زعزا و لا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا ما شانه أهجر استفهموه الخ مسند احمد بن حنبل ۱ / ۲۲۲ وليس ههنا ذكر عمر بن الخطاب فما قاله الخميني بحوالة مسند احمد بان عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ فكذب فلعنة الله على الكا ذبين علا ان ههنا بلفظ همزة الاستهام وهي للأستفهام الانكاري كما مر فلا يرد الاعتراض تدبر

﴿۱٤﴾ واما الحديث الرابع عشر فماروا ه الامام الموصوف بأسناد ابيه عن الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال لما حضر ة رسول الله ﷺ الوفاة قال هلم اكتب لكم كتابا

﴿﴾ تیرہویں حدیث وہ ہے جو امام عبد اللہ اپنے باپ امام احمد بن حنبل کی اسناد سے سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن ﴿ اور اس حدیث میں ہے ﴾ کہ رسول اللہ ﷺ پر تکلیف زیادہ ہو گئی اور فرمایا مجھے لاؤ ﴿ لکھنے کی چیز ﴾ کہ میں تمہیں کتاب لکھدوں اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو جاؤ گے تو انہوں نے اپنے آپس نزاع شروع کیا اور نبی ﷺ کے سامنے نزاع مناسب نہیں تھا تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو کیا ہوا کیا غیر معقول باتیں کرتے ہیں آپ سے پوچھو ﴿ مسند احمد ۱ / ۲۲۲ اور یہاں عمر بن الخطاب کا سرے سے ذکر نہیں تو خمینی نے حوالہ مسند احمد یہ لفظ عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے یہ جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت علاوہ یہاں ہمزۃ استفہام سے ہے اور یہ استفہام انکاری ہے جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے تو اس پر اعتراض وارد نہیں ہوتا فکر کر

﴿﴾ اور چودھویں حدیث وہ ہے جو امام موصوف اپنے والد کی اسناد سے وہ زہری سے اور وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ قریب الموت ہوئے تو آپ نے فرمایا آجاؤ میں تمہیں کتاب لکھدوں..

= لن تضلوا بعده وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب فقال عمر ان رسول الله ﷺ قد غلبه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله مسند احمد ١ / ٣٢٤ و٣٢٥ وذكر ههنا عمر بن الخطاب لكن ليس في هذالحديث بان عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ او يهجر فما قاله الخميني بانتساب هذا اللفظ بحوالةمسند احمدالي عمر بن الخطاب كذب فلعنة الله على الكاذبين

﴿١٥﴾ واما الحديث الخامس عشر فما رواه الامام الموصوف بإسناد ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال يوم الخميس وما يوم الخميس ثم نظرت الى دموعه على خديه تحدر كأنها نظام اللؤلؤ قال قال رسول الله ﷺ ائتوني باللوح والدواة او الكتف اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقالوارسول الله ﷺ يهجر مسند احمد ١ / ٣٥٥ وليس ههنا ذكر عمر بن الخطاب فما قاله الخميني بانتساب هذا اللفظ الى عمر بحوالة مسند احمد كذب فلعنة الله على الكا ذبين ....

تم اسکے بعد گمراہ نہ ہوجاؤ گے اور گھر میں آدمی تھے ان میں عمر بن الخطاب بھی تھے تو عمر نے کہا کہ نبی ﷺ پر تکلیف زیادہ ہوگئی ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے اور ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے مسند احمد ۱ / ۳۲۴ و ۳۲۵ اور یہاں عمر بن الخطاب کو ذکر کیا ہے لیکن اس حدیث میں یہ نہیں ذکر کیا ہے کہ عمر نے کہا کہ نبی ﷺ غیر معقول باتیں کرتے ہیں تو خمینی نے یہ لفظ بحوالہ مسند احمد عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے یہ جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ﴿۱۴﴾ اور پندرھویں حدیث وہ ہے جو امام موصوف نے اپنے والد کی اسناد سے سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا کہ جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن پھر میں نے انکے آنسو کی طرف دیکھا تو آپ کے چہرے پر موتیوں جیسے لگا تار بہ رہے تھے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھکو تختی اور سیاہی یا شانہ لاؤ میں تمکو کتاب لکھدوں تم اس کے بعد گمراہ نہ ہوجاؤ گے تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں مسند احمد ۱ / ۳۵۵ اور یہاں عمر بن الخطاب کا ذکر نہیں تو خمینی نے یہ لفظ بحوالہ مسند احمد عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے یہ جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ....

== اقول وبالله استعين ان هذا الحديث ذكره الامام البخارى فى صحيحه فى تسعة مواضع وذكره فى ستة مواضع بدون هذا الفظ ﴿ وما ذكر اهجر رسول الله ﷺ بهمزة الاستفهام ولا بدونها ﴾ وذكره مع همزة الاستفهام فى ثلاثة مواضع وما ذكر فيها عمر بن الخطاب فعلم منه بان ما قاله الخمينى بانتساب هذا الفظ بحوالة البخارى بان عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ كذب فلعنة الله على الكا ذبين ....

﴿﴾ واما الامام مسلم فذكر هذا الحديث فى ثلاثة مواضع ذكره فى موضع واحد بدون هذا اللفظ وبدون ذكر عمر بن الخطاب وذكر فى موضع واحد مع همزة الاستفهام وما ذكر فيه عمر بن الخطاب وذكره فى موضع واحد بلفظ يهجر بدون همزة الاستفهام لكن ما ذكر فيه عمر بن الخطاب فعلم منه بان ما قاله الخمينى بانتساب هذا اللفظ بدون همزة الاسفهام بحوالة مسند احمد الى عمر بن الخطاب فهو كذب فلعنة الله على الكاذبين

﴿﴾ میں کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں کہ امام بخاری نے یہ حدیث قرطاس نو جگہوں میں ذکر کیا ہے اور چھ جگہوں میں سرے سے اس لفظ کو ذکر نہیں کیا ہے نہ اہجر رسول اللہ ﷺ ہمزۂ استفہام سے ہے اور نہ بدون ہمزہ استفہام سے اور تین جگہوں میں ہمزۂ استفہام سے ذکر کیا ہے اور اس میں عمر بن الخطاب کو سرے سے ذکر نہیں کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خمینی نے اس لفظ کے ساتھ عمر بن الخطاب کو حوالہ بخاری جو منسوب کیا ہے وہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جھوٹوں پر

﴿﴾ اور امام مسلم نے اس حدیث کو تین جگہوں میں ذکر کیا ہے ایک جگہ میں بغیر اس لفظ ﴿ نہ ہجر ہے نہ اہجر ہے ﴾ اور ایک جگہ میں ہمزۂ استفہام سے ذکر کیا ہے لیکن اس میں عمر بن الخطاب کا نام نہیں ذکر کیا ہے اور ایک جگہ میں بغیر ہمزۂ استفہام ذکر کیا ہے اور اس میں بھی عمر بن الخطاب کا ذکر نہیں کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خمینی نے اس لفظ کے ساتھ ﴿ کہ عمر نے کہا کہ نبی ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں ﴾ حوالہ مسلم جو عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے وہ جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ....

== واما الامام احمد بن حنبل فذكر هذا الحديث في ثلاثة مواضع ذكره في موضع واحد مع همزة الاستفهام وما ذكر فيه عمر بن الخطاب وذكره في موضع واحد بدون هذا اللفظ وان ذكر فيه عمر بن الخطاب وذكره في موضع واحد بلفظ يهجر لكن ما ذكر فيه عمر بن الخطاب فعلم منه بان ما قاله الخميني بانتساب هذا اللفظ الى عمر بن الخطاب بحوالة مسند احمد كذب فلعنة الله على الكا ذبين ﴿ تنبيه هام ﴾ اعلم ايها الاخ الكريم ذكر الامام مسلم هذا الحديث بلفظ يهجر في موضع واحد وكذلك ذكره الامام احمد بن حنبل بدون همزة الاسفهام وان كان معناه ما قال الامام سفيان هذى كما في مسند احمد ١ / ٢٢٢ فلا شك ولا مرية بان هاتين الروايا تين با طلتان مردودتان لان النبي ﷺ معصوم من هذى في حال صحته ومرضه واما الصحيح فهو بلفظ الاستفهام الانكارى كما مر تفصيله لكن على كل حال ما ادعى الخميني بان عمر قال بان النبي ﷺ يهجر فهو كذب فلعنة الله على الكا ذبين ....

﴿﴾ اور امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث تین جگہوں میں ذکر کیا ہے ایک جگہ میں ہمزۂ استفہام کے ساتھ اور اس میں عمر بن الخطاب کو نہیں ذکر کیا ہے اور ایک جگہ میں بغیر اس لفظ کے ذکر کیا ہے جس میں عمر بن الخطاب کو ذکر کیا ہے اور ایک جگہ میں یہجر کے ساتھ بغیر ہمزۂ استفہام ذکر کیا ہے لیکن اس میں عمر بن الخطاب کو ذکر نہیں کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خمینی نے اس لفظ کے ساتھ عمر بن الخطاب کو بحوالہ مسند احمد بن حنبل جو منسوب کیا ہے وہ جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ﴿ مقصودی تنبیہ ﴾ جان لوائے محترم بھائی کہ امام مسلم نے یہجر کے ساتھ ایک جگہ ذکر کیا ہے اور اس طرح امام احمد بن حنبل نے بغیر ہمزۂ استفہام سے ذکر کیا ہے اگر اسکا معنی یہ ہو جائے جو امام سفیان بیان کرتے ہیں کہ بیہودہ باتیں کرنا ﴿ جسکو شیعہ لفظ بجواس سے ذکر کرتے ہیں ﴾ جیسا کہ مسند احمد بن حنبل ۱ / ۲۲۲ میں ہے تو یہ دونوں روایات باطل اور مردود ہیں کیونکہ نبی ﷺ بیہودہ گفتگو سے حالت صحت اور مرض دونوں میں معصوم ہیں اور صحیح روایت ہمزۂ استفہام انکاری کے ساتھ ہے جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے لیکن بہر حال جو خمینی نے دعوی کیا ہے کہ عمر نے کہا ہے کہ نبی ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں یہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جھوٹوں پر ....

== ﴿۱٦﴾ واما الحديث السادس عشر فما رواه الامام عبد الله بن الزبير الحميدى بإسناده
عن سعيد بن جبير يقول سمعت ابن عباس يقول يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى حتى
بل دمعه الحصى فقيل له يا ابا عباس وما يوم الخميس قال اشتد برسول الله ﷺ وجعه يوم
الخميس فقال ايتونى اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغى عند نبى تنازع
فقال ما شانه اهجر استفهموه فردوا عليه فقال دعونى انا خير مما تدعوننى اليه واوصاهم
بثلاث فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم قال
سفيان قال سليمان لا ادرى اذكر سعيد الثالثة فنسيتها او سكت عنها مسند الحميدى ۱/
۲٤۱ و ۲٤۲ رقم الحديث ٥۲٦ وانه ذكر ههنا لفظ اهجر بلفظ الاستفهام لكن ما ذكر ههنا
عمر بن الخطاب فما قاله الخمينى بانتساب هذ اللفظ بحوالة كتب اهل السنت الى عمر بن الخطاب

﴿۱٦﴾ سولویں حدیث وہ ہے جو امام عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے اپنی اسناد سے سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس
سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا کہ جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن پھر رونے لگا یہاں تک کہ
اسکی آنسوں سے کنکریاں تر ہو گئیں تو اسکو کہا گیا کہ اے ابو العباس جمعرات کا دن کیا ہے اس نے فرمایا کہ رسول
اللہ ﷺ پر بروز جمعرات تکلیف سخت ہو گئی اور فرمایا مجھکو لاؤ میں تمھیں کتاب لکھدوں اسکے بعد تم ہرگز
گمراہ نہ ہو جاؤ گے اور انہوں نے اپنے آپس نزاع شروع کیا اور نبی ﷺ کے پاس نزاع مناسب نہیں تھا تو کہا
کیا غیر معقول باتیں کرتے ہیں آپ سے پوچھو اور انہوں نے آپ پر دوبارہ کلام کا اعادہ کیا آپ نے فرمایا مجھکو
چھوڑو جس حالت میں مَیں ہوں یہ اس حال سے بہتر ہے جسکی طرف تم مجھے بلاتے ہو اور آپ نے ان کو تین
چیزوں سے وصیت فرمائی اور فرمایا کہ مشرکین جزیرۃ عرب سے نکالدو اور جو چیز میں وفدوں کو دیتا تم دیا کرو
سفیان کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ سعید نے تیسری چیز ذکر کی ہے اور میں بھول گیا ہوں یا وہ اس
سے خاموش ہوا مسند حمیدی ۱/ ۲۴۲،۲۴۲ رقم ۵۳۶ یہاں اگرچہ اہجر ہمزۂ استفہام سے ذکر کیا ہے لیکن اس میں
عمر کو ذکر نہیں کیا ہے تو جو خمینی نے اس لفظ کو بحوالہ کتب اہل السنت عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ....

ے فكذب فلعنة الله على الكا ذبين ﴿ تنبيه ﴾ ذكر الامام الحميدى لفظ قال والصحيح قالوا بصيغة الجمع كما مر مفصلا ....

﴿۱۷﴾ واما الحديث السابع عشر فما رواه الامام عبد الرزاق بإسناده عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال لما احتضر رسول الله ﷺ وفى البيت رجال وفيهم عمر بن الخطاب فقال النبى ﷺ هل ﴿ اقول وفى الصحيح هلموا ﴾ اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال عمر ان رسول الله ﷺ قد غلب عليه الوجع وعند كم القرآن حسبنا كتاب الله مستد عبد الرزاق ٥ / ٤٣٨ رقم الحدبث ٩٧٥٧ وذكر ههنا عمر بن الخطاب لكن ليس فى الحديث اهجر رسول الله ﷺ فما قاله الخمينى من انتساب هذا اللفظ بحوالة كتب اهل السنة الى عمر بن الخطاب كذب فلعنة الله على الكا ذبين ....

جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت ﴿تنبیہ﴾ امام حمیدی نے قال ﴿کہ اس نے کہا﴾ ذکر کیا ہے اور صحیح قالوا ہے کہ انھوں نے کہا جیسا کہ تفیل گزر چکی ہے

﴿۱۷﴾ اور سترھویں حدیث وہ ہے جو امام عبد الرزاق نے اپنی اسناد سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قریب الموت ہوئے اور گھر میں آدمی تھے اور ان میں عمر بن الخطاب بھی تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمکو کتاب لکھدوں ﴿راقم الحروف کہتا ہے کہ صحیح بخاری میں ہے کہ تم آجاؤ کہ میں تمھیں کتاب لکھدوں﴾ اور اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو جاؤ گے تو عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر تکلیف سخت ہو گئی ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے اور ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے مسند عبد الرزاق ۵ / ۴۳۸ رقم الحدیث ۹۷۵۷ اور یہاں عمر بن الخطاب کو ذکر کیا ہے لیکن حدیث میں یہ نہیں کہ کیا نبی ﷺ غیر معقول باتیں کرتے ہیں تو خمینی نے یہ لفظ بحوالہ کتب اہل سنت عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت ....

== ﴿ ١٨ ﴾ واما الحديث الثامن عشر فما رواه الامام ابو يعلى احمد بن على باسناده عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال يوم الخميس وما يوم الخميس يوم اشتد برسول الله ﷺ وجعه فقال ائتونى اكتب لكم كتابا لا تضلون بعده فتنا زعوا و لا ينبغى عند نبى تنازع قال دعونى فما انا فيه خير مما تسئلون عنه قال امرهم بثلاث قال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب الخ مسند ابى يعلى ٤ / ٢٩٨ رقم الحديث ٢٤٠٩ وليس ههنا ذكر عمر بن الخطاب وكذلك ما ذكر ههنا لفظ اهجر و يهجر فما قاله الخمينى من انتساب هذ اللفظ بحوالة كتب اهل السنت الى عمر بن الخطاب بانه قال هجر رسول الله ﷺ فكذب فلعنة الله على الكا ذبين

﴿ اعلم ايها الاخ الكريم انى ذكرت من الاحاديث ثمانية عشر لمن اراد ان يتذكر او يتدبر وليس فى واحد مها بان عمر بن الخطاب قال بان النبى ﷺ هجر اور يهجر ....

﴿ اٹھارویں حدیث وہ ہے جو امام ابو یعلی احمد بن علی نے اپنی اسناد سے سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا کہ جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن یہ ایک ایسا دن تھا جس میں رسول اللہ ﷺ پر تکلیف سخت ہو گئی اور فرمایا کہ مجھے لاؤ ﴿ لکھنے کی چیز ﴾ میں تم کو کتاب لکھدوں تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ گے تو انہوں نے اپنے آپس میں نزاع شروع کیا اور نبی ﷺ کے ہاں نزاع مناسب نہیں تھا اور آپ نے فرمایا مجھکو چھوڑو میں جس حالت میں ہوں اس سے بہتر ہے جس سے تم پوچھتے ہو کہتا ہے کہ نبی ﷺ نے تین چیزوں سے امر کیا اور فرمایا کہ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکالدو مسند ابی یعلی ۴ / ۲۹۸ رقم الحدیث ۲۴۰۹ اور یہاں سرے سے نہ عمر کا ذکر ہے اور نہ اہجر اور یہجر کا ذکر ہے تو جو خمینی نے اس لفظ کو حوالہ کتب اہل سنت عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت ﴿ اے میرے محترم بھائی میں نے اٹھارہ احادیث ان کیلئے ذکر کئے جو نصیحت اور تدبر کا ارادہ رکھتا ہے اور ایک حدیث میں نہیں کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ نبی ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں ....

بل ما قال اهجر رسول الله ﷺ بهمزة الاستفهام فما قاله الخميني بانه يعلم من كتب الاحاديث والتواريخ بأن قائل كلام الكفر عمر بن الخطاب باطل مردود عليه بل اقول فيعلم من كتب الاحاديث وكتب التواريخ بان الخميني كذاب ومفترى وهو من اعداء الصحابة بل من اعداء المسلمين ما يستطيع احد من الشيعة ان يثبت من البخارى ولا من مسلم ولا من مسند احمد بان قائل هذه الكلمة كان عمر بن الخطاب كما ادعى الخميني فقد كذب وافترى على كتب اهل السنة والجماعة ﴿﴾ واما ما قال الخميني بان النبى ﷺ اراد كتابا فى حق خلافة على بن ابى طالب ﴿كما فى كشف الاسرار ۱۵۳﴾ فهو كذب وافتراء لأن النبى ﷺ لما وصى بثلاث فلما ما صرح بخلافة على بن ابى طالب وكذلك ما توفى رسول الله ﷺ فى هذا اليوم فكيف ما كتب فى حياته خلافة على بن ابى طالب بل لو كان هو مستحقا للخلافة فكيف قدم النبى ﷺ ابا بكر للأمامة فى حياته ....

﴿﴾ بلکہ عمر بن الخطاب نے ہمزۂ استفہام سے بھی نہیں کہا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ غیر معقول باتیں کرتے ہیں تو جو خمینی نے کہا ہے کہ احادیث اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کفر کلمہ کا کہنے والا عمر بن الخطاب تھے باطل اور مردود ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ احادیث اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خمینی کذاب اور مفتری ہے اور یہ صحابہ کرام کا دشمن بلکہ مسلمانوں کا دشمن تھا اور کسی ایک شیعہ کی طاقت نہیں کہ بخاری اور مسلم اور مسند احمد سے ثابت کریں کہ اس کلمہ کا کہنے والا عمر بن الخطاب تھے جیسا کہ خمینی کا دعوی ہے تو خمینی نے اہل السنت والجماعت پر افتراء کیا ہے ﴿﴾ اور یہ جو خمینی نے کہا ہے کہ نبی ﷺ کا ارادہ یہ تھا کہ علی بن ابی طالب کی خلافت لکھدیں ﴿جیسا کہ کشف الاسرار ۱۵۳ میں ہے﴾ تو یہ جھوٹ اور افتراء ہے کیونکہ نبی ﷺ نے جب ان کو تین چیزوں سے وصیت فرمائی تو علی بن ابی طالب کی خلافت پر تصریح کیوں نہیں فرمائی اور اسطرح نبی ﷺ اس دن وفات نہیں ہوئے ہیں تو اپنی زندگی میں کی خلافت کیوں نہ لکھی بلکہ اگر یہ خلافت کا مستحق تھا تو ابوبکر کو نماز کیلئے اپنی زندگی میں کیوں آگے کیا

= وقد ذكرت فيما سبق با ن علي بن ابي طالب اقر بنفسه بأن ابا بكر احق بالخلافة من كل احد وصرح علي بن ابي طالب وقال لما قبض النبي ﷺ نظر نا في امرنا فوجدنا النبي ﷺ قد قدم ابابكر في الصلوة فرضينا لدنيا نا من رضي رسول الله ﷺ لديننا فقدمنا ابا بكر بحوالة الطبقات الكبرى ٢ / ١٨٣ وقد ذكرت هناك بان القهبائي الشيعي ذكر حديثا عن الطبقات الكبرى في مجمع الرجال ٧ / ٤٠ و ٤١ ﴿ وقال علي بن ابي طالب ان رسول الله ﷺ لم يمت فجائة بل مرض ليالي يأتيه بلال فيؤذنه بالصلوة فيقول مروا ابابكر بالصلوة ﴾ الى قوله ﴾ فلما قبض رسول الله ﷺ اخترنا واختار المهاجرون والمسلمون لدنيا هم من اختاره رسول الله ﷺ لدينهم وكانت الصلوة اعظم الامر وقوام الدين كما مر بحوالة تاريخ الاسلام ١١ و ١٢ عهد الخلفاء اراشدين فعلي كل حال من اين علم الخميني بان النبي ﷺ اراد كتا با لخلافة علي بن ابي طالب هذا افتراء على النبي ﷺ وكذلك قوله مخالف عن قول علي بن ابي طالب تدبر ....

﴿ میں نے پہلے یہ ذکر کیا ہے کہ علی بن ابی طالب نے خود اقرار کیا ہے کہ ابوبکر ہر ایک سے خلافت کا زیادہ حقدار ہے اور علی بن ابی طالب نے تصریح فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جب نبی ﷺ وفات ہوئے تو ہم نے اپنے امور میں فکر کیا تو ہم نے نبی ﷺ کو ایسی حالت میں پایا کہ آپ نے نماز کیلئے ابوبکر کو آگے کیا تو ہم نے دنیا کیلئے اس شخص کو پسند کیا جسکو نبی ﷺ نے ہمارے لئے دین کے واسطے پسند کیا تھا تو ہم نے ابوبکر کو آگے کیا حوالہ طبقات کبری ۳ / ۱۸۳ اور ہم نے وہاں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ گھبائی شیعی نے طبقات ابن سعد سے مجمع الرجال ۷ / ۴۰ و ۴۱ میں حدیث ذکر کی ہے اور علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اچانک وفات نہیں ہوئے ہیں بلکہ چند دن بیمار ہوئے اور آذان کیلئے بلال آتا اور آذان کر لیتے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ ابوبکر کو امر کرو کہ نماز پڑھائیں ﴾ اس قول تک ﴾ کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات ہو گئیں تو ہم نے اور مہاجرین اور مسلمانوں نے اسکو پسند کیا جس کو رسول اللہ ﷺ نے ان کے واسطے دین کے لئے پسند کیا ہے اور نماز اعظم الامر اور قوام الدین ہے جیسا کہ تفصیل بحوالہ تاریخ الاسلام ۱۱ و ۱۲ عہد الخلفاء الراشدین گزر چکی ہے بہر حال خمینی کو کہاں سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کا ارادہ تھا کہ علی بن ابی طالب کی خلافۃ لکھدیں یہ نبی ﷺ پر افتراء ہے اور اسطرح علی بن ابی طالب کے قول سے مخالف ہے فکر کر ....

اقول وبا لله استعين ومنه اوصول الى حق مبين وبه استعيذ من شر كل رجل مهين بأني بينت فيما سبق مختصرا بأن ما قاله الخميني بحوالة البخارى ومسلم ومسند احمد وغيرها بان عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ وكلامه يظهر من اصل الكفر والزندقة لأنه مخالف عن آيات القرآن الكريم ﴿ وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى علّمه شديد القوى ﴾ النجم ۳ ومخالف عن آية ﴿ واطيعوا الله واطيعوا الرسول ﴾ وآية ﴿ وما اتاكم الرّسول فخذوه ﴾ وآية ﴿ وما صاحبكم بمجنون ﴾ وغير ها ﴿۱﴾ فهو كذب وافتراء لأن عمر بن الخطاب ما تلفظ بهذا القول

....

﴿۱﴾ کشف الأسرار ۱۱۹

﴿ میں کہتا ہوں اور خاص اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگتا ہوں اور اور حق کو پہنچنا اسکی توفیق سے ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر رذیل کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں نے ماسبق میں اختصار کے ساتھ یہ بیان کیا کہ خمینی نے بحوالہ بخاری و مسلم و مسند احمد کہا ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں اور یہ کلام اسکے کفر اور زندقیہ سے ظاہر ہوتا ہے جو آیات قرآنیہ سے مخالف ہے ﴿ نہیں بولتا ہے اپنی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا اسکو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے ﴾ النجم ۳ اور اسطرح مخالف ہے اس ایات سے ﴿ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اس کے رسول کا ﴾ اور اس ایات سے مخالف ہے ﴿ اور جو دے تم کو رسول سو لے لو ﴾ اور اس ایات سے ﴿ تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ﴾ جیسا کہ کشف الأسرار ۱۱۹ میں ہے تو یہ جھوٹ اور افتراء ہے کیونکہ عمر بن الخطاب نے اس پر تلفظ نہیں کیا ہے ....

اعنی ما قال اهجر رسول الله بهمزة الأستفهام ولا بدون همزة الأستفهام بل انه قال ان رسول الله ﷺ قد غلب عليه الو جع حسبنا كتاب الله واما بعض الناس فقالوا اهجر رسول الله ﷺ بهمزة الأستفهام وهى للأنكار لأنهم انكروا على من يقول لا حاجة الى الكتابة فقالوا لا تجعلوا امر رسول الله ﷺ مثل غيره من الناس بانهم اذا اشتد عليهم التكليف يتكلمون بكلام غير معقول واما رواية هجر بدون همزة الأستفهام فهى غير صحيحة كما وضحت سابقا فعلى كل حال انتساب الخمينى هذا اللفظ بحوالة البخارى ومسلم ومسند احمد وغير ها من كتب اهل السنت والجماعت الى عمر بن الخطاب بانه قال هجر رسول الله ﷺ كذب وزور فاهل السنت والجماعت مضطرون ان يلعنوا على من يلعن عليه فى كتاب الله بإقرار السيد على اظهر الشيعى كما مر سابقا فتذكره

میرا مقصود یہ ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے یہ لفظ نہ ہمزہ استفہام کے ساتھ کہا ہے اور نہ بغیر ہمزہ استفہام بلکہ اس نے صرف یہ کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر تکلیف سخت ہو گئی ہے اور ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے اور بعض لوگوں نے جو ہمزہ استفہام کے ساتھ کہا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ غیر معقول باتیں کرتے ہیں تو انہوں نے ان پر انکار کیا جو کہتے تھے کہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ تم رسول اللہ ﷺ کا معاملہ دوسرے لوگوں جیسے نہ بناؤ کہ جب ان پر تکلیف سخت ہو جائے تو بیہودہ باتیں کرتے ہیں اور جو بغیر ہمزہ استفہام کی روایت ہے تو وہ صحیح نہیں جیسا کہ میں نے ماسبق میں واضح کیا ہے بہر حال جو خمینی نے حوالہ بخاری و مسلم و مسند احمد عمر بن الخطاب کو منسوب کیا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ نبی ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں یہ جھوٹ ہے اور بنا بر قول سید علی اظہر شیعی اہل السنت والجماعت بھی مجبور ہیں کہ ان پر لعنت کریں جن پر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لعنت ہے جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے ﴿ تو خمینی بنا بر قول سید علی اظہر کس چیز سے موصوف ہونے کا مستحق ہے ﴾

اقول لا يمكن للخميني ان ينتسب الكفر والزندقية الى عمر بن الخطاب لأجل حديث القرطاس لأن حديث القرطاس ما رواه احد من الصحابة رضى الله عنهم سوى ابن عباس كما مر سابقا واما ابن عباس فهو عند ابى جعفر عليه السلام على قول استاد الكليني اعمى فى الد نيا والآخرة فكيف يستدل الخميني من قوله لكفر عمر بن الخطاب حيث قال ابو الحسن على بن ابراهيم القمي ﴿ وكان ۳۲۹ھ حيا ﴾ عن ابى جعفر عليه السلام قال جاء رجل الى ابى على بن الحسن فقال ان ابن عباس يزعم انه يعلم كل ايات نزلت فى القرآن أي يوم نزلت وفى من نزلت فقال ابو جعفر عليه السلام سله فيمن نزلت ﴿ومن كان فى هذه اعمى وهو فى الآخرة اعمى واضل سبيلا﴾

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ خمینی کو ممکن نہیں ہے کہ عمر بن الخطاب کو کفر اور زندقیت ابن عباس کی حدیث سے منسوب کریں کیونکہ قرطاس کی حدیث ابن عباس سے سوا کسی ایک صحابی نے روایت نہیں کی ہے جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے اور ابن عباس کلینی کے استاد کے نزدیک گمراہ ہے اور دنیا اور آخرت میں اندھا ہے تو خمینی اس کے حدیث سے عمر بن الخطاب کا کفر اور زندقیت ﴿العیاذ باللہ﴾ کسطرح ثابت کرتا ہے جیسا کہ ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی ﴿جو ۳۲۹ھ میں زندہ تھا﴾ کہتا ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص ابو علی بن حسن کو ایا تو کہا کہ ابن عباس گمان کرتا ہے کہ اسکو ہر ایک ایات معلوم ہے کہ کس دن نازل ہوئی ہے اور کس کے حق میں نازل ہوئی ہے تو ابو جعفر علیہ السلام نے کہا کہ اس سے پوچھو کہ یہ ایات ﴿ جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا سووہ پچھلے جہان میں اندھا ہی رہے گا اور دور پڑا راہ سے ﴾ کس کے حق میں نازل ہوئی ہے ....

نزل فیه وفی ابیه ﴿۱﴾ ولما کان ابن عبا س اضل و اعمی فی الدنیا والآخرة عند ابی جعفر علیهالسلام کما قاله استاد الکلینی ابو ا لحسن علی بن ابراهیم القمی فکیف یثبت من حدیثه کفر عمر بن الخطاب وزند قیته ﴿ العیاذ بالله ﴾ فعلم من هذا با استدلال الخمینی من هذا الحدیث باطل مردود اعا ذنا الله من کفریات الشیعة وافترا ء ا تهم اللهم من یکفر عمر بن الخطاب او غیره من اصحاب رسول الله ﷺ انزل علیهم عذابا فی الدنیا والاخرة واخزهم فی الدنیا والاخرة لأنهم قد ضلوا واضلوا کثیرا ....

﴿۱﴾ تفسیر القمی ۲ / ۷۲ + کذلك ذکر عنایت الله القهبائی فی مجمع الرجال ٤ / ۱۰ و ۱۱ + وذکره المیر ا المشهدی فی تفسیره کنز الدقائق ٥ / ٥٧٦

﴿﴾ یہ آیات اسکے اور اس کے باپ کے حق میں نازل ہوئی ہے جیساکہ تفسیر قمی ۲ /۷۲ میں ہے اور عنایت اللہ کھبائی نے مجمع الرجال ۴ / ۱۰ و۱۱ میں ذکر کیا ہے اور میرزا مشہدی نے اپنی تفسیر کنزالدقائق ۲ /۵۷۶ میں ذکر کیا ہے تو جب ابن عباس ابو جعفر علیہ السلام کے نزدیک گمراہ اور دنیا اور آخرت میں اندھا ہے جیساکہ ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی کہتا ہے تو خمینی اس کی حدیث سے عمر بن الخطاب کا کفر اور زندقیت ﴿العیاذ باللہ﴾ کس طرح ثابت کرتا ہے تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ خمینی کی استدلال اس حدیث سے باطل اور مردود ہے ﴿اللہ تعالی ہمکو شیعیوں کی کفریات اور افتراء سے بچائیں﴾ اے اللہ جو عمر بن الخطاب اور دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ کو کافر کہتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں عذاب نازل فرما اور ان کو دنیا اور آخرت میں شرمندہ کر کیونکہ یہ خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں

فتوى الخميني أن على بن ابى طالب يعرف الخلفاء على الباطل

﴿٤٠﴾ قال الخميني بحوالة نهج البلاغة ان على بن ابى طالب كان يعرف حقه مغصوبا وكان يعرف الخلفاء على الباطل ويقول الخميني انه قال في الخطبة الخامسة ﴿ فو الله ما زلت مدفوعا عن حقى مستأسرا على منذ قبض الله نبيه حتى يؤم الناس هذا ويقول قال على بن ابى طالب في الخطبة (١٤٦) نقول حتى اذا قبض رسول الله ﷺ رجع قوم على الأعقاب وغالتهم السبل واتكلوا على الولائج ووصلوا غير الرحم و هجروا السبب الذى امروا بمودته ونقلوا البناء عن رس اسا سه فبنوا في غير موضعه معادن كل خطيئة وابواب كل ضارب في غمرة

خمینی کا فتوی کہ علی بن ابی طالب خلفاء کو باطل پر سمجھتے تھے

﴿ خمینی حوالہ نہج البلاغۃ کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب اپنا حق مغصوب سمجھتے تھے اور خلفاء کو باطل پر سمجھتے تھے اور خمینی کہتا ہے کہ علی نے پانچویں خطبہ میں بیان کیا ہے کہ اللہ کی قسم جب سے رسول اللہ ﷺ وفات ہوگئے ہیں تو مجھے اپنے حق سے ہٹایا گیا ہے اور مجھ پر دوسروں کو پسند کیا ہے یہاں تک کہ لوگوں نے اس کو امام بنایا اور کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب نے ۱۴۶ خطبہ میں فرمایا ہم کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ وفات ہوگئے ہیں تو قوم ﴿صحابہ کرام﴾ ایڑیوں پر واپس ہوگئی اور ان کو راستوں نے ہلاکت میں ڈالدیا اور پوشیدہ رازوں پر اعتماد کر کے غیر رحم والے کے ساتھ صلہ رحمی کی اور جس کی محبت سے اللہ کو امر کیا گیا تھا اس کو چھوڑ دیا اور آبادی کو نیچے سے نکالکر کر کے بغیر مکان ہر غلطی کے لئے بیادر کھی اور حیرت اور پریشانی میں ہر مار نے والہ کیلئے دروازے بنائیں ....

فقد صاروا فی الحیرة ووذهلوا فی سکرة علی سنة آل فرعون مٌن منقطع الی الدنیا راکن او مفارق للدین مبابین ﴿۱﴾

﴿۱﴾ کشف الأسرار ١٦٤ و١٦٥

﴿﴾ اقول قد کذب الخمینی لأن علی بن ابی طالب قال لما قبض النبی ﷺ نظرنا فی امرنا فوجدنا النبی ﷺ قد قدم ابابکر فی الصلوة فرضینا لدنیا نا من رضی رسول الله ﷺ لدیننا فقد منا ابا بکر کما مر بحوالة الطبقات الکبری ٣ / ١٨٣ فقد اقر علی بن ابی طالب بان ابابکر احق بالخلافة لأن النبی ﷺ قدمه للصلوة فقدمناه للدنیا ﴿ ای للخلافة﴾ فما قال الخمینی کذب ﴿﴾ وکذلك روی ابن سعد بإسناده عن ابی برده عن ابی موسی قال مرض النبی ﷺ فاشتد وجعه فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس فقالت عائشة رضی الله عنها

﴿﴾ اور تحقیق حیرت اور نشے میں آل فرعون کی سنت میں غافل ہو گئیں بعض دنیا کی طرف مائل ہو گئیں اور بعض دین کو چھوڑ کر کے جدا ہو گئیں جیسا کہ کشف الأسرار ۱۶۴ اور ۱۶۵ میں ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ خمینی نے جھوٹ کہا ہے کیونکہ علی بن ابی طالب نے خود کہا تھا کہ جب نبی ﷺ وفات ہو گئے تو ہم نے اپنے امور میں فکر کیا تو نبی ﷺ کو ایسی حالت میں پایا کہ آپ نے ابو بکر کو نماز کیلئے آگے کیا تھا تو جسکو نبی ﷺ نے ہمارے لئے دین کے واسطہ پسند کیا تو ہم نے اسکو دنیا ﴿خلافت﴾ کیلئے پسند کیا تو ہم نے ابو بکر کو آگے کیا جیسا بحوالہ طبقات کبری ۳ / ۱۸۳ گزرا ہے تو علی بن ابی طالب نے خود اقرار کیا کہ ابو بکر تمام سے زیادہ خلافت کا حقدار ہے کیونکہ اس کو نبی ﷺ نے نماز کے لئے آگے کیا ہے تو ہم نے دنیا ﴿خلافت﴾ کیلئے آگے کیا تو جو خمینی نے کہا ہے وہ جھوٹ ہے ﴿﴾ اور اسطرح ابن سعد اپنی اسناد سے ابو بردہ سے اور وہ ابو موسی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مریض ہو گئیں اور آپ پر تکلیف سخت ہو گئی آپ نے فرمایا ابو بکر کو امر کرو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عائشہؓ نے فرمایا ....

= یا رسول الله ان ابابکر رجل رقیق و انه اذا قام مقامك لم یکن یسمع الناس قال مروا ابابکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف کما مر بحوالة الطبقات الکبری ۳ / ۱۷۸ و ۱۸۱

﴿ وکذلك قال الحافظ الذهبی ...... قال ابو بکر الهذلی عن الحسن عن قیس بن عباد وابن الکواء ان علیا ذکر مسیره وبیعة المهاجرین فقال ان رسول الله ﷺ لم یمت فجاء مرض لیالی یأتیه بلال فیؤذنه بالصلوة فیقول مروا ابابکر بالصلوة فارادت امراة من نسائه ان تصرفه الی غیره فغضب وقال انکن صواحب یوسف فلما قبض رسول الله ﷺ اخترنا واختاره المهاجرون والمسلون لدنیا هم من اختاره رسول الله ﷺ لدینهم وکانت الصلوة اعظم الامر وقوام الدین کما مر بحوالة تاریخ الاسلام ۱۱ و ۱۲ وکذلك اقر بأستحقاق خلافة ابی بکر امین الأمة ابو عبیدة بن الجراح کما مر بحوالة الطبقات الکبری ۳ / ۱۸۱ ....

یا رسول اللہ ابوبکر کا دل نرم ہے جب وہ اپکے مکان کھڑا ہو جائے تو وہ لوگوں کو آواز نہیں سنا سکتے آپ نے فرمایا ابوبکر کو امر کرو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم صواحب یوسف جیسے ہو طبقات کبری ۳ / ۱۷۸ او۱۸۱

﴿ اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابوبکر ہذلی حسن سے وہ قیس بن عباد اور ابن کواء سے روایت کرتے ہیں کہ علی نے اپنا چلنا اور مہاجرین کی بیعت ذکر کی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اچانک وفات نہیں ہوئے ہیں چند روز بیمار ہوئیں اور اپ کے پاس بلال اذان کیلئے آتے اور نماز کیلئے آذان دیتے آپ نے فرمایا ابوبکر کو امر کرو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ کی بیویوں سے ایک بیوی نے ارادہ کیا کہ آپ کو دوسری شخص کی طرف متوجہ کریں تو نبی ﷺ غصہ ہوئے فرمایا کہ تم صواحب یوسف ہیں تو جب نبی ﷺ وفات ہوگئیں تو ہم نے اور مہاجرین اور مسلمانوں نے دنیا ﴿ خلافت ﴾ کے لئے اسکو پسند کیا جسکو رسول اللہ ﷺ نے ان کو دین کے واسطے پسند کیا تھا اور نماز اعظم الامر و قوام الدین ہے جیساکہ بحوالہ تاریخ الاسلام ۱۱ و ۱۲ گزر چکا ہے ﴿ ﴾ اور اسطرح امین الامۃ نے اقرار کیا ہے کہ ابوبکر خلافت کا مستحق ہے جیساکہ بحوالہ طبقات کبری ۳ / ۱۸۱ گزر چکا ہے ....

== بل اعلن عمر بن الخطاب بمحضر الصحابة رضي الله عنهم ان ابابكر احق بالخلافة وقال فان يكن رسول الله قد مات فان الله عزوجل جعل بين اظهر كم كتابه الذى هدى به محمدا ﷺ فاعتصموا به تهتدوا بما هدى به محمدا ﷺ ثم ذكر ابابكر صاحب رسول الله ﷺ وثاني اثنين وانه احق الناس بامرهم فقوموا فبايعوه وكان طائفة منهم قد بايعوه قبل ذلك في سقيفة بني ساعدة وكانت البيعة على المنبر بيعة العامة صحيح غريب كما مر مفصلا بحوالة تاريخ الاسلام ١٢ ﴿﴾ بل اقر على بن ابى طالب والزبير وقالا ما غضبنا الا لأنا أخرنا عن المشورة وانا نرى ابابكر احق الناس بها بعد رسول الله ﷺ انه لصاحب الغار وانا لنعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول الله ﷺ بالصلوة بالناس وهو حي كما مر مفصلا بحوالة تاريخ الاسلام ١٢ و ١٣ وطالع البداية والنهاية ٦ / ٣٠٢ فهذه ادلة شاهدات على ان ما قاله الخميني كذب وزور يجازيه الله يوم النشور ....

﴿﴾ بلکہ عمر بن الخطاب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موجودگی میں اعلان کیا تھا کہ ابوبکر خلافت کا حقدار ہے اور فرمایا تھا کہ اگر رسول اللہ ﷺ تحقیق وفات ہوگئیں تو اللہ عزوجل نے تم کو وہ کتاب دی ہے جس کے ساتھ محمد ﷺ کو ہدایت کی ہے تم اس پر عمل کرو ہدایت پاؤگے جس کے ساتھ محمد ﷺ نے ہدایت پائی ہے پھر ابوبکر صاحب رسول اللہ ﷺ ثانی اثنین کو ذکر کیا اور فرمایا کہ تمام لوگوں سے ان کے امور کے لئے یہ حقدار ہے اور تم اٹھو اور اس کے ساتھ بیعت کرو تو بعض لوگوں نے بنی ساعدۃ کے سایہ بان میں بیعت کی تھی اور یہ بیعت منبر پر عام تھی اور یہ صحیح غریب ہے جیسا کہ تفصیل حوالہ تاریخ الاسلام ۱۲ اور ۱۳ گزر چکی ہے ﴿﴾ بلکہ علی بن ابی طالب اور زبیر نے اقرار کیا ہے اور ان دونوں نے کہا کہ ہم صرف اس لئے ناراض تھیں کہ ہم کو مشورہ سے پیچھے کیا گیا ہے اور ہم ابوبکر کی شرافت اور بھلائی جانتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی زندگی میں نماز پڑھانے سے امر فرمایا تھا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جیسا کہ تفصیل حوالہ تاریخ الاسلام ۱۲ اور ۱۳ گزر چکی ہے اور البدایہ والنہایہ ۶ / ۳۰۲ مطالعہ کریں تو یہ دلائل اس پر شاہد ہیں کہ خمینی نے جھوٹ کہا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن بدلہ دے ....

فتوى عنايت الله القهبائي الشيعي على ابن عباس بانهما اعمى في الدنيا والاخرة

﴿٤١﴾ قال عنايت الله على القهبائي ﴿كش﴾ عبد الله بن عباس جعفر بن معروف قال حدثنا يعقوب بن يزيد الانصارى عن حماد بن عيسى عن ابراهيم بن عمر اليماني عن الفضيل بن يسار عن ابى جعفر عليه السلام قال اتى رجل ابى عليه السلام فقال ان فلانا ﴿يعنى عبد الله بن عباس﴾ يزعم انه يعلم كل اية نزلت في القرآن في اىّ يوم نزلت وفيمن نزلت فقال فسله فيمن نزلت ﴿ومن كان في هذه اعمى فهو في الاخرة اعمى واضل سبيلا﴾ وفيمن نزلت ﴿ولا ينفعكم نصحى ان اردت أن انصح لكم﴾ فأتاه الرجل فسأله ﴿وفيه﴾ فانصرف الرجل الى ابى عليه السلام وقال له ما قال فقال ابى عليه السلام هل اجابك في الايات ....

عنایت اللہ کھبائی کا فتویٰ کہ عبداللہ ابن عباس دونوں دنیا اور آخرت میں اندھے ہیں

﴿عنایت اللہ علی کہبائی کہتا ہے ﴿کش﴾ یہ اپنی اسناد سے ابراہیم بن عمر یمانی سے اور وہ فضیل بن یسار سے وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص والد علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ فلان ﴿ای ابن عباس﴾ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہر آیات جانتا ہے کہ فلان دن میں نازل ہوئی ہے اور فلان کے حق میں نازل ہوئی ہے تو اس نے کہا کہ تو اس سے پوچھو کہ یہ آیات ﴿کہ جو اس جہان میں اندھا رہا تو وہ آخرت میں اندھا ہی رہے گا اور دور پڑا سیدھی راہ سے﴾ یہ کس کے حق میں نازل ہوئی ہے اور یہ آیات ﴿اور نہ کارگر ہوگی تم کو میری نصیحت جو چاہوں کہ تم کو نصیحت کروں﴾ کس کے حق میں نازل ہوئی ہے ﴿اور اس میں آتا ہے﴾ کہ وہ آدمی والد علیہ السلام کے پاس آیا اور اسکو وہ بتایا جو اس نے کہا تھا تو والد علیہ السلام نے کہا کہ آیات کے بارے میں کیا جواب دیا

قال لا قال ابی (ع) ولکنی اجیبک بنور غیر المدعی اما الاولیان فنزلتا فی ابیه ﴿۱﴾

﴿۱﴾ کما فی مجمع الرجال ٤ / ١٠ و ١١ اقول والصحیح بانه قال فنزلتا فیه وفی ابیه کما ذکرت سابقا بحوالة تفسیر القمی ٢ / ٧٢ استاذ الکلینی ﴿﴾ اقول هذا حدیث باطل مردود لأن فیه جعفر بن یعقوب ابو الفضل السمرقندی روی عنه العیاشی کثیرا کان فی مذهبه ارتفاع وحدیثه یعرف تارة وینکر اخری کما فی مجمع الرجال ٢ / ٤٥ وکذلك فیه ابراهیم بن عمر الیمانی فقال عنایت الله القهبائی ﴿غض﴾ ابراهیم بن عمر الیمانی الصنعانی یکنی ابا اسحاق ضعیف جدا روی عن ابی جعفر وابی عبد الله علیهما السلام کما فی مجمع الرجال ١ / ٦٠ فهذا الحدیث باطل مردود بل اقول ان السید ضیاء الدین الشهیر بالعلامة الاصفهانی الشیعی محقق مجمع الرجال رد علی هذا الحدیث وقال نقل هذه الاخبار حیث کان منافیا لما علم من جلالة قدره ونبالة شانه صار منشأة لمعرکة الاراء واختلاف الاقوال فیه بین العلماء ....

اس نے کہا کہ نہیں میرے والد نے کہا کہ میں بغیر مدعی ہونے کے نور کے ساتھ جواب دیتا ہوں یہ دونوں آیات اس کے باپ کے حق میں نازل ہوئی ہیں جیسا کہ مجمع الرجال ۴ / ۱۰ و ۱۱ میں ہے

میں کہتا ہوں کہ صحیح یہ ہے کہ اس نے کہا کہ یہ دونوں آیات اسکے اور اسکے باپ کے حق میں نازل ہوئی ہے جیسا کہ میں نے حوالہ تفسیر قمی ۲ / ۷۲ استاذ کلینی ذکر کیا ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے کیونکہ اس میں جعفر بن یعقوب ہے جس سے اکثر عیاشی روایت کرتے ہیں اسکے مذہب میں ارتفاع ﴿غلو﴾ ہے اور اسکی حدیث کبھی معروف اور کبھی منکر ہوتی ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۲ / ۴۵ میں ہے ﴿﴾ اور اس طرح اس میں ابراہیم بن عمر یمانی ہے اور عنایت اللہ کہبائی کہتا ہے ﴿غض﴾ ابراہیم بن عمر صنعانی اسکا کنیہ ابو اسحاق ہے نہایت ضعیف ہے اور ابو جعفر اور ابو عبد اللہ علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ مجمع الرجال ۱ / ۶۰ میں ہے تو یہ حدیث باطل اور مردود ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ سید ضیاء الدین جو علامہ اصفہانی سے مشہور ہے جو مجمع الرجال کا محقق ہے اس نے اس حدیث کی تردید کی ہے اور کہا ہے ان احادیث کا نقل کرنا جہاں بھی ہو یہ ابن عباس کی جلالت قدر اور بلند شان کی منافی ہے اور یہ منشا معرکۃ الاراء ہے اور علماء کے درمیان اقوال اس میں مختلف ہیں ....

— مع اتفاقهم في علو رتبته وعظم مقامه وسعة علمه فتارة يسمى بالبحر وتارة يعبر عنه بحبر الامة وحبر العرب ورجل قريش وهو ترجمان القرآن و رئيس المفسرين وهو صاحب الفقه والعلم والنشر والعربية والتفسير والتاويل والفصاحة والرأى الثاقب في الاحتجاج الى غير ذلك من الكمالات واخبار المادحة في حقه متواترة من المهد الى اللحد فالذى من الاول حنكه رسول الله ﷺ بريقه مرتين وراى جبرئيل عنده مرتين وفي الاخر شرافته ورد حديث الطائر من الفريقين فلا يعقل منه هذه الخيانة و في هذه الدرجة العظيمة من المكرمة والمرتبة حسبا ونسبا وفهما وعلما وهو الذى قال فيه رسول الله ﷺ لكل شيء فارس وفارس القرآن عبد الله بن عباس كما في روضة الواعظين وهو الذى قال فيه (ع) ويح ابن عباس كأنه ينظر الى الغيب من و رائه ستر خفي (كما في الكتاب المذكور ايضا) وهو الذى كان امير المؤمنين عليه السلام على المسيرة في صفين وهو الذى بعثه الى عائشة في الجمل طالع التفصيل في هامش مجمع الرجال ٤ / ١٦ و ١٧

﴿ اور باوجودیکہ اسکے بلند درجہ اور عظمت مقام اور علم پر تمام کا اتفاق ہے اور کبھی بحر کے ساتھ مسمّی کیا جاتا ہے اور کبھی اس سے حبر الامۃ اور حبر العرب اور رجل قریش سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ ترجمان القرآن اور رئیس المفسرین ہے اور یہ صاحب الفقہ اور علم اور تفسیر اور عربیۃ اور تاویل اور فصاحت اور احتجاج میں تیز وغیرہ کمالات کا صاحب ہیں اور اسکے اور صاف گہوارے سے لیکر لحد تک متواتر ہیں اور ابتداء سے اسکو نبی ﷺ نے دومرتبہ لعاب دیا تھا اور جبرائیل علیہ السلام کو دومرتبہ دیکھا تھا اور آخر میں اسکی شرافت فریقین کے نزدیک مشہور ہے تو یہ بات عقل تسلیم نہیں کرتی کہ یہ اتنے بلند درجہ میں باعتبار نسب اور شرافت خاندان کے اور فہم اور علم کے ساتھ اس نے خیانت کی ہو اور یہ تو وہ شخص ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے ماہر ہوتا ہے اور قرآن کا ماہر عبداللہ بن عباس ہیں جیسا کہ روضہ واعظین میں ہے اور یہ وہ شخص ہے جس کے بارے ﴿علیہ السلام نے﴾ فرمایا افسوس ہے کہ ابن عباس غیب کو پیچھے سے خفیہ طریقہ سے دیکھتے ہیں اور یہ وہ ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے صفین میں بھیجا تھا اور یہ وہ شخص ہے جسکو عائشہ کو جمل میں بھیجا تھا تفصیل مطالعہ کریں حاشیہ مجمع الرجال ۴ / ۱۶ اور ۱۷ ....

== ثم يقول بعد بيان مناقبه وقال الشهيد الثاني في حاشية الخلاصة وجملة ما ذكره الكشي من الطعن فيه فيه خمسة احاديث كلها ضعيف السند وقال السيد ابن طاوس حاله في المحبة والاخلاص لمولانا امير المؤمنين عليه السلام و موالاته والنصر له و الذب عنه والخصام في رضاه والموازة له مما لا شبهة فيه ومثل الحبر ان يحسده الناس ويباهتوه وكضرائر الحسناء قلن لوجهها حسدوا بغيا انه لذميم ولو ورد في مثله الف رواية امكن ان تعرض للتهمة فكيف بهذه الاخبار الضعيفة الركيكة ﴿ثم يقول بعد تفصيل﴾ اتفق اهل العلم في جلالته وعلمه وفهمه وكماله ومحبته مع امير المؤمنين على بن ابى طالب (ع) وكذلك اتفقوا في حسن حاله وخير خاتمة عند موته فهذا حديث عبادته في (ص ١٤﴾ وفيه ثم قال اللهم انى احيي على ما حى عليه على بن ابى طالب واموت على ما مات عليه على بن ابى طالب قال ثم مات فغسل وكفن وصلى على سريره طالع التفصيل في حاشية مجمع الرجال ٤ / ١٨ فعلم من هذا التفصيل بان الحديث المذكور باطل عند محققى الشيعة ايضا فما قاله القمى والمشهدى باطل مردود

﴿پھر ابن عباس کے مناقب بیان کر کے کہتا ہے کہ شہید دوم نے خلاصہ کے حاشیہ میں کہا ہے کہ کشی نے پانچ احادیث اس کے طعن میں ذکر کئے ہیں تمام کے اسانید ضعیف ہیں اور سید ابن طاوس کہتا ہے کہ مولانا امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ ابن عباس کی محبت اور اخلاص اور امداد اور اس سے دفاع کرنا اور اسکے رضاء میں دوسروں سے جھگڑنا اس میں شک اور شبہ نہیں اور حبر ﴿ابن عباس﴾ سے لوگ حسد کرتے ہیں جیسا حسین عورتوں کی مخالفت کرنے والی ان کے چھرے کے بارے حسد اور عناد کی وجہ سے کہتی ہے کہ ان کے چھرے پر پھنسی ہیں اگر ابن عباس کے بارے ہزار روایات بھی ہو ممکن ہے کہ تہمت کے لئے آگے کیے جائیں تو یہ کمزور اور کیک روایات کیا ہیں پھر تفصیل کے بعد کہتا ہے کہ اسکی جلالت اور علم اور فہم اور کمال اور امیر المؤمنین کے ساتھ محبت پر اہل علم کا اتفاق ہے جیسا کہ اس کے حسن حال اور حسن خاتمہ پر مرنے پر اتفاق ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ اے اللہ میں میں زندگی بسر کرتا ہوں جس پر علی بن ابی طالب زندگی بسر کرتے ہیں اور مرتا ہوں اس پر جس پر علی بن ابی طالب مرتا ہے پھر کہتا ہے اس پر وفات ہوا اور اسکو غسل دیا گیا اور کفنانے کے بعد اس پر نماز جنازہ پڑھائی گئی تفصیل مطالعہ کریں حاشیہ مجمع الرجال ۴ / ۱۸ و ۱۹ میں تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حدیث مذکور شیعہ کے محققین کے نزدیک باطل اور مردود ہے تو جو قمی اور مشہدی نے کہا ہے وہ باطل اور مردود ہے.....................................

فتوى القمي استاذ الكليني على كفر الصحابة و افترائه على الله سبحانه

﴿٤٢﴾ قال ابو الحسن علي بن ابراهيم القمي ﴿ سنة ٣٢٩ حيا ﴾ تحت ايات سورة آل عمران ﴿ لتؤمنن به ولتنصرنه ﴾ حدثني ابي عن ابن ابي عمير عن ابن سكان عن ابي عبد الله عليه السلام قال ما بعث الله نبيا من لدن آدم عليه السلام فهلم جرا الا وهو يرجع الى الدنيا وينصر امير المؤمنين عليه السلام وهو قوله تعالى ﴿ لتؤمنن به ﴾ يعني رسول الله ﷺ ﴿ ولتنصرنه ﴾ يعني امير المؤمنين عليه السلام ثم قال لهم في الذر ثم ذكر الله عزوجل ﴿ الذين ينقضون عهد الله في امير المؤمنين وكفروا بعد رسول الله ﴾ ....

قمی استاذ الکلینی کا فتویٰ کفر صحابہ کرام پر اور اللہ تعالیٰ پر افتراء

ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی ۳۲۹ میں زندہ تھا اس ایات ﴿ لتؤمن به ولتنصرنه ﴾ العمران کے تحت کہتا ہے کہ مجھکو اپنے والد نے وہ ابن عمیر سے وہ ابن سکان سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے تا آخیر کوئی نبی نہیں بھیجا ہے مگر دنیا کو واپس کرے گا اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ امداد کرینگے اور وہ یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے ﴿ لتؤمنن به ﴾ تم اس پر ایمان لاؤ گے یعنی رسول اللہ ﷺ ﴿ ولتنصرنه ﴾ اور اسکی مدد کرو گے یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام پھر ان کو ذر ﴿ عالم ذر ﴾ میں کہا تھا پھر اللہ عزوجل ذکر کرتا ہے ﴿ کہ جو توڑتے ہیں اللہ کے معاہدہ کو امیر المؤمنین کے حق میں اور رسول اللہ ﷺ کے بعد کافر ہوتے ہیں ﴾ ....

فقال ﴿ كيف يهدى الله قوما كفروا بعد ايمانهم وشهدوا ان الرسول حق وجاء هم البينات والله لا يهدى القوم الظالمين الى قوله وما لهم من ناصرين فهذه كلها فى اعداء آل محمد ﴿ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾ ﴿١﴾

﴿ تفسير القمى ١ / ١٠٦ و ١٠٧ وذكر هناك قصة طويلة وتركتها خوف الاطناب

﴿١﴾ قول قوله باطل مردود من وجوه اما اولا فانه يروى عن ابيه وما وثقه احد من اعيان الشيعة كما مر مفصلا واما ثانيا فانه افترى على الله سبحانه لأن على بن ابى طالب ليس نبيا فكيف اخذ العهد عن الانبياء عليهم السلام فى حقه فهذا بهتان عظيم و اما ثالثا فانه ارتكب التحريف فى القرآن الكريم لأنه يقول ذكر الله عزوجل ﴿ الذين ينقضون عهد الله فى امير المؤمنين فأين هذه الاية فى القرآن الكريم واما رابعا فان ارواح الانبياء عليهم السلام فى جنات النعيم فكيف يجيئون لنصر على ابن ابى طالب هذا افتراء القمى ....

اور کہتا ہے ﴿ کیونکر اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت دے گا جو کافر ہوگئے ایمان لاکر اور گواہی دے کر کہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس نشانیاں روشن لائیں اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو ﴾ تا اس قول ﴿ اور کوئی نہیں ان کا مددگار جیساکہ تفسیر قمی ۱/ ۱۰۷ میں ہے اور وہاں لمبا قصہ ذکر کیا ہے میں نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے میں کہتا ہوں کہ قمی کا قول چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ قمی یہ قول اپنے باپ سے نقل کرتا ہے اور اسکے باپ کی توثیق کسی نے نہیں کی جیساکہ گزر چکا ہے اور دوم اس نے اللہ تعالی پر افتراء کیا ہے کیونکہ علی ابن ابی طالب نبی تو نہیں کہ اسکی امداد پر انبیاء علیہم السلام سے عالم ارواح میں عہد لیا ہے یہ بڑا بھتان ہے اور سوم اس نے قرآن کریم میں تحریف کیا ہے کیونکہ یہ کہتا ہے کہ اللہ عزوجل نے ذکر کیا کہ جو امیر المؤمنین کے حق میں عہد توڑتے ہیں تو یہ ایات کہاں ہے اور چہارم انبیاء علیہم السلام کی ارواح جنت کی نعمتوں میں ہیں تو علی بن ابی طالب کی امداد کیلئے کس طرح آئینگے تو یہ افتراء ہے

— واما خامسا فانه يريد اثبات كفر الصحابة رضى الله عنهم بانهم وعدوا الله يوم الميثاق في حق امير المؤمنين علي بن ابي طالب لكنهم نقضوا العهد وما نصروه كما وضح السيد محمد حسين الطبا طبائي في الميزان في تفسير القرآن ٣ / ٣٣٨ و ٣٣٩ لكن ولو ينظر بعميق النظر فيعلم من قول القمي كفر الانبياء عليهم السلام ﴿العيا ذ بالله﴾ لأنهم عهدوا الله عزوجل يوم الميثاق بانهم ينصرون مع علي بن ابي طالب لكن ما جاء احد منهم لنصر علي بن ابي طالب فقد نقضوا العهد الذى وعدوه يوم الميثاق لأنه ما يقدر احد من الشيعة ان يثبت بالدليل بان الانبياء عليهم السلام جاء وا الى نصر علي بن ابي طالب فكما يثبت القمي في ظنه الفاسد المردود كفر الصحابة فكذلك يثبت منه كفر الانبياء عليهم السلام وهذا كفر صريح من القمي فلعنة ربنا على المفترين الكا ذبين ولعنة ربنا على من يكفر الصحابة آمين يا اله العالمين لا ارضى بواحد حتى اضم به الف آمين ....

﴿اور پنجم قمی کا مقصد یہ ہے کہ صحابہ کرم کو کافر ثابت کریں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالی کے ساتھ یوم المیثاق میں عہد کیا تھا کہ علی بن ابی طالب کے ساتھ امداد کرینگے لیکن انہوں نے عہد کو توڑا جیسا کہ سید حسین طباطبائی نے اپنی تفسیر المیزان فی تفسیر القرآن ۳ / ۳۳۸ و ۳۳۹ میں واضح کیا ہے لیکن اگر بنظر عیق دیکھا جائے تو قمی کے قول سے انبیاء علیہم السلام کا کفر ثابت ہوتا ہے ﴿العیاذ باللہ﴾ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالی کے ساتھ عہد کیا تھا کہ علی بن ابی طالب کی امداد کرینگے لیکن کوئی نبی اس کی امداد کے لئے نہیں ایا ہے تو انہوں نے عہد کو توڑا ہے کیونکہ کوئی شیعہ ثابت نہیں کر سکتا کہ انبیاء علیہم السلام علی بن ابی طالب کی امداد کیلئے آئے ہیں اور جو دعوی کرتا ہے تو دلیل سے ثابت کریں تو قمی اگرچہ صحابہ کرام کا کفر ثابت کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کا کفر بھی ثابت ہوتا ہے یہ قمی کا صریح کفر ہے اور ہمارے رب کی لعنت ہو جھوٹوں اور افتراء کرنے والوں پر اور ان پر لعنت ہو جو صحابہ کرم کو کافر کہتے ہیں آمین یا الہ العالمین ایک آمین سے راضی نہیں ہوتا جب تک ہزار آمین نہ ملاؤں ....

فتوى القمي على ابن عباس ﴿رضي الله عنهما﴾ بانهما اعمى في الدنيا والآخرة

﴿٤٣﴾ قال ابو الحسن علی بن ابراهيم القمی تحت ايات الإسراء ٧٢
﴿ومن كان في هذه اعمى فهو في الآخرة اعمى واضل سبيلا﴾ فانه حدثني ابى عن حماد بن عيسى عن ابراهيم بن عمر اليما نى عن ابى الطفيل عن ابی جعفر عليه السلام قال جاء رجل الى ابى على بن الحسن عليه السلام فقال ان ابن عباس يزعم انه يعلم كل اية في القرآن اى يوم نزلت وفي من نزلت فقال ابو جعفر عليه السلام سله فيمن نزلت ﴿ومن كان في هذه اعمى﴾ نزل فيه وفي ابيه﴿١﴾

....

﴿١﴾ تفسير القمي ٢ / ٧٢ + وذكره الميرزا المشهدی فی تفسيره كنز الدقائق ٥/ ٥٧٥
﴿﴾ اقول وقد ذكرت ردا مفصلا على هذا الحديث تحت رقم ٤١ فلا حاجة الى الأعادة

قمی کا فتوی حضرت ابن عباس پر کہ یہ دونوں دنیا اور آخرت میں اندھے ہیں

﴿﴾ ابو الحسن علی بن ابراہیم اس ایات ﴿جو کوئی اس دنیا میں اندھا ہو سو وہ اخرت میں اندھا رہے گا﴾ سورۃ اسراء ۷۲ مجھکو باپ نے حماد بن عیسی سے وہ ابراہیم بن عمر یمانی سے وہ ابو طفیل سے وہ ابو جعفر علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابی علی بن حسن کے پاس ایا اور اس نے کہا کہ ابن عباس گمان کرتا ہے کہ وہ وہ ہر ایک ایات جانتا ہے کہ کس دن نازل ہوئی ہے اور کس کے حق میں نازل ہوئی ہے تو ابو جعفر علیہ السلام نے کہا کہ اس سے پوچھو کہ یہ ایات ﴿جو کوئی اس دنیا میں اندھا ہو الخ﴾ یہ کس کے حق میں نازل ہوئی ہے یہ اس کے اور اس کے باپ کے بارے نازل ہوئی ہے جیسا کہ تفسیر قمی ۲ / ۷۲ میں ہے اور میرزا مشہدی نے اپنی تفسیر کنز الدقائق ۵ / ۵۷۵ میں ذکر کیا ہے مین کہتا ہوں کہ اس حدیث کی تردید میں نے مفصل رقم ۴۱ کے تحت ذکر کی ہے دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں لہذا یہ حدیث بناء بر قرار شیعہ مردود ہے ....

افتراء الشيخ المفيد على الزبير بن العوام بانه قال لعثمان بن عفان يا نعثل

﴿٤٤﴾ قال الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد النعمان العكبرى المتوفى ٤١٣ موقف الزبير من عثمان وروى ابن اسحاق قال لما اشتد بعثمان الحصار عمل بنو امية على اخراجه ليلا الى مكة وعرف الناس ذلك فجعلوا عليه حرسا وكان على الحرس طلحة بن عبيد الله وهو اول من رمى بسهم فى دار عثمان واطلع عثمان وقد اشتد به الحصار وظمئه من العطش فنادى ايها الناس اسقونا شربة من الماء واطعمونا مما رزقكم الله فناداه الزبير بن العوام يا نعثل لا والله لا تذوقه ﴿١﴾

﴿١﴾ مصنفات الشيخ المفيد ١ / ١٤٦ اقول قوله باطل مردود بوجوه اما اولا ....

شیخ مفید کی افتراء زبیر بن عوام پر کہ اس نے عثمان بن عفان کو بے وقوف کہا ہے

﴿﴾ شیخ مفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان عکبری متوفی ۴۱۳ھ کہتا ہے کہ زبیر کا موقف عثمان سے ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ جب قلعہ بند ہونا عثمان پر سخت ہوا تو بنو امیہ نے اس کے نکالنے کے رات میں انتظام کیا کہ مکہ مکرمہ نکالدیں اور لوگوں کو پتہ لگا تو انہوں نے اس پر چوکیدار مقرر کئے اور چوکیداروں میں طلحہ بن عبیداللہ تھے یہ اول وہ شخص تھا جس نے عثمان کے گھر تیر مارا کہتا ہے کہ عثمان اوپر چڑھ گیا اور اس پر پابندی سخت تھی اور اسکو پیاس لگ گئی تو آواز دی کہ ہم کو ایک گھونٹ پانی پلاؤ اور جو تم کو اللہ تعالی نے رزق دیا ہے اس سے ہمکو کھلاؤ تو زبیر بن عوام نے آواز دی کہ اے نعثل ﴿بے وقوف﴾ اللہ کی قسم کہ تو نہیں چکھوگے مصنفات شیخ مفید ۱ / ۱۴۶ میں کہتا ہوں کہ اسکا قول چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے ....

== فان فيه ابن اسحاق وهو مستور الحال عند الشيعة لأنه لم يرد فيه توثيق ولذا استفادو له من كتب اهل السنت والجماعت وهو عند اهل السنت كذاب مدلس لايحتج بحديثه كما مر مفصلا فما قاله المفيد فهو مردود على العنيد واما ثانيا فانه قد افترى على الزبير بن العوام لأنه خرج من المدينة فاقام على طريق مكة لئلا يشهد مقتله ولما اتاه الخبر بمقتل عثمان قال انا لله وانا اليه راجعون رحم الله عثمان وانتصر له و اما ثالثا فانه افترى على طلحة لأنه لما اتى الخبر له فقال رحم الله عثمان وانتصر له وللإسلام وقيل له ان القوم نادمون فقال تبا لهم وقرا ﴿ فلا يستطيون توصية ولا الى اهلهم يرجعون ﴾ كما سيجيء مفصلا ان شاء الله تعالى بحوالة تاريخ الطبرى ٤ / ٥٠٦ فما قاله المفيد فهو كذب فلعنة الله على الكا ذبين ....

﴿﴾ کیونکہ اس میں ابن اسحاق ہیں اور یہ شیعوں کے نزدیک مستور الحال ہے کیونکہ اس کے بارے توثیق وارد نہیں اور اسی وجہ نے شیعوں نے ابن اسحاق کے واسطے اہل السنت والجماعت کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے اور ابن اسحاق اہل السنت والجماعت کے نزدیک کذاب ﴿جھوٹا﴾ اور مدلس ہیں اسکی حدیث سے استدلال صحیح نہیں جیسا مفصل گزر چکا ہے توجو مفید نے کہا ہے وہ اس عنید پر مردود ہے اور دوم اس نے زبیر بن عوام پر افتراء کیا ہے کیونکہ زبیر بن عوام تو مدینہ سے نکل گئے تھے اور مکہ کے راستہ پر مقیم ہوئے تا کہ اسکا مقتل نہ دیکھیں اور جب اسکو خبر آئی تو فرمایا انا لله وانا اليه راجعون اور کہا کہ اللہ عثمان پر رحم کرے اور سوم اس نے طلحہ پر افتراء کیا ہے کیونکہ اسکو جب عثمان کے قتل کی خبر پہنچی تو اس نے فرمایا کہ اللہ عثمان پر رحم کرے تو ان کو کہا گیا کہ قوم نادم ہوگئی ہے تو اس نے بد دعا کی کہ اللہ ان کو تباہ کرے اور اس نے یہ آیات ﴿ فلا يستطيون توصية ﴾ پڑھی جیسا کہ تفصیل حوالہ تاریخ طبری ۴ / ۵۰۶ آجائے گی توجو مفید نے کہا ہے یہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالی کی لعنت ہو جھوٹوں پر

افتراء الكليني على الحسن والحسين وعائشة رضي الله عنهم

﴿٤٥﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ۳۲۹ علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابي بكر بن صالح (قال الكليني) وعدة من اصحابنا عن ابن زياد عن محمد بن سليمان الديلمي عن هارون بن الجهم عن محمد بن المسلم قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول لما حضر الحسن بن علي عليهما السلام الوفاة قال للحسين عليه السلام يا اخي اني اوصيك بوصية فاحفظها اذا انا مت فهيئني ثم وجهني الى رسول الله ﷺ لأحدث به عهدا ثم صرفني الى امي عليها السلام ثم ردني فادفني بالبقيع واعلم انه سيصيبني من عائشة ما يعلم الله والناس صنيعها وعداوتها لله ولرسوله وعداوتها لنا اهل البيت

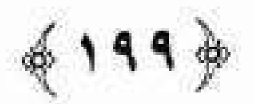
کلینی کی افتراء حسن اور حسین اور عائشہ﴿ رضی اللہ عنہم﴾ پر

﴿۴۵﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ روایت کرتا ہے علی بن ابراہیم اور وہ اپنے باپ سے اور وہ بکر بن صالح سے ﴿کلینی﴾ کہتا ہے کہ ہمارے اصحاب ابن زیاد سے اور وہ محمد بن سلیمان سے اور وہ ہارون بن جہم سے اور وہ محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا ہے کہ وہ کہتا تھا کہ جب حسن بن علی قریب الموت ہوا تو اس نے حسن کو کہا اے میرے بھائی میں تجھکو ایک وصیت کرتا ہوں اسکی حفاظت کر کہ جب میں مرجاؤں مجھے برابر کرکے رسول اللہ ﷺ کی طرف لیجاؤ تاکہ میں اس کو عہدمیان کروں پھر مجھے اپنی ماں کو لیجاؤ پھر مجھے واپس کر کے بقیع میں مجھے دفن کرو اور اس کو جان لیں کہ مجھے عائشہ سے آذیت پہنچی گی اور اسکی کردار اور اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ اس کی دشمنی اور ہمارے اہل بیت کے ساتھ دشمنی اللہ اور لوگوں کو معلوم ہے ....

فلما قبض الحسن علیہ السلام ووضع علی السریر ثم انطلقوا به الی مصلی رسول الله ﷺ الذی یصلی فیه علی الجنائز فصلی علیه الحسین علیہ السلام وحمل واُ دخل الی المسجد فلما اوقف علی قبر رسول الله ﷺ ذهب ذو العوینین الی عائشة فقال لها قد اقبلوا الحسن لید فنوه مع النبی ﷺ فخرجت مبادرة علی بغل بسرج فکانت اول امراة رکبت فی الاسلام سرجا فقالت نحوا ابنکم عن بیتی فانه لا یدفن فی بیتی ویهتك علی رسول الله ﷺ حجابه فقال لها الحسین علیه السلام قدیما هتکت انت وابوك حجاب رسول الله ﷺ وادخلت علیه بیته من لا یحب قربه وان الله سائلك عن ذلك یا عائشة ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الاصول من الکافی ۱ / ۱۳۸ و۱۳۹ النسخة الاخری ۱/ ۳۰۰ مع الروضه والفروع کتاب الحجة باب الاشارة والنص علی الحسین بن علی علیهما السلام

تو جب حسن وفات ہو گئے اور چارپائی پر رکھا پھر اس جنازگاہ کی طرف لے گئے جہاں رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ پڑھایا کرتے تو اس پر حسین نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسکو اٹھا کر کے مسجد لے گئے تو جب رسول اللہ ﷺ کی قبر پر اسکو ٹھرایا تو ایک جاسوس عائشہ کے پاس گیا اور اسکو کہا کہ انہوں نے حسن لایا تا کہ نبی ﷺ کے ساتھ دفن کریں تو وہ جلدی ایک خچر پر جس پر زین لگا تھا نکلی یہ اسلام میں اول عورت تھی کہ زین پر سوار ہو گئی اور کہا تمہارا بیٹا میرے گھر سے دور رکھو یہ میرے گھر میں دفن نہیں کیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ پر حجاب پھاڑ دیا جائے گا تو اسکو حسین نے کہا کہ تو نے اور تیرے باپ نے پہلے سے رسول اللہ ﷺ کے حجاب کو پھاڑ دیا ہے اور نبی ﷺ کے گھر میں اس شخص کو داخل کیا ہے کہ نبی ﷺ اسکی نزدیکی پسند نہیں فرماتے اے عائشہ تجھ سے اللہ اس کے بارے پوچھے گا جیسا کہ اصول کافی ۱ / ۱۳۸ اور دوسرے نسخہ ۱ / ۳۰۰ فروع اور روضہ کے ساتھ کتاب الحجت میں ہے باب الاشارۃ والنص علی الحسین بن علی علیہما السلام



= اقول هذا الحديث موضوع لأن فيه ابن زياد وهو سهل بن زياد وهو ضعيف فاسد الرواية وفاسد المذهب وضعيف في الحديث لا يعتمد عليه ولذا اخرجه احمد بن عيسى من قم واظهر البراءة منه ونهى الناس عن السماع منه كما مر مفصلا واما بكر بن صالح فهو ايضا ضعيف كما قال العلامة عنايت الله ﴿ غض ﴾ بكر بن صالح الرازى ضعيف جدا كثير التفرد بالغرائب وقال ﴿ جش ﴾ بكر بن صالح ضعيف طالع مجمع الرجال ١ / ٢٧٤ و ٢٧٥ وكذلك فيه محمد بن سليمان الديلمي قال عنايت الله القهبائى ﴿ غض ﴾ محمد بن سليمان بن زكريا الديلمي ابو عبد الله ضعيف فى حديثه مرتفع فى مذهبه لا يلتفت اليه ﴿م﴾ محمد بن سليمان الديلمي له كتاب يرمى بالغلو ﴿ جش ﴾ محمد بن سليمان بن عبد الله الديلمي ضعيف جدا لا يعول عليه فى شيئى طالع التفصيل فى مجمع الرجال ٥ / ٢١٩ و ٢٢٠

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے کیونکہ اس میں ابن زیاد ہے اور یہ سہل بن زیاد ہے اور یہ ضعیف فاسد الروایہ اور فاسد المذہب اور حدیث میں ضعیف ہے جس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور اسکو احمد بن عیسی نے مقام قم سے نکالا تھا اور اس سے برائت ظاہر کی تھی اور لوگوں کو اس سے ﴿ حدیث کا سننا منع کیا تھا جیسا کہ مفصل گزر چکا ہے +اور جو بکر بن صالح ہے وہ بھی ضعیف ہے علامہ عنایت اللہ کہتا ہے ﴿غض﴾ بکر بن صالح رازی سخت ضعیف ہے غرائب سے متفرد ہے اور کہتا ہے ﴿جش﴾ بکر بن صالح ضعیف ہے تفصیل مطالعہ کریں مجمع الرجال ۱ / ۲۷۴ و ۲۷۵ +اور اسطرح اس میں محمد بن سلیمان دیلمی ہے عنایت اللہ قہبائی کہتا ہے محمد بن سلیمان بن زکریا دیلمی ابو عبداللہ حدیث میں ضعیف ہے مذہب میں غالی ہے اسکی طرف التفات نہیں کیا جائے گا ﴿م﴾ محمد بن سلیمان دیلمی اسکی کتاب ہے غلو سے متہم تھا ﴿جش﴾ محمد بن سلیمان بن عبداللہ دیلمی سخت ضعیف ہے اس پر کس چیز میں اعتماد نہیں کیا جائے گا تفصیل مطالعہ کریں مجمع الرجال ۵ / ۲۱۹ و ۲۲۰ ....

== فعلم من هذا التفصيل ان هذا لحديث موضوع مكذوب على الحسن والحسين وابى جعفر وعائشة رضى الله عنهم لأنه مروى عن فاسد المذهب وفاسد الرواية كما اقر به اصحاب تراجم الشيعة وكذلك فيه من الضعفاء كانه ظلمات بعضها فوق بعض وكذلك اقول هذا من افترا ء الكلينى على عائشة والحسن والحسين كما يعلم مما روى الحافظ ابن عبد البر المتوفى ٤٦٣ حيث يقول وروينا من وجوه ان الحسن بن على لما حضرته الوفاة ﴿وفيه﴾ انى وقد طلبت الى عائشة اذا مت أن تأذن لى فادفن فى بيتها مع رسول الله ﷺ فقالت نعم وانى لا ادرى لعلها كان ذلك منها حياء فاذا انا مت فاطلب ذلك اليها فان طابت نفسها فادفنى فى بيتها وما اظن القوم الا سيمنعونك اذا اردت ذلك فان فعلوا فلا تراجعهم فى ذلك وادفنى فى بقيع الغرقد ......

تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے اور حسن اور حسین اور ابو جعفر اور عائشہ رضی اللہ عنہم پر افتراء ہے کیونکہ یہ فاسد المذہب اور فاسد الروایت سے مروی ہے جیسا کہ اصحاب تراجم شیعہ نے اس پر اقرار کیا ہے اور اسطرح اس میں ضعفاء ہیں گویا کہ یہ اندھیروں پر اندھیرے ہیں اور اسطرح میں کہتا ہوں کہ یہ تمام مندرجہ بالا حضرت پر افتراء ہے جیسا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے جو حافظ امام ابن عبد البر المتوفی ۴۶۳ھ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ مجھ کو کئی وجوہ سے روایت کی گئی ہے کہ حسن بن علی جب قریب الموت ہوئے ﴿اس میں یوں آتا ہے﴾ کہ حسن نے حسین کو کہا کہ میں نے عائشہ سے طلب کیا ہے کہ جب میں مر جاؤں اگر آپ اجازت کرتی ہے تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیرے گھر دفن کیا جاؤں اس نے کہا کہ ہاں ﴿میری طرف سے اجازت ہے﴾ اور حسن کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اس کی اجازت شرم کی وجہ سے تھی تو جب میں مر جاؤں تو اس سے پوچھو اگر وہ خوشی سے چاہتی ہے تو مجھے اس کے گھر میں دفن کرو اور مجھے لوگوں پر گمان نہیں کہ جب تو ارادہ کریں تمکو دفنانے سے منع نہ کریں اگر انہوں نے ایسا کیا تو اس معاملہ میں ان سے جھگڑنا نہیں اور مجھے بقیع الغرقد میں دفن کرو

== فان فيه فيمن فيه اسوة فلما مات الحسن اتى الحسين عائشة فطلب ذلك اليها فقالت نعم وكرامة فبلغ ذلك مروان فقال مروان كذب وكذبت والله لا يدفن هناك ابدا منعوا عثمان من دفنه في المقبرة ويريدون دفن حسن في بيت عائشة فبلغ ذلك الحسين فدخل هو ومن معه في السلاح فبلغ ذلك مروان فاستلام الحديد ايضا فبلغ ذلك اباهريرة فقال والله ما هو الا ظلم يمنع حسن ان يدفن مع ابيه والله انه لابن رسول الله ﷺ ثم انطلق الى الحسين فكلمه وناشده الله وقال له اليس قد قال اخوك ان خفت ان يكون قتال فردني الى مقبرة المسلمين فلم يزل به حتى فعل وحمله الى البقيع كما في الأستيعاب على هامش الأصابة ۱ / ۳۷۶ و۳۷۷ + وكذلك ذكره الأمام ابن الاثير في اسد الغابة ۲ / ۱۵ + وذكر الحافظ الذهبي هذه القصة

کیونکہ اس میں وہ لوگ ہیں کہ ان میں ہمارے لئے پیروی ہے تو جب حسن وفات ہو گیا تو حسین عائشہ کے پاس گیا تو اس نے حسن کے تدفین کے بارے طلب کیا عائشہ نے فرمایا ہاں عزت کے ساتھ ﴿اجازت دیتی ہوں﴾ تو یہ بات مروان کو پہنچی تو اس نے کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہے وہ بھی جھوٹ کہتی ہے اللہ کی قسم کہ یہ یہاں دفن نہیں کیا جائے گا انہوں نے عثمان کو مقبرہ میں دفنانے سے منع کیا ہے اور یہ حسن کو عائشہ کے گھر میں دفن کرتے ہیں تو یہ بات حسین کو پہنچی تو حسن ہمعہ دیگر افراد اسلحہ کو گئیں تو جب یہ بات مروان کو پہنچی تو اس نے بھی اسلحہ لایا تو جب یہ بات ابوہریرۃ کو پہنچی تو اس نے فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ تو ظلم ہے کہ حسن کو اپنے والد ﴿وداوا ﷺ﴾ کے ساتھ دفنانے سے منع کیا جائے اللہ کی قسم یہ رسول ﷺ کا بیٹا ہے پھر حسن کے پاس گئے اور اسکو اللہ کا واسطہ دیکر بات کی اور فرمایا کہ کیا تجھکو بھائی نے نہیں کہا تھا کہ تجھے قتال کا خوف محسوس ہو جائے کہ لڑائی ہو جائے گی تو مجھے مسلمانوں کے مقبرہ لیجاؤ اور اسکے ساتھ بات کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے تسلیم کیا اور حسن کو بقیع لے گئے جیسا استیعاب بر حاشیہ اصابۃ ۱/ ۳۷۶ و ۳۷۷ ہے + اور اسی طرح امام ابن اثیر نے اسد الغابۃ ۲ / ۱۵ میں ذکر کیا ہے + اور حافظ ذہبی نے یہ قصہ ذکر کیا ہے پھر فرماتے ہیں

ثم قال اعاذنا الله من الفتن ورضی عن جمیع الصحابة فترضّی عنهم یا شیعی تفلح ولا تدخل بینهم فانه حکم عدل یفعل فیهم سابق علمه ورحمته وسعت کل شیء وهو القائل ان رحمتی سبقت غضبی ﴿ولا یسئل عما یفعل وه یسالون﴾ الانبیاء ۲۳ فنسأل الله أن یعفو عنا وان یثبتنا بالقول الثابت آمین طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۳ / ۲۷۸ و ۲۷۹ + وقال الحافظ الذهبی ویروی ان عائشة قالت لا یکون لهم رابع ابدا وانه بیتی اعطا نیه رسول الله ﷺ فی حیاته اسناده مظلم کما فی سیر اعلام النبلاء ۳ / ۲۷۶ فعلم من هذا التفصیل بان ما قاله الکلینی بان عائشة انکرت عن تدفین الحسن او قال الحسین لعائشة کذا وکذا کلها کذب وافتراء وزور والله یجازیه یوم النشور ....

﴿﴾ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ ہم کو فتنوں سے بچاوے اور اللہ تمام صحابہ سے راضی ہو جائے اے شیعی تو صحابہ سے راضی ہو جا تو کامیاب ہو جاؤ گے اور ان کے درمیان مداخلت نہ کر اللہ حاکم عادل ہے اور وہ اپنے سابق علم کے مطابق ان میں فیصلہ کرے گا اس کی رحمت وسیع ہے ہر چیز کو شامل ہے وہی ہے کہنے والا کہ میری رحمت میرے غضب سے آگے ہے ﴿اور وہ جو کرے اس سے پوچھا نہ جائے اور ان سے پوچھا جائے گا﴾ انبیاء ۲۳ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کو معاف کرے اور ہم کو قول ثابت پر قائم رکھے آمین تفصیل مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۳ / ۲۷۸ و ۲۷۹

﴿﴾ اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ روایت کی گئی ہے کہ عائشہ نے کہا کہ ان کے ساتھ چوتھا نہ ہوگا اور یہ میرا گھر ہے جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں عطا فرمایا ہے اسکی اسناد اندھیرا ہے جیسا کہ سیر اعلام النبلاء ۳ / ۲۷۶ میں ہے تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ کلینی نے جو کہا ہے کہ عائشہ نے حسن کو اپنے گھر میں دفنانے سے انکار کیا یا حسین نے عائشہ کو ایسا ایسا کہا ہے یہ تمام جھوٹ اور افتراء ہے اللہ تعالیٰ اسکو یوم النشور بدلہ دے آمین یا الہ العالمین ....

افتراء القهبائي على سلمان الفارسي وعلى ابي بكر رضي الله عنهما

﴿٤٦﴾ قال العلامة عنايت الله الشيعي سلمان الفارسي ابو عبد الله عليه السلام حمدويه بن نصير قال حدثنا ابو الحسين بن نوح حدثنا صفوان بن يحي عن ابن بكير عن زرارة قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ادرك سلمان العلم الاول والعلم الاخر وهو بحر لا ينزح وهو منا اهل البيت بلغ من علمه انه مر برجل في رهط فقال له يا ابا عبد الله تب الى الله عزوجل من الذى عملت به في بطن بيتك البارحة ثم مضى فقال له القوم لقد رماك سلمان بامر فما دفعته عن نفسك قال انه اخبرني بأمر ما اطلع عليه الا الله وانا وفي خبر آخر مثله وزاد في آخره ان الرجل ....

گھبائی کی افتراء سلمان فارسی اور امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما پر

﴿۴۶﴾ علامہ عنایت اللہ گھبائی کہتا ہے سلمان فارسی اور ابو عبداللہ علیہ السلام حمدویہ بن نصیر ابو الحسین بن نوح سے اور وہ صفوان بن یحیٰ سے اور وہ ابن بکیر سے اور وہ زرارۃ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ اس نے کہا کہ سلمان اول علم اور آخر علم جانتا ہے اور اسکا علم سمندر جیسا ہے جو نکالا نہیں جاتا ہے اور یہ ہمارے اہل بیت سے ہے اسکا علم یہاں تک پہنچا ہے کہ یہ ایک شخص پر گزرا تو اس نے اس کو کہا کہ اے عبداللہ اس گناہ سے توبہ کر جو تو نے کل اپنے گھر کے اندر کیا ہے پھر چلا گیا اور اس شخص کو قوم نے کہا کہ تجھ پر سلمان نے گناہ کا الزام لگایا تو نے اپنے نفس سے دفاع نہیں کی اس نے کہا کہ مجھے سلمان نے ایسے کام ﴿گناہ﴾ سے خبر دی کہ اس کا علم مجھ سے اور اللہ سے سوا کسی کو نہیں اور دوسری خبر میں بھی اسطرح ہے اور آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ وہ شخص

كان ابا بكر بن ابى قحافة ﴿١﴾

﴿١﴾ كما فى مجمع الرجال ٣ / ١٤١ و١٤٢

اقول هذا حديث باطل مردود لأن فيه ابن بكير وهو عبد الله بن بكير بن اعين وهو فاسد العقيدة بإقرار الشيعة كما قال المامقانى فاعلم ان الفقهاء قد اختلفوا فى قبول رواية الرجل وعدمه فبنى جمع على عدم القبول منهم المحقق فى المعتبر والفاضل المقداد فى التنقيح والشهيد الثانى فى المسالك وروض الجنان وقد قال فى مواضع من المعتبر والتنقيح وغيرها مكررا ان الرواية ضعيفة بتضعيفه بعبد الله بن بكير وفى روض الجنان ان فى رواية عبد الله بن بكير بحث فى سندها ابن بكير وهو فاسد العقيدة وان كان ثقة وقال بحوالة مسالك ان عبد الله بن بكير فطحى المذهب لا يعتمد على روايته طالع التفصيل فى تنقيح المقال ٢ / ١٧١ من ابواب السين فعلم من هذا التفصيل بان هذ الحديث لما كان من فاسد العقيدة كما اقربه الشيعة فهذا حديث مردود

﴿گناہ کا مرتکب﴾ ابوبکر بن ابی قحافہ تھا جیسا کہ مجمع الرجال ٣ / ١٤١ و ١٤٢ میں ہے

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے کیونکہ اس میں ابن بکیر ہے اور یہ عبداللہ بن بکیر بن اعین ہے اور اسکا عقیدہ شیعہ علماء کے نزدیک فاسد تھا جیسا کہ مامقانی کہتا ہے کہ اس شخص کی روایت قبول کرنے ورنہ کرنے میں اختلاف ہے اور جماعت نے عدم قبول الروایت پر قول مبنی کیا ہے ﴿اور جو اسکی روایت قبول نہیں کرتے﴾ ان میں معتبر کا محقق اور فاضل مقداد تنقیح والا اور شہید دوم نے مسلک اور روض الجنان میں کہا ہے اور معتبر اور تنقیح وغیرہ نے کئے جگہوں میں یہ بات مکرر ذکر کیا ہے کہ روایت بوجہ عبداللہ بن بکیر ضعیف ہے اور روض الجنان میں ہے کہ عبداللہ بن بکیر کی روایت میں بحث ہے کیونکہ اس روایت میں ابن بکیر فاسد العقیدہ ہے اگرچہ ثقہ ہے اور حوالہ مسالک کہتا ہے کہ عبداللہ بن بکیر فطحی المذہب ہے اسکی روایت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا تفصیل مطالعہ کریں تنقیح المقال ٢ / ١٧١ تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث جب فاسد القیدہ نے روایت کی ہے جیسا کہ شیعہ کا اس پر اقرار ہے تو یہ حدیث مردود ہے

== واما توثيق بعض الناس كما ذكره المامقاني في مقابلة اكابر الشيعة غير مقبول لأن اكابر الشيعة صرحوا بانه فاسد العقيدة ولا يعتمد على روايته فالحديث مردود على الحسود وكذلك اقول ان هذا الحديث مخالف عن نصوص القرآن الكريم لأن علم الغيب صفة مختصة بالله العظيم ولا يعلم الغيب الا الله وهذا الحديث يثبت علم الغيب لسلمان الفارسي وان قيل ان مذهب الشيعة اثبات علم الغيب للأئمة رضي الله عنهم فكيف يصح هذا الرد هليهم اقول ان اثبات علم الغيب للأئمة اثنى عشر وليس سلمان الفارسي في ائمتهم الأثنى عشر فعلى كل حال هذا حديث مردود وكذلك في هذا الحديث صفوان بن يحي فقد لعن عليه ابو جعفر عليه السلام ويقول بانه خالف امرى كما يروى محمد بن اسماعيل بن بزيع + وكذلك وردت روايات على ذم زرارة وان سعى ابو القاسم الموسوى فعلى كل حال هذا الحديث ظلمات بعضها فوق بعض فالحديث مردود و موضوع

اور بعض لوگوں کی توثیق جیسا کہ مامقانی نے ذکر کیا ہے شیعہ کے اکابر کے مقابلہ میں غیر مقبول ہے کیونکہ اکابر شیعہ نے تصریح کی ہے کہ اس کا عقیدہ فاسدہ ہے اور اس کی روایت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا تو حسد کرنے والوں پر یہ حدیث مردود ہے اور اسطرح میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث قرآن کریم کے نصوص سے مخالف ہے کیونکہ علم غیب اللہ تعالی کی صفت مختصہ ہے اور غیب اللہ تعالی سے سوا کوئی نہیں جانتا اور اس حدیث سے علم غیب سلمان فارسی کو ثابت ہوتا ہے اگر اعتراض کیا جائے کہ شیعہ کا مسلک ہے کہ علم غیب ائمہ کرام کو ثابت ہے تو پھر ان پر تردید کس طرح ہوئی میں کہتا ہوں کہ علم غیب تو بارہ اماموں کو ثابت کرتے ہیں اور سلمان فارسی تو ان بارہ اماموں میں نہیں بہر حال یہ حدیث مردود ہے + اور اسطرح اس میں صفوان بن یحی ہے اور اس پر ابو جعفر علیہ السلام لعنت بھیجتے ہیں کہ اس نے میرے امر سے خلاف کیا ہے جیسا کہ محمد بن اسماعیل بن بزیع روایت کرتے ہیں اور اسطرح بہت سے روایات زرارۃ کی مذمت میں وارد ہیں اگر چہ اس سے ابو القاسم موسوی نے :؟ بات کی کوشش کی ہے بہر حال یہ حدیث اندھیروں پر اندھیرے ہیں تو یہ حدیث مردود و موضوع ہے ....

افتراء القهبائي بان محمد بن ابن ابى بكر قال ان ابى فى النار

۴۷ قال العلامة عنايت الله القهبائى محمد بن مسعود قال حدثنى على بن محمد القمى قال حدثنى احمد بن محمد بن عيسى عن رجل عن عمر بن عبد العزيز عن جميل بن دراج عن حمزة بن محمد الطيار قال ذكرنا محمد بن ابى بكر عند ابى عبد الله عليه السلام فقال ابو عبد الله عليه السلام رحمه الله وصلى عليه قال لأمير المؤمنين يوما من الايام ابسط يدك ابايعك فقال او ما فعلت قال بلى فبسط يده فقال اشهد انك امام مفترض طاعتك وان ابى فى النار فقال ابو عبد الله عليه السلام كان النجابة من قبل امه اسماء بنت عميس رحمة الله عليها لا من قبل ابيه (۱)

---

(۱) كما فى مجمع الرجال ۵ / ۱۰۱ و ۱۰۲

قہبائی کی افتراء محمد ابن ابی بکر پر کہ اس نے کہا کہ میرا باپ آگ میں ہے

۴۷ علامہ عنایت اللہ قہبائی کہتا ہے محمد بن مسعود علی بن محمد قمی سے اور احمد بن محمد بن عیسی سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ عمر بن عبد العزیز سے اور وہ جمیل بن دراج سے اور وہ حمزہ بن محمد طیار سے روایت کرتے کہ وہ کہتا ہے کہ ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے عبد اللہ بن ابی بکر کا ذکر کیا تو ابو عبد اللہ نے کہا کہ اللہ اس پر رحم کرے اور اسکو دعا کی اور کہا کہ اس نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو ایک دن کہا کہ ہاتھ پھلاؤ میں تجھ سے بیعت کرتا ہوں اس نے کہا کیا تو نے بیعت نہیں کی اس نے کہا کہ ہاں ﴿بیعت نہیں کی﴾ تو اسکی طرف ہاتھ پھلایئے تو محمد بن ابی بکر نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام ہیں اور اپکی طاعت فرض ہے اور میرا باپ ﴿ابو بکر﴾ آگ میں ہے تو ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس میں نجابت ماں اسماء بنت عمیس کی وجہ سے تھی اور نجابت باپ کی طرف سے نہیں تھی جیسا کہ مجمع الرجال ۵ / ۱۰۱ اور ۱۰۲ میں ہے

= اقول هذا الحديث باطل مردود بوجوه اما اولا فان احمد بن عيسى يروى عن رجل وهو مجهول والدعوى لا يثبت من اقوال المجاهيل واما ثانيا ففيه عمر بن عبد العزيز وهو ملقب بزحل قال العلامة عنايت الله ﴿كش﴾ يروى المناكير ﴿جش﴾ مختلط كما في مجمع الرجال ٤ / ٢٦٢ + وذكره عبد الله المامقاني وقال قال النجاشي مختلط وقال الكشي يروى المنا كير وليس بغال ثم يقول فما في الوجيزة من تضعيفه لا وجه له بل هو امامي مجهول الحال من حيث العدالة والضبط لكن الانصاف ان مثله يسمي ضعيفا اصطلا حيا فما في الوجيزة لا اعتراض عليه كما في تنقيح المقال ٢ / ٢٤٥ ولما كان هذا الحديث مشتملا على رجل مجهول و رجل ضعيف ومختلط ومجهول الحال من حيث العدالة والضبط باقرار الشيعة فالحديث مردود على العنود فلا يثبت منه الدعوى كما لا يخفى على العقلاء

﴿=﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ احمد بن عیسی ایک شخص نا معلوم سے روایت کرتا ہے اور دعوی کی اثبات مجہول اشخاص سے نہیں ہو سکتا اور دوم اس میں عمر بن عبد العزیز ہے جو زحل سے ملقب تھا علامہ عنایت اللہ گھبائی کہتا ہے ﴿کش﴾ یہ منکرات روایت کرتے ہیں ﴿جش﴾ مختلط ہے ﴿یعنی اس کا حافظ خراب ہوا تھا جیسا کہ مجمع الرجال ۴ / ۲۶۲ میں ہے + اور اسکو مامقانی نے بھی ذکر کیا ہے اور کہتا ہے کہ غالی نہیں تھا پھر کہتا ہے کہ جو جیزہ میں اس کی تضعیف کی ہے اس کی وجہ نہیں بلکہ یہ شخص امامی ہے اور عدالت اور ضبط کے لحاظ سے مجہول الحال ہے لیکن انصاف یہ ہے کہ اس جیسے اصطلاح میں ضعیف سے مسمی کیا جاتا ہے تو جو جیزہ میں ﴿اسکو ضعیف کہا﴾ ہے اس پر اعتراض وارد نہیں ہوتا اور جب یہ حدیث ایک مجہول راوی اور دوسرا ضعیف اور مختلط اور عدالت اور ضبط کے اعتبار سے مجہول الحال پر مشتمل ہے جیساکہ شیعہ کا اقرار ہے تو یہ حدیث حسد کرنے والوں پر مردود ہے لہذا اس سے دعوی ثابت نہیں ہو سکتا جیساکہ عقلمندوں پر پوشیدہ نہیں

افتراء القهبائي على محمد بن ابى بكر بانه بايع عليا على البرائة من ابيه ومن عمر

﴿٤٨﴾ قال العلامة عنايت الله القهبائي حمدويه بن نصير عن محمد بن عيسى عن محمد بن ابى عمير عن عمر بن اذينة عن زرارة بن اعين عن ابى جعفر عليه السلام ان محمد بن ابى بكر بايع عليا عليه السلام على البراء ة من ابيه

﴿٤٩﴾ وقال القهبائي حمدويه ابراهيم قال حدثنا محمد بن عبد الحميد قال حدثني ابو جميلة عن ميسر بن عبد العزيز عن ابى جعفر عليه السلام قال بايع محمد بن ابى بكر على البراء ة من الثاني ﴿١﴾

﴿١﴾ كما في مجمع الرجال ٥ / ١٠٢ وذكر في الحاشية البراء ة من الثاني فيه ذكر عمر حاشية على نفس المصدر ٥

قہبائی کی افتراء محمد بن ابی بکر پر کہ اس نے علی سے بیعت ابوبکر اور عمر سے براءۃ پر کی ہے

﴿۴۸﴾ علامہ عنایت اللہ قہبائی کہتا ہے حمدویہ بن نصیر محمد بن عیسی سے اور وہ محمد بن ابی عمیر سے اور وہ عمر بن اذینہ سے اور وہ زرارۃ بن اعین سے اور وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ محمد بن ابی بکر نے علی کے ساتھ بیعت اپنے باپ کی براءۃ پر کی ہے

﴿۴۹﴾ اور قہبائی کہتا ہے حمدویہ ابراہیم سے اور وہ محمد بن عبد الحمید سے اور وہ ابو جمیلہ سے اور وہ میسر بن عبد العزیز سے اور وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ محمد بن ابی بکر نے علی کے ساتھ بیعت دوسرے ﴿عمر بن الخطاب﴾ کی براءۃ پر کی ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۵ / ۱۰۲ میں ہے اور حاشیہ میں لکھتا ہے کہ دوسرے سے مراد عمر ہے ﴿کہ اس سے براءۃ پر علی کے ساتھ بیعت کی ہے

= اقول هذان حديثان باطلان مردودان اما الحديث الاول ففيه محمد بن ابی عمير ما وجدت له ترجمة فی تراجم الشيعة فهو مجول ولا يثبت الدعوی من المجاهيل واما الحديث الثانی فهو موضوع لان فيه ابو جميلة وهوالمفضل بن صالح ابو جميلة الاسدی النحاس وهو يضع الحديث كما يعلم مما قال العلامة عنايت الله ﴿عض﴾ المفضل بن صالح ابو جميلة الاسدی النحاس ضعيف كذاب يضع الحديث طالع التفصيل فی مجمع الرجال ٦ / ١٢٢ ﴿﴾ وقال المامقانی فی الخلاصة مفضل بن صالح ابو جميلة الاسدی ضعيف كذاب يضع الحديث ﴿ثم يقول بعد تفصيل﴾ وانما جرحوه بوضع الحديث والكذب فيه ومثل ذلك لا علاج له طالع التفصيل فی تنقيح المقال ٣ / ٢٣٨ فعلم من قول المامقانی بان ابا جميلة مريض بمرض السرطان لا علاج له ولما لم يمكن العلاج له عند الشيعة فلا علاج عند نا ايضا فالحديث مردود موضوع بلا شك وارتياب ....

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں حدیث باطل اور مردود ہے پہلی حدیث اس لئے کہ اس میں محمد بن ابی عمیر ہے اور اسکا ترجمہ میں نے تراجم شیعہ میں نہیں پایا تو یہ مجہول ہے اور مجاہیل کے اقوال سے دعوی ثابت نہیں ہو سکتا اور دوسری حدیث تو موضوع من گھڑت ہے کیونکہ اس میں ابو جمیلہ ہے اور یہ مفضل بن صالح اسدی نحاس ہے اور یہ حدیث گھڑ لیتا تھا جیسا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے جو علامہ عنایت اللہ نے کہا ہے کہتا ہے ﴿عض﴾ مفضل بن صالح ابو جمیلہ اسدی نحاس ضعیف کذاب ہے حدیث گھڑ لیتا تھا تفصیل مطالعہ کریں مجمع الرجال ۶ / ۱۲۲ میں ﴿﴾ اور مامقانی کہتا ہے کہ خلاصہ میں ہے مفضل بن صالح اسدی ضعیف کذاب جھوٹا اور حدیث گھڑ لیتا تھا ﴿پھر تفصیل کے بعد کہتا ہے﴾ کہ اس پر جرح یہ ہے کہ یہ حدیث گھڑ لیتا تھا اور جھوٹ کہتا تھا اور اس جیسے کا علاج نہیں تفصیل مطالعہ کریں تنقیح المقال ۳ / ۲۳۸ میں تو مامقانی کے قول سے معلوم ہوا کہ یہ ابو جمیلہ کنسر بیماری کا مریض ہے اور اس کا علاج نہیں ہو سکتا تو جب شیعہ کے ساتھ علاج ممکن نہیں تو ہمارے ساتھ بھی علاج ممکن نہیں تو حدیث بغیر شک وشبہ مردود اور موضوع ہو گئی

فتوی محمدی الرئی شهری الشیعی بان اصحاب عائشة كلهم فی النار

﴿۵۰﴾ قال محمدی الرئی شهری فی رقم ۹۷ ۱۵۰ عن ابن عباس قال ان رسول الله ﷺ قال یوما لنسائه وهن عنده جمیعا لیت شعری ایتكن صاحبة الجمل الادیب تنبحها كلاب الحوأب یقتل عن یمینها وشما لها قتلی كثیرة كلهم فی النار وتنجو بعد ما كادت شرح ۹ ص ۳۱۱ ﴿﴾
وقال فی رقم ۱۵۰۹۸ لما خرجت عائشة وطلحة والزبیرمن مكة الی البصرة طرقت ماء الحواب وهو ماء لبنی عامر بن صعصعة فنبحتهم الكلاب فنفرت صعاب ابلهم فقال قائل منهم لعن الله الحواب فما اكثر كلابها سمعت عائشة ذكر الحواب قالت اهذا ماء الحواب قالوا نعم

محمدی رای کا فتوی کہ اصحاب عائشہ تمام آگ میں ہیں

﴿۵۰﴾ محمدی رای شہری رقم ۱۵۰۹۷ کہتا ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی عورتوں کو جو آپ کے پاس تھیں ایک دن فرمایا کہ کاش مجھے پتہ لگتا کہ تم سے اونٹ ادیب کی صاحبہ کونسی ہے جسکو حواب کے کتے بھونکے گے اور دائیں اور بائیں جانب بہت سے لوگ قتل کئے جائینگے اور تمام آگ میں ہونگے اور ﴿بعض﴾ قریب نجات پائینگے شرح ۹ ص ۳۱۱
﴿﴾ اور رقم ۱۵۰۹۸ میں کہتا ہے کہ جب عائشہ اور طلحہ اور زبیر مکہ سے بصرہ نکل گئی اور رات کے وقت ماء الحواب آگئی اور یہ بنی عامر بن صعصعہ کا پانی ہے تو ان کو کتوں نے بھونکا تو ان کے بے قابو اونٹ نفرت کر گئے تو ایک کہنے والا نے کہا کہ اللہ حواب پر لعنت کرے ان کے کتے کتنے زیادہ ہیں عائشہ نے حواب کا ذکر سن لیا اور کہا کہ یہ حواب کا پانی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں یہ حواب کا پانی ہے ....

فقالت ردونی فسالوها ما شانها ما بالها فقالت انی سمعت رسول الله ﷺ يقول كأني بكلاب ماء يدعى الحواب قد نبحت بعض نسائي اياك يا حميراء ان تكون منها فقال لها الزبير مهلا يرحمك الله فانا قد جزنا ماء الحواب بفراسخ كثيرة فقالت اعندك من يشهد بان هذه الكلاب النائحة ليست ماء الحواب فلفق لها الزبير وطلحة خمسين اعرابيا جعلا لهم جعلا فحلفوا لها وشهدوا ان هذا الماء ليس بماء الحواب فكانت هذا اول شهادة زور في الاسلام فسارت عائشة لوجهها شرج۹ ص ۳۱۰ و ۳۱۱﴿۱﴾

﴿۱﴾ طالع ميزان الحكمة ۷ / ۳۱۱ و۳۱۲ المكتوب على كل مجلد اخلاقي عقيدتي اجتماعي سياسي اقتصادي ادبي (تنبيه﴾ شر اشارة الى نهج البلاغة لأبن ابي حديد

تو عائشہ نے کہا کہ مجھے واپس کرو تو انہوں نے عائشہ سے پوچھا کہ حواب کی شان کیا ہے جو اسکو ظاہر ہو گئی ہے عائشہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس نے فرمایا گویا کہ میں حواب کے کتوں کے پاس ہوں کہ وہ میرے بعض عورتوں کو بھونکے گے اے حمیرا اس سے اجتناب کر تو ان میں سے نہ ہو جا پس اسکو زبیر نے کہا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے تو صبر کر ہم نے حواب کے پانی کو کئے میل دور چھوڑا ہے تو عائشہ نے کہا کہ کیا تیرے پاس کوئی ہے کہ وہ گواہی دیں کہ بھونکنے والے کتوں کی پانی نہیں تو زبیر اور طلحہ نے پچاس دیہاتی لوگ جھوٹی شہادت کیلئے پیسوں پر لائیں تو انہوں نے گواہی دی کہ یہ حواب کا پانی نہیں اور اسلام میں یہ پہلے جھوٹی شہادت تھی تو عائشہ اس جھوٹی شہادت کی وجہ سے چلنے لگی شر ص ۳۱۰ و ۳۱۱ جیسا کہ میزان الحکمۃ ۷ / ۳۱۱ و ۳۱۲ میں ہے اور ہر جلد پر لکھا ہے اخلاق میرا عقیدہ ہے اور اجتماع میری سیاست ہے اور اقتصاد میرا ادب ہے (تنبیہ) لفظ شر سے شرح نہج البلاغۃ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو لابن ابی حدید کی کتاب ہے

== اقول قوله باطل مردود لأنه ما ذكر الاسناد لهذين الحديثن والحديث بدون الاسناد مردود واني وجدت اسنادهما عند الامام الطبرى حيث قال شراء الجمل لعائشة رضى الله عنها ... وخبر كلاب الحوأب ﴿ قال ﴾ حدثني اسماعيل بن موسى الفزارى قال اخبرنا على بن عباس الازرق قال حدثنا ابو الخطاب الهجرى عن صفوان بن قبيصة الاخمسى قال حدثني العرنى صاحب الجمل ﴿ وذكر قصة طويلة وفيها ﴾ حتى طرقنا ماء الحواب فنبحتنا كلابها قالوا اى ماء هذا قلت ماء الحواب قال فصرحت عائشة باعلى صوتها ثم ضربت عضد بعيرها فانا خته ثم قالت انا والله صاحبة كلاب الحوأب طروقا ردوني تقول ذلك ثلاثا فأنا خت وأناخوا حولها الى آخر القصة طالع التفصيل فى تاريخ الطبرى ٤ / ٥٣٨ و ٥٣٩ ....

﴿ اقول من سوا قسمة شهرى الشيعي ان هذه قصة باطلة مردودة لأنها مشتملة على ظلمات

﴿ میں کہتا ہوں کہ اسکا قول باطل اور مردود ہے کیونکہ اس نے دونوں حدیثوں کو بغیر اسناد ذکر کیا اور حدیث بغیر اسناد مردود ہے اور اسکی اسناد میں نے امام طبری کے ساتھ پائی ہے فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے اونٹ کا خریدنا اور حوأب کی کتوں کی خبر مجھے اسماعیل بن موسی فزاری نے بیان کیا ہے اور وہ علی بن عباس ازرق سے اور وہ ابو الخطاب ہجری سے اور وہ صفوان بن قبیصۃ احمسی سے اور وہ عرنی اونٹ والا سے بیان کرتے ہیں ﴿ اور لمبا قصہ ذکر کیا ہے جس میں ہے ﴾ کہ جب ہم حوأب کے پانی کے پاس پہونچ گئیں تو ہم کو حواب کے کتے بھونکنے لگیں تو انہوں نے کہا کہ یہ کہاں کا پانی ہے تو میں نے کہا کہ حوأب کا پانی ہے کہتا ہے کہ عائشہ چیخنے لگی اور بلند آواز دی اور اپنے اونٹ کے بازو کو مارا اور اسکو بٹھایا پھر کہا کہ اللہ کی قسم کہ حواب کی کتوں کے پاس آنے والی تو میں ہوں مجھے واپس کرو اور تین مرتبہ اس نے یہی کہا تو اس نے اونٹ بٹھایا اور لوگوں نے اس کے ارگرد اونٹ بٹھائیں تا آخر قصہ تفصیل مطالعہ کریں تاریخ طبری ۴ / ۵۳۸ و ۵۳۹ ﴿ میں کہتا ہوں کہ شہری شیعی کی بد قسمتی سے یہ قصہ باطلہ مردودہ ہے کیونکہ یہ اندھیروں پر مشتمل ہے ....

= اما اولا فان فيها اسماعيل بن موسى الفزارى قال الحافظ ابن الجوزى المتوفى ٥٩٧ اسماعيل بن موسى الفزارى كان غاليا فى التشيع يشتم السلف وكان ابوبكر بن ابى شيبة يسميه الفاسق كما فى الضعفاء والمتروكين ١ / ١٢٢ + وقال الحافظ الذهبى المتوفى ٧٤٨ اسماعيل بن موسى الفزارى السدى يترفض قال ابو داود صدوق يتشيع كما فى المغنى فى الضعفاء ١ / ٨٨ + وقال الحافظ الذهبى اسماعيل بن موسى الفزارى قال ابوحاتم صدوق وقال النسائى ليس به باس وقال ابن عدى انكروا منه غلوا فى التشيع وقال عبدان انكر علينا هناد ذهابنا اليه وقال ايش عملتم عند ذاك الفاسق الذى يشتم السلف كما فى الميزان ١ / ٢٥٢ + وطالع التهذيب ١ / ٣٣٥ و ٣٣٦ ﴿﴾ وكذلك فيها على بن عابس الازرق قال الحافظ ابن حبان المتوفى ٣٤٥ على بن عابس الاسدى الازرق كان ممن فحش خطؤه و كثر وهمه فبطل الاحتجاج به كما فى كتاب المجروحين ٢ / ١٠٥ و ١٠٦ ....

﴿﴾ اولا اس میں اسماعیل بن موسیٰ ہے حافظ ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ فرماتے ہیں اسماعیل بن موسیٰ فزاری بے غالی شیعہ تھا اور سلف کو گالیاں دیتا اور ابوبکر بن ابی شیبہ اسکو فاسق سے مسمّی کرتے جیساکہ الضعفاء والمتروکین ۱ / ۱۲۲ میں ہے ﴿﴾ اور حافظ ذہبی متوفی ۷۴۸ فرماتے ہیں اسماعیل بن موسیٰ فزاری سدی رافضی تھا ابوداود شیعہ صدوق کہتے ہیں جیساکہ المغنی فی الضعفاء ۱ / ۸۸ میں ہے اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں اسماعیل بن موسیٰ ابوحاتم صدوق اور نسائی لیس بہ باس کہتے ہیں اور ابن عدی کہتے ہیں کہ اس پر انکار اس لئے کرتے تھے کہ یہ تشیع میں غلو کرتا تھا (غالی شیعہ تھا) اور عبدان کہتے ہیں کہ ہمارے جانے پر ان کے پاس ہناد اور ابن ابی شیبہ نے انکار کیا اور کہاکہ تم اس فاسق کے پاس کیا کرتے ہو کہ سلف کو گالیاں دیتا ہے جیساکہ میزان الاعتدال ۱ / ۲۵۲ میں ہے اور مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱ / ۳۳۵ و ۳۳۶ اور اسطرح اس میں علی بن عابس ازرق ہے حافظ ابن حبان متوفی ۳۴۵ فرماتے ہیں علی بن عابس اسدی ازرق ان لوگوں میں سے ہے جنکی غلطیاں زیادہ ہوں اور جو روایت کرتے ہیں اس میں ان کے اوہام زیادہ ہوں تو اس سے احتجاج باطل ہے جیساکہ کتاب المجروحین ۲ / ۱۰۵ و ۱۰۶ میں ہے

== قال الحافظ ابن الجوزى على بن عابس قال يحي ليس بشيء وقال السعدى والنسائى والازدى ضعيف قال ابن حبان فحش خطؤه فاستحق الترك كما فى الضعفاء والمتروكين ١ / ١٩٥ + وقال الحافظ الذهبى على بن عابس ضعفوه كما فى المغنى ٢/ ٣٥٠ + وكذلك فيها ابو الخطاب الهجرى وهو مجهول طالع التهذيب ١٢ / ٨٦ + وكذلك فيها صفوان بن قبيصة وهوايضا مجهول طالع الميزان ٢ / ٣١٦ + الضعفاء والمتروكين ٢/ ٥٦ لأبن الجوزى + فهذه الرواية مشتملة عل مجهولين وعلى الغالى فى التشيع الذى كان يسب السلف وكان فاسقا وعلى متروك لا يحتج به فهذه ظلمات بعضها فوق بعض علا انه ليس فيه استثناء اصحاب على بن ابى طالب فهم ايضا داخلون فى هذا الوعيد فاين المفر للشيعة + وقال الإمام ابوبكر بن العربى المتوفى ٥٣٤ واما الذى ذكرتم من الشهادة على ماء الحواب فقد بو ء تم باعظم حسوب ما كان قط شيء مما ذكرتم ولا قال النبى ﷺ ذلك الحديث ولا جرى ذلك الكلام

حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ یحیی لیس بشیء اور سعدی ونسائی وازدی ضعیف کہتے ہیں اور ابن حبان کہتے ہیں کہ کہ اسکی غلطیاں زیادہ تھی یہ قابل ترک ہے الضعفاء والمتروکین ۱ / ۱۹۵+ اور حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ علی بن عابس کو ضعیف کہتے ہیں المغنی ۲ /۳۵۰ + اسطرح اس میں ابو الخطاب ہجری مجہول ہے مطالعہ کریں تھذیب ۱۲ / ۸۶ + اور اسطرح اس میں صفوان ہے وہ بھی مجہول ہے مطالعہ کریں میزان ۲ / ۳۱۶ + اور ضعفاء ابن الجوزی ۲ / ۵۶ تو یہ روایت دو مجہول اور ایک غالی کٹر شیعہ جو فاسق تھا سلف کو گالیاں دیتا تھا اور ایک متروک پر مشتمل ہے جس سے احتجاج صحیح نہیں تو یہ اندھیروں پر اندھیرے ہیں علاوہ اس میں تو اصحاب علی بن طالب کی استثناء نہیں تو وہ بھی اس وعید میں داخل ہیں تو شیعہ کدھر بھاگ جائے گا + اور امام ابوبکر بن عربی متوفی ۵۳۴ فرماتے ہیں کہ جو تم نے حواب کے پانی کے بارے ذکر کیا ہے تم نے شرافت کو گرا کر کے لوٹ گئے ہو کیونکہ جو تم نے ذکر کیا ہے اس میں سے کوئی بات واقع نہیں ہوئی ہے اور نہ نبی ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے اور نہ یہ کلام واقع ہوا ہے..........................

== ولا شهد احد يشهاد تكم قد كتبت شهادتكم بهذ الباطل وسوف تسئلون كما في العواصم من القواصم ١٦١

فعلم من هذا التفصيل ان ما قاله شهرى الشيعي بهتان وافتراء واما تهمة شهرى على الزبير وطلحة رضى الله عنهما با نهما اتيا خمسين اعرابيا لشهادة الزور فهذا كذب وبهتان عظيم لأنهما من العشرة المبشرة بالجنة وهذا الافتراء ليس اول افتراء شهرى في الأسلام بل هذه عادات جميع اعداء الصحابة كما لا يخفى على من طالع كتب الشيعة لكن المصيبة كل المصيبة بان علماء اهل السنت والجماعت في هذه الايام لا يقر ء ون كتهم بل بعض منهم محرومون عن مطالعة كتبهم فضلا عن كتب الشيعة نعم لبعض العلماء تجربة في فتوى الكفر والضلال على المسلمين الموحدين المدققين والى المشتكى ....

ورنہ تمہاری شہادت پر کسی نے شہادت دی ہے تمہاری شہادت اس باطل پر لکھی گئی ہے اور تم سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا العواصم من القواصم ۱۶۱ تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جو شہری شیعی نے کہا ہے یہ بہتان اور افتراء ہے اور شہری کی حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما پر تہمت لگانا کہ انہوں نے جھوٹی شہادت کیلئے پچاس گواہوں کو لایا تو یہ اسکا جھوٹ اور عظیم بہتان ہے کیونکہ یہ دونوں عشرۂ مبشرہ سے ہیں اور یہ شہری کی افتراء اسلام میں اول افتراء نہیں بلکہ یہ تمام صحابہ کرام کے دشمنوں کی عادات ہیں جیسا کہ ان لوگوں پر پوشیدہ نہیں جنہوں نے شیعہ کی کتابیں مطالعہ کئے ہوں لیکن مصیبت پر مصیبت یہ ہے کہ اہل السنت والجماعت کے علماء ان کی کتابیں نہیں پڑھتے بلکہ بعض تو اپنی کتابوں کے مطالعہ سے بھی محروم ہیں چہ جائے کہ شیعوں کی کتابیں مطالعہ کریں البتہ بعضوں کو اس میں بڑا تجربہ ہے کہ مسلمان موحدین اور تدقیق کرنے والوں پر کفر اور گمراہی کا فتوی لگادیں خاص اللہ تعالی کو شکوہ پوش کرتے ہیں..................

افتراء القهبائي على النبي ﷺ بانه امر لأبي بكر وعمر بان يسلما خلافة لعلي بن ابي طالب

﴿۵۱﴾ قال العلامة عنايت الله القهبائي ﴿كش﴾ ابو داود حدثنا محمد بن مسعود قال حدثني علي بن الحسن بن علي بن فضال قال حدثني العباس بن عامر وجعفر بن محمد بن حكيم عن ابان بن عثمان الاحمر عن فضيل الرسان عن ابي داود قال حضرته الموت وجابر الجعفي عند راسه قال فهم ان يحدث فلم يقدر قال ومحمد بن جابر ارسله قال قلت يا اباداود حدثنا الحديث الذي اردت قال حدثني عمران بن حصين الخزاعي ان رسول الله ﷺ امر فلانا وفلانا ان يسلما على عليّ بأمره المؤمنين فقالا من الله ورسوله فقال من الله ورسوله ثم امر حذيفة وسلمان فسلما

آنحضرت ﷺ پر قہبائی کی افتراء کہ آپ نے ابوبکر و عمر کو امر فرمایا تھا کہ خلافت علی بن ابی طالب کو دیں

﴿۵۱﴾ علامہ عنایت اللہ قہبائی کہتا ہے ﴿کش﴾ ابوداود محمد بن مسعود سے اور وہ علی بن حسن بن علی بن فضال سے اور وہ عباس بن عامر و جعفر بن محمد بن حکیم سے وہ ابان بن عثمان احمر سے وہ فضیل بن رسان سے وہ ابوداود سے روایت کرتے ہیں اور کہتا ہے کہ جب یہ قریب الموت ہوا تو جابر جعفی اس کے سر کی طرف بیٹھا تھا کہتا ہے کہ اس نے حدیث بیان کرنے کا قصد کیا تو اسکی طاقت نہیں تھی کہ بیان کریں کہتا ہے کہ محمد بن جابر نے اسکو چھوڑ دیا کہتا ہے کہ میں نے کہا اے ابوداود ہمکو وہ حدیث بیان کر جس کا تو نے ارادہ کیا تھا اس نے کہا کہ مجھے عمران بن حصین خزاعی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فلان اور فلان ﴿ابوبکر و عمر﴾ کو امر کیا کہ مسماتوں کا امر ﴿خلافت﴾ علی کو سپرد کریں تو ان دونوں نے پوچھا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ﴿حکم﴾ ہے تو اس نے کہا کہ ہاں ﴿اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف سے حکم ہے﴾

پھر حذیفہ اور سلمان کو امر کیا تو انہوں نے سپرد کیا ....

ثم امر المقداد وامر بريدة ﴿ وكان اخاه لأمه ﴾ فقال انكم قد سالتموني من وليكم بعدى وقد اخبرتكم به واخذت عليكم الميثاق كما اخذ الله تعالى على آدم(الست بربكم قالوا بلى) وايم الله لئن نقضتموها لتكفرن ﴿۱﴾

﴿۱﴾ كما في مجمع الرجال ۷ / ۳۸ و ۳۹

﴿﴾ اقول هذا حديث باطل مردود لأن فيه فضيل الرسان وهومستور الحال عند الشيعة ما وثقه احد من اصحاب تراجم الشيعة طالع مجمع الرجال ٥ / ٣٤ وكذلك روى هذا الحديث ابو داود وهو سليمان بن عبد الرحمن ابو داود الحمار الكوفي ذكر عنايت الله القهبائي بدون توثيق من اكابر الشيعة طالع مجمع الرجال ۳ / ۱۳۰ فهو ايضا مجهول فالحديث مشتمل على المجهولين ولا يثبت منه الدعوى لمفقود العينين والحقيقة ان عادة الشيعة انهم يذكرون كل حديث فيه تهمة على الصحابة رضي الله عنهم ولو كان الحديث موضوعا ومكذوبا كما ذكرت في هذا الكتاب من الأمثلة

﴿﴾ پھر مقداد کو امر کیا اور بریدۃ کو امر کیا جو اسکا ماں کی طرف سے بھائی تھا...... آپ نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ میرے پیچھے تم پر ولی کون ہوگا اور میں تم کو اس سے خبر دی اور میں نے تم سے عہد لیا جیسا کہ اللہ تعالی نے آدم ﴿علیہ السلام﴾ سے عہد لیا ہے فرمایا ﴿کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں بولے ہاں ہے﴾ اللہ کی قسم اگر تم نے یہ عہد توڑ لیا تو تم کافر ہو جاؤ گے جیسا کہ مجمع الرجال ۷ / ۳۸و۳۹ میں ہے

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے کیونکہ اس میں فضیل بن رسان ہے جو شیعہ کے نزدیک مستور الحال ہے اسکی توثیق اکابر شیعوں نے نہیں کی ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۵ / ۳۴ اور اسطرح اسکی روایت ابو داود نے کی ہے اور یہ سلیمان بن عبد الرحمٰن ابو داود حمار ہے اسکو عنایت اللہ کھبائی نے بغیر توثیق ذکر کیا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۳ / ۱۳۰ تو یہ بھی مجہول ہے تو یہ حدیث دو مجہول راویوں پر مشتمل ہے تو اس سے مفقود العینین کا دعوی ثابت نہیں ہو سکتا اور حقیقت یہ ہے کہ شیعہ ہر ایک حدیث ذکر کرتے ہیں جس میں صحابہ کرام پر الزام ہو اگرچہ وہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہو جیسا کہ میں نے اس کتاب میں بعض امثلہ ذکر کیے ہیں

تهمة الشيخ المفيد على الصحابة الطالبين لدم عثمان ان ظاهرهم كان مخالفا عن الباطن

﴿۵۲﴾ قال الشيخ المفيد محمد بن محمد النعمان العكبرى المتوفى ٤١٣ وروى ابو حذيفة القرشي عن الاعمش عن حبيب بن ابى ثابت عن ثعلبة بن يزيد الحماني قال اتيت الزبير وهو عند احجار الزيت ﴿موضع بالمدينة﴾ فقلت له يا ابا عبد الله قد حيل بين اهل الدار وبين الماء فنظر نحوهم وقال ﴿ وحيل بينهم وبين ما يشتهون كما فعل باشياعهم من انهم كانوا فى شك مريب ﴾ فهذه الاحاديث من جملة كثيرة فى هذا المعنى و هى كاشفة عما ذكرناه من ادغال القوم من التظاهر بطلب دم عثمان وهم تولوا سفكه ولم يظهر احد منهم الا الذم عليه ولما بايع الناس عليا عليه السلام ....

شیخ مفید کا الزام ان صحابہ کرام پر جو دم عثمان طلب کرتے تھے کہ ان کا ظاہر باطن سے مخالف تھا

﴿۵۲﴾ شیخ مفید محمد بن محمد عکبری متوفی ۴۱۳ کہتا ہے کہ ابو حذیفہ قرشی عمش سے اور وہ حبیب بن ابی ثابت سے اور وہ ثعلبہ بن یزید حمانی سے روایت کرتے ہیں کہ میں زبیر کے پاس آیا تو وہ مقام زیت کے پتھروں کے ساتھ بیٹھا تھا اور میں نے اس کو کہا کہ گھر والے اور پانی کے درمیان حائل واقع ہوا ہے اور اس نے ان کی طرف دیکھا تو کہا ﴿ رکاوٹ پڑ گئی ہے ان میں اور ان کی آرزو میں جیسا کہ کیا گیا ہے ان کے طریقہ والوں کے ساتھ اس سے پہلے وہ لوگ تھے ایسے تردد میں جو چین نہ لینے دے ﴾ ﴿سبا ۵۴﴾ تو یہ احادیث اس معنی میں جملہ ان احادیث سے ہیں جو اس بات کو واضح کرتی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ جو دم عثمان طلب کرنے والے تھے وہ خیانت والی قوم تھی جو اسکے خون کا بہانہ پسند کرتی تھی اور کسی نے اسکی قتل کرنے کی مذمت نہیں کی اور جب علی علیہ السلام کے ہاتھ لوگوں نے بیعت کی ....

اظهروا الندم على ما فرط منهم وقرفوا بما صنعوا واثاروا الفتنة التى رجع عليهم منها ما كانوا املوه فيها منه وهو الظاهر منهم والباطن كان مخالفا للظاهر فيما ادعوه بعثمان ﴿١﴾

''

﴿١﴾ مصنفات الشيخ المفيد ١ / ١٤٦ و ١٤٧

اقول ان ماقاله المفيد مردود بوجوه اما اولا فان فيما ذكره ابو حذيفة القرشى وهو مجهول لأنه ما ذكره القهبائى فى مجمع الرجال وكذلك ما ذكره المامقانى فى تنقيح المقال والاستدلال من اقوال المجاهيل باطل مردود واما ثانيا ففيه اعمش وما ذكر القهبائى توثيقه كانه مستور الحال عند الشيعة طالع مجمع الرجال ٣ / ١٦٩ واما ما بين المامقانى اوصافه تارة يعده من الشيعة وتارة من العامة لا تفيد توثيقه واما ثالثا فان الاعمش كان مدلسا ....

تو انھوں نے اپنے کوتاھی پر جو ان سے ہوئی تھی ندامت ظاہر کی اور اپنے کام کو جھٹلایا اور خون کے بدلے کا فتنہ اٹھایا جو ان پر گر پڑا اور جو عثمان کے خون کے بدلے کا دعوی کرتے تھے اور ظاہر میں جو امید کرتے تھے وہ باطن سے مخالف تھا مصنفات شیخ مفید ۱ / ۱۴۶ اور ۱۴۷

﴿۱﴾ میں کہتا ہوں کہ جو شیخ مفید نے کہا ہے وہ چند وجوہ سے مردود ہے اول اس لئے کہ اس میں ابو حذیفہ قرشی ہے اور یہ مجہول ہے کیونکہ اسکو کہبائی نے مجمع الرجال میں ذکر کیا ہے اور نہ مامقانی نے تنقیح المقال میں اور مجہول راویوں کے اقوال سے استدلال کرنا باطل اور مردود ہے اور دوم اس میں اعمش ہے اور کہبائی نے اسکی توثیق نہیں ذکر کی ہے گویا کہ یہ شیعہ کے نزدیک مستور الحال ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۳ / ۱۶۹ اور مامقانی نے جو اوصاف ذکر کئے ہیں اور کبھی اسکو شیعہ میں سے شمار کرتے ہیں اور کبھی اسکو عام راوی بتاتا ہے اور اوصاف سے توثیق ثابت نہیں ہوتی اور سوم اعمش مدلس ہے ....

==عند اهل السنت والجماعت كما في التهذيب ٤ / ٢٢٢ والمدلس اذا قال عن فلا يحتج به كما قاله النووى طالع النووى على حاشية ارشاد السارى ١ / ٢٢٤ واما ما رواه المفيد ففيه لاعمش يروى عن حبيب بن ابى ثابت فلا يصح به الاستدلال واما رابعا فان ماقاله المفيد افتراء وبهتان على الزبير لأنه ما كان موجودا فكيف يقول فنظر نحوهم كما يعلم مما قال لامام الطبرى المتوفى ٣١٠ ان الزبير خرج من المدينة فاقام على طريقة مكة لئلا يشهد مقتله فلما اتاه الخبر بمقتل عثمان قال انا لله وانا اليه راجعون رحم الله عثمان وانتصرله وقيل ان القوم نادمون فقال دبرو دبروا ﴿ وحيل بينهم وبين ما يشتهون ﴾ الاية واتى الخبر طلحة فقال رحم الله عثمان وانتصر له وللأسلام وقيل له ان القوم نادمون فقال تبا لهم وقرا ﴿ فلا يستطيعون توصية و لا الى اهلهم يرجعون ﴾ ....

اہل السنت والجماعت کے نزدیک جیسا کہ تہذیب ۴ / ۲۲۲ میں ہے اور مدلس جب عن سے روایت کریں تو اس سے استدلال صحیح نہیں جیسا کہ امام نووی نے فرمایا ہے مطالعہ کریں نووی بر حاشیہ ارشاد الساری ا / ۲۲۴ اور جو مفید نے روایت کی ہے تو اس میں اعمش حبیب بن ابی ثابت سے عن کے ساتھ روایت کرتے ہیں تو اس سے استدلال صحیح نہیں اور چہارم مفید نے زبیر پر افتراء کیا ہے کیونکہ زبیر سرے سے موجود نہیں تھے پھر کسطرح یہ کہتا ہے کہ ان کی طرف توجہ کی جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس سے جو امام طبری متوفی ۳۱۰ نے کہا ہے کہ زبیر مدینہ سے نکل کر کے مکہ کے راستہ پر مقیم ہوا تا کہ عثمان کے قتل نہ دیکھیں اور جب اسکو قتل کی خبر آئی تو فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا کہ اللہ عثمان پر رحم کرے اور اس کے لئے دعا مانگی اور اسکو کہا گیا کہ قوم نادم ہو گئی ہے اس نے کہا (قوم) ہلاک ہو گئی اور ہلاک ہو گئی ﴿ حائل واقع ہوا ان میں اور ان کی خواہش میں ﴾ اور طلحہ کو خبر آئی تو کہا کہ اللہ عثمان پر رحم کرے اور اس کے لئے اور اسلام کے لئے دعا کی اور اسکو کہا گیا کہ قوم نادم ہو گئی اس نے کہا کہ ان کو ہلاکت ہو اور یہ آیات پڑھی ﴿ اور اس وقت یہ وصیت نہ کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر کو پھر کر جا سکیں گے ﴾ ....

== وأتى علی فقيل قتل عثمان فقال رحم الله عثمان وخلف علينا بخير وقيل ندم القوم فقرا ﴿ كمثل الشيطان اذ قال للإنسان اكفر ﴾ الاية وطلب سعد فاذا هو بحائطه وقد قال لا أشهد قتله فلما جاء قتله وقرا ﴿ الذين ضل سعيهم فى الحياة الدنيا وهم يحسنون صنعا ﴾ اللهم اندمهم ثم خذهم كما فی تاريخ الطبری ٤ / ٥٠٦

فهذه اقوال الصحابة رضی الله عنهم شاهدات علی ان ما قاله المفيد كذب وزور

اور علی کو خبر آئی کہ عثمان قتل کیا گیا ہے تو اس نے کہا کہ اللہ عثمان پر رحم کرے اور ہمکو عثمان نے خیر پر چھوڑا ہے اور اسکو کہا گیا کہ قوم نادم ہوگئی تو اس نے یہ ایات پڑھی ﴿ ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ جب انسان کو کہتا ہے کہ کفر کر ﴾ اور سعد کو تلاش کیا تو وہ اپنے دیوار کے قریب بیٹھا تھا تو اس نے کہا کہ میں عثمان کے قتل کو حاضر نہیں ہو جاؤنگا تو جب اسکو قتل کی خبر آئی تو اس نے یہ ایات پڑھی ﴿ وہ کہ دنیا کی زندگی جن کی سعی سیدھی راہ سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ٹھیک کام کررہے ہیں ﴾ اے اللہ ان لوگوں کو نادم کر پھر ان پر گرفت کر جیسا کہ تاریخ طبری ۴ / ۵۰۶ میں ہے تو یہ اقوال صحابہ کرام اس پر شاہد ہیں کہ جو مفید نے کہا ہے وہ جھوٹ ہے ....

فتوى القهبائى على الشيخين بانهما ما سئلا عن النبى ﷺ لمن تشتاق الجنة مخافة ان لا يكونا منهم

﴿۵۳﴾ قال العلامة عنايت الله القهبائى حمدويه وابراهيم قال حدثنا ايوب بن نوح عن صفوان عن عا صم بن حميد عن فضيل الرسان قال سمعت اباداود وهو يقول حدثنى بريدة الاسلمى قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ان الجنة تشتاق الى ثلاثة فجا ء ابوبكر فقيل له يا ابا بكر انت الصديق انت ثانى اثنين اذ هما فى الغار ﴿۱﴾ ....

﴿۱﴾ اقول كيف اقر الشيعى بان ابا بكر كان صديقا و كان ثانى اثنين اذهما فى الغار هل يرى الشيعى هذه الفضيلة حصلت لغيره لكن الله اعمى ابصارهم وختم على قلوبهم

فتوى گھبائی شیخین پر کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ان کے بارے نہ پوچھا جن کو جنت مشتاق ہے ایسا نہ ہو کہ یہ ان میں نہ ہوں

﴿۵۳﴾ علامہ عنایت اللہ حمدویہ وابراہیم سے وہ ایوب بن نوح سے وہ صفوان سے وہ عاصم بن حمید سے وہ فضیل رسان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابوداود سے سنا وہ کہتا ہے کہ مجھے بریدہ اسلمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جنت تین آدمیوں کو مشتاق ہے تو ابوبکر آیا تو اسکو کہا گیا کہ کہ تو ہی صدیق اور تو دوسرا دو میں کا جب وہ دونوں غار میں تھے ﴿ میں کہتا ہوں کہ شیعہ کیسا اس بات پر اقرار کرتا ہے کہ ابوبکر صدیق نہایت سچا اور دوسرا دو میں کا تھا جب دونوں غار میں تھے اور کیا شیعہ یہ فضیلت اس سے سوی کسی کو دیکھتا ہے لکن اللہ تعالی نے شیعہ کو اندھا کر دیا اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیا ہے﴾ ....

فلو سألت رسول الله ﷺ من هئولاء الثلاثة قال انى اخاف ان اسأله فلا اكون منهم فتعيرنى بذلك بنو تميم ﴿۱﴾ قال ثم جاء عمر فقيل يا ابا حفص ان رسول الله ﷺ قال ان الجنة تشتاق الى ثلاثة انت الفاروق وانت الذى ينطق الملك على لسانك فلو سألت رسول الله ﷺ من هئولاء الثلاثة فقال انى اخاف ان اسأله فلا اكون منهم فتعيرنى بذلك بنو عدى ﴿۲﴾ ثم جاء على عليه السلام فقيل له يا ابا الحسن ....

﴿۱﴾ اقول لعل الشيعى لا يعلم بان الأيمان بين الخوف والرجاء ولو كان هذا الحديث صحيحا لكان لأبى بكر فضيلة كمال الأيمان لكن الحديث ليس بصحيح ﴿۲﴾ اقول كيف خرج الحق من فم الشيعى بان عمر كان فاروقا وكان الملك ينطق على لسانه

اگر تو رسول اللہ ﷺ سے ان تینوں کے بارے پوچھے اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ میں ان میں سے نہ ہوں تو مجھے بنو تمیم عار دلا ینگے ﴿شاید شیعہ کو معلوم نہیں کہ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو ابو بکر کی کمال ایمان کی فضیلة تھی لیکن حدیث صحیح نہیں﴾ پھر عمر آیا تو اسکو کہا گیا کہ اے ابو حفص رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت تین آدمیوں کو مشتاق ہے اور تو فاروق ہے ﴿حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا﴾ اور تیرے زبان پر فرشتہ گفتگو کرتا ہے ﴿میں کہتا ہوں کہ شیعہ کے منہ سے حق کس طرح نکلا کہ عمر فاروق ہیں اور فرشتہ اس کی زبان پر گفتگو کرتا ہے﴾ اگر تو رسول اللہ ﷺ سے ان تینوں کے بارے پوچھے کہ یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اگر میں پوچھوں اور میں ان میں سے نہ ہوں تو بنو عدی مجھے عار دلا ینگے پھر علی علیہ السلام آیا تو اسکو کہا گیا یا ابو الحسن ....

ان رسول الله ﷺ قال ان الجنة تشتاق الى ثلاثة فلو سالت من هؤلاء الثلاثة فقال اسأله ان كنت منهم حمدت الله وان لم اكن منهم حمدت الله قال فقال على يا رسول الله انك قلت ان الجنة تشتاق الى ثلاثة فمن هؤلاء الثلاثة قال فأنت منهم وانت اولهم وسلمان الفارسى فانه قليل الكبر وهو لك ناصح فاتخذه لنفسك وعمار بن ياسر يشهد معك مشاهد غير واحدة ليس منها والا وهو كثير خيره ضوى ﴿ ضيء ﴾ نوره عظيم اجره ﴿۱﴾

﴿۱﴾ ﴿۱﴾ كما فى مجمع الرجال ٤ / ٢٤٦ و ٢٤٧

اقول هذا الحديث باطل مردود اما اولا فان فيه فضيل الرسان وهو مستور الحال ما وثقه احد من اصحاب تراجم الشيعة طالع مجمع الرجال ٥ / ٣٤

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت تین آدمیوں کو مشتاق ہے اگر آپ ان تینوں کے بارے پوچھے اس نے کہا کہ میں پوچھونگا اگر میں ان میں سے ہوں تو میں اللہ کی حمد کرونگا اگر میں ان میں سے نہ ہوں تو اللہ کی حمد کرونگا تو علی علیہ السلام نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہے کہ جنت تین آدمیوں کو مشتاق ہے تو یہ تین کون ہیں آپ نے فرمایا کہ تو ان میں سے ہے اور تو ان میں سے اول ہے اور (دوسرا) سلمان فارسی کیونکہ اس میں تکبر کم ہے اور یہ تیرے لئے نصیحت کرنے والا ہے اور یہ اپنے لئے مقرر کرو اور (تیسرا) عمار بن یاسر ہے یہ کافی مشاہد میں تیرے ساتھ حاضر ہوگا اور اس میں بھلائی زیادہ ہے اسکی نور چمکتی ہے اور اسکا اجر زیادہ ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۴ / ۲۴۶ و ۲۴۷ میں ہے

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ اس میں فضیل بن زبیر رسان ہے اور شیعوں کے اصحاب تراجم نے اس کی توثیق نہیں کی مطالعہ کریں مجمع الرجال ۵ / ۳۴ ....

= وقال عبد الله المامقانی الفضيل بن الزبير الاسدى عده الشيخ فى رجاله من اصحاب الباقر عليه السلام بقوله فضيل بن الزبير الرسان واخرى من اصحاب الصادق عليه السلام بقوله فضل بن الزبير مولاهم كوفى الرسان انتهى فظاهره كونه اماميا الا انا لم نقف فيه على مدح ونسبة ابن داود فى الفضل مكبرا ابن الزبير الرسان المتحد مع هذا بلا شبهة مدحه الى الكشى لم نقف له على ماخذ اذ ليس فى الكشى الا جعله معرفا لأخيه عبد الله بن الزبير الرسان ودلالته على مدحه ممنوع نعم يدل على كونه اعرف من عبد الله ومثل ذلك لا يكفى فى درج الرجل فى الحسان كما لا يخفى طالع تنقيح المقال فى علم الرجال ۲ / ۱۳ من ابواب الفاء رقم ۹۸ ٤ ۹ فعلم منه بانه ما وثقه احد من اكابر الشيعة فحديثه لا يدخل فى الحسان بل داخل فى الضعاف واما ثانيا فهذا الحديث رواه ابوداود وهو سليمان بن عبد الرحمن الحمار وهو مستور الحال ذكره القهبائى بدون توثيق طالع مجمع الرجال ۳ / ۱۳۰ كما مر فهذا الحديث ليس بصحيح

اور عبداللہ مامقانی کہتا ہے فضیل بن زبیر اسدی شیخ نے اپنے رجال میں اصحاب باقر علیہ السلام سے اس قول کے ساتھ شمار کیا ہے فضیل بن زبیر رسان اور کبھی اصحاب صادق علیہ السلام سے اس قول کے ساتھ شمار کرتے ہیں فضیل بن زبیر کوفی رسان ہیں انتہی اس کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ امامی ہے مگر ہم کو اسکی مدح معلوم نہیں اور ابن داود نے فضل بغیر تصغیر کے بیان میں اسکی نسبت ابن زبیر رسان سے بیان کی ہے کہ یہ اسکے ساتھ متحد ہے یہ بلا شبہ مدح ہے جو کشی کو منسوب کیا ہے لیکن اسکا ماخذ ہمکو معلوم نہیں کیونکہ کشی میں اسکو معرف بھائی عبداللہ بن زبیر کے ساتھ بتایا ہے اور اسکی دلالت کرنا مدح پر ممنوع ہے البتہ یہ دلالت کرتا ہے کہ یہ اعرف ہے اس کے بھائی عبداللہ سے اور اس کے لئے کافی نہیں کہ اسکو حسان میں داخل کریں جیسا کہ پوشیدہ نہیں تفصیل مطالعہ کریں تنقیح المقال فی علم الرجال ۲ / ۱۳ ابواب الفاء رقم ۹۴۹۸ بہر حال اتنا معلوم ہوا کہ اسکی توثیق اکابر شیعہ نے نہیں کی ہے لہذا اسکی حدیث ضعاف میں داخل ہو سکتی ہے نہ حسان میں اور دوم یہ حدیث ابو داود سلیمان بن عبد الرحمن کا ہے جو مستور الحال ہے قہپائی نے بغیر توثیق ذکر کیا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۳ / ۱۳۰ جیسا کہ گزر چکا ہے تو یہ حدیث صحیح نہیں اور نہ اس سے استدلال صحیح ہے۔ ....

افتراء الكليني على علي بن ابي طالب بكتمان الحق لئلا يرتد الصحابة

﴿٥٤﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعوب الكليني حمدويه بن زياد عن الحسين بن محمد الكندى عن غير واحد عن ابان بن عثمان عن الفضيل عن زرارة عن ابى جعفر عليه السلام قال ان الناس لما صنعوا ما صنعوا اذ بايعوا ابابكر لم يمنع امير المؤمنين من ان يدعو الى نفسه الا نظرا للناس وتخوفا عليهم ان يرتدوا عن الاسلام فيعبد وا الاوثان ولا يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمد ا رسول الله وكان الاحب اليه ان يقرهم على ما صنعوا من ان يرتدوا عن جميع الاسلام وانما هلك الذين ركبوا ما ركبوا فاما من لم يصنع ذلك ودخل فيما دخل فيه الناس على غير علم ولا عداوة لأمير المؤمنين

علی بن ابی طالب پر کلینی کی افتراء کہ اس نے کتمان حق اس لئے کیا تھا کہ صحابہ مرتد نہ ہو جائیں

﴿۵۴﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی حمدویہ بن زیاد سے وہ حسین بن محمد کندی اور دیگر لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابان بن عثمان سے وہ فضیل سے وہ زرارۃ سے وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ لوگوں نے کیا جو کیا جب کہ انہوں نے ابو بکر سے بیعت کی اور امیر المؤمنین کو لوگوں کو اپنی طرف دعوت دینے سے منع نہیں کیا مگر اس بات نے کہ لوگوں پر ڈرتے تھے کہ یہ اسلام سے مرتد ہو جائینگے اور بتوں کی عبادت شروع کرینگے اور لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پر گواہی نہیں دینگے تو اس کو یہ پسند ہوا کہ ان کو اپنی حالت پر جیسا کہ انہوں نے کیا ہے چھوڑ دینگے تاکہ تمام اسلام سے مرتد نہ ہو جائیں اور جو اس میں شامل ہو گئیں تو وہ ہلاک ہو گئیں اور جس نے اس طرح نہیں کیا بلکہ بغیر علم اور بغیر عداوۃ امیر المؤمنین کے ساتھ اس میں داخل ہو گئیں جس میں لوگ داخل ہو گئے ہیں ....

فان ذلك لا يكفره ولا يخرجه من الاسلام ولذلك كتم على عليه السلام امره وبايع ابابكر مكرها حيث لم يجد اعوانا ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافي مع الاصول والفروع ٨ / ٢٩٥ و ٢٩٦ رقم الحديث ٤٥٤

﴿﴾ اقول هذه الرواية باطلة مردودة بوجوه اما اولا فان الكليني صرح في الاصول باسناده عن ابي جعفر عليه السلام انه قال ان الله تبارك وتعالى حيث خلق الخلق الخ قال الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين ثم اخذ الميثاق على النبيين فقال الست بربكم وان هذا محمد رسول الله وان هذا على امير المؤمنين قالوا بلى فثبت لهم النبوة واخذ الميثاق على اولى العزم انى ربكم ومحمد رسولى وعلى امير المؤمنين اوصياءه بعده وولاة امرى وخزان علمى كما في الاصول من الكافي ٢ / ٨ رقم ١ باب آخر كتاب الايمان والكفر والنسخة الاخرى ٢/٢

تو یہ عمل اسکو کافر نہیں بناتا ہے اور نہ اسکو اسلام سے خارج کرتا ہے اور اسی وجہ سے علی نے اپنے امر کو چھپایا اور ابوبکر سے بوجہ اکراہ بیعت کی کہ اس نے اپنے امداد والے نہیں پائے ﴿﴾ اس کا کوئی معاون نہیں تھا ﴿﴾

روضہ کافی ۸ / ۲۹۵ و ۲۹۶ رقم الحدیث ۴۵۴

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ روایت چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے اول اس لئے کہ کلینی نے اپنی اسناد سے ابو جعفر علیہ السلام سے حدیث ذکر کی ہے کہ اللہ تعالی نے جب مخلوق پیدا کیا الخ پھر فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں بولے ہاں ہے ہم اقرار کرتے ہیں کبھی کہنے لگو قیامت کے دن ہم کو تو اس کی خبر نہ تھی پھر انبیاء علیہم السلام سے وعدہ لیا فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں یہ محمد اللہ کا رسول ہے اور یہ علی امیر المؤمنین ہے انہوں نے بولا ہاں تو ان کو نبوت ثابت ہوگئی اور اولوالعزم انبیاء سے عہد لیا کہ میں تمہارا رب ہوں اور محمد میرا رسول ہے اور علی امیر المؤمنین ہے اور اس کے بعد اس کے اوصیا ہونگے اور میرے امر کے ولی اور میرے علم کے خازن ہونگے اصول کافی ۲ / ۸ دوسرا نسخہ ۲ / ۶

== ولما صرح الكليني في الاصول من الكافي بأن الله سبحاه اخذ الميثاق عن النبيين واخذ الميثاق عن اول العزم من الرسل وقال انى ربكم ومحمد رسولى وعلى امير المؤمنين فكان اللازم على النبي ﷺ ان يبين للصحابة ببيان واضح بان الله سبحانه اخذ العهد عنا في حق على بن ابى طالب وهو يكون خليفا بعدى ونما لم يبين فقد نقض العهد وقال الله سبحانه الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه الخ اولئك هم الخاسرون ﴿ البقرة ۲۷ ﴾ وقال سبحانه واذ اخذ الله ميثاق النبيين الخ فمن تولى بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون ﴿ ال عمران ۸۲ ﴾ فهل يجوز للكليني انتساب هذه التهمة العظيمة الى النبي ﷺ ولو كان على بن ابى طالب يكتم الحق لعدم وجود معاون له فالنبي ﷺ كيف نقض العهد هل هو ايضا يخاف من الصحابة هذا بهتان عظيم و تهمة خبيثة على رسول رب العالمين فقد علم من هذا بان هذا حديث باطل مردود

اور جب کلینی نے اصول کافی میں تصریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یوم المیثاق میں انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا ہے اور اولی العزم انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا ہے کہ میں تمہارا رب ہوں اور محمد میرا رسول ہے اور علی امیر المؤمنین ہے تو نبی ﷺ پر لازم تھا کہ صحابہ کو واضح کرتے کہ اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ میرے بعد علی بن ابی طالب خلیفہ ہوگا تو جب نبی ﷺ نے یہ نہیں بتایا تو آپ نے عہد توڑ دیا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ کے معاہدہ کو مضبوط کرنے کے بعد توڑتے ہیں تو وہی ہے خسارے والے ﴿بقرۃ ۲۷﴾ اور اللہ سبحانہ فرماتا ہے اور اللہ نے نبیوں سے عہد لیا الخ پھر آخر میں فرماتا ہے پھر جو کوئی اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ نافرمان ہیں ﴿العمران ۸۲﴾ تو کلینی کے نزدیک اس عظیم الزام اور تہمت کی نسبت نبی ﷺ کو جائز ہے اگر علی بن ابی طالب نے کتمان حق اسی وجہ سے کیا کہ اس کا کوئی معاون نہیں تھا تو نبی ﷺ نے یوم المیثاق کا عہد کس وجہ توڑ دیا وہ بھی صحابہ سے ڈرتے تھے یہ تو بڑا بہتان ہے اور رسول رب العالمین پر تہمت خبیثہ ہے تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث باطل مردود ہے ....

= واما ثانيا فان فيه ابان بن عثمان وهو ابان بن عثمان الاحمر قال العلامة القهبائي ﴿ كش ﴾ محمد بن مسعود قال حدثني علي بن الحسن قال كان ابان من اهل البصرة وكان سكن الكوفة وكان من الناروسية كما في مجمع الرجال ١ / ٢٤ وقال المحشى الناروسية اى الواقفين على ابى عبد الله عليه السلام + وقال المامقانى قال فخر المحققين سألت والدى عن ابان بن عثمان فقال الاحرى عدم قبول روايته لقوله تعالى ﴿ ان جائكم فاسق ﴾ الآية ولا فسق اعظم من عدم الأيمان كما مر مفصلا بحوالة تنقيح المقال ١ / ٢١٨ اقول ولما لم يكن فيه ايمان عند والد فخر المحققين فلأجل عدم الأيمان فيه افترى هذ الحديث ورواه الكليني حتى يفرح به الشيعة وان كان الحديث موضوعا فعلى كل حال فالحديث مردود

﴿۲﴾ اور دوم اس میں ابان بن عثمان ہے اور یہ ابان بن عثمان الاحمر ہے علامہ قہپائی کہتا ہے ﴿ کش ﴾ محمد بن مسعود علی بن حسن سے روایت کرتے ہیں کہ ابان بصرہ کا ہے اور کوفہ میں رہتا تھا اور یہ ناروسیہ سے ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۱ / ۲۴ میں ہے اور محشی کہتا ہے کہ ناروسیہ وہ فرقہ ہے جو ابو عبداللہ علیہ سے بیعت کرنے میں انہوں توقف کی یعنی بیعت نہیں کی تھی +اور مامقانی کہتے ہیں کہ فخر المحققین کہتے ہیں کہ میں نے ابان سے بارے والد سے پوچھا اس نے کہا کہ لائق یہ ہے کہ اسکی روایت قبول نہ کیجائے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ ان جاء کم فاسق ﴾ الایۃ اور عدم ایمان سے زیادہ فسق اور کیا ہوتا ہے جیسا کہ مفصل بحوالہ تنقیح المقال ۱ / ۲۱۸ گزر چکا ہے میں کہتا ہوں کہ جب اس میں فخر المحققین کے والد کے نزدیک ایمان نہیں تھا تو اسی بے ایمانی کی وجہ سے اس نے یہ حدیث گھڑ لیا تو شیعہ کو خوش کرنے کے لئے کلینی نے اس سے روایت کی ہے اگرچہ یہ حدیث من گھڑت ہے بہر حال یہ حدیث مردود ہے

== واما ثالثا فانه افترى على على بن ابى طالب لأنه قال ان رسول الله ﷺ لم يمت فجاءة بل مرض ليالى يأتيه بلال فيؤذنه بالصلوة فيقول مروا ابابكر بالصلوة ﴿ الى قوله ﴾ فلما قبض رسول الله ﷺ اخترنا واختار المهاجرون والمسلمون لدنيا هم من اختاره رسول الله ﷺ لدينهم وكانت الصلوة اعظم الامر وقوام الدين وكذلك قال على بن ابى طالب لما قبض النبى ﷺ نظرنا فى امرنا فوجدنا النبى ﷺ قد قدم ابابكر فى الصلوة فرضينا لدنيانا من رضى رسول الله ﷺ لديننا فقدمنا ابا بكر وكذلك اقر امين الامة ابو عبيدة بن الجراح بان ابابكر احق بالخلافة ولما اقر على بن ابى طالب بان ابابكر احق بالخلافة من كل احد وكذلك اقر المهاجرون والمسلمون كلهم بان ابا بكر احق بالخلافة من كل احد وما انكر منه احد من الصحابة كما اقر به على بن ابى طالب كما مر مفصلا فيعلم منه بان هذالحديث كذب موضوع

اور سوم اس نے علی بن ابی طالب پر افتراء کیا ہے کیونکہ اس نے خود کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اچانک وفات نہیں ہوئے ہیں بلکہ چندون بیمار ہوئے اور اس کے پاس بلال آتے اذان دیتے اور آپ فرماتے تھے کہ ابو بکر کو امر کرو کہ وہ نماز پڑھائیں ﴿ تا اس قول ﴾ کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات ہو گئے تو ہم نے اور مہاجرین اور مسلمانوں نے ﴿ خلافت ﴾ کے لئے اسکو پسند کیا جسکو نبی ﷺ نے ان کے واسطے دین کے لئے پسند کیا تھا اور نماز اعظم الامر اور قوام الدین ہے اور اسطرح فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ وفات ہو گئے تو ہم نے اپنے امور میں دیکھا تو تو نبی ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ نے نماز میں ابو بکر کو آگے کیا تھا تو جسکو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے دین کے واسطے پسند کیا تو ہم نے اسکو دنیا ﴿ خلافت ﴾ کے واسطے پسند کیا تو ہم نے ابو بکر کو آگے کیا اور اس طرح ابو عبیدۃ بن الجراح امین الامۃ نے اقرار کیا کہ ابو بکر تمام سے زیادہ خلافت کا حقدار ہے تو جب علی بن ابی طالب نے اقرار کیا کہ ابو بکر تمام سے زیادہ خلافت کا حقدار ہے اور مہاجرین اور تمام مسلمانوں نے اقرار کیا کہ ابو بکر خلافت کا زیادہ حقدار ہے اور کسی ایک صحابی نے انکار نہیں جیسا کہ علی بن ابی طالب کا اقرار ہے جیسا کہ مفصل گزر چکا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث جھوٹی اور من گھڑت ہے

تلویث ابی جعفر الکلینی للحسین بن علی ﴿رضی اللہ عنہما﴾ بالنفاق

﴿۵۵﴾ قال ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی المتوفی ۳۲۹ عدۃ من اصحابنا عن سھل بن زیاد وعلی بن ابراھیم عن ابیه جمیعا عن ابن محبوب عن زیاد بن عیسی عن عامر بن السبط عن ابی عبد اللہ علیه السلام ان رجلا من المنافقین مات فخرج الحسین بن علی یمشی معه فلقیه مولی له فقال له الحسین علیه السلام این تذھب یا فلان قال فقال له مولاہ افر من جنازۃ ھذا المنافق ان ا صلی علیه فقال له الحسین علیه السلام انظر ان تقوم علی یمینی فمما تسمعنی اقول فقل مثله فلما ان کبر علیه ولیه قال الحسین اللہ اکبر اللھم العن فلانا عبدك الف لعنة مؤتلفة غیر مختلفة …………

ابو جعفر کلینی کا ملوث کرنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو نفاق سے

﴿۵۵﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی کہتا ہے کہ ہمارے کئے اصحاب نے سہل بن زیاد سے وعلی بن ابراہیم اپنے باپ سے اور تمام ابن محبوب سے اور وہ زیاد بن عیسی سے وہ عامر بن سبط سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ منافقین میں سے ایک شخص مر گیا تو حسین بن علی اس کے ساتھ چل رہا تھا تو اس کے ساتھ ﴿راستہ میں﴾ اس کا مولی ملا تو حسین نے اس سے پوچھا کہ تو کدھر جاتا ہے اس نے کہا کہ اس منافق کے جنازہ سے بھاگ رہا ہوں تاکہ اس پر نماز جنازہ نہ پڑھوں تو اسکو حسین نے کہا کہ میرے دائیں ہاتھ کھڑے ہو جا جو میں کہتا ہوں وہ تو بھی کہو تو جب میت کے ولی نے تکبیر کیا تو حسین نے اللہ اکبر کہا ﴿تو تکبیر کے بعد بد دعا شروع کی اور کہا﴾ اے اللہ تو فلان تیرے بندے پر لگاتار غیر مختلفہ لعنت کر

اللهم اخز عبدك في عبادك وبلادك واصله نارك واذقه اشد عذابك فانه يتولى اعدائك ويعادي اوليائك ويبغض اهل بيت نبيك صلى الله عليه وسلم ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الفروع من الكافي مع الاصول والروضة كتاب الجنائز ۳ / ۱۸۸ و ۱۸۹ رقم ۲

اقول العجب كل العجب على الكليني ان الائمة عنده شهداء الله عزوجل على خلقه وهو نور الله عزوجل وهم اركان الارض كما وضح الكليني في الاصول من الكافي في ابواب مستقلة طالع كتاب الحجة ۱ / ۱۹۰ و ۱۹۶ فهل يجوز عند الكليني لمثل هئولاء ان يصدر منهم عمل المنافقين لان صلوة الجنازة للدعاء للميت واما الحسين بن علي يظهر لاصحاب الميت بانه يدعو للميت بالمغفرة وفي الباطن وهو يلعن على الميت ويسمى هذا بالنفاق لان ظاهره مخالف عن الباطن وهل يجوز عند الكليني تلويث الائمة الهداة واركان الارض عندهم بالنفاق

اے اللہ تو اپنے بندے کو بندوں اور شہروں میں شرمندہ کر اور اسکو آگ میں داخل کر اور اسکو سخت عذاب چکادو کیونکہ یہ تیرے دشمنوں کے ساتھ محبت رکھتا تھا اور تیرے دوستوں سے عداوت کرتا تھا اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا جیساکہ فروع کافی ۳ / ۱۸۸ رقم ۲ میں ہے مع اصول کافی وروضہ کافی ﴿﴾ میں کہتا ہوں کلینی پر تعجب بر تعجب یہ ہے کہ بارہ امام ان کے نزدیک مخلوق پر شہداء ہیں اور یہ اللہ کے نور اور زمین کے ارکان ہیں جیساکہ کلینی نے مستقل ابواب اصول کافی کتاب الحجۃ ۱ / ۱۹۰ و ۱۹۶ میں واضح کیا ہے تو کیا کلینی کے نزدیک ایسے لوگوں سے منافقین جیسے عمل کا صدور جائز ہے کیونکہ نماز جنازہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میت کو دعا کریں کہ اللہ تعالی اس کو بخشے اور حسین بن علی میت کے ورثاء کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی میت کو بخشے اور باطن میں میت پر لعنت بھجیتا ہے اور ایسا عمل تو نفاق سے مسمی کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا ظاہر باطن سے مخالف ہے کیا کلینی کے نزدیک یہ جائز ہے کہ ہدایت یافتہ ائمہ اور ان کے نزدیک زمین کے ارکان نفاق سے ملوث کئے جائیں

== والحقيقة ان الكلينى ما ترك احدا لا مخلوقا ولا خالقا الا اهانه كما سيجىء فى الكتاب من بعض اهاناته وههنا اهان امامه الحسين بن على ولوثه بالنفاق وبعد هذا اقول ان هذا الحديث موضوع و مكذوب لأن فيه سهل بن زياد قال القهبائى ﴿غض﴾ سهل بن زياد ابو سعيد الادمى كان ضعيفا جدا فاسد الرواية والمذهب وكان احمد بن عيسى اخرجه من قم واظهر البراءة منه ونهى الناس عن السماع منه والرواية ويروى المراسيل ويعتمد المجاهيل ﴿ست﴾ سهل بن زياد ضعيف ﴿جش﴾ سهل بن زياد ابو سعيد الادمى كان ضعيفا فى الحديث غير معتمد فيه وكان احمد بن عيسى يشهد عليه بالغلو والكذب واخرجه من قم طالع التفصيل فى مجمع الرجال ۳ / ۱۷۹ و ۱۸۰ وقد مر مفصلا فتذكره ولماكان هذا كذابا وفاسد الرواية وفاسد المذهب عند الشيعة فثبت منه بان هذه الرواية مكذوبة عند الشيعة واما الاسناد الثانى ففيه على بن ابراهيم فما وثقه احد من اصحاب تراجم الشيعة فهو مستور الحال

اور حقیقت یہ ہے کہ کلینی نے کسی کو بغیر اہانت نہیں چھوڑا ہے نہ مخلوق کو نہ خالق کو جیساکہ اس کے بعض اہانات اس کتاب میں آجائے گی اور یہاں حسین بن علی کو نفاق سے ملوث کیا ہے اور اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث موضوع اور مکذوب ہے کیونکہ اس میں سہل بن زیاد ہے اور قہپائی کہتا ہے ﴿غض﴾ سہل بن زیاد ابو سعید آدمی سخت ضعیف فاسد الروایۃ اور فاسد المذہب ہے اور احمد بن عیسیٰ نے قم سے نکالا تھا اور اس سے براءۃ کی تھی اور یہ مرسل روایات کی روایت کرتا ہے اور مجہولوں پر اعتماد کرتا ہے ﴿ست﴾ سہل بن زیاد ضعیف ہے ﴿جش﴾ سہل بن زیاد ابو سعید آدمی حدیث میں سخت ضعیف ہے جس میں اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور احمد بن عیسیٰ اسکے غلو اور جھوٹ کہنے پر گواہی دے دیتا اور تفصیل گزر چکی ہے یاد کر اور جب یہ شیعہ کے نزدیک کذاب اور فاسد الروایۃ اور فاسد المذہب ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت شیعہ کے نزدیک جھوٹی ہے اور دوسری اسناد میں علی بن ابراہیم ہے جسکی توثیق کسی نے اصحاب تراجم شیعہ نے نہیں کی ہے تو یہ مستور الحال ہے ....



== وكذلك فيه عامر بن السبط و ليس له ترجمة في مجمع الرجال ولا في تنقيح المقال فعلم من هذا التفصيل ان هذا لحديث كما هو باطل من حيث الاسناد كذلك باطل من حيث المتن والايلزم انتساب النفاق الى سيدنا الحسين بن على رضى الله عنهما والتالي باطل فالمقدم مثله واما وجه الملازمة فهو واضح لأن صلوة الجنازة لا تكون الا للدعاء للميت با لمغفرة والحسين بن على يظهر لأولياء الميت انه يدعو له وفى الباطن يدعو على الميت و يقول فى صلوة الجناوة اللهم اخز عبدك في عبادك واصله حرنارك واذقه اشد عذابك وليس الا هذا الا النفاق وان الكليني لوث اماما من الائمة اثنى عشر بعمل المنافقين اعوذ بالله من حسد الجاهلين واما بطلان التالي فهو واضح عند الشيعة ايضا لأن الائمة عندهم معصومون فالعصمة تنافي عمل المنافقين ....

اور اسطرح اس میں عامر بن سبط ہے اور اسکا ترجمہ نہ مجمع الرجال میں ہے اور نہ تنقیح المقال میں تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث جیسا اسناد کے اعتبار سے باطل ہے تو اسطرح متن کے اعتبار سے باطل ہے ورنہ نفاق کی نسبت آجائے گی سیدنا حسین بن علی کو اور تالی باطل ہے اور مقدم بھی باطل وجہ ملازمہ واضح ہے کیونکہ نماز جنازۃ تو اس لئے ہوتا ہے کہ میت کو مغفرت کی دعا کریں اور حسین بن علی میت کے ورثاء کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں اسکے لئے دعا کرتا ہوں اور باطن میں اسکو بد دعا کرتا ہے کہ نماز جنازۃ میں کہتا ہے کہ اے اللہ اپنے بندوں میں تیرا بندہ شرمندہ کر اور اسکو تیرے گرم آگ میں داخل کر اور اس کو تیرے عذاب سے سخت عذاب چکھا دو اور یہ نہیں ہے مگر نفاق اور کلینی نے اپنے بارہ اماموں میں سے اس امام کو منافقین کے عمل سے ملوث کیا اللہ تعالی کے ساتھ ایسے جاہلوں کے حسد سے پناہ مانگتا ہوں اور شیعہ کے نزدیک بطلان تالی واضح ہے کیونکہ بارہ امام تو ان کے نزدیک معصوم ہیں تو عصمت منافقین کے عمل سے منافی ہے ....

توهين الكليني لسيد المرسلين ﷺ وفاطمة الزهراء رضى الله عنها

﴿٥٦﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ٣٢٩ محمد بن يحيى عن على بن اسماعيل عن محمد بن عمرو الزيات عن رجل من اصحابنا عن ابى عبد الله عليه السلام قال ان جبرائيل عليه السلام نزل على محمد ﷺ فقال له يا محمد ان الله يبشرك بمولود يولد من فاطمة تقتله امتك من بعدك فقال يا جبرائيل وعلى ربى السلام لا حاجة لى فى مولود يولد من فاطمة تقتله امتى من بعدى فعرج ثم هبط عليه السلام فقال له مثل ذلك فقال يا جبرائيل وعلى ربى السلام لا حاجة لى فى مولود تقتله امتى من بعدى فعرج جبرائيل عليه السلام الى السماء ثم هبط

کلینی سے سید المرسلین ﷺ اور فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا کی توہین

﴿۵۶﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ محمد بن یحیٰ سے وہ علی بن اسماعیل سے وہ محمد بن عمرو زیات سے وہ ہمارے اصحاب کے ایک شخص سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل محمد ﷺ کے پاس آیا تو اس کو کہا کہ اے محمد اللہ تجھکو ایک بچے سے خوشخبری دیتا ہے جو فاطمہ سے پیدا ہوگا اور تیری وفات کے بعد تیری امت اس کو قتل کریگی تو آپ نے فرمایا اے جبرائیل اللہ پر سلام ہو مجھے ایسے بچے کی ضرورت نہیں جو فاطمہ سے پیدا ہو جائے اور میرے بعد اس کو میری امت قتل کریگی پھر جبرائیل اوپر چلا پھر واپس آیا تو اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو کہا تو آپ نے کہا کہ میرے رب پر سلام ہو مجھے ایسے بچے کی ضرورت نہیں جس کو میرے بعد میری امت قتل کریگی تو جبرائیل علیہ السلام آسمان چلا گیا پھر واپس آیا

فقال يا محمد ان ربك يقرئك السلام ويبشرك بانه جاعل في ذريته الامامة والولاية والوصية فقال له قد رضيت ثم ارسله الى فاطمة ان الله يبشرني بمولود يولد لك تقتله امتي من بعدي فارسلت اليه لا حاجة لي في مولود (مني) تقتله امتك بعدك فارسل اليها ان الله قد جعل في ذريته الامامة والولاية والوصية فارسلت اليه انی قد رضيت فحملته كرها ووضعته كرها وحمله وفصاله ثلاثون شهرا حتى اذا بلغ اشده وبلغ اربعين سنة قال رب اوزعني ان اشكر نعمتك التي انعمت علي وعلي والدی وان اعمل صالحا ترضاه واصلح لي في ذريتي فلولا انه قال اصلح لي في ذريتي لكانت ذريته كلهم ائمة ....

تو اس نے کہا اے محمد تیرا رب تجھ پر سلام کرتا ہے اور تجھے خوشخبری دیتا ہے کہ اسکی اولاد میں امامت اور ولایہ اور وصیت ہوگی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تحقیق میں راضی ہوں پھر فاطمہ کے پاس خبر بھجدی کہ اللہ مجھے ایک مولود سے خوشخبری دیتا ہے کہ وہ تجھ سے پیدا ہوگا اور اس کو میرے بعد میری امت قتل کریگی تو اس نے جواب بھجدیا کہ مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جو مجھ سے ہو اور تیرے بعد اس کو تیری امت قتل کریگی پھر آپ نے اس کو خبر بھجدی کہ اللہ نے اس کی ذریت میں امامت اور ولایہ وصیت بنائی ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں راضی ہوں پس پیٹ میں رکھا اس کی ماں نے تکلیف سے اور جنا اسکو تکلیف سے اور حمل میں رہنا اس کا اور دودھ چھوڑنا تیں مہینے میں ہے یہاں تک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچ گیا چالیس برس کو کہنے لگا میرے رب میری قسمت میں کر کہ شکر کروں تیرے احسان کا تو نے مجھ پر کیا ہے اور میرے ماں اور باپ پر اور یہ کہ کروں نیک کام جس سے تو راضی ہو اور مجھ کو دے نیک اولاد میری اگر وہ یہ نہ کہتا کہ مجھ کو دے نیک اولاد میری تو اسکی تمام اولاد [illegible] ہوجاتیں ....

ولم یرضع الحسین من فا طمة علیها السلام ولا من انثی کان یؤتی النبی ﷺ فیضع ابهامه فی فیه فیمص منها ما یکفیه الیومین والثلاث فنبت لحم الحسین من لحم رسول الله ﷺ ودمه ولم یولد لستة اشهر الا عیسی بن مریم علیهما السلام والحسین بن علی علیهما السلام وفی روایة اخری عن ابی الحسن الرضاء علیه السلام ان النبی ﷺ کان یؤتی به الحسین فیلقمه لسانه فیمصه فیجتزئی به ولم یرتضع من انثی ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الاصول من الکافی مع الفروع والروضة کتاب الحجة ۱ / ٤٦٤ و ٤٦٥ رقم الحدیث ٤ باب مولد الحسین بن علی علیهما السلام

اقول هذا حدیث باطل من جهتین واما من جهة الاسناد فلان محمد بن عمرو الزیات یروی عن رجل وهو مجهول والدین لا یثبت من اقوال المجاهیل ....

اور حسین نے نہ فاطمہ سے دودھ پیا ہے اور نہ کسی اور عورت سے اور حسین نبی ﷺ کے پاس لایا جاتا تھا تو اس کے منہ میں نبی ﷺ انگلی رکھدیتا تو وہ چوس لیتا جو دو تین دن کیلئے کافی ہو جاتا تو حسین کا گوشت نبی ﷺ کے گوشت اور خون سے بنا ہوا ہے اور چھ مہینہ میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا سوئی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور حسین بن علی علیہما السلام سے اور دوسری روایت ابوالحسن رضاء علیہ السلام میں آتا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس حسین لایا جاتا تھا تو آپ اس کے منہ میں زبان دیتے اور وہ چوس لیتا تو یہ اس کے لئے کافی تھا اور کسی عورت سے دودھ نہیں پیا ہے جیسا کہ اصول کافی کتاب الحجۃ ۱/ ۴۶۴ و ۴۶۵ رقم الحدیث ۴ میں ہے

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دونوں جہات سے باطل ہے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں محمد بن عمرو زیات ایک شخص سے روایت کرتا ہے اور وہ شخص مجہول ہے اور دین مجہول راویوں کے اقوال سے ثابت نہیں ہو سکتا

واما من جهة المتن فلان فيه توهين سيد المرسلين بانه ما قبل بشارة من رب العالمين وكذلك فيه توهين فاطمة رضى الله عنها بانها انكرت عن بشارة رب العالمين بمولود لها بل فيه تهمة عليها بانها انكرت عن نص القرآن الكريم لان الله سبحانه يقول و الوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين لمن اراد ان يتم الرضاعة ﴿ البقرة ۲۳۳﴾ وانها ما ارضعت يوما واحدا لا بنها فضلا عن الحولين وليس لهذ القول نظير في الاسلام لأن رضاع الامهات للاولاد في جميع اولاد آدم عليه السلام فكيف روى الكليني هذا الحديث من المجاهيل لكنه يذكر كثيرا من الغرائب والعجائب في الاصول والفروع والروضة بحيث لا يمكن تر ديد ها في مجلدات كثيرة حسبنا الله عليه وعلى اتباعه فعلم من هذا بان هذا حديث باطل مردود من جهة الاسناد ومن جهة المتن كما لا يخفى على من له بصيرة

اور جہۃ متن سے اس لئے کہ اس میں نبی ﷺ کی توہین ہے کہ آپ نے رب العالمین کی طرف سے جو بشارت تھی اس کو قبول نہیں کیا اور اسی طرح فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین ہے کہ اس نے رب العالمین کی طرف سے بشارۃ سے انکار کیا بلکہ اس روایت سے فاطمہ پر الزام یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کے نص سے خلاف کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ بچی والی عورتیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو برس پورے جو کوئی چاہے کہ پوری کرے دودھ کی مدت ﴿ بقرۃ ۲۳۳ ﴾ اور اس نے ایک دن بھی بچے کو دودھ نہیں پلایا چہ جائے کہ دو سال پلائیں اور اس قول کے لئے اسلام میں نظیر نہیں کیونکہ بچوں کو ماؤں کا دودھ پلانا تو تمام آدم علیہ السلام کی اولاد میں ہے معلوم نہیں کہ کلینی نے اس حدیث کو مجہول راویوں سے کس طرح روایت کی ہے لیکن یہ بہت سے غرائب اور عجائب اصول و فروع میں ذکر کرتا ہے جس کی تردید بہت سے جلدوں میں ممکن نہیں اور ہمارے لئے کلینی اور اس کے اتباع پر اللہ تعالیٰ کافی ہے تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث اسناد اور متن دونوں جہات سے باطل اور مردود ہے جیسا کہ اس پر پوشیدہ نہیں جس میں بصیرۃ ہو

تلویث ابی جعفر الکلینی لسید المرسلین ﷺ بالنفاق ﴿العیاذ باللہ﴾

﴿۵۷﴾ قال ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی باب الصلوۃ علی الناصب
علی بن ابراھیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن حماد بن عثمان عن الحلبی
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما مات عبد اللہ بن ابی بن سلول حضر
النبی ﷺ جنازتہ فقال عمر لرسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ الم ینھک
اللہ ان تقوم علی قبرہ فسکت فقال یا رسول اللہ الم ینھک اللہ ان تقوم
علی قبرہ فقال لہ ویلک وما یدریک ما قلت انی قلت اللھم احش جوفہ نارا
واملاء قبرہ نارا واصلہ نارا قال ابو عبد اللہ

ابو جعفر کلینی کا ملوث کرنا سید المرسلین ﷺ کو نفاق سے

﴿۵۷﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی کہتا ہے کہ یہ باب ہے ناصب پر جنازہ پڑھنے میں علی بن ابراہیم
اپنے باپ سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ حلبی سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ
جب عبد اللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو اس کے جنازہ کو رسول اللہ ﷺ حاضر ہوا تو عمر نے رسول اللہ ﷺ کو
کہا یا رسول اللہ کیا آپ کو اللہ نے منع نہیں کیا ہے کہ آپ اس کے قبر پر کھڑے نہ ہو جا تو آپ خاموش
ہو گئیں پھر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا تجھے اللہ نے اس کے قبر پر کھڑے ہونے سے منع نہیں کیا تھا تو
آپ نے فرمایا تجھے ہلاکت ہو تجھ کو پتہ نہیں کہ میں کیا کہتا ہوں میں کہتا ہوں اے اللہ اسکا پیٹ آگ سے بھر
دو اور اس کا قبر آگ سے بھر دو اور اس کو آگ پہنچا دو ابو عبد اللہ کہتا ہے

فأبدا من رسول الله ﷺ ما كان يكره ﴿١﴾

﴿١﴾ الفروع من الكافي مع الاصول والروضة ٣ / ١٨٨ كتاب الجنائز رقم ١

﴿﴾ اقول حديث الكليني باطل مردود من جهتين واما من جهة الاسناد فلان فيه ابراهيم وهو والد علي وهو ابراهيم بن هاشم القمي فقد ذكره عناية الله القهبائي بدون توثيق ما ذكر توثيقه لا من (ست) ولا من (جش) فهو مجهول الحال كما مر بحوالة مجمع الرجال ١ / ٧٩ و ٨٠ + وسعى المامقاني بحيل بعيدة لتوثيقه لكن ما صنع شيئا طالع تنقيح المقال ١ / ٣٩ و ٤١ باب ابراهيم من ابواب الهمزة + وكذلك فيه ابن ابي عمير فهو ان كان محمد بن عمير بن ابي الغريف الهمداني فهو مجهول طالع مجمع الرجال ٦ / ١٥ وتنقيح المقال ٣ / ١٦٦ باب محمد من ابواب الميم رقم الترجمة ١١٢٠٣ وقال المامقاني عده الشيخ رحمه الله من اصحاب الصادق عليه السلام واما القهبائي فذكر اسمه فقط وان كان المراد منه غيره فهو ايضا مجهول الحال

تو عمر نے رسول اللہ ﷺ سے وہ چیز ظاہر کی جس کا اظہار وہ پسند نہیں کرتے جیسا کہ فروع کافی ۳ / ۱۸۸ رقم کتاب الجنائز میں ہے ....

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ کلینی کی حدیث دونوں جہات سے باطل اور مردود ہے جہۃ اسناد سے اس لئے کہ اس میں ابراہیم والد علی ہے اور یہ ابراہیم بن ہاشم قمی ہے اسکو عنایت اللہ قہبائی نے بغیر توثیق ذکر کیا ہے اسکی توثیق نہ (ست) سے ذکر کیا ہے اور نہ (جش) سے تو یہ مجہول الحال ہے جیسا کہ گزر چکا ہے بحوالہ مجمع الرجال ۱ / ۷۹ و ۸۰ + اور مامقانی نے بعید حیلوں سے توثیق کی کوشش کی ہے لیکن کچھ نہیں کیا ہے مطالعہ کریں تنقیح المقال ۱ / ۳۹ و ۴۱ باب ابراہیم ابواب ہمزۃ + اور اس طرح اس حدیث میں ابن ابی عمیر ہے اگر یہ محمد بن عمیر بن ابی الغریف ہو تو یہ مجہول ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۶ / ۱۵ + و تنقیح المقال ۳ / ۱۶۶ رقم الترجمہ ۱۱۲۰۳ + اور مامقانی کہتا ہے کہ شیخ نے اصحاب صادق علیہ السلام سے شمار کیا ہے اور قہبائی نے صرف اس کا نام ذکر کیا ہے اگر اس سے مراد کوئی اور ہو تو وہ بھی مجہول الحال ہے ....

= واما حماد بن عثمان فهو ثقة كما في مجمع الرجال ۲/ ۲۷۲ واما الحلبى فهو عمران بن على بن ابى شعبة وهو ايضا ثقة كما فى مجمع الرجال ٤/ ١٢٥ و ٥/ ٢٦٧ + وتنقيح المقال ۲/ ۳۵۱ باب عمران من ابواب العين رقم الترجمة ٩١١١ فعلم من هذا التفصيل بان هذا الحديث باطل مردود من جهة الاسناد لأنه مشتمل على المجاهيل ولايثبت الدعوى من اقوال المجاهيل واما بطلان الحديث من جهة المتن فهو واضح لأنه يلزم منه انتساب النفاق الى سيد المرسلين والتالى باطل فالمقدم مثله واما وجه الملازمة فهو واضح لأن النبى ﷺ كان يصلى عليه صلوة الجنازة وهى الدعاء للميت بالمغفرة له كأن النبى ﷺ يظهر لورثاءه بانه يدعو له بالمغفرة وفى قلبه يدعو عليه واظهر عليه عمر بن الخطاب ما فى قلبه ﷺ كما قال الكلينى وهذا يسمى بالنفاق واما بطلان التالى فهو واضح لأن النبى ﷺ معصوم عندهم ايضا لأن الأئمة كلهم معصومون فالنبى ﷺ معصوم بطريق الاولى والعصمت تنافى عمل النفاق

﴾ اور حماد بن عثمان ثقہ ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۲/ ۲۷۲ میں ہے اور حلبی جسکا نام عمران بن علی بن ابی شعبہ ہے یہ بھی ثقہ ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۴/ ۱۲۵ و ۵/ ۲۶۷ + و تنقیح المقال ۲/ ۳۵۱ باب عمران رقم الترجمہ ۹۱۱۱ میں ہے تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث باعتبار اسناد باطل اور مردود ہے کیونکہ یہ مجہول راویوں پر مشتمل ہے اور دعوی کی اثبات مجہول کے اقوال سے نہیں ہو سکتا اور بطلان الحدیث باعتبار متن تو واضح ہے کیونکہ اس حدیث سے نفاق کی نسبت سید المرسلین کو آتی ہے اور یہ تالی باطل ہے تو مقدم بھی باطل اور وجہ ملازمہ واضح ہے کیونکہ نبی علیہ السلام نماز جنازہ اس پر دعاء کیلئے پڑھاتا تھا کہ اسکو اللہ بخشے تو گویا کہ نبی علیہ السلام اس کے وارثوں کو یہ ظاہر کرتے کہ آپ اسکو دعا فرماتے ہیں اور حقیقت میں اسکو بد دعاء فرماتے کہ اللہ اسکو جہنم پہنچائے اور اس بات کو آپ پر عمر بن الخطاب نے واضح کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کے دل میں ایک چیز تھی اور ظاہر اور کرتے جیسا کہ کلینی کہتا ہے اور بطلان تالی تو واضح ہے کیونکہ نبی علیہ السلام ان کے نزدیک بھی معصوم ہیں کیونکہ (بارہ) امام ان کے نزدیک معصوم ہیں تو نبی علیہ السلام ضرور ہی معصوم ہوگا اور عصمت منافقین کے عمل سے منافی ہے

توهين خالق الكائنات واثبات الجهالة لله ﴿سبحانه وتعالى عما يقوله الظالمون﴾

﴿۵۸﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ۳۲۹ علي بن محمد عن اسحاق بن محمد عن ابي هاشم الجعفري قال كنت عند ابي الحسن عليه السلام بعد ما مضى ابنه ابو جعفر واني لافكر في نفسي اريد ان اقول كأنهما اعني اباجعفر وابا محمد في هذا الوقت كأبي الحسن موسى واسماعيل ابي جعفر ابن محمد عليهما لسلام وان قصتهما كقصتهما اذ كان ابو محمد المرجي بعد ابي جعفر عليه السلام فاقبل علي ابو الحسن قبل ان انطق فقال نعم يا ابا هاشم بدا لله في ابي محمد بعد ابي جعفر عليه السلام ما لم يكن يعرف له كما بدا له في موسى ....

،،

خالق الکائنات کی توہین اور اسکو جہالت کی نسبت ﴿پاک ہے اللہ تعالی اس سے جو یہ ظالم کہتے ہیں﴾

﴿۵۸﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ علی بن محمد سے وہ اسحاق بن محمد سے وہ ابو ہاشم جعفری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں ابوالحسن علیہ السلام کے ساتھ اس کے بیٹے ابو جعفر کے بعد بیٹھا تھا تو میں اپنے دل میں سوچتا تھا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں کہدوں کہ گویا کہ ابو جعفر اور ابو محمد اس وقت ایسے ہیں جیسا کہ ابوالحسن موسی واسماعیل ابی جعفر ابن محمد علیہما السلام اور ان دونوں کا قصہ ان جیسے ہے کیونکہ ابو محمد مرجی ابو جعفر کے بعد ہے تو ابوالحسن میری طرف متوجہ ہوا اور میں نے بات نہیں کی تھی اور کہا کہ ہاں اے ابو ہاشم اللہ کو ابو جعفر علیہ السلام کے جانے کے بعد ابو محمد کے بارے ظاہر ہوا جو اللہ پہلے نہیں جانتا تھا جیسا کہ اللہ کو موسی کے بارے ظاہر ہوا ....

بعد مضى اسماعيل ما كشف به عن حاله وهو كما حدثتك نفسك وان كره المبطلون وابو محمد ابنى الخلف من بعدى عنده علم ما يحتاج اليه ومعه آلة الأمامة ﴿١﴾

﴿١﴾ الاصول من الكافى مع الفروع والروضة ١/ ٣٢٧ كتاب الحجة رقم الحديث ١٠ باب الاشارة والنص على ابى محمد عليه السلام ....

﴿﴾ اقول انظروا ايها الشيعة ان كان فيكم عدل وانصاف كيف صرح الكلينى باثبات الجهالة لله سبحانه وقال بدا لله فى ابى محمد بعد ابى جعفر ما لم يكن الله يعرفه ويقول بانه خفى على الله تعالى بان ابا محمد مستحق الامامة والخلافة ثم ظهر له بانه احق بالامامة والخلافة ﴿ انا لله وانا اليه راجعون ﴾ والعجب على الكلينى بهذه الجرا ة العظيمة والحقيقة ما بقى احد من الصحابة والأئمة بل سيد المرسلين من تو هينه بل ما بقى من تو هينه خالق الكائنات ومع هذا يظن الشيعة بان هذا الكتاب اعلى من صحيح البخارى اعدلوا ايها الشيعة

جب اسماعیل چلا گیا تو اسکا حال اللہ پر منکشف ہوا ﴿کہ یہ امامت کا مستحق ہے﴾ جیسا کہ تیرے دل میں یہ بات گزری ہے اگرچہ باطل لوگ اسکو مکروہ سمجھتے ہیں اور ابو محمد میرا بیٹا میرے بعد خلیفہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس وہ علم ہے جو یہ اسکو محتاج ہے اور اس کے پاس امامۃ کا آلہ ہے جیسا کہ اصول کافی کتاب الحجۃ ۱/ ۳۲۷ رقم الحدیث ۱۰ میں ہے

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ اے شیعہ اگر تم میں عدل اور انصاف ہو تو تم دیکھو کس طرح کلینی نے اللہ تعالیٰ کو جہالت ثابت کی ہے اور کہا کہ ابو جعفر کے بعد ابو محمد کے بارے اللہ کو ظاہر ہوا کہ یہ امامۃ کا حقدار ہے جو پہلے اللہ تعالیٰ نہیں جانتا تھا ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ کلینی کی جرات پر تعجب ہے کہ اس کی توہین سے نہ کوئی صحابی بچا اور نہ کوئی امام اور نہ سید المرسلین بلکہ نہ خالق الکائنات اسکی توہین سے بچا اور اس کے باوجود شیعہ گمان کرتے ہیں کہ یہ کتاب صحیح بخاری سے بھی اعلیٰ اور افضل ہے اے شیعہ عدل کرو

توهين رب العالمين واثبات الجهالة لله ﴿سبحانه وتعالى عما يقوله الظالمون﴾

﴿٥٩﴾ قال ابو جعفر الكليني وبهذا الاسناد عن ابي بصير عن ابي جعفر وابي عبد الله عليهما السلام انهما قالا ان الناس لما كذبوا برسول الله هم الله تبارك وتعالى بهلاك اهل الارض الا عليا فما سواه بقوله ﴿فتولى عنهم فما انت بملوم﴾ ثم بدا له فرحم المؤمنين ثم قال لنبيه ﷺ ﴿وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين﴾ (الذاريات ٥٥) ﴿١﴾

﴿١﴾ الروضة من الكافي مع الاصول والفروع ٨ / ١٠٣ رقم الحديث ٧٨

﴿﴾ اقول هذا حديث باطل مردود من جهتين واما من جهة الاسناد فلان فيه ابان بن عثمان وهو موصوف عند والد فخر المحققين بعدم الايمان ومن لم يكن فيه ايمان فكيف يقبل حديثه

رب العالمين کی توہین اور اسکو جہالت کی نسبت کرنا ﴿اللہ پاک ہے اس سے جو یہ ظالم کہتے ہیں﴾

﴿٥٩﴾ ابو جعفر کلینی کہتا ہے کہ اس اسناد ﴿اشارہ رقم ۴۷ کو ہے وہاں حسین بن محمد اشعری معلی بن محمد سے وہ وشاء سے وہ ابان بن عثمان سے﴾ اور ابان ابو بصیر سے وہ ابو جعفر و ابو عبداللہ علیہما السلام روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے کہا کہ لوگوں نے جب نبی ﷺ کو جھٹلایا تو اللہ تعالی نے زمین والوں کو ہلاک کرنے کا سوا علی وغیرہ کے ارادہ کیا اس قول کے ساتھ ﴿سو تو اعراض کر ان سے اب تجھ پر الزام نہیں﴾ پھر اللہ کو ظاہر ہوا تو مؤمنین پر رحم فرمایا پھر نبی ﷺ کو فرمایا ﴿اور سمجھا تا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو﴾ جیسا کہ روضہ کافی ۸ / ۱۰۳ ارقم الحدیث ۷۸ میں ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دونوں جہات سے باطل اور مردود ہے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں ابان بن عثمان ہے اور یہ فخر المحققین کے والد کے نزدیک عدم ایمان سے موصوف ہے اور جب اس میں ایمان نہیں تو اسکی حدیث کس طرح قبول کیجائے گی

= كما مر مفصلا فتذكر فلا حاجة الى الاعادة

واما بطلانه من جهة المتن فهو واضح لأنه يلزم منه اثبات الجهالة لله سبحانه وهو باطل فهذا الحديث باطل واما و جه الملازمة لأن الكليني يقول ان الله اراد هلاك اهل الارض سوى على ثم ظهر له فرحم المؤمنين كأنه يثبت بانه خفي اولا على الله تعالى ولذا اراد هلاك اهل الارض ثم ظهر له مصلحة في عدم هلاك اهل الارض واما بطلان التالي فهو واضح لأنه لا يخفى على الله شيء لا في الارض ولا في السماء ثم العجب على الكليني بانه يثبت علم كان و ما يكون للائمة اثنى عشر كما سيجيء مفصلا وههنا يثبت لله سبحانه الخفاء عليه في الابتداء والله هذا هو الضلا ل البين كما لا يخفى على المسلمين يا شيعة اتق الله رب العالمين

﴿﴾ جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے اور بطلان حدیث باعتبار متن واضح ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالی کو نسبت جہالت ثابت ہوتی ہے اور یہ باطل ہے تو یہ حدیث باطل ہوگئی اور وجہ ملازمہ یہ ہے کہ کلینی کہتا ہے کہ اللہ تعالی تمام زمین والوں کو سوا علی وغیرہ کے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا پھر اللہ تعالی کو ظاہر ہوا گویا کہ کلینی یہ ثابت کرتا ہے کہ اول تو اللہ تعالی پر پوشیدہ تھا اسی وجہ سے زمین والوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا پھر اللہ تعالی کو ظاہر ہوا کہ مصلحت اس میں ہے کہ ان کو ہلاک نہ کریں اور تالی کا باطل ہونا ظاہر ہے کیونکہ اللہ تعالی پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ اسمان میں اور نہ زمین میں پھر کلینی پر تعجب ہے کہ اپنے بارہ اماموں کو تو کان وما یکون کا علم ثابت کرتا ہے جیسا کہ تفصیل آرہی ہے اور یہاں اللہ تعالی کو یہ ثابت کرتا ہے کہ اس سے اول مصلحت پوشیدہ تھی اور بعد میں اسکو ظاہر ہوا اللہ تعالی کی قسم کہ یہ واضح گمراہی ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں یاشیعہ اللہ تعالی جو رب العالمین ہے اس سے خوف کر..................

توهين خالق الارض والسماء ﴿سبحانه وتعالى عما يقوله الظالمون﴾

﴿٦٠﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ٣٢٨ باب البداء محمد بن يحي عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحجال عن ابى اسحاق ثعلبة عن زرارة بن اعين عن احدهما عليهما السلام قال ما عبد الله بشيء مثل البداء وفى رواية ابن ابى عمير عن هشام بن سالم عن ابى عبد الله عليه السلام ما عظم الله بمثل البداء﴿١﴾

﴿﴾ وقال الكليني على عن محمد عن يونس عن مالك الجهنى قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول لو علم الناس مافى القول بالبداء من الاجر

....

﴿١﴾ الاصول من الكافى مع الفروع والروضة ١ / ١٤٦ كتاب التوحيد رقم الحديث ١

اسمان وزمین پیدا کرنے والے کی توہین ﴿اللہ تعالی پاک ہے اس سے جو یہ ظالم کہتے ہیں﴾

﴿٦٠﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ کہتا ہے یہ باب بداء میں ہے ﴿کہ اللہ تعالی پر کوئی چیز مخفی و پوشیدہ ہو پھر اس پر ظاہر ہوتی ہے﴾ محمد بن یحیٰ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حجال سے وہ ابو اسحاق سے وہ زرارہ بن اعین سے وہ ان دونوں علیہما السلام میں ایک سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کی عبادۃ کسی چیز سے بدا جیسے نہیں ﴿یعنی کہ اسکو العیاذ باللہ جاہل مان لیں﴾ اور ابن ابی عمیر کی روایت میں ہشام بن سالم سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے یوں آتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ بداء جیسے اللہ کی تعظیم اور کسی چیز میں نہیں جیسا کہ اصول کافی ۱/۱۴۶ کتاب التوحید رقم الحدیث ۱ میں ہے ....

﴿﴾ اور کلینی علی سے اور محمد سے وہ یونس سے وہ مالک جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ بدا میں جو اجر ہے

ما فتروا عن الكلام فيه ﴿١﴾

﴿﴾ وقال الكليني عدد من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد عن بعض اصحابنا عن محمد بن عمرو الكوفي اخي يحي عن مرازم بن حكيم قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ما تنبأ نبى قط حتى يقر لله بخمس خصال بالبداء والمشية والسجود والعبودية والطاعة ﴿٢﴾

﴿١﴾ الاصول من الكافى ١/ ١٤٨ رقم الحديث ١٢ ﴿٢﴾ نفس المصدر ١ / ١٤٨ رقم ١٣ كتاب التوحيد ﴿﴾ اقول ايها الشيعة ان كان فيك عدل وانصاف فانظر الى هذه العقيدة الشنيعة بان البداء من ضروريات الايمان حتى افترى على ابى عبد الله بانه قال ما يتنبأ نبى قط الا ان يقر با لبداء اعنى بانتساب عدم العلم الى الله سبحانه بانه خفى عليه ثم ظهر على الله سبحانه كما مر فى الرقم ٥٨

توبداءمیں کلام کرنے سے سستی نہ کرتے جیسا کہ اصول کافی ١/ ١٤٨ رقم الحدیث ١٢ میں ہے

﴿﴾ اور کلینی کہتا ہے کہ ہمارے اصحاب احمد بن محمد بن خالد سے وہ ہمارے بعض اصحاب سے وہ محمد بن عمرو کوفی سے جو یحیٰ کا بھائی ہے وہ مرازم بن حکیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ اس نے فرمایا کہ کوئی نبی ہر گز نبی نہیں بنتا جب تک اس نے پانچ خصال پر اقرار نہ کیا ہو بداء اور مشیت اور سجود اور عبودیت اور طاعت جیسا کہ اصول کافی ١/ ١٤٨ رقم الحدیث ١٣ ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ اے شیعہ اگر تجھ میں عدل اور انصاف ہو تو دیکھ کہ یہ عقیدۃ شنیعہ بداء کا ایمان کے ضروریات سے ہے یہاں تک کہ ابو عبداللہ پر افتراء کیا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ کوئی نبی نہیں بنتا جب تک بداپر اقرار نہ کریں اعنی کہ اللہ تعالیٰ کو جہل کی نسبت نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ پر بعض چیز پوشیدہ ہوتی ہے ﴿ معلوم نہیں ہوتی ﴾ بعد میں اللہ تعالیٰ کو ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ رقم ٥٨ میں گزر چکا ہے

اثبات الكلينی الجسمية لله مثل الشاب الموفق ﴿تعالى عما يقوله الظالمون﴾

﴿٦١﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكلينی محمد بن ابی عبد الله عن محمد بن اسماعيل عن الحسين بن الحسن عن بكر بن صالح عن الحسن بن سعيد عن ابراهيم بن محمد الخزاز ومحمد بن الحسين قالا دخلنا على ابی الحسين الرضا عليه السلام فحكينا له ان محمدا ﷺ رأى ربه فی صورة الشاب الموفق فی سن ابناء ثلاثين سنة وقلنا ان هشام بن سالم وصاحب الطاق والميثمی يقولون انه اجوف الى السرة والبقية صمد فخر ساجدا ثم قال سبحانك ما عرفوك ولا وحدوك فمن اجل ذلك وصفوك سبحانك لو عرفوك لوصفوك بما وصفت به نفسك الخ

کلینی اللہ تعالیٰ کو جسم ثابت کرتا ہے جیسا کہ تیس سال کا کامل جوان (اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے قول سے بالاتر ہے)

﴿۶۱﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی محمد بن ابی عبد اللہ سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ حسین بن حسن سے وہ بکر بن صالح سے وہ حسن بن سعید سے وہ ابراہیم بن محمد خزاز و محمد بن حسین سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم ابوالحسین رضا علیہ السلام کے پاس گئیں تو ہم نے اس کو حکایت بیان کی کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو تیس سال کامل جوان کی صورت میں دیکھا ہے اور ہم نے کہا کہ ہشام بن سالم اور صاحب طاق اور میثمی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناف تک اجوف ہے اور اوپر صمد ہے تو وہ سجدہ میں گر پڑا اور کہا کہ آپ پاک ہے اور تجھے انہوں نے نہیں پہچانا ہے اور نہ تجھے ایک سمجھا ہے اسی وجہ سے تیری یہ صفت بیان کرتے ہیں اور تو پاک ہے اگر تجھے پہچانتے تو تیری وہ صفت بیان کرتے جس کے ساتھ تو نے اپنے آپکو موصوف کیا ہے.........

﴿ ثم يقول في الآخر ﴾ نحن آل محمد النمط الاوسط الذى لا يدركنا الغالى ولا يسبقنا التالى يا محمد ﴿ ۱ ﴾ ان رسول الله ﷺ حين نظر الى عظمة ربه كان فى هيئة الشاب الموفّق ﴿الموفق الذى وصل فى الشباب الى الكمال كما فى الحاشية ﴾ و سن ابناء ثلاثين سنة يا محمد عظم ربى عزوجل ان يكون فى صفة المخلوقين قلت جعلت فداك من كانت رجلاه فى خضرة قال ذاك محمد كان اذا نظر الى ربه بقلبه فى نور مثل نور الحجب حتى يستبين له ما فى الحجب ان نور الله منه اخضر ومنه احمر ومنه ابيض ومنه غير ذلك يا محمد ما شهد له الكتاب والسنة فنحن القائلون به ﴿ ۲ ﴾

﴿ ۱ ﴾ اقول المراد منه محمد بن الحسين الذى فى هذا لحديث ﴿ ۲ ﴾ الاصول من الكافى ۱ / ۱۰۰ كتاب التوحيد باب النهى عن الصفة بغير ما وصف به نفسه تعالى

﴿ پھر آخر میں کہتا ہے ﴾ کہ ہم آل محمد کی جماعت درمیانہ جماعت ہیں ہمارا ادراک غالی نہیں کر سکتا اور نہ ہم سے پیچھے آنے والا آگے ہو سکتا ہے اے محمد ﴿ مراد اس سے محمد بن الحسین ہے جو حدیث میں ہے ﴾ کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالی کو دیکھا تو وہ تیس سال والے لڑکے کی طرح کامل جوان کی ہیئت ﴿ صورت ﴾ میں تھا ﴿ ابوالحسن رضا نے کہا ﴾ اے محمد ہمارا رب بالا تر ہے کہ مخلوق کی صفت میں ہو تو میں ﴿ محمد بن الحسن ﴾ نے کہا میں تجھ سے فدا ہو جاؤں وہ سبز و شاداب میں کس کے پاؤں تھے اس نے کہا یہ محمد ﷺ کے پاؤں تھے جب آپ اپنے رب کو دل سے دیکھتا تھا تو اسکو پردے کے نور میں نور بنتا تھا کہ اسکو وہ ظاہر ہو جاتی جو پردے میں تھا اللہ تعالی کے نور میں سے بعض سبز اور بعض سرخ اور بعض سفید اور بعض اور قسم ہیں اے محمد جس پر اللہ کی کتاب اور سنت شاہد ہو تو ہم اس پر قول کرتے ہیں اصول کافی ۱ / ۱۰۰ کتاب التوحید

== اقول وقد رد ابو الحسین الرضا علی ما قاله هشام و صاحب الطاق بانهم یقولون ان الله اجوف الی السرة وقد اقر علی ما قالوا بان رسول الله ﷺ رای ربه فی هیئة الشاب الموفق فقد اثبت الجسمیة لله سبحانه ﴿ تعالی الله عما یقوله الظالمون ﴾ والعجب علی محمد بن الحسین کیف رأی الرجلین فی الملاء الاعلی وقد لوث الکلینی امامه .... با لتجسیم بانه من المجسمة نعوذ با لله من هذه الخرافات مع انه ذکر اقوالا کثیرة فی رد التجسیم لکن ههنا ما تفکر بان هذا الحدیث ینافی للاحادیث الاخری التی ذکرها الکلینی فی الاصول من الکافی طالع ۱ / ۱۰۲ و۱۰۳ رقم الحدیث ۹ و ۱۰ و ص ۱۰٤ رقم الحدیث ۱ و ۲ و ٤ و٥ و ٦ و ۷ هذه کلها تنا فی الحدیث الاول لکن الله لا یهدی للقوم الظالمین

﴿ میں کہتا ہوں کہ ابوالحسن رضا نے توہشام اور صاحب طاق کے اس قول کی تردید کی کہ اللہ تعالی ناف تک اجوف ہے اور جوانہوں نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو تیس سال کے نوجوان کی صورت میں دیکھا ہے اس پر تو اس کے امام نے اقرار کیا ﴿بالاتر ہے اللہ تعالی اس سے جو یہ ظالم کہتے ہیں ﴾اور محمد بن الحسین پر تعجب ہے کہ اس نے نبی ﷺ کے پاوں ملاء اعلی میں کیسے دیکھے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ کلینی نے اپنے امام ابوالحسن رضا کو تجسیم سے ملوث کیا کہ وہ مجسمہ تھے ﴿اللہ تعالی کے ساتھ ان خرافات سے پناہ مانگتے ہیں حالانکہ اس نے بہت سے اقوال تجسیم کی رد میں ذکر کئے ہیں لیکن یہاں فکر نہیں کرتا کہ یہ حدیث ان احادیث کی منافی ہے جو اس نے اصول کافی میں ذکر کئے ہیں مطالعہ کریں اصول کافی ۱ / ۱۰۲ اور ۱۰۳ رقم الحدیث ۹ و ۱۰ و صفحہ ۱۰۴ رقم الحدیث ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ یہ تمام احادیث اول حدیث سے منافی ہیں لیکن اللہ تعالی ظالم قوم کو ہدیت نہیں کرتا

قول و قد ذكر ت نبذة من اتهامات الشيعة على اصحاب رسول الله ﷺ وردت عليها من كتب تراجمهم واثبت بان اكثرها موضوعات مكذوبات وبعضها ضعاف ولا يمكن ترديد جميع اتهاماتهم الا فى مجلدات وليس عند ى فراغ لكن و من امعن النظر فى هذا الكتاب المختصر فهو يعلم بعلم يقين بانه ليس معهم للتهمة على الصحابة حديث واحد ثابت من اهل البيت بالسند الصحيح بل جمع اكابرهم موضوعات واهيات مكذوبات لأن يتهموا على الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين سيما انهم احترقوا من الخلفاء الراشدين الثلاثة ولذا يتشبث ابو جعفر الكلينى بكل حُشيش لأن يثبت التهمة عليهم لكن ارتقى من هذا حتى لوث اماهم بالنفاق بل ارتقى منه ولوث سيد المرسلين بالنفاق ....

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ میں نے کچھ شیعوں کے الزامات اصحاب رسول اللہ ﷺ پر ذکر کئے ہیں اور ان کی تردید ان کے تراجم کی کتابوں سے کی ہے اور میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اکثر ان کے احادیث موضوعات واہیات مکذوبات ہیں اور تمام خرافات کی تردید ممکن نہیں مگر کئی جلدوں میں اور مجھے اسکی لئے فراغت نہیں لیکن جو شخص اس مختصر کتاب کو گہری نظر سے مطالعہ کریں تو وہ علم یقین سے سمجھ جائے گا کہ ان کے پاس اہل بیت سے صحابہ کرام پر تہمت کیلئے ایک حدیث صحیح سند سے ثابت نہیں بلکہ ان کے اکابر نے موضوعات اور مکذوبات جمع کئے ہیں تاکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تہمت ثابت کریں اور خاصکر تین خلفاء راشدین سے جلتے ہیں اور اسی وجہ سے کلینی ہر تنکے کا سہارا لیتا ہے لیکن اس نے یہاں سے ترقی کر کے اپنے امام کو نفاق سے ملوث کیا اور پھر یہاں سے ترقی کر کے سید المرسلین کو نفاق سے ملوث کیا..........

بل ارتقى من ههنا الى تو هين خالق الكائنات واثبت الجهل لله سبحانه ثم ما اطمئن قلبه به وارتقى واثبت له الجسمية وصيره مثل الشاب الموفق لكن ومع هذه الخرافات والواهيات انهم يقولون الاصول من الكافي اعلى من صحيح البخارى و الحقيقة انه قد جمع الموضوعات والمكذوبات وكذلك غيره من اكابر الشيعة جمعوا اكاذيب للتهمة على الصحابة قاتل الله الحاسدين ولما فرغت من ترديد خرافاتهم فشرعت في عقائدهم وغرائبهم حتى يعلم كل قارىء كريم بانهم كما كا نوا اعداء اصحاب رسول الله ﷺ كما مر مفصلا كذلك انهم منكرون عن القرآن الكريم بل انهم اعداء الدين لأنهم جرحوا شهود نا فا لجرح بهم اولى كما سيجيء ان شاء الله تعالى اقوال الائمة الاعلام ....

بلکہ یہاں سے ترقی کر کے خالق الکائنات کی توہین کی اور اللہ تعالی کو جہل ثابت کیا ہے اور اس پر ابو جعفر کا دل مطمئن نہ ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالی کو جسم ثابت کیا اور اس سے ایک تیس سال نوجوان جیسے صورت اور ہیئت پر بنایا لیکن ان خرافات کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ اصول کافی صحیح بخاری سے اوپر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس نے موضوعات اور مکذوبات جمع کئے ہیں جیسا کہ دیگر اکابر شیعہ نے صحابہ کرام پر تہمت کے لئے اکاذیب اور موضوعات جمع کئے ہیں اللہ تعالی حسد کرنے والوں کو قتل کرے اور میں جب ان کی خرافات کی تردید سے فارغ ہوا تو میں نے ان کے عقائد اور غرائب پر شروع کیا تاکہ ہر قاری کریم سمجھ جائیں کہ یہ جیسے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہیں جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے اور اسطرح یہ لوگ قرآن کریم سے بھی منکر۔ بلکہ یہ لوگ دین کے دشمن ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے گواہوں کو مجروح کیا ہے تو ان پر جرح کرنا اولی ہے جیسا کہ ان شاء اللہ تعالی بڑے بڑے اکابر کے اقوال ان کے حق میں آجائینگے

عقائد الشيعة وافكارهم العجيبة

﴿١﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ٣٢٩ (باب) في ان الائمة عليهم السلام يزدادون في ليلة الجمعة حدثني احمد بن ادريس القمي ومحمد بن يحي عن الحسن بن علي الكوفي عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن ايوب عن ابي يحي الصنعاني عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال لي يا ابا يحي ان لنا في ليالي الجمعة من الشان قال قلت جعلت فداك وما ذاك الشان قال يؤذن لارواح الانبياء الموتى عليهم السلام وارواح الاوصياء الموتى وروح الوصي الذي بين ظهر انيكم يعرج بها الى السماء حتى توافي عرش ربها فتطوف به اسبوعا ....

شیعوں کی عقائد اور عجیب افکار

﴿۱﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ کہتا ہے کہ یہ باب اس میں ہے کہ ائمہ علیہم السلام ﴿کا علم﴾ جمعہ کی رات زیادہ ہوتا ہے اور کلینی احمد بن ادریس قمی و محمد بن یحیٰ سے اور وہ حسن بن علی کوفی سے اور وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن ایوب سے وہ ابو یحیٰ صنعانی سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے مجھے کہا اے ابو یحیٰ کہ ہمارے لئے جمعہ کی رات شان ہوتی ہے یہ کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں تجھ سے فدا ہو جاؤں کہ وہ کیا شان ہے اس نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام اور اوصیاء جو وفات پاچکے ہیں اور یہ وصی جو تمہارے ہاں موجود ہے ان کو اجازت دی جائے گی اور ان کو آسمان پر لے جائینگے یہاں تک کہ اپنے رب کے عرش پہنچ جائیں تو وہاں ایک جمعہ طواف کرینگے ....

وتصلی عند كل قائمة من قوائم العرش ركعتين ثم ترد الى الابدان التى كانت فيها فتصبح الانبياء والاوصياء قد ملؤا سرورا ويصبح الوصى الذى بين ظهر انيكم وقد زيد فى علمه مثل جم الغفير ﴿١﴾

﴿١﴾ الاصول من الكافى مع الفروع والروضة ١ / ٢٥٣ و ٢٥٤ رقم الحديث ١ كتاب الحجة والنسخة الاخرى ١ / ١٩٧ و١٩٨ ﴿﴾ اقول هذا حديث باطل مردود من جهتين اما من جهة الاسناد لان فيه محمد بن يحي وهو مشترك بين كثيرين هل هو الاحمرى او الرازى او الخثمى او الضرير المؤدب فهو مجهول الحال طالع مجمع الرجال ٦ / ٧٠ + وكذلك فيه الحسن بن على الكوفى وهو ايضا مشترك بين كثيرين طالع مجمع الرجال ٢ / ١٢٨ + وكذلك فيه موسى بن سعدان فلعل هذا موسى بن سعدان الحنا ط قال العلامة عنايت الله القهپائى الشيعى ﴿غض﴾ موسى بن سعدان كوفى روى عن ابى الحسن عليه السلام

اور ہر قائمہ عرش کے ساتھ نماز پڑھیگے پھر ارواح ان ابدان کی طرف لوٹائے جائینگے جن میں وہ پہلے تھیں تو انبیاء اور اور اوصیا خوشی سے بھرے ہوئے صبح کرتے ہیں اور یہ وصی جو تمہارے ہاں موجود ہے صبح کرتا ہے ایسی حالت میں کہ اس کا علم اتنا بڑھ گیا ہو جس میں کثیر تعداد شریف اور رذیل سب آئے ہوں اصول کافی ۱ / ۲۵۳ و ۲۵۴ رقم حدیث ۱...... اور دوسرا نسخہ ۱ / ۱۹۷ و ۱۹۸ ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دونوں جہات سے باطل اور مردود ہے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں محمد بن یحیی ہے جو بہت سے راویوں میں مشترک ہے کیا یہ احمری ہے یا رازی ہے یا خثمی ہے یا ضریر مؤدب ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۶ / ۷۰ + اور اسی طرح اس میں حسن بن علی کوفی ہے یہ بھی بہت سے راویوں میں مشترک ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۲ / ۱۲۸ + اور اس طرح اس میں موسی بن سعدان ہے شاید یہ موسی بن سعدان حناط ہو علامہ عنایت اللہ قہپائی کہتا ہے ﴿غض﴾ موسی بن سعدان حناط کوفی ہے جو ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کرتا ہے

ــ في مذهبه غلو ﴿ جش ﴾ موسى بن سعدان الحناط ضعيف في الحديث كوفي كما في مجمع الرجال ٦ / ١٥٦ + طالع تنقيح المقال ٣ / ٢٥٦ + وكذلك فيه عبد الله بن ايوب ان كان هو عبد الله بن ايوب القمي ذكره الغلاة ورووا عنه فهو مجهول كما قال القهپائی لا نعرفه وان كان عبد الله بن ايوب بن راشد ففي ﴿ جش ﴾ ثقة وقد قيل فيه تخليط كما في مجمع الرجال ٣ / ٢٦٦ + وكذلك فيه ابو يحي الصنعاني فهو عمر بن توبة يقول عنايت الله القهپائی عمر بن توبة ابو يحي الصنعاني يروى عن ابي عبد الله عليه السلام في الرجال ضعيف جدا لا يلتفت اليه تقدم في سعد بن مسلم وسيذكر ان شاء الله تعالى في محبوب بن حكيم كما في مجمع الرجال ٤ / ٢٥٦ + اقول وقد ذكر فيما سبق حيث قال ﴿ غض ﴾ سعد بن مسلم الذی روی عن عمر بن توبة كتاب انا انزلناه لا يعرف كما في مجمع الرجال ٣ / ١٠٩ + وذكر فيما سياتي ﴿ غض ﴾ محبوب بن حكيم روی عن عمر بن توبة كتاب انا انزلناه ولا نعرف كما في مجمع الرجال ٥ / ٩٥

اس کے مذہب میں غلو ہے ﴿جش﴾ موسیٰ بن سعد حدیث میں ضعیف ہے کوفی ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۶/۱۵۶ میں ہے مطالعہ کریں تنقیح المقال ۳/۲۵۶+اور اس طرح اس میں عبد اللہ بن ایوب ہے اگر یہ عبد اللہ بن ایوب قمی ہو جو غلاۃ ذکر کرتے ہیں اور اس سے روایت کرتے ہیں تو یہ مجہول ہے جیسا کہ گھپائی کہتا ہے اسکو ہم نہیں جانتے اگر یہ عبد اللہ بن ایوب بن راشد ہو تو جش میں ثقہ کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس میں تخلیط ہے ﴿حافظہ خراب ہوا تھا﴾ جیسا کہ مجمع الرجال ۳/۲۶۶ میں ہے +اور اسطرح اس میں ابو یحيٰ صنعانی ہے اور اس کا نام عمر بن توبہ ہے عنایت اللہ گھپائی کہتا ہے عمر بن توبہ ابو یحيٰ صنعانی ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتا ہے یہ رجال میں جہالت ضعیف ہے اسکی طرف التفات نہیں کیا جائے گا اور سعد بن مسلم میں گزر گیا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ محبوب بن حکیم میں ذکر کیا جائے گا جیسا کہ مجمع الرجال ۴/۲۵۶ میں ہے میں کہتا ہوں کہ پہلے اسکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے ﴿غض﴾ سعد بن مسلم جو عمر بن توبہ سے انا انزلناہ روایت کرتا ہے غیر معروف ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۳/۱۰۹ میں ہے اور بعد میں ذکر کرتا ہے ﴿غض﴾ محبوب بن حکیم عمر بن توبہ سے کتاب انا انزلناہ ذکر کرتا ہے ہم اسکو نہیں جانتے جیسا کہ مجمع الرجال ۵/۹۵ میں ہے

== واما ما قال عبد الله المامقاني وان ما نعده ﴿ الغلو ﴾ اليوم من ضروريات مذهب الشيعة وفضائل اهل البيت عليهم السلام ' ﴿ ثم ذكر هذا الحديث الى قوله حتى توافي عرش ربها ﴾ كما في تنقيح المقال ۲/ ۳٤۱ فهو قول مردود لان تضعيفه ليس لاجل الغلو بل صرح القهبائي تضعيفه بحوالة ﴿غض ابن غضائري﴾ وقال ضعيف جدا لا يلتفت اليه وما قال بان فيه غلوا وكذلك ذكره بحوالة ﴿ جش كتاب النجاشي ﴾ عمر بن توبة ابو يحي الصنعاني في حديثه بعض الشيء يعرف منه وينكر طالع مجمع الرجال ٤ / ۲٥۷ + واما بطلانه من حيث المتن بو جهين اما الوجه الاول انه مخالف عن نصوص القرآن الكريم لانه يلزم على هذا مآة الوف احيا ء ات واما تا ت ﴿ كما وضحت في تالفاتي الاخرى ﴾ لان هذا الوصي يموت كل اسبوع لان روحه تطوف حول العرش اسبوعا ثم يجيء ثم يموت هكذا الى الاجل المسمى واما الوجه الثاني فانه مخالف عن المشاهدة لان هذا الوصي لما ذهبت الروح منه فصار ههنا جسد بدون روح اسبوعا كاملا فكيف هو يبين المسائل للناس وكيف تعيشه مع اهل بيته وهذا من الهذ يان يضحك به الصبيان

﴿ اور وہ جو مامقانی نے کہا ہے کہ غلو تو آج کل شیعہ کا مذہب اور اہل بیت کے فضائل میں ضروریات مذہب شیعہ سے ہے ﴿ پھر اس حدیث کو ذکر کیا یہاں تک کہ اپنے رب کے عرش کو پہنچ جائیں جیساکہ تنقیح المقال ۲ /۳۴۱ میں ہے یہ اس پر مردود ہے کیونکہ اس کی تضعیف غلو کی وجہ سے نہیں بلکہ قہبائی نے حوالہ غض ابن غضائری تصریح کی ہے اور کہا ہے کہ یہ سخت ضعیف ہے اس کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا اور یہ نہیں کہا ہے کہ اس میں غلو ہے اور اس طرح حوالہ جش کتاب نجاشی کہتا ہے عمر بن توبہ ابو یحیی صنعانی کی حدیث میں بعض شیء معروف و منکر ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۴ /۲۶۷ اور متن کے لحاظ سے دو وجہوں سے باطل ہے وجہ اول یہ ہے کہ نصوص قرآن کریم سے مخالف ہے کیونکہ اس حدیث میں تو لاکھوں مرتبہ مرنا اور جینا آتا ہے ﴿ جیساکہ میں نے دوسری تصانیف میں واضح کیا ہے ﴾ اور وجہ دوم یہ ہے کہ یہ مشاہدہ سے خلاف ہے کیونکہ اس وصی کی روح جب عرش کو ہر جمعہ طواف کیلئے جاتی ہے تو یہاں صرف بدن بغیر روح ایک ہفتہ کامل رہ گیا تو یہ جسم بغیر روح لوگوں کو مسائل کس طرح بیان کرتے ہیں اور گھر والوں سے یہ زندگی کس طرح بسر کرتا ہے یہ تو ایسی بات ہے جس پر تو بچے بھی ہنستے ہیں ....

فتوى الكليني انه لا فرق بين علوم الانبياء والملائكة عليهم السلام والأئمة رحمهم الله تعالى ﴿ وتوهين خالق الكائنات ﴾

﴿۱﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ۳۲۹ باب الائمة عليهم السلام يعلمون جميع العلوم التي خرجت الى الملائكة والانبياء والرسل عليهم السلام علي بن محمد ومحمد بن الحسن عن سهل بن زياد عن محمد بن الحسن بن شمون عن عبد الله بن عبد الرحمن عن عبد الله بن القاسم عن سماعة عن ابي عبد الله عليه السلام ان لله تبارك وتعالى علمين علما اظهر عليه ملائكته وانبيائه ورسله فما اظهر عليه ملائكته ورسله وانبيائه علمناه وعلما استأثر به فاذا بدا لله في شيء منه اعلمنا ذلك وعرض على الائمة الذين كانوا من قبلنا ﴿۱﴾

﴿ كما في الاصول من الكافي مع الفروع والروضة ۱ / ۲۵۵ والنسخة الاخرى ۱ / ۱۹۹

کلینی کا فتوی کہ انبیاء اور ملائکۃ علیہم السلام اور ائمہ رحمہم اللہ کے علوم میں فرق نہیں ﴿ اور خالق کی توہین ﴾

﴿۲﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ کہتا ہے کہ یہ باب اس میں ہے ائمہ علیہم السلام تمام وہ علوم جانتے جو علوم فرشتوں اور انبیاء اور رسولوں کو واضح ہو جائیں = علی بن محمد و محمد بن الحسن سہل بن زیاد سے وہ محمد بن الحسن بن شمون سے وہ عبد اللہ بن عبد الرحمن سے وہ عبد اللہ بن قاسم سے وہ سماعہ سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی کے دو علم ہیں ایک تو وہ ہے جو فرشتوں اور انبیاء اور رسولوں پر ظاہر کرتا ہے تو ہم وہ جانتے ہیں اور دوسرا علم وہ ہے جو اس نے اپنے لئے محسوس کیا ہے اور جب اللہ کو کسی چیز کے بارے ظاہر ہو جائے ﴿ یعنی جب اللہ کو معلوم ہو جائے ﴾ تو وہ ہم جانتے ہیں اور ہم سے پہلے ائمہ پر پیش کیا جاتا ہے جیسا کہ اصول کافی ۱/۲۵۵ میں ہے اور دوسرا نسخہ ۱/۱۹۹ میں ہے

== اقول هذا حديث باطل مردود من جهتين اما من جهة الاسناد لان فيه سهل بن زياد قال لعلامة عنايت الله القهبائي ﴿ غض ﴾ يعني كتاب الغضائري ﴿ سهل بن زياد الادمي الرازي كان ضعيفا جدا فاسد الرواية والمذهب وكان احمد بن محمد بن عيسى الاشعري ﴿ وهو من صحاب الرضاء عليه السلام ثقة كما في مجمع الرجال ١ / ١٦٢ و ١٦٣ ﴾ اخرجه من قم واظهر البرائة عنه ونهى الناس عن السماع منه والرواية ويروى المراسيل ويعتمد المجاهيل تقدم في ذريح وقال بحوالة دى ﴿ عن رجال ابى الحسن الهادى على بن محمد عليه السلام ﴾ ثقة وقال بحوالة ست ﴿ عن كتاب الفهرست ﴾ سهل بن زياد يكنى ابا سعيد ضعيف وقال بحوالة جش عن كتاب النجاشي سهل بن زياد ابو سعيد الادمي الرازي كان ضعيفا في الحديث غير معتمد عليه وكان احمد بن محمد بن عيسى يشهد عليه بالغلو والكذب واخرجه من قم الى الري طالع التفصيل في مجمع الرجال ٣ / ١٧٩ و ١٨٠

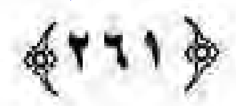
﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دونوں جہت سے باطل اور مردود ہے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں سہل بن زیاد ہے علامۃ عنایت اللہ قہبائی کہتا ہے ﴿ غض ﴾ یعنی کتاب ابن غضائری ﴿ سہل بن زیاد ادمی رازی سخت ضعیف اور فاسد الروایۃ اور فاسد المذہب تھا اور احمد بن عیسیٰ الاشعری جو اصحاب رضاء علیہ السلام سے تھا اور ثقہ ہیں جیسا کہ مجمع الرجال ۱ / ۱۶۲ اور ۱۶۳ میں ہے ﴾ اس نے قم سے اسکو نکالا تھا اور اس سے برائۃ ظاہر کر کے لوگوں کو اس سے روایت کرنے اور سننے سے منع کیا تھا اور مرسل روایت کرتا اور مجہول راویوں پر اعتماد کرتا ہے اور ذریح میں گزر گیا ہے اور حوالہ دی ثقہ کہتا ہے اور یہ رجال ابو الحسن ہادی علی بن محمد علیہ السلام سے ہے اور حوالہ ست کتاب الفہرست کہتا ہے سہل بن زیاد اسم کنیہ ابو سعید تھا ضعیف تھا اور حوالہ جش کتاب نجاشی کہتا ہے سہل بن زیاد ابو سعید ادمی رازی حدیث میں سخت ضعیف ہے جس پر اعتماد نہیں کیا جاتا ہے اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے اس کے غلو اور جھوٹ بولنے پر شہادت دی تھی کہ یہ جھوٹا ہے اور اسکو قم سے ری کو نکالا تھا تفصیل مطالعہ کریں مجمع الرجال ۳ / ۱۷۹ اور ۱۸۰ میں

+ وكذلك فيه محمد بن الحسن بن شمون ابو الحسن قال العلامة عنايت الله القهپائی ﴿غض﴾ محمد بن الحسن بن شمون بصری واقف ثم غلا ضعيف متهافت لا يلتفت اليه ولا الى مصنفاته و سائر ما ينسب اليه وقال بحوالة ﴿كر﴾ عن رجال ابی محمد العسكری ابی الحسن بن علی عليهم السلام ﴿ محمد بن الحسن بن شمون واقف ثم غلا وكان ضعيفا جدا فاسد المذهب طالع مجمع الرجال ٥ / ١٩٧ + وكذلك فيه عبد الله بن عبد الرحمن وهو ان كان عبد الله بن عبد الرحمن الاصم المسمعی فقال القهپائی بحوالة ﴿غض﴾ عبد الله بن عبد الرحمن الاصم المسمعی ابو محمد ضعيف مرتفع القول وله كتاب فی الزيادات ما يدل على خبث عظيم ومذهب متهافت وكان من كذابة اهل البصرة وقال بحوالة ﴿جش﴾ عبد الله بن عبد الرحمن الاصم المسمعی بصری ضعيف ليس بشیء وان كان المراد منه عبد الله بن عبد الرحمن الانصاری المدنی ابو عبد الله بن عبد الرحمن الزبيری فما وثقه احد من اكابر الشيعة

﴿﴾ اور اسی طرح اس میں محمد بن الحسن بن شمون ابو الحسن ہے علامہ عنایت اللہ کہپائی کہتا ہے ﴿غض﴾ محمد بن الحسن بن شمون واقفی ہے پھر غالی ہو گیا ضعیف اور گرا ہوا ہے نہ اسکی طرف التفات کیا جائے گا اور نہ اسکی تصانیف کی طرف اور نہ ان کی طرف جو اسکو منسوب ہے ﴿﴾ اور حوالہ کر کہتا ہے ﴿ یعنی رجال محمد عسکری ابو الحسن بن علی علیہم السلام ﴾ محمد بن الحسن واقفی ہے پھر غالی ہو اور یہ سخت ضعیف اور فاسد المذہب ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۵ / ۱۹۷ + اور اسی طرح اس میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم مسمعی ہے اگر یہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم مسمعی ہو تو کھپائی حوالہ ﴿غض﴾ کہتا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم مسمعی ابو محمد ضعیف اور متکبر تھا اور اس کی کتاب الزیادات ہے جو اسکی عظیم خباثت اور مذہب میں گرا ہوا پر دلالت کرتی ہے اور اہل بصرہ کے جھوٹوں میں سے ایک تھا اور حوالہ ﴿جش﴾ کہتا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم مسمعی بصری ہے ضعیف لیس بشیء ہے اگر مراد اس سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری مدنی ابو عبداللہ عبدالرحمٰن زبیری ہو تو اسکی توثیق شیعہ کے اکابر میں سے کسی نے نہیں کیا ہے

== وكذلك فيه عبد الله بن القاسم ان كان هو عبد الله بن القاسم البطل الحارثي فقال العلامة عنايت الله بحوالة ﴿ غض﴾ عبد الله بن القاسم البطل الحارثي بصرى كذاب غال ضعيف متروك الحديث وقال بحوالة ﴿ جش﴾ عبد الله بن القاسم ضعيف قال وكان صاحب معاوية بن عمار ثم خلط وفارقه وان كان عبد الله بن القاسم الحضرمي فقال العلامة القهپائي بحوالة ﴿ غض﴾ عبد الله بن القاسم الحضرمي كوفي ضعيف ايضا غال متها فت وقال بحوالة ﴿ جش﴾ عبد الله بن القاسم المعروف بالبطل كذاب غال تروى عنه الغلاة لا خير فيه ولا يعتمد بروايته طالع مجمع الرجال ٤ / ٣٤ و ٣٥ و ٣٦ ﴿ تنبيه ﴾ اقول هذا رجل واحد لكن ابن الغضائري لقبه بالحارثي واما جش فلقبه بالحضرمي فعلم من هذا التفصيل بان هذا الحديث ظلمات بعضها فوق بعض سيما يلزم من هذا الحديث اثبات الجهل لله سبحانه وهذا باطل

﴿﴾ اور اس طرح اس میں عبداللہ بن القاسم ہے اگر مراد اس سے عبداللہ بن القاسم حارثی ہو تو علامہ عنایت اللہ بحوالہ ﴿ غض﴾ کہتا ہے عبداللہ بن القاسم بطل حارثی بصری کذاب ﴿ جھوٹا ﴾ غالی اور ضعیف متروک الحدیث ہے اور بحوالہ ﴿ جش ﴾ یعنی کتاب النجاشی کہتا ہے عبداللہ بن قاسم ضعیف ہے کہتا ہے کہ معاویہ بن عمار کا ساتھی تھا پھر اس میں اختلاط آیا ﴿ حافظ خراب ہوا ﴾ اور اس سے جدا ہوا اگر عبداللہ بن قاسم حضرمی ہو تو علامہ عنایت اللہ بحوالہ ﴿ غض﴾ کہتا ہے عبداللہ بن قاسم حضرمی کوفی ضعیف اور غالی اور گراہوا ہے جس سے ارتفاع نہیں ہو سکتی اور اور بحوالہ جش کہتا ہے عبداللہ بن قاسم جو بطل سے مشہور ہے یہ کذاب غالی ہے جس سے غلو کرنے والے روایت کرتے ہیں جس میں خیر بھلائی نہیں اس کی روایت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا مطالعہ کریں مجمع الرجال ۴ / ۳۴، ۳۵، ۳۶ ﴿ تنبیہ ﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک شخص ہے لیکن ابن غضائری نے حارثی کا لقب دیا ہے اور جش نے حضرمی کا لقب دیا ہے تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث اندھیروں پر اندھیرے ہیں اور خاص کر اس میں خالق الکائنات کی توہین ہے کیونکہ ابو عبداللہ کہتا ہے کہ جب اللہ کو ظاہر ہو جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کو جہل کی نسبت آتی ہے اور یہ باطل ہے



=== واما وجه الملازمة فهو واضح لان في الحديث اذا بدا لله اى اذا ظهر لله تعالى فالائمة يعلمونه والظهور يكون بعد الخفاء فثبت الملازمة واما بطلان التالي فواضح لانه لا يخفى على الله شيء كما دلت عليه نصوص قرآنية وكذلك يثبت من هذا الحديث ان علوم الانبياء عليهم السلام و علوم الائمة لما كانت سواء فعلوم الانبياء بسبب الوحي فعلوم الائمة ايضا تكون بالوحي والوحي لا ينزل الا على الانبياء كانهم ايضا انبياء فما انقطعت النبوة فكأن النبي ﷺ ما كان خاتم الانبياء وهذه عقيدة غلام احمد القادياني لكن الفرق بينهما واضح لان القادياني يقول بنبوته فقط واما الشيعة فهم يقولون باثنى عشر نبيا فعلم من هذا التفصيل بان هذا الحديث ليس ضعيفا فقط بل هو موضوع من مكذوبات الرواة المذكورين وانهم افتروا على ابي عبد الله رحمه الله ....

﴿﴾ اور وجہ ملازمہ واضح ہے کیونکہ اس حدیث میں تو یہ ہے کہ جب اللہ تعالی کو ظاہر ہو جائے تو ائمہ رحمہم اللہ جانتے ہیں اور علم کا ظاہر ہونا پوشیدگی کے بعد ہوتا ہے تو ملازمہ ثابت ہوا اور بطلان تالی واضح ہے کیونکہ اللہ تعالی پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں جیساکہ اس پر نصوص قرآنیہ دال ہیں اور اس طرح اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ائمہ رحمہم اللہ کے علوم جب برابر ہیں تو انبیاء علیہم السلام کے علوم تو وحی کے ذریعہ سے ہیں تو ائمہ کے علوم بھی وحی کے ذریعہ سے ہونگے اور وحی تو انبیاء پر آتی ہے تو گویا کہ یہ ائمہ بھی انبیاء ہیں تو نبوت کا سلسلہ منقطع نہ ہوا تو نبی ﷺ خاتم الانبیاء نہیں رہا اور یہ غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے لیکن ان کے درمیان فرق ہے کہ غلام احمد قادیانی تو اپنی نبوۃ پر قائل تھا اور شیعہ تو بارہ ائمہ کی نبوت پر قائل ہیں تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث فقط ضعیف نہیں بلکہ موضوع اور من گھڑت ہے اور گزرے ہوئے راویوں کے مکذوبات سے ہے اور انہوں نے ابو عبداللہ رحمہم اللہ پر افتراء کیا ہے

فتوى الكلينى بان علوم الائمة على مشيتهم واختيارهم

﴿٣﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكلينى باب ان الائمة عليهم السلام اذا شاؤا ان يعلموا علموا = على بن محمد وغيره عن سهل بن زياد عن ايوب بن نوح عن صفوان بن يحي عن ابن مسكان عن بدر بن الوليد عن ابى الربيع الشامى عن ابى عبد الله عليه السلام قال ان الامام اذا شاء ان يعلم علم ﴿١﴾

﴿١﴾ الاصول من الكافى ١/ ٢٥٨ كتاب الحجة رقم الحديث ١ مع الفروع والروضة والنسخة الاخرى ١/ ٢٠١

﴿﴾ اقول هذا حديث باطل مردود من جهتين واما من جهة الاسناد لان فيه سهل بن زياد وقد مر مفصلا ان سهل بن زياد كان ضعيفا جدا فاسد الرواية والمذهب وكان احمد بن عيسى الثقة

کلینی کا فتوی کہ ائمہ علیہم السلام کے علوم ان کے اختیار میں ہیں

﴿٣﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی کہتا ہے کہ یہ باب اس میں ہے کہ ائمہ علیہم السلام جب علم چاہتے ہیں تو جانتے ہیں علی بن محمد وغیرہ سہل بن زیاد سے وہ ایوب بن نوح سے وہ صفوان بن یحیی سے وہ ابن مسکان سے وہ بدر بن ولید سے وہ ابو ربیع شامی سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ جب امام علم چاہے تو جانتا ہے اصول کافی ١/ ٢٥٨ فروع اور روضہ کے ساتھ اور دوسرا نسخہ ١/ ٢٠١ ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دونوں جہات سے باطل اور مردود ہے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں سہل بن زیاد ہے اور تفصیل گزر چکی ہے کہ سہل بن زیاد سخت ضعیف اور فاسد الروایت اور فاسد المذہب ہے اور احمد بن عیسی ثقہ

فتوى الكليني على ان الائمة يعلمون متى يموتون

﴿٤﴾ قال ابو جعفر الكليني باب ان الائمة عليهم السلام يعلمون متى يموتون ولا يموتون الا باختيارهم = محمد بن يحيي عن سلمة بن الخطاب عن سليمان بن سماعة وعبد الله بن محمد عن عبد الله بن القاسم البطل عن ابى بصير قال قال ابو عبد الله عليه السلام

....

== اخرجه من قم واظهر البرائة منه ونهى الناس عن السماع والرواية عنه و شهد بغلوه وكذبه فعلم منه بان هذالحديث من موضوعات سهل بن زياد واما بطلان الحديث من جهة المتن فهو واضح على من يؤمن بالله العظيم ويؤمن بالقرآن الكريم لان علوم الانبياء عليهم السلام ليست في اختيارهم فضلا عن علوم الائمة رحمهم الله

کلینی کا فتوی کہ ائمہ کو علم ہوتا ہے کہ کب مرتے ہیں

﴿۴﴾ ابو جعفر کلینی کہتا ہے کہ ائمہ علیہم السلام کو علم ہوتا ہے کہ کب مرجاتے ہیں اور یہ بغیر اختیار نہیں مرتے = محمد بن یحیی سلمہ بن الخطاب سے وہ سلیمان بن سماعہ وعبداللہ بن القاسم بطل سے وہ ابو بصیر سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا ہے

== نے اسکو قم سے نکالا تھا اور اس سے برائت ظاہر کی تھی اور لوگوں کو اس سے سننے اور روایت کرنے سے منع کیا تھا اور اسکے غلو اور جھوٹ بولنے پر گواہی دی تھی کہ یہ جھوٹ بولتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث سہل بن زیاد کے موضوعات سے ہے اور بطلان حدیث متن کے اعتبار سے ان لوگوں پر واضح ہے جو اللہ تعالی اور اس کی کتاب قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے علوم ان کے اختیار میں نہیں چہ جائے کہ ائمہ رحمہم اللہ کے علوم ....

ی امام لا یعلم ما یصیبه والی ما یصیر فلیس ذلك بحجة الله علی خلقه ﴿١﴾

﴿١﴾ الاصول من الکافی ١/ ٢٥٨ مع الفروع والروضة والنسخة الاخری ١/ ٢٠٢ کتاب الحجه

﴿﴾ اقول هذا حدیث باطل مردود من جهتین اما من جهة الاسناد لان فیه سلمة بن الخطاب قال العلامة عنایت الله بحوالة ﴿غض﴾ سلمة بن الخطاب البرادستانی من سواد الری ضعیف وقال بحوالة ﴿جش﴾ سلمة بن الخطاب ابو الفضل البرادستانی الازدورقانی قریة من سواد الری کان ضعیفا فی حدیثه طالع مجمع الرجال ٣ / ١٥٢ و١٥٣ + وقال السید ابو القاسم الموسوی الخوی الشیعی (٥٣٦٦) سلمة بن الخطاب قال النجاشی سلمة بن الخطاب کان ضعیفا فی حدیثه الخ وقال ابن الغضائری سلمة بن الخطاب ضعیف اقول لم تثبت وثاقة الرجل لمعارضة ابن قولویه بتضعیف النجاشی واما روایة الاجلاء عنه ولا سیما محمد بن احمد بن یحیی ولم تستثن روایته فلیس فیها دلالة علی الوثاقة طالع التفصیل فی معجم رجال الحدیث ٨ / ٢٠٣ و٢٠٤

کہ جس امام کو یہ معلوم نہ ہو کہ اسکو کیا مصیبت پہنچتی ہے اور یہ کس طرف چلے گا تو وہ امام اللہ کے مخلوق پر حجت نہیں جیساکہ اصول کافی ١/ ٢٥٨ اور دوسرا نسخہ ١/ ٢٠٢ میں ہے

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دونوں جہات سے باطل اور مردود ہے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں سلمہ بن خطاب ہے اور عنایت اللہ کہبائی بحوالہ غض کہتا ہے سلمہ بن خطاب سواوری کا ہے اور ضعیف ہے اور بحوالہ جش کہتا ہے سلمہ بن خطاب سواوری کا ہے حدیث میں ضعیف ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ٣ / ١٥٢ و ١٥٣ + اور سید ابوالقاسم موسوی خوی کہتا ہے (٥٣٦٦) سلمہ بن خطاب نجاشی کہتا ہے کہ سلمہ بن خطاب حدیث میں ضعیف ہے اور ابن الغضائری کہتا ہے کہ سلمہ بن خطاب ضعیف ہے میں کہتا ہوں کہ اس شخص کی توثیق ثابت نہیں کیونکہ ابن قولویہ کی توثیق نجاشی کی تضعیف سے معارض ہے اور اس ثقہ راویوں کی روایت کرنا مثل محمد بن احمد بن یحیی یہ توثیق پر دلالت نہیں کرتا تفصیل مطالعہ کریں معجم رجال الحدیث ٨ / ٢٠٣ و ٢٠٤ میں

= وكذلك فيه عبد الله بن القاسم البطل فقد مر مفصلا بانه ضعيف بل كذاب متروك الحديث عند اكابر الشيعة فعلم من هذا بان هذا الحديث من البطل الكذاب فالحديث موضوع و اما بطلانه من حيث المتن فهو واضح كما تدل عليه نصوص القرآن الكريم وان النبى (ما كان يعلم الغيب وما كان يعلم ما يصيبه كما يقول الله سبحانه ﴿ قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ما شآء الله ولو كنت اعلم الغيب لا ستكثرت من الخير وما مسنى السوء ان انا الا نذير وبشير لقوم يؤمنون ﴾ كما فى سورة الاعراف ١٨٨ + ويقول الله سبحانه للنبى ﷺ ﴿ قل ما كنت بدعا من الرسل وما ادرى ما يفعل بى ولا بكم ﴾ كما فى سورة الاحقاف ٩ + ويقول الله سبحانه ﴿ وما تدرى نفس باى ارض تموت ان الله عليم خبير ﴾ كما فى سورة لقمان ٣٤ والايات فيه كثيرة فيعلم منها بان هذا الحديث مكذوب ....

﴿ اور اس طرح اس میں عبداللہ بن القاسم بطل ہے اور تفصیل گزر چکی ہے کہ یہ اکابر شیعہ کے نزدیک ضعیف بلکہ کذاب جھوٹا اور متروک الحدیث ہے تو یہ حدیث موضوع من گھڑت ہے اور بطلان حدیث متن کے اعتبار سے واضح ہے جیسا کہ نصوص قرآنیہ اس پر دال ہیں کہ نبی ﷺ غیب نہیں جانتے تھے اور آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا کہ کیا نکلیف اسکو پہنچ جائے گی جیسا کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے ﴿ تو کہہ دے کہ میں مالک نہیں اپنی جان کی بھلے کا اور نہ برے کا مگر جو اللہ چاہے اگر میں جان لیا کرتا غیب کی بات تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہنچتی میں تو بس ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایماندار لوگوں کو ﴾ جیسا کہ سورۃ اعراف ۱۸۸ میں ہے اور اسطرح اللہ تعالی نبی ﷺ کو فرماتا ہے ﴿ تو کہہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا اور مجھ کو معلوم نہیں کیا ہوتا ہے مجھ سے اور تم سے میں اسی پر چلتا ہوں جو حکم ہوتا ہے مجھ کو اور میرا کام تو یہی ہے ڈر سنا دینا کھول کر ﴾ جیسا کہ سورۃ احقاف ۹ میں ہے + اور اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ اور کسی جی کو خبر نہیں کہ کس زمین میں مرے گا تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا خبر دار ہے ﴾ جیسا کہ سورۃ لقمان ۳۴ میں ہے اور اس میں آیات بہت زیادہ ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث جھوٹی ہے

فتوى الكليني بان الائمة يعلمون علم ما كان وما يكون وان امامه اعلم من موسى وخضر عليهما السلام

﴿۵﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني باب ان الائمة يعلمون علم ما كان وما يكون وانه لا يخفى عليهم الشيء صلوات الله عليهم ......
احمد بن محمد ومحمد بن يحي عن محمد بن الحسين عن ابراهيم بن اسحاق الاحمر عن عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال كنا مع ابى عبد الله عليه السلام جماعة من الشيعة فى الحجر فقال علينا عين فالتفتنا يمنة ويسرة فلم نر احدا فقلنا ليس علينا عين قال ورب الكعبة ورب البنية ثلاث مرات ولو كنت بين موسى والخضر لأخبرتهما انى اعلم منهما

کلینی کا فتوی کہ ان کے (بارہ امام) کان وما یکون علم جانتے تھے اور ان کا امام موسی وخضر علیہما السلام سے زیادہ علم جانتے تھے

﴿۵﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی کہتا ہے کہ یہ باب اس میں ہے کہ ائمہ (بارہ امام) کان وما یکون علم جانتے تھے ان تمام پر رحمت ہو == احمد بن محمد ومحمد بن یحي محمد بن الحسین سے وہ ابراہیم بن اسحاق الاحمر سے وہ عبداللہ بن حماد سے وہ سیف تمار سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ ہم شیعہ کی جماعت
ابو عبداللہ علیہ السلام کے ساتھ حجر میں بیٹھے تھے اس نے کہا کہ ہمارے اوپر جاسوس ہے تو ہم نے دائیں بائیں طرف التفات کیا تو ہم نے کسی جاسوس کو نہ دیکھا اس نے کہا کہ کعبہ اور اس آبادی کے رب پر قسم ہے اور تین مرتبہ کہا اگر میں موسی اور خضر علیہما السلام کے درمیان ہوتا تو میں ان کو بتاتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں ....

ولأنبئتهما ما ليس في ايديهما لأن موسى و الخضر (عليهما السلام) اعطيا علم ما كان ولم يعطيا علم ما يكون وما هو كائن حتى تقوم الساعة وقد ورثناه من رسول الله ﷺ وراثة ﴿١﴾

﴿١﴾ الاصول من الكافي مع الفروع والروضة ١ / ٢٦٠ و ٢٦١ كتاب الحجة والنسخة الاخرى ١ / ٢٠٣ و ٢٠٤

اقول هذا حديث باطل من جهتين اما من جهة الاسناد لان فيه ابراهيم بن اسحاق الاحمر قال عنايت الله القهبائي ﴿ غض ﴾ ابراهيم بن اسحاق الاحمرى يكنى ابا اسحاق في حديثه ضعف وفي مذهبه ارتفاع ويروى الصحيح (وفي الحاشية والسقيم) وامره مختلط وقال العلامة الموصوف (لم) كناية عمن لم يرو عن احد منهم عليهم السلام) ابراهيم بن اسحاق الاحمرى

اور میں ان کو ایسے چیزوں سے خبر دیتا جو ان کے ہاتھوں میں نہیں تھیں کیونکہ موسیٰ و خضر علیہما السلام کو تو صرف ماکان کا علم دیا گیا تھا ﴿یعنی گزرے ہوئے زمانہ کا علم دیا گیا تھا﴾ اور ان کو مایکون اور جو قیامت تک ہو تا ہے اسکا علم نہیں دیا گیا تھا اور ہمکو یہ علم ﴿قیامت تک کا علم﴾ رسول اللہ ﷺ سے وراثت سے مل چکی ہے جیسا کہ اصول کافی ۱ / ۲۶۰ و ۲۶۱ مع الفروع والروضہ میں ہے اور دوسرا نسخہ ۱ / ۲۰۳ و ۲۰۴

﴿ق﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دونوں جہات سے باطل ہے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں ابراہیم بن اسحاق احمر ہے علامہ عنایت اللہ قہبائی کہتا ہے ﴿غض﴾ ابراہیم بن اسحاق کا اسم کنیہ ابو اسحاق ہے اسکی حدیث میں ضعف ہے اور اسکے مذہب میں ارتفاع ہے اور صحیح روایت کرتے تھے ﴿اور حاشیہ میں ہے کہ سقیم ضعیف بھی روایت کرتے تھے﴾ اور اسکا امر مختلط ہے اور علامہ موصوف کہتا ہے (لم) یہ کنایہ ہے اس راوی سے جو ائمہ علیہم السلام سے روایت نہیں کرتے) ابراہیم بن اسحاق احمری ......

النهاوندی له کتب وهو ضعیف وقال ﴿ ست ﴾ کنایة عن الفهرست ﴿ ابراهیم بن اسحاق الاحمری کان ضعیفا فی حدیثه متهماً فی دینه وقال ﴿ جش کنایة عن کتاب النجاشی ﴾ براهیم بن اسحاق الاحمری النها و ندی کان ضعیفا فی حدیثه متهوما طالع التفصیل فی مجمع الرجال ۱ / ۳۷ و۳۸ + وکذلك فیه محمد بن الحسن فهذا مشترك بین کثیرین مثل محمد بن لحسن بن جمهور ابو عبد الله القمی وهو غال فاسد الحدیث لا یکتب حدیثه وهو یحلل محرمات الله عزوجل وکان ضعیفا فی الحدیث وفاسد المذهب کما فی مجمع الرجال ۵ / ۱۸٤ وبعض منهم ثقات مثل محمد بن الحسن بن احمد بن الولید کما فی مجمع الرجال ۵ / ۱۸۲ واما محمد بن الحسن البراثی فهو کان کاتبا کما فی مجمع الرجال ۵ / ۱۸۳ ولایمکن ان یتمیو ههنا مَنِ المراد فعلی کل حال هذا اسم مشترك بین الثقات والضعفاء ووفاسد الاعتقاد فالحدیث مردود و الظن الغالب بانه من خرافات ابراهیم بن اسحاق لاحمری والله اعلم

نہاوندی اسکی کتابیں ہیں اور یہ ضعیف ہے اور کہتا ہے ﴿ ست فہرست سے کنایہ ہے ﴾ ابراہیم بن اسحاق احمری حدیث میں ضعیف اور دین میں متہم ہے اور کہتا ہے ﴿ جش کنایہ نجاشی کی کتاب سے ہے ﴾ ابراہیم بن اسحاق احمری نہاوندی حدیث میں ضعیف اور متہم ہے تفصیل مطالعہ کریں مجمع الرجال ۱ / ۳۷ و۳۸ میں + اور محمد بن الحسن بہت سے راویوں میں مشترک ہے مثلاً محمد بن الحسن بن جمہور ابو عبد اللہ القمی یہ غالی اور فاسد الحدیث ہے جس کی حدیث نہیں لکھی جاسکتی اور اللہ تعالی کے محرمات کو حلال کرتا تھا اور حدیث میں ضعیف ہے اور فاسد المذہب ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۵ / ۱۸۴ میں ہے اور بعض ثقہ ہیں مثل محمد بن الحسن بن احمد جیسا کہ مجمع الرجال ۵ / ۱۸۳ میں ہے اور یہاں تمیز ممکن نہیں کہ کون مراد ہے بہر حال جب یہ اسم ضعفاء ور ثقات میں مشترک ہے تو یہ حدیث مردود ہے اور غالب گمان یہ ہے کہ یہ حدیث ابراہیم بن اسحاق احمری کے خرافات سے ہے واللہ اعلم

= واما من جهة المتن فهو باطل من وجهين اما الوجه الاول فانه مخالف عن نصوص القرآن الكريم كما لا يخفى على من يؤمن بكتاب الله لان علم كان ومايكون وما هو كائن حتى تقوم الساعة من صفات الله تعالى لا يعلمه الا الله تعالى كما تدل عليه آيات كثيرة يقول الله سبحانه ﴿ وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الاهو ﴾ الانعام ٥٩ + وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ عالم الغيب والشهادة وهو الحكيم الخبير ﴾ كما فى الانعام ٧٣ + وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ فقل انما الغيب لله فانتظروا انى من المنتظرين ﴾ كما فى يونس ٢٠ + وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ ولله غيب السموات والارض واليه يرجع الامر كله فا عبده وتوكل عليه وما ربك بغافل عما تعملون ﴾ كما فى سورة هود ١٢٣ + وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ عالم الغيب والشهادة فتعالى عما يشركون ﴾ المؤمنون ٩٢ + وكذلك يقول سبحانه ﴿ قل لا يعلم مَن فى السموات والارض الغيب الا الله ﴾ النمل ٦٥ ....

اور یہ حدیث متن کے اعتبار سے دووجہوں سے باطل ہے وجہ اول یہ ہے کہ یہ حدیث قرآن کریم کے نصوص سے مخالف ہے جیساکہ ان لوگوں پر پوشیدہ نہیں جو کتاب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ کان وما یکون قیامت تک کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جیساکہ اس پر بہت زیادہ آیات دلالت کرتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ﴿ اور اسی کے پاس کنجیاں ہیں غیب کی کہ ان کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا ﴾ انعام ۵۹ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ جاننے والا چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہی ہے حکمت والا جاننے والا ﴾ انعام ۷۳ اور اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے ﴿ سو تو کہہ دے کہ غیب کی بات اللہ ہی جانے سو منتظر رہو میں تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ﴾ جیساکہ سورۃ یونس ۲۰ + اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اور اللہ کے پاس چھپی بات آسمانوں کی اور زمین کی اور اسی کی طرف رجوع ہے سب کام کا سو اسی کی بندگی کر اسی پر بھروسہ کر اور تیرا رب بے خبر نہیں جو کام تم کرتے ہو ﴾ جیساکہ سورۃ ہود ۱۲۳ + اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ جاننے والا چھپے اور کھلے کا وہ بہت اوپر ہے اس سے جسکو یہ شریک بتلاتے ہیں ﴾ جیساکہ مؤمنون ۹۲ + اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ تو کہہ خبر نہیں رکھتا جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں چھپی ہوئی چیز کی مگر اللہ اور ان کو خبر نہیں کب ہی اٹھیں گے ﴾ نمل ۶۵..........

== وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ قل اللّهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون ﴾ الزمر ٤٦ + وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ والله يعلم ما فى السموات وما فى الارض والله بكل شىء عليم ﴾ الحجرات ١٦ + وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ ان الله يعلم غيب السموات والارض والله بصير بما تعملون ﴾ الحجرات ١٨ + وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ هو الله الذى لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم ﴾ الحشر ٢٢ + وكذلك يقول الله سبحانه ﴿ عالم الغيب والشهادة العزيز الحكيم ﴾ التغابن ١٨ وغيرها من الايات الكثيرة تدل على ان علم الغيب صفة مختصة با لله العظيم ومن يثبت هذه الصفة لغير الله فهو مشرك واما الوجه الثانى فيثبت من هذا الحديث افضلية الامام على الانبياء عليهم السلام وهذا بدهى البطلان ولا يخفى الاعلى العميان فعلم من هذا التفصيل بان هذا لحديث موضوع مكذوب كما لا يخفى على اولى النهى ....

+ اور اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ تو کہ اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں کے اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو ہی فیصلہ کرے اپنے بندوں میں جس چیز میں وہ جھگڑ رہے تھے ﴾ زمر ۴۶ + اور اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ اور اللہ کو تو خبر ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ﴾ الحجرات ۱۶ + اور اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ اللہ جانتا ہے چھپے بھید آسمانوں کے اور زمین کے اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو ﴾ الحجرات ۱۸ + اور اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی جانتا ہے جو پوشیدہ ہے اور جو ظاہر ہے وہ ہے بڑا مہربان رحم والا ﴾ الحجرات ۲۲ + اور اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا زبردست حکمت والا ﴾ التغابن ۱۸ اس کے سوا اور آیات کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ علم غیب صرف اللہ تعالی کی صفت ہے اور یہ صفت جو مختص اللہ تعالی ہے سوا کسی اور کو ثابت کریں تو وہ مشرک ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ کا امام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہے اور اسکا باطل ہونا اندھوں سے سوا ہر ایک پر ظاہر ہے تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث موضوع مکذوب ہے جیسا کہ عقلمندوں پر پوشیدہ نہیں ....

فتوی الکلینی لا یحجب عن الائمة علم السماء والارض

﴿٦﴾ قال ابو جعفر الکلینی محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن عمر بن عبد العزیز عن محمد بن فضل عن ابی حمزة قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول لا والله لا یکون عالم جاهلا ابدا عالما بشیء جاهلا بشیء ثم قال الله اجل واعز واکرم من ان یفرض طاعة عبد یحجب عنه علم سماءه وارضه ثم قال لا یحجب ذلك عنه ﴿١﴾

﴿١﴾ الاصول من الکافی ١ / ٢٦٢ مع الفروع والروضة رقم الحدیث ٦ کتاب الحجة قبیل باب ان الله عزوجل لم یعلم نبیه علما الا امره ان یعلمه امیر المؤمنین والنسخة الاخری ١ / ٢٠٥

اقول هذا حدیث باطل مردود من جهتین اما من جهة الاسناد فلان فیه محمد بن فضیل ....

کلینی کا فتوی کہ ﴿بارہ﴾ اماموں سے آسمان اور زمین کا علم پوشیدہ نہیں ہوتا

﴿٦﴾ ابو جعفر کلینی کہتا ہے محمد بن یحیی احمد بن محمد سے وہ عمر بن عبد العزیز سے وہ محمد بن فضل سے وہ ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ کی قسم عالم کبھی جاہل نہیں ہو سکتا کہ کسی چیز پر عالم ہو اور کسی چیز پر عالم نہ ہو پھر کہا کہ اللہ اجل اور اعزو اکرم ہے اس سے کہ وہ کسی بندے کی طاعت ﴿لوگوں پر﴾ فرض کرتا ہے اور اس سے آسمان اور زمین کا علم مخفی رکھے پھر کہا کہ اس سے آسمان اور زمین کا علم مخفی نہیں رکھتا جیسا کہ اصول کافی ١/ ٢٦٢ مع الفروع والروضہ تھوڑا اس باب سے پہلے کہ اللہ عزوجل اپنے نبی کو علم نہیں بتاتا ہے مگر اسکو امر فرماتا ہے کہ یہ علم امیر المؤمنین کو بتادیں اور دوسرا نسخہ ١/ ٢٠٥ میں ہے ﴿میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دونوں جہات سے باطل اور مردود ہے جہت اسناد سے اس لئے کہ اس میں محمد فضیل ہے ....

== وهو عند الشيعة مجهول وضعيف قال السيد ابو القاسم الموسوى محمد بن فضيل روى عن ابى حمزة اقول محمد بن فضيل هذا مجهول لم يتعرض له الشيخ النجاشي ولا الشيخ في كتاب رجاله في غير النسخة المطبوعة ﴿ ثم يقول ﴾ محمد بن فضيل الازدى صيرفي يرمي بالغلو له كتاب من اصحاب الرضاء عليه السلام رجال الشيخ ٣٥ وعده ايضا تارة من اصحاب الصادق عليه السلام ٢٨٣ واخرى من اصحاب الكاظم عليه السلام ٢٥ قائلا محمد بن فضيل الكوفي الازدى ضعيف ﴿ ثم يقول بعد تفصيل ﴾ اذا لم يثبت وثاقة الرجل فلا يعتمد على روايته طالع التفصيل في معجم رجال الحديث ١٧ / ١٤٤ الى ١٤٧ + وقال العلامة القهپائي ﴿ى﴾ محمد بن الفضيل الكوفي ضعيف ﴿ ضا ﴾ محمد بن الفضيل ازدى صيرفي يرمي بالغلو طالع مجمع الرجال ٦/ ٢٣

﴿ ﴾ اور یہ شیعہ کے نزدیک مجہول اور ضعیف ہے سید ابو القاسم موسوی کہتا ہے محمد بن فضیل ابو حمزہ سے روایت کرتا ہے میں کہتا ہوں کہ محمد بن فضیل مجہول ہے اسکو شیخ نجاشی نے تعرض نہیں کیا ہے اور نہ شیخ نے غیر مطبوعہ نسخہ میں اپنے رجال میں تعرض کیا ہے ﴿ پھر کہتا ہے ﴾ محمد بن فضیل ازدی صیرفی غلو سے متہم ہے اس کی کتاب رضاء علیہ السلام سے بھی ہے رجال الشیخ ۳۵ اور اس طرح اصحاب صادق علیہ السلام سے شمار کیا ہے ۲۸۳ اور دوبارہ اصحاب کاظم علیہ السلام سے شمار کیا ہے اور یہ کہا کہ محمد بن فضیل کوفی ازدی ضعیف ہے ﴿ پھر تفصیل کے بعد کہتا ہے ﴾ جب اسکی توثیق ثابت نہیں تو اس کی روایت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا تفصیل مطالعہ کریں معجم رجال الحدیث ۱۷ / ۱۴۴ تا ۱۴۷

﴿ ﴾ اور علامہ عنایت اللہ کہتا ہے ﴿ ی ﴾ محمد بن فضیل کوفی ضعیف ہے ﴿ ضا ﴾ محمد بن فضیل ازدی صیرفی غلو سے متہم ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۶ / ۲۳

دعوى الكليني باثبات علم الكتاب لأبي عبد الله رحمه الله

﴿۷﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني محمد بن يحي عن احمد بن ابي زاهر عن الخشاب عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن ابي عبد الله عليه السلام قال الذى عنده علم من الكتاب انا اتيك به قبل ان يرتد اليك طرفك قال ففرج ابو عبد الله عليه السلام بين اصابعه فوضعها في صدره ثم قال وعندنا والله علم الكتاب ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الاصول من الكافي مع الفروع والروضة ۱ / ۲۲۹ رقم الحديث ٥ كتاب الحجة باب انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة عليهم السلام ﴿﴾ اقول هذاحديث موضوع لان فيه علي بن حسان وهو فاسد الاعتقاد بل هو كذاب عند الشيعة كما مر مفصلا بحوالة مجمع الرجال ٤ / ۱۷۷ + وتنقيح المقال ۲ / ۲۷٥ رقم الترجمة ۸۲۰۹ +

کلینی کادعوی کہ علم الکتاب ابو عبداللہ رحمہ اللہ کے پاس تھا

﴿﴾ ابو جعفر کلینی محمد بن یحیی سے وہ احمد بن ابی زاہر سے وہ خشاب سے وہ علی بن حسان سے وہ عبدالرحمٰن بن کثیر سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کے پاس کتاب کا علم تھا ﴿ کہ جس نے کہا تھا ﴾ میں لائے دیتا ہوں تیرے پاس اس کو پہلے اس سے کہ پھر آئے تیری طرف تیری آنکھ ﴾ کہتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے انگلیاں کھول کر کے سینہ پر رکھدئے پھر کہا کہ اللہ کی قسم ہمارے پاس علم الکتاب ہے جیسا کہ اصول کافی ۱/ ۲۲۹ رقم الحدیث ۵ میں ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث موضوع من گھڑت ہے کیونکہ اس میں علی بن حسان ہے جو شیعہ کے نزدیک فاسد الاعتقاد اور جھوٹا ہے جیسا کہ تفصیل بحوالہ مجمع الرجال ۴/ ۱۷۷ + و تنقیح المقال ۴/ ۱۷۷ رقم الترجمہ ۸۲۰۹ گزر چکی ہے ......

== وكذلك فيه عبد الرحمن بن كثير وكان يضع الحديث وكان فاسد الاعتقاد كما مر مفصلا بحوالة مجمع الرجال ٤ / ٨٣ + وتنقيح المقال ٢ / ١٤٧ فهذا الحديث باقرار اكابر الشيعة موضوع مكذوب فلا يفرح الشيعة لهذه الرواية ﴿ تنبيه ﴾ قال المحشي علم من الكتاب اى شيء من علم الكتاب والقائل هو آصف بن برخيا وزير سليمان بن داود ﴿ عليهما السلام ﴾ كما في الحاشية ٥ على ١ / ٢٢٩ اقول وقد وضحت في تاليفي الاخر بان المراد منه جبرائيل عليه السلام وهو المختار وليس المراد منه وزير سليمان عليه السلام وليس عليه دليل من كتاب الله ولا من الاحاديث الصحيحة ولا من الاجماع وما سواها فليس بحجة طالع تاليفي تحفة الكرام بمن تكرم في المهد بالكلام وهو عيسى بن مريم عليهما السلام ١١٥ الى ١٢٠

﴿﴾ اور اس طرح اس میں عبدالرحمن بن کثیر ہے اور یہ حدیث گھڑ لیتا تھا اور فاسد الاعتقاد تھا جیسا کہ حوالہ مجمع الرجال ۴ / ۸۳ و تنقیح المقال ۲ / ۱۴۷ گزر چکا ہے تو یہ حدیث علماء شیعہ کے اقرار سے موضوع اور من گھڑت ہے تو شیعہ اس روایت کو خوش نہ ہو جائیں ﴿تنبیہ﴾ محشی کہتا ہے علم من الکتاب سے شی علم من الکتاب ہے اور اس کا کہنے والا آصف بن برخیہ سلیمان بن داود ﴿علیہما السلام﴾ کا وزیر تھا جیسا کہ حاشیہ ۵ بر صفحہ ۱ / ۲۲۹ میں ہے میں کہتا ہوں کہ میں نے اس مسئلہ کی وضاحت دوسری کتاب میں کی ہے کہ بناء بر قول مختار اس سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہے اور اس سے مراد سلیمان علیہ السلام کا وزیر مراد نہیں اور اس پر نہ کتاب اللہ سے دلیل ہے اور نہ احادیث صحیحہ سے اور نہ اجماع امت سے اور اسکے سوا حجت نہیں مطالعہ کریں میری تصنیف تحفۃ الکرام ۱۱۵ تا ۱۲۰

انکار الشیعة عن القرآن الکریم المتداول بین المسلمین

﴿١﴾ قال ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی المتوفی ٣٢٨ او ٣٢٩

محمد بن اسماعیل عن الفضل بن شاذان عن صفوان بن یحیی عن منصور بن حازم قال قلت لأبی عبد الله علیه السلام ان الله اجل واکرم من ان یعرف بخلقه بل الخلق یعرفون بالله ﴿وفی هذا الحدیث﴾ وقلت للناس تعلمون ان رسول الله ﷺ کان هو الحجة من الله علی خلقه قالوا بلی قلت مضی رسول الله ﷺ من کان الحجة علی خلقه فقالوا القرآن فنظرت فی القرآن فاذا هو یخاصم به المرجیّ والقدریّ والزندیق الّذی لا یؤمن به حتی یغلب الرجال بخصومته فعرفت ....

جو قرآن کریم لوگوں کے درمیان متداول ہے اس سے شیعوں کا انکار

﴿١﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ٣٢٨ یا ٣٢٩ روایت کرتا ہے محمد بن اسماعیل سے وہ فضل بن شاذان سے وہ صفوان بن یحیی سے وہ منصور بن حازم سے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہا کہ اللہ اجل واکرم ہے اس سے کہ وہ اس کے مخلوق سے پہچانا جائے بلکہ اللہ سے مخلوق پہچانے جاتے ہیں ﴿اور اس حدیث میں ہے﴾ کہ میں نے لوگوں کو کہا کہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ ہی اللہ کے مخلوق پر حجت ہے انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ ﴿دنیا سے﴾ چلے گئیں تو مخلوق پر حجت کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ قرآن ہے تو میں نے قرآن میں دیکھا تو اسی سے (فرقہ) مرجیہ اور (فرقہ) قدریہ اور وہ زندیق جو اس پر ایمان نہیں رکھتا سب جھگڑتے ہیں یہاں تک کہ لوگوں پر یہ غالب ہوتے ہیں تو میں نے پہچان لیا..............................

ان القرآن لا يكون حجة الا بقيم فما قاله فيه من شيء كان حقا فقلت لهم من قيم القرآن فقالوا ابن مسعود قد كان يعلم وعمر يعلم وحذيفة يعلم قلت كلّه قالوا لا فلم اجد احدا يقال انه يعرف ذلك كله الا عليّا عليه السلام واذا كان الشيء بين القوم فقال هذا لا ادرى وقال هذا لا ادرى وقال هذا لا ادرى وقال هذا انا ادرى فاشهد ان عليّا عليه السلام كان قيم القرآن وكانت طاعته مفترضة وكان الحجة على الناس بعد رسول الله ﷺ وان ما قال في القرآن فهو حق فقال رحمك الله ﴿١﴾

﴿١﴾ الاصول من الكافى ١/ ١٦٨ و ١٦٩ مع الفروع والروضة كتاب الحجة رقم الحديث ٢

کہ قرآن بغیر قیم حجت نہیں تو وہ قیم جو قرآن کی آیات میں کہیں کہ یہ حق ہے تو وہ حق ہے تو میں نے کہا کہ قرآن کا قیم کون ہے تو انہوں نے کہا کہ ابن مسعود جانتا تھا اور عمر جانتا تھا اور حذیفہ جانتا تھا میں نے کہا کہ تمام قرآن جانتا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں تو ہم نے علی علیہ السلام سے سوا کسی شخص کو ایسا نہیں پایا کہ تمام قرآن جانتا ہو جب قوم میں کوئی چیز ہوتی ہے تو یہ ﴿ابن مسعود﴾ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں اور یہ ﴿عمر﴾ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں اور یہ ﴿حذیفہ﴾ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں اور یہ ﴿علی﴾ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو میں گواہی دیتا ہوں کہ قرآن کا قیم علی علیہ السلام ہے اور اسکی طاعت فرض ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں پر حجت ہے اور جو قرآن میں جو کہیں تو وہ حق ہے ﴿یعنی جس آیات کے بارے کہیں کہ یہ حق ہے تو وہ حق ہے﴾ تو اس ﴿ابو عبد اللہ نے﴾ کہا تجھ پر اللہ رحم کرے اصول کافی ١/ ٢٦٨ و ٢٦٩ مع فروع کافی وروضہ کافی کتاب الحجہ رقم الحدیث ٢

ما ادعی احد سوی علی بن ابی طالب انه جمع القرآن کما انزل الا کذاب

﴿۲﴾ قال ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی المتوفی ۳۲۹ باب انه لم یجمع القرآن کله الا الائمة علیهم السلام وانهم یعلمون علمه کله ....

محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن عمرو بن ابی المقداد عن جابر قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب وما جمعه وحفظه کما نزّله الله تعالی الا علی بن ابی طالب علیه السلام والائمة من بعده علیهم السلام

﴿۳﴾ محمد بن الحسین عن محمد بن الحسن عن محمد بن سنان عن مروان عن المنخل عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام انه قال ما یستطیع احد ان یدعی

علی بن ابی طالب کے سوا کوئی ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے قرآن جمع کیا ہے جیسا کہ نازل ہوا ہے مگر کذاب

﴿۱﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ کہتا ہے یہ باب اس میں ہے کہ تمام قرآن کو صرف ائمہ علیہم السلام نے جمع کیا ہے اور قرآن کا تمام علم ائمہ جانتے ہیں محمد بن یحیٰ احمد بن محمد سے وہ ابن محبوب سے وہ عمرو بن ابی المقداد سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا ہے کہ لوگوں میں سے سوا کذاب ﴿جھوٹے﴾ کے کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے تمام قرآن جیسا کہ نازل ہوا ہے جمع کیا ہے اور تمام قرآن کو علی علیہ السلام اور اس کے بعد ائمہ علیہم السلام کے سوا نہ کسی نے جمع کیا ہے اور نہ حفظ کیا ہے (۲) محمد بن حسین محمد حسن سے وہ محمد بن سنان سے وہ مروان سے وہ منخل سے وہ جابر سے وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ کسی کی یہ طاقت نہیں کہ وہ یہ دعویٰ کریں ....

ان عنده جميع القرآن كلّه ظاهره وباطنه غير الاوصياء ﴿۱﴾

××

﴿۱﴾ الاصول من الكافى ۱/ ۲۲۸ مع الفروع والروضة ويقول المحشى قوله عليه السلام ﴿ان عنده القرآن كله﴾ الجملة وان كانت ظاهرة في لفظ القرآن ومشعرة بوقوع التحريف فيه لكن تقييدها بقوله ظاهره وباطنه يفيد ان المراد هو العلم بجميع القرآن من حيث معانيه الظاهرة على الفهم العادى ومعانيه المستنبطة على الفهم العادى حاشية ۵ على هذه الصفحة ﴿ اقول اما ما ذكره ابو جعفر الكلينى فهو واضح بان القرآن المتداول بين المسلمين لما لم يجمعه على بن ابى طالب فهو ليس القرآن الذى انزله سبحانه ولذا صرح المحشى بان هذا مشعر بوقوع التحريف فيه كما سيجيء تصريحات اكابر الشيعة بان القرآن المتداول بين المسلمين محرف فانتظر ....

کہ اس کے پاس تمام قرآن ظاہر اور باطن موجود ہے جیسا کہ اصول کافی ۱/ ۲۲۸ میں ہے اور محشی کہتا ہے کہ یہ قول ابو جعفر علیہ السلام کا ﴿کہ اس کے پاس تمام قرآن ہے﴾ یہ قرآن کے لفظ میں ظاہر ہے اور اس پر مشعر ہے کہ قرآن میں تحریف ہوا ہے ﴿یعنی قرآن کریم محرف ہے﴾ لیکن اس قول کے ساتھ مقید کرنا کہ قرآن کا ظاہر اور باطن یہ اس کے لئے مفید ہے کہ اس سے مراد تمام قرآن معانی ظاہرۃ اور معانی مستنبطہ کی حیثیت سے فہم عادی پر ہے حاشیہ ۵ اسی صفحہ پر ﴿میں کہتا ہوں کہ جو ابو جعفر کلینی نے ذکر کیا ہے یہ تو واضح ہے کہ قرآن کریم جو مسلمانوں کے درمیان موجود ہے جب اسکو علی بن ابی طالب نے نہیں جمع کیا ہے تو یہ وہ قرآن نہیں جو اللہ تعالی نے نازل کیا ہے اور اسی وجہ سے محشی نے تصریح کی کہ قرآن میں تحریف واقع ہوا ہے جیسا کہ اکابر شیعہ کی تصریحات آجائینگے کہ یہ کہتے ہیں کہ جو قرآن کریم مسلمانوں میں موجود ہے یہ محرف ہے پس انتظار کر ....

مصحف فاطمة رضي الله عنها زائد على هذا القرآن ثلاث مرات

﴿٤﴾ قال ابو جعفر الكليني باب فيه ذكر الصحيفة والجفر والجامعة ومصحف فاطمة عليها السلام ...... عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن عبد الله بن الحجال عن احمد بن عمر الحلبي عن ابي بصير دخلت على ابي عبد الله عليه السلام فقلت له جعلت فداك اني اسئلك عن مسالة ههنا احد يسمع كلامي قال فرفع ابو عبد ا لله عليه السلام سترا بينه وبين بيت آخر فاطلع فيه ثم قال يا ابا محمد سل عما بدا لك قال قلت فداك ان شيعتك يتحدثون ان رسول الله ﷺ علّم علياً عليه السلام بابا يفتح منه الف باب قال فقال يا ابا محمد علّم رسول الله ﷺ عليا عليه السلام الف باب يفتح من كل باب الف باب قلت هذا والله العلم

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قرآن اس قرآن سے تین حصہ زیادہ تھا۔

﴿۴﴾ ابو جعفر کلینی کہتا ہے کہ یہ باب ہے جس میں صحیفہ اور جفر اور جامعہ اور فاطمہ کے صحیفوں کا ذکر ہے .... ہمارے اصحاب احمد بن محمد سے وہ عبداللہ بن حجال سے وہ احمد بن عمر حلبی سے وہ ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گیا تو میں نے کہا میں تجھ پر فدا ہو جاؤں میں ایک مسئلہ پوچھتا ہوں یہاں کوئی ہے کہ میری بات سن لیتا ہو تو ابو عبداللہ نے ایک پردہ اٹھایا جو اس کے اور دوسرے گھر کے درمیان تھا اس طرف دیکھا پھر کہا کہا اے ابو محمد پوچھو جو تجھے ظاہر ہوتا ہے میں نے کہا میں تجھ پر فدا ہو جاؤں کہ تیرے شیعہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام کو ایک دروازہ بتایا اور اس دروازے سے ہزار دروازے کھلتے ہیں کہتا ہے کہ اس نے کہا اے ابو محمد رسول اللہ ﷺ نے علی کو ہزار دروازے بتائے ہیں اور ہر دروازے سے ہزار دروازے کھلتے ہیں کہتا ہے میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہی تو علم ہے ....

قال فنكت ساعة في الارض ثم قال انه لعلم وما هو بذاك قال ثم قال يا ابا محمد وان عند نا الجامعة وما يدريهم ماا لجامعة قال قلت جعلت فداك وما الجامعة قال صحيفة طولها سبعون ذراعا بذراع رسول الله ﷺ واملاء ه ...... وخط عليّ بيمينه فيها كل حلال وحرام و كل شيء يحتاج اليه الناس الخ قال قلت هذا هو العلم قال انه لعلم وليس بذاك ثم سكت ساعة ثم قال وان عندنا لجفر وما يدريهم ماا لجفر قال قلت وماا لجفر قال وعاء من آدم فيه علم النبيين والوصيين وعلم العلماء الّذين مضوا من بني اسرائيل قال قلت ان هذا هو العلم قال انه لعلم وليس بذاك ....

کہتا ہے کہ وہ زمین کو تھوڑی دیر کریدلیتا تھا پھر کہا یہ علم ہے اور ایسا نہیں ﴿یعنی علم ہی ہے کی نفی کرتا ہے کہ اس سے اور بھی زیادہ علم ہے﴾ کہتا ہے کہ پھر اس نے کہا اے ابو محمد ہمارے پاس جامعہ ہے اور ان کو کس نے بتایا ہے کہ جامعہ کیا ہے کہتا ہے کہ میں نے کہا میں تجھ پر فدا ہو جاؤں جامعہ کیا ہے اس نے کہا کہ یہ ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی رسول اللہ ﷺ کے ذراع سے ستر ذراع ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ کی املاء اور علی کی دائیں ہاتھ کی لکھائی ہے جس میں تمام حلال اور حرام اور ہر وہ چیز جسکو لوگ محتاج ہیں موجود ہیں کہتا ہے میں نے کہا یہی تو علم ہے اس نے کہا یہ علم ہے اور ایسا نہیں ﴿حصر کی نفی کرتا ہے کہ اس سے زیادہ علم ہے﴾ پھر تھوڑی دیر خاموش ہوا پھر کہا کہ ہمارے پاس جفر ہے اور ان کو کس نے بتایا ہے کہ جفر کیا ہے کہتا ہے کہ میں نے کہا جفر کیا ہے اس نے کہا کہ چمڑے کا بر تن ہے جس میں انبیاء اور وصیا اور بنی اسرائیل میں سے جو علماء گزرے ہیں ان کا علم موجود ہے کہتا ہے میں نے کہا کہ یہی تو علم ہی ہے اس نے کہا یہ علم ہے اور ایسا نہیں ﴿حصر کی نفی کرتا ہے﴾

ثم سكت ساعة ثم قال وان عندنا لمصحف فاطمة عليها السلام وما يدريهم وما مصحف فاطمة عليها السلام قال قلت وما مصحف فاطمة عليها السلام قال مصحف فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرات والله ما فيه من قرآنكم حرف واحد قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم وما هو بذاك ثم سكت ساعة ثم قال ان عندنا علم ما كان و علم ما هو كائن الى ان تقوم الساعة قال قلت جعلت فداك هذا والله هو العلم قال انه لعلم وليس بذاك قال قلت جعلت فداك فأيّ شيء العلم قال ما يحدث بالليل والنهار الامر من بعد الامر والشيء الى يوم القيامة ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الاصول من الكافى ۱ / ۲۳۹ و ۲۴۰ مع الفروع والروضة رقم الحديث ۱

پھر تھوڑی دیر خاموش ہوا پھر کہا کہ ہمارے پاس فاطمہ علیہا السلام کا مصحف ہے اور ان کو کس نے بتایا کہ فاطمہ علیہا السلام کا مصحف کیا ہے کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کیا ہے اس نے کہا کہ یہ ایک ایسا مصحف ہے جس میں تمہارے قرآن سے تین حصہ زیادہ ہیں اللہ کی قسم کہ اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہی تو علم ہی ہے اس نے کہا کہ یہ علم ہے یہ کچھ نہیں ﴿حصر کی نفی کرتا ہے کہ اس سے زیادہ علم بھی ہے﴾ پھر تھوڑی دیر خاموش ہوا پھر کہا کہ ہمارے پاس ماکان ﴿گزرے ہوئے زمانہ کا﴾ علم اور جو قیامت تک ہوتا ہے اس کا علم ہے کہتا ہے کہ یہ تو علم ہی ہے اس نے کہا کہ یہ علم یہ کچھ نہیں کہتا ہے کہ میں نے کہا میں تجھ پر فدا ہو جاؤں تو علم کیا چیز ہے اس نے کہا کہ جو دن رات کوئی چیز اور امر یکے بعد دیگرے قیامت تک پیدا ہوتا ہے جیسا کہ اصول کافی ۱ / ۲۳۹ و ۲۴۰ مع الفروع والروضۃ رقم الحدیث ۱ میں ہے ....

مصحف علی بن ابی طالب مغاير عن المصحف المتداول بين المسلمين

﴿۵﴾ قال ابو جعفر الكليني ...... محمد بن يحي عن محمد بن الحسين عن عبد الرحمن بن ابی هاشم عن سالم بن سلمة قال قرأ رجل على ابی عبد الله عليه السلام وانا استمع حروف من القرآن ليس على ما يقرؤ ها الناس فقال ابو عبد الله عليه السلام كف عن هذه القراء ة اقرأ كما يقرؤها الناس حتى يقوم القائم فاذا قام القائم عليه السلام قرأ كتاب اللله عزوجل على حد واخرج المصحف الذى كتبه على عليه السلام قال اخرجه على عليه السلام الى الناس حين فرغ منه وكتبه فقال لهم هذا كتاب الله عز وجل انزل الله على محمد ﷺ وقد جمعته من اللوحين

حضرت علی بن ابی طالب کا قرآن اس قرآن سے مغایر ہے جو مسلمانوں کے درمیان متداول ہے

﴿۵﴾ ابو جعفر کلینی کہتا ہے کہ محمد بن یحیٰ محمد بن الحسین سے وہ عبد الرحمٰن بن ابی ہاشم سے وہ سالم بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ علیہ السلام پر کوئی پڑھ رہا تھا اور میں قرآن کے حروف سنتا تھا وہ حروف اس طریقہ سے نہیں تھے جو لوگ پڑھتے تھے تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا کہ اس قراءۃ سے رک جاؤ اس طریقہ سے قرآن پڑھو جس پر لوگ پڑھتے ہیں یہاں تک کہ قائم کھڑا ہو جائے اور جب قائم علیہ السلام کھڑا ہو جائے تو وہ اللہ کی کتاب اپنے حد﴿جس طریقہ سے نازل ہوئی ہے﴾ پر پڑھے گا اور اس قرآن کو نکالے گا جو علی علیہ السلام نے خود لکھا ہے کہتا ہے کہ علی علیہ السلام جب قرآن لکھنے سے فارغ ہوا تو اس نے لوگوں کو نکالا اور ان کو کہا کہ یہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہو چکی ہے اور میں نے لوحین سے جمع کیا ہے

فقالوا هو ذا عندنا مصحف جامع فيه القرآن لا حاجة لنافيه فقال اما والله ما ترونه بعد يومكم هذا ابدا انما كان عليّ ان اخبركم حين جمعته لتقرؤوه ﴿۱﴾

﴿٦﴾ قال ابو جعفر الكليني محمد بن عيسى عن احمد بن محمد عن علي بن الحكم عن عبد الله بن فرقد والمعلى بن خنيس قالا كنا عند ابي عبد الله عليه السلام ومعنا ربيعة الرأى فذكرنا فضل القرآن فقال ابو عبد الله عليه السلام ان كان ابن مسعود لا يقرأ على قراء تنا فهو ضال فقال ربيعة ضال فقال نعم ضال ﴿۲﴾

﴿۱﴾ الاصول من الكفى ۲ / ٦۳۳ كتاب فضل القرآن رقم الحديث ۲۳ ﴿۲﴾ نفس المصدر ۲ / ٦۳٤ رقم الحديث ۲۷

تو انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے پاس مصحف ہے جو قرآن کا جامع ہے ہمارے لئے تمہارے قرآن کی ضرورت نہیں تو اس ﴿علی﴾ نے کہا کہ اللہ کی قسم کہ اس دن کے بعد تم اس قرآن کو نہیں دیکھو گے اور میرے ذمہ یہ لازم تھا کہ میں نے جب اس قرآن کو جمع کیا ہے تم کو خبر کیا تا کہ تو اس کو پڑھو اصول کافی ۲ / ۶۳۳ رقم الحدیث ۲۳ ﴿٦﴾ اور ابو جعفر کلینی کہتا ہے کہ محمد بن عیسیٰ احمد بن محمد سے وہ علی بن حکم سے وہ عبداللہ بن فرقد اور معلی بن خنیس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم ابو عبداللہ علیہ کے ساتھ تھے اور ہمارے ساتھ ربیعۃ رای بھی تھا تو ہم نے قرآن کی فضیلۃ ذکر کی تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا کہ اگر ابن مسعود ہمارے قراءۃ جیسے نہیں پڑھتے تو وہ گمراہ ہے تو ربیعہ نے کہا کہ گمراہ ہے تو اس نے کہا کہ ہاں گمراہ ہے نفس مصدر ۲ / ۶۳۴ رقم الحدیث ۲۷

القرآن المنزل عند الشيعة سبعة عشر الف آية و وجود اسماء سبعين رجلا فيه من قريش مع اسماء ابائهم في سورة لم يكن الّذين كفروا

﴿۷﴾ قال ابو جعفر الكليني علی بن الحكم عن هشام بن سالم عن ابی عبد الله عليه السلام قال ان القرآن الّذی جاء به جبرائيل عليه السلام سبعة عشر الف آية ﴿۱﴾

﴿۸﴾ قال ابو جعفر الكليني علی بن محمد عن بعض اصحابه عن احمد بن محمد بن ابی نصر قال دفع الی ابی الحسن عليه السلام مصحفا وقال لا تنظر فيه ففتحته وقرأت فيه ﴿ لم يكن الّذين كفروا ﴾ فوجدت فيها اسم سبعين رجلا من قريش باسمائهم واسماء اباء هم قال فبعث الیّ ابعث الیّ المصحف ﴿۲﴾

﴿۱﴾ الاصول من الكافی ۲ / ٦۳٤ رقم الحديث ۲۸ ﴿۲﴾ نفس المصدر ۲ / ٦۳۱

جو قرآن محمد ﷺ کو جبرائیل علیہ السلام نے لایا ہے شیعوں کے نزدیک وہ سترہ ہزار آیات ہیں اور لم یکن الذین سورۃ میں قریش والوں کے ستر نام تھیں

﴿۷﴾ ابو جعفر کلینی علی بن حکم سے وہ ہشام بن سالم سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ وہ قرآن جو جبرائیل علیہ السلام نے لایا ہے وہ سترہ ہزار آیات تھیں اصول کافی ۲ / ٦۳٤ رقم الحدیث ۲۸ ﴿۸﴾ ابو جعفر کلینی علی بن محمد سے وہ بعض اصحاب سے وہ احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابو الحسن علیہ السلام نے مصحف دیا اور کہا کہ اس میں نہ دیکھو تو میں نے کھولا تو میں نے اس میں ﴿لم یکن الذین کفروا﴾ پڑھا تو میں نے ستر قریش کے آدمیوں کے نام اور ان کے والدوں کے نام پائیں کہتا ہے کہ اس نے خبر بھیجا کہ مجھے مصحف واپس بھیجو۔ اصول کافی ۲ / ٦۳۱

المصاحف اثنان عند ابی جعفر بدون المصحف المتداول بین المسلمین

﴿۹﴾ قال ابو جعفر الکلینی عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن عمر بن عبد العزیز عن حماد بن عثمان قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول تظهر الزنادقة فی سنة ثمان وعشرین و مأة وذلك انی نظرت فی مصحف فاطمة علیها السلام قال قلت وما مصحف فاطمة قال ان الله تعالی لما قبض نبیه ﷺ دخل علی فاطمة علیها السلام من وفاته من الحزن ما لایعلمه الا الله عزوجل فارسل الله الیها ملکا یسلّی غمها ویحدثها فشکت ذلك ﴿وفی الحاشیة لعدم حفظها وقیل لرعبها علیها السلام من الملك حال وحدتها وانفرادها بصحبته﴾ الی امیر المؤمنین علیه السلام

ابو جعفر کے نزدیک اس قرآن کے علاوہ جو مسلمانوں کے درمیان متداول ہے دو قرآن اور ہیں

﴿۹﴾ ابو جعفر کلینی کہتا ہے کہ ہمارے چند اصحاب احمد بن محمد سے وہ عمر بن عبد العزیز سے وہ حماد بن عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ زنادقہ ۱۲۸ ہجری میں ظاہر ہو جائینگے اس وجہ سے میں نے فاطمہ علیہا السلام کا مصحف دیکھا کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ فاطمہ کا مصحف کیا ہے کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو وفات کیا تو آپکی وفات کی وجہ سے فاطمہ کو اتنا غم ہوا جو اللہ عزوجل سے سوا کوئی نہیں جانتا تھا تو اللہ نے اسکو ایک فرشتہ بھیجا تاکہ اسکو تسلی دیا کریں تو فاطمہ نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو شکایت کی ﴿اور حاشیہ میں ہے کہ یہ فرشتہ کی باتیں حفظ نہیں کر سکتی تھی اور کہا گیا ہے کہ فرشتے سے انفراد کی وجہ سے اس پر گھبراہٹ آتی تھی﴾..........

فقال اذا أحسستِ بذلك وسمعتِ الصوت قولي لي فأعلمته بذلك فجعل امير المؤمنين عليه السلام يكتب كلما سمع حتى اثبت من ذالك مصحفا قال ثم قال اما انه ليس فيه شيء من الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون ﴿۱﴾

﴿۱۰﴾ وقال ابو جعفر الكليني باسناده عن ابى جعفر وابى عبد الله عليهما السلام فى قوله عز وجل وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبى ولا محدث ﴿۲﴾

﴿۱﴾ الاصول من الكافى مع الفروع والروضة ۱ / ۲۴۰ رقم الحديث ۲ كتاب الحجة اقول وقد صرح بان المصاحف اثنين الاول ما كتبه على بن ابى طالب من النبى ﷺ كما انزله الله تعالى والثانى ما كتبه من الملك كما فى هذ الحديث ﴿۲﴾ نفس المصدر ۱ / ۱۷۹ كتاب الحجة قبيل باب ان الحجة لا تقوم لله على خلقه الا بامام اقول طالع سورة الحج هناك ﴿ وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبى ﴾ رقم ۵۲

تو امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہا کہ جب تو فرشتہ محسوس کریں اور اسکی آواز سن لیں پھر مجھے کہدیں تو آپ نے اس کو خبر دیا ﴿کہ فرشتہ آیا ہے﴾ تو امیر المؤمنین جو سنتا تھا تو وہ لکھدیتا یہاں تک کہ مصحف مستقل بنایا کہتا ہے پھر کہا کہ اس مصحف میں حلال اور حرام نہیں لیکن اس میں مایکون کا علم ہے جیسا کہ اصول کافی ۱/ ۲۴۰ رقم الحدیث ۲ کتاب الحجۃ ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ اس نے تصریح کی ہے کہ قرآن دو ہیں ایک وہ جو علی بن ابی طالب نے نبی ﷺ سے لکھا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے اور دوسرا وہ قرآن ہے جو علی بن ابی طالب نے فرشتہ سے لکھا ہے جو اس حدیث میں ہے

﴿۱۰﴾ ابو جعفر کلینی اپنی اسناد سے ابو جعفر اور ابو عبد اللہ علیہما السلام سے روایت کرتا ہے اس قول اللہ تعالی میں وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث نفس مصدر ۱ / ۱۷۹ کتاب الحجۃ سورۃ حج مطالعہ کریں وہاں ﴿وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی﴾ ہے فقط اور ابو جعفر کلینی نے ابو جعفر اور ابو عبد اللہ رحمہما اللہ پر افتراء کیا

﴿۱۱﴾ قال الميرزا المشهدى المتوفى ۱۱۲۵ تحت ايات الفرقان ﴿يقول يليتنى اتخذت مع الرسول سبيلا﴾ وفى شرح الايات الباهرات روى محمد بن اسماعيل باسناده عن جعفر بن محمد الطيار عن ابى الخطاب عن ابى عبد الله عليه السلام انه قال والله ماكنى الله فى كتابه حتى قال ﴿يويلتى لم اتخذ فلانا خليلا﴾ وانما هى فى مصحف على ﴿يويلتى لم اتخذ الثانى ﴿۱﴾ خليلا﴾ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ اراد المشهدى فرقا بين هذا لمصحف المتداول بين المسلمين وبين مصحف على بن ابى طالب ان فى مصحف على ﴿لم اتخذ الثانى خليلا﴾ كناية عن عمر بن الخطاب ويقول ابوبكر يوم القيامة يويلتى لم اتخذ عمر خليلا وهو يريد اثبات التحريف فى القرآن المتداول

﴿۲﴾ كما فى تفسير كنز الدقائق ۱۷ / ۱۶۱

﴿۱۱﴾ میرزا مشہدی متوفی ۱۱۲۵ھ ایات فرقان ﴿کہے گا کاش کہ میں نے پکڑا ہوتا رسول کے ساتھ راستہ﴾ کہتا ہے کہ شرح ایات باہرات میں محمد بن اسماعیل اپنی اسناد سے جعفر بن محمد طیار سے وہ ابو الخطاب سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم کہ اللہ نے اپنی کتاب میں کسی کو کنایہ کی طور پر نہیں ذکر کیا یہاں تک کہ اللہ نے فرمایا ﴿کاش کہ میں فلان کو دوست نہ بناتا﴾ اور یہ ایات علی کی مصحف میں اس طرح ہے ﴿کہ کاش میں دوسرے کو دوست نہ بنایا ہوتا﴾ اور وہ ایک دن ظاہر ہوگا ﴿مشہدی کا مطلب فرق ثابت کرنا ہے اس مصحف جو مسلمانوں کے درمیان متداول ہے اور علی بن ابی طالب کے مصحف میں کہ مصحف علی میں ﴿لم اتخذ الثانی﴾ دوم کو دوست نہ بناتا یہ عمر بن خطاب سے کنایہ ہے کہ ابو بکر قیامت میں کہے گا کہ کاش میں عمر بن الخطاب کو دوست نہ بنایا ہوتا یہ مشہدی قرآن کریم متداول میں تحریف ثابت کرنا چاہتا ہے ﴿۲﴾ جیسا کہ تفسیر کنز الدقائق ۱۷/۱۶۱ میں ہے

القرآن المنزل ما جمعه احد الا علی بن ابی طالب ومن ادعی سواه فهو کذاب

﴿۱۲﴾ قال حسین بن محمد التقی النوری الطبرسی ثقة الاسلام عن محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن عمرو بن ابی المقدام عن جابر قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب وما جمعه وحفظه کما انزله الله الا علی بن ابی طالب والائمة من بعدهم علیهم السلام ﴿۱﴾

××

﴿۱﴾ فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب ٤ مجلد واحد اقول وقد وضح بان القرآن المتداول بین المسلمین لیس هو قرآن منزل کما سیجیء تصریحه بانه محرف

جو قرآن اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ صرف علی بن ابی طالب نے جمع کیا ہے جو اسکے سوا دعوی کرتا ہے تو وہ کذاب جھوٹا ہے

﴿۱۲﴾ حسین بن محمد تقی نوری طبرسی کہتا ہے کہ ثقۃ الاسلام محمد بن یحیی سے وہ احمد بن محمد سے وہ عمرو بن ابی المقدام سے وہ جابر سے وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ لوگوں میں سے کذاب سے سوا کوئی دعوی نہیں کر سکتا کہ اس نے قرآن کو اس طرح جمع کیا ہے جیسا کہ نازل ہوا ہے قرآن کو علی بن ابی طالب اور اس کے بعد ائمہ علیہم السلام کے سوا نہ کسی نے جمع کیا ہے اور نہ حفظ کیا ہے جیسا کہ فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب ۴ میں ہے ﴿یہ ایک جلد ہے﴾ میں کہتا ہوں کہ اس نے واضح کیا کہ یہ قرآن جو مسلمانوں کے درمیان متداول ہے یہ وہ قرآن نہیں جو اللہ تعالی طرف سے نازل ہوا ہے جیسا کہ اسکی تصریح آجائے گی کہ یہ اس قرآن کریم کو محرف کہتا ہے

انكار ابى بكر وعمر و المهاجرين والانصار عن قرآن علی بن ابی طالب لأن فيه فضائحهم

﴿١٣﴾ وقال حسين بن محمد الطبرسی المذكور ﴿كج﴾ الاحتجاج ...... عن ابی ذر الغفاری انه لما توفی رسول الله ﷺ جمع علیّ القرآن وجاء به الى المهاجرين والانصار وعرض عليهم لما قد اوصاه بذلك رسول الله ﷺ فلما فتحه ابو بكر خرج فی اول صفحة فتحها فضائح القوم فوثب عمر وقال يا علی اردد فلا حاجةلنا فيه فاخذه علیّ وانصرف ثم احضر زيد بن ثابت وكان قارئا للقرآن فقال له عمر ان عليا جاء نا بالقرآن وفيه فضائح المهاجرين والانصار وقد رأينا أن نؤلف القرآن ونسقط منه ما كان فضيحة وهتكا للمهاجرين والانصار فاجابه زيد الى ذلك

ابوبکر وعمر ومہاجرین وانصار کا علی بن ابی طالب کے قرآن سے انکار کیونکہ اس میں ان کے رسوائیاں تھیں

﴿١٣﴾ اور حسین بن محمد طبرسی مذکور کہتا ہے کہ ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات ہوگئے تو علی نے قرآن جمع کیا اور مہاجرین اور انصار پر اس لئے پیش کیا کہ اسکو رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی تو جب ابوبکر نے یہ قرآن کھولا تو پہلے صفحہ میں اپنی قوم کے فضائح رسوائیاں نکلیں تو عمر اس پر ٹوٹ پڑا اور کہا کہ یا علی اس قرآن کو واپس کر ہمارے لئے اسکی کوئی حاجت نہیں تو علی قرآن لیکر واپس ہوا تو عمر نے زید بن ثابت کو بلایا اور وہ قرآن کا قاری تھا تو اسکو عمر نے کہا کہ علی نے ہمارے پاس قرآن لایا اور اس میں مہاجرین اور انصار کی رسوائیاں تھیں اور ہمارا خیال یہ ہے کہ ہم قرآن کی تالیف کریں اور مہاجرین اور انصار کی ہتک اور رسوائیاں اس سے نکالدیں تو زید اس کے لئے تیار ہوا ....

ثم قال فان فرغت عن القرآن علی ما سئلتم واظهر علیّ القرآن الذی الف
لیس قد بطل ما عملتم فقال عمر مالحیلة الی ان قال فلما استخلف عمر
سئل علیّا علیه السلام ان یدفع الیهم القرآن فیحرفوه فیما بینهم فقال یا ابا
لحسن ان جئت بالقرآن الّذی کنت جئت به الی ابی بکر حتی نجتمع علیه
فقال علیّ علیه السلام هیهات لیس الی ذلك من سبیل انما جئت به الی ابی بکر
لتقوم الحجة علیکم ولا تقولوا یوم القیامة انا کنا عن هذا غافلین او تقولوا
ما جئتنا به فان القرآن الّذی عندی لا یمسه الا المطهرون والاوصیاء من ولدی فقال عمر هل
وقت لاظهاره معلوم فقال علی علیه السلام نعم اذا قام القائم من ولدی الخبر ﴿۱﴾

﴿۱﴾ فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب ص ۷

پھر اس نے کہا کہ جب میں قرآن سے فارغ ہو جاؤں جیسا کہ تم چاہتے ہو اور علی اس قرآن کو ظاہر
کریں جو اس نے تالیف کی ہے کیا وہ تمہارے لکھے ہوئے کو باطل نہیں کرے گا تو عمر نے کہا کہ اس کے
لئے پھر کیا حیلہ بنانا چاہئے یہاں تک کہا تو جب عمر خلیفہ ہوا تو علی کو سوال کیا کہ وہ اپنا لکھا ہوا قرآن دیں تا
کہ یہ اپنے آپس اس میں تحریف کریں تو اس نے کہا کہ اے ابوالحسن کہ وہ قرآن کہاں لے گئے ہو جو آپ
نے ابوبکر کو بتایا تھا تا کہ ہم اس پر اتفاق کریں تو علی علیہ السلام نے کہا یہ بات بہت دور ہے اس کے لئے
کوئی راستہ نہیں میں نے ابوبکر کے پاس اسلئے لایا تھا تا کہ تم پر حجت قائم ہو جائے کہ تم قیامت میں یہ نہ
کہو گے کہ ہم اس سے بے خبر تھے اور یا تم کہو گے کہ تم نے ہمارے پاس نہیں لایا ہے تحقیق وہ قرآن جو
ہمارے پاس ہے اسکو پاک لوگ اور میری اولاد سے اوصیا ہاتھ لگا ئینگے تو عمر نے کہا کہ اس قرآن کا ظاہر
ہونے کا وقت معلوم ہے علی نے کہا کہ ہاں جب میری اولاد سے قائم کھڑا ہو جائے الحدیث فصل
الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب صفحہ ۷

انكار الصحابة عن قرآن علي بن ابي طالب

﴿۱٤﴾ وقال الطبرسی المذكور ثقة الاسلام عن محمد بن يحي عن محمد بن الحسين عن عبدالرحمن بن ابی نجران عن هاشم عن سالم ابی سلمة عن الصادق عليه السلام فی خبر یاتی وفيه فاذا قام القائم عليه السلام قرأ كتاب الله عزوجل على حده واخرج المصحف الذی كتبه علی عليه السلام الى الناس وقال اخرجه علی عليه السلام الى الناس حين فرغ منه وكتبه فقال لهم هذا كتاب الله عزوجل كما انزله الله على محمد ﷺ قد جمعته من بين اللوحين فقالوا هو ذا عندنا مصحف جامع فيه القرآن لا حاجة لنا فيه فقال اما والله ما ترونه بعد يومكم هذا انما كان علیّ ان اخبركم حين جمعته لتقرؤوه ﴿۱﴾

﴿۱﴾ فصل الخطاب فی تحريف كتاب رب الارباب ص ۷

علی بن ابی طالب کے قرآن سے صحابہ کا انکار

﴿۱۴﴾ اور طبرسی مذکور کہتا ہے کہ ثقۃ الاسلام محمد بن یحیٰ سے وہ محمد بن الحسین سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے وہ ہاشم سے وہ سالم ابو سلمہ سے وہ صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ جب قائم علیہ السلام کھڑا ہو جائے تو اللہ کی کتاب اپنی حد پر پڑھے گا اور لوگوں کو وہ قرآن نکالے گا جو علی علیہ السلام نے لوگوں کو نکالا تھا اور کہے گا کہ علی علیہ السلام جب اس کے لکھنے سے فارغ ہو تو اس نے لوگوں کو نکالا تھا اور ان کو کہا تھا کہ یہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے جیسا کہ اللہ نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے اور میں نے دونوں لوحوں سے جمع کیا ہے تو انھوں نے کہا کہ یہ ہمارے پاس مصحف ہے جس میں قرآن جمع ہے ہم کو اس قرآن ﴿جو تمہارے پاس ہے﴾ کی ضرورت نہیں تو اس نے کہا کہ اللہ کی قسم کہ آج کے بعد تم اس قرآن کو نہیں دیکھو گے اور میرے ذمہ تھا کہ میں نے اسکو جمع کیا ہے تاکہ تم کو خبر دوں کہ اس کو پڑھو گے جیسا کہ فصل الخطاب صفحہ ۷ میں ہے

القرآن كالتوراة والانجيل في وقوع التحريف

﴿۱۵﴾ قال حسين بن محمد الطبرسي الامر الرابع في ذكر اخبار خاصة فيهادلالة اواشارة على كون القرآن كالتوراة والانجيل في وقوع التحريف والتغيير فيه ﴿۱﴾

﴿۱٦﴾ وقال المؤلف المذكور ومنها ما روى العياشي عن محمد بن سالم عن ابي بصير قال قال جعفر بن محمد عليهما السلام خرج عبد الله بن عمرو بن العاص من عند عثمان فلقى امير المؤمنين ﴿ وفيه ﴾ فقال ...... امير المؤمنين لن يخفى عليّ ما بتم فيه حرّفتم وغيرتم وبدلتم تسعمأة حرف ثلاث مأة حرفتم و ثلاث مأة غير تم وثلاث مأة بدلتم ﴿۲﴾

﴿۱﴾ فصل الخطاب ۹٤ ﴿۲﴾ نفس المصدر ۹٥

قرآن وقوع تحریف میں مثل توراۃ اور انجیل ہے

﴿۱۵﴾ حسین بن محمد طبرسی کہتا ہے چوتھا امر ان خاص اخبار میں ہے جن میں دلالتہ یا اشارۃ دلالت ہو اس بات پر کہ قرآن وقوع تحریف اور تغیر میں توراۃ اور انجیل جیسے ہے جیسا کہ فصل الخطاب ۹۵ میں ہے

﴿۱٦﴾ اور مؤلف مذکور کہتا ہے بعض ان روایت سے ﴿جو قرآن کی تحریف پر دلالت کرتی ہے کہ یہ محرف ہے ﴾وہ ہے جو عیاشی محمد بن سالم سے وہ ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص عثمان سے باہر آیا تو امیر المؤمنین سے ملا ﴿اور اس میں ہے﴾ کہ اسکو امیر المؤمنین نے کہا کہ ہم سے وہ پوشیدہ نہیں جس پر تم نے رات گزاری ہے تم نے نو سو حروف میں تحریف اور تغییر اور تبدیلی کی ہے تین سو میں تحریف اور تین سو میں تغییر اور تین سو میں تبدیلی کی ہے جیسا کہ فصل الخطاب ۹۵ میں ہے

انکار الصحابة عن قرآن علی بن ابی طالب الّذی جمعه کما انزل

﴿ ۱۷ ﴾ وقال حسین بن محمد الطبرسی ومنها ما رواه الصدوق فی العقائد وابن شهراشوب فی مناقب کلمة فی المقدمة الاولی من ان .... امیر المؤمنین علیه السلام جمع القرآن فلما جاء به فقال هذا کتاب ربکم کما انزل علی نبیکم لم یزد فیه حرف ولم ینقص منه حرف فقالوا لا حاجة لنا فیه عندنا مثل الّذی عندك فانصرف وهو یقول فنبذوه ورآء ظهورهم واشتروا به ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون ﴿۱﴾

﴿۱﴾ فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب ۹۶

صحابہ کا انکار اس قرآن سے جو علی بن ابی طالب نے اس طریقہ سے جمع کیا تھا جیسا کہ نازل ہوا تھا

﴿۱۷﴾ اور حسین بن محمد طبرسی کہتا ہے اور بعض ان میں سے ﴿جو قرآن کی تحریف پر دلالت کرتے ہیں﴾ وہ ہے جو جو صدوق نے عقائد میں اور ابن شہر اشوب نے مناقب مقدمہ اولی کے ایک کلمہ میں کہا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے قرآن جمع کیا ہے تو اسکو لوگوں کے پاس لایا پس کہا کہ یہ تمہارے رب کا قرآن ہے جیسا کہ تمہارے نبی پر نازل کیا ہے نہ اس میں ایک حرف زیادہ ہے اور نہ کم تو انھوں نے کہا کہ ہمیں ضرورت نہیں ہمارے پاس تمہارے جیسے ﴿قرآن﴾ موجود ہے تو علی واپس ہوا اور کہ رہا تھا ﴿پھینک دیا انھوں نے اس ﴿قرآن کو﴾ اپنی پیٹھ پیچھے اور خرید لیا اس کے بدلے تھوڑا سا مال سودا ہے وہ جو خریدتے ہیں جیسا کہ فصل الخطاب ۹۶ میں ہے

تهمة التغيير والتحريف في القرآن الكريم على الصحابة ﴿رضي الله عنهم﴾

﴿١٨﴾ وقال حسين الطبرسي المذكور ومنها مارواه الكشي في ترجمة زرارة في حديث طويل عن الصادق عليه السلام وفيه ولو قد قام قائمنا وتكلم متكلمنا استأنف بكم تعليم القرآن والاحكام والفرائض كما انزله على محمد ﷺ الى ان قال ان الناس بعد النبي ﷺ ركبوا بسنة من قبلكم فغيروا وبدلوا وحرّفوا وزادوا في دين الله ونقصوا الخبر ولا يخفى صراحته في المطلوب فاتضح بحمد الله تعالى وجه الاستدلال بهذ الدليل واندفع ما يحتمل ان يقال ﴿١﴾

﴿١﴾ فصل الخطاب ٩٦ و٩٧ اقول ان المؤلف قد فرح لهذ الخبر بانه نص في اثبات التحريف في القرآن المتداول بين المسلمين ولذا حمد الله تعالى ﴿قاتلهم الله تعالى﴾

قرآن کریم میں تحریف اور تغییر کی تہمت صحابہ رضی اللہ عنہم پر

﴿١٨﴾ حسین طبرسی مذکر کہتا ہے اور بعض ان دلائل میں سے جو قرآن کے محرف ہونے پر دلالت کرتے ہیں وہ ہے جو کشی زرارہ کے ترجمہ لمبی حدیث میں صادق سے روایت کی ہے اور اس میں ہے کہ تحقیق جب ہمارا قائم کھڑا ہو جائے تو تم کو دوبارہ قرآن کی تعلیم اور احکام اور فرائض جیسے کہ محمد ﷺ پر نازل کئے ہیں تجدید کریگے یہاں تک کہا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد لوگ ﴿صحابہ﴾ تمہارے سے پہلے لوگوں کے تابع ہو گئیں ﴿یعنی یہود و نصاریٰ﴾ تو انہوں نے تغییر اور تبدیل اور تحریف کی اور اللہ کے دین میں زیادہ کیا اور اس سے کم کئے الخبر (حدیث) طبرسی کہتا ہے یہ (حدیث) مطلوب میں واضح ہے ﴿کہ قرآن یقیناً محرف ہے﴾ الحمد للہ اس دلیل سے وجہ استدلال واضح ہے تو وہ اعتراض دفع ہوا جو کیا گیا ہے جیسا کہ فصل الخطاب ۹۶ و ۹۷ میں ہے ﴿میں کہتا ہوں کہ مصنف طبرسی اس حدیث کو کتنا خوش ہوا کہ یہ حدیث قرآن کریم جو مسلمانوں کے درمیان متداول ہے اس کے محرف ہونے پر صراحۃً دلالت کرتی ہے اور خوشی سے اللہ کی حمد بیان کیا ﴿اللہ ان کو تباہ کرے﴾

تهمة الطبرسی علی عثمان بن عفان بانه یحرف فی القرآن

﴿۱۹﴾ وقال المؤلف المذکور الطبرسی ومع ذلك ففی اربعین المولی الفاضل محمد طاهر القمی وصراط المستقیم العاملی وضیاء العالمین وغیرها روی عکرمة ومجاهد والسدی والفراء والزجاج والجبائی وابن عباس وابو جعفر علیه السلام ان عثمان کان یکتب الوحی فیکتب موضع غفور رحیم سمیع علیم وموضع سمیع علیم عزیز حکیم ونحو ذلك فانزل الله فیه ومن قال سأنزل ما انزل الله قال السید فی الطرائف ومن طریف ما ذکروه عن عثمان بن عفان من سوء اقدامه علی القول فی ربهم ورسولهم ما ذکره الثعلبی فی تفسیر قوله ان هذان لساحران ﴿۱﴾

﴿۱﴾ فصل الخطاب ۱۰۱ اقول قد افتری علی العلماء التابعین بانهم قالوا فی حق عثمان رضی الله عنه

طبرسی کی تہمت، حضرت عثمان پر کہ وہ قرآن کریم میں تحریف کرتے

﴿۱۹﴾ مؤلف مذکور طبرسی کہتا ہے اس کے باوجود مولی فاضل محمد طاہر قمی کے اربعین اور عاملی کے صراط مستقیم اور ضیاء العالمین وغیرہا میں ہے کہ عکرمہ ومجاہد وسدی وفراء وزجاج وجبائی وابن عباس وابو جعفر علیہ السلام کہتے تھے کہ عثمان وحی لکھتے تھے تو غفور رحیم کی جگہ سمیع علیم لکھ دیتے اور سمیع علیم کی جگہ عزیز حکیم لکھ دیتے وغیرہا تو اللہ تعالی نے اس کے حق میں نازل کیا کہ جو کہتا ہے کہ میں نازل کرتا ہوں جیسا کہ اللہ نازل کرتا ہے اور سید طرائف میں کہتا ہے اور طریف میں وہ عثمان بن عفان سے یہ ذکر کرتے ہیں کہ اسکے بُرے اقدام سے اپنے اللہ اور اپنے رسول پر جھوٹ ہے اور جو ثعلبی نے ذکر کیا ہے اس قول ﴿ان ہذان لساحران﴾ کی تفسیر کے میں جیسا کہ فصل الخطاب ۱۰۱ میں ہے میں کہتا ہوں اس نے علماء تابعین پر افتراء کیا کہ انہوں نے حضرت عثمان کے بارے یہ کہا ہے

وجود اصل الزيادة في القرآن مقطوع عند الشيعة

﴿۲۰﴾ قال الطبرسي المذكور واما الثالث فاعلم ان اصل الزيادة فيه مقطوع به في كلمات الاكثرين حتى من المنكرين للتحريف كالصدوق واتباعه والاخبار فيه متواترة ﴿۱﴾

﴿۲۱﴾ وقال الطبرسي المذكور ومنها ما في رواية ابي ذر المروية في الاحتجاج ايضا ان عمر بعد خلافته قال يا ابالحسن ان جئت بالقرآن الّذي جئت به الى ابي بكر حتى نجتمع عليه فقال علي عليه السلام هيهات ليس الى ذلك سبيل انما جئت الى ابي بكر لتقوم الحجة عليكم ولا تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين او تقولوا ما جئتنا به فان القرآن الّذي عندي لا يمسه الا المطهرون ﴿۲﴾

﴿۱﴾ فصل الخطاب ۱۲۳ ﴿۲﴾ نفس المصدر ۱۲۵

شیعوں کے نزدیک قرآن کریم میں اصل زیادۃ قطعی و یقینی ہے

﴿۲۰﴾ طبرسی مذکور کہتا ہے سوم یہ ہے کہ زیادۃ اصل قرآن میں اکثروں کے نزدیک جو منکرین تحریف ہے یقینی ہے جیساکہ صدوق اور اسکے اتباع کے اقوال میں ہے اور احادیث اس میں متواتر ہیں جیساکہ فصل الخطاب ۱۲۳ میں ہے ﴿۲﴾ اور طبرسی مذکور کہتا ہے کہ ان میں سے ابوذر کی روایت ہے جو احتجاج میں روایت کی گئی ہے کہ عمر نے خلافت کے بعد کہا کہ اے ابوالحسن اگر تو وہ قرآن لائیں جو تو نے ابوبکر کو لایا تھا تاکہ اس پر اتفاق کریں تو علی علیہ السلام نے کہا کہ یہ بہت دور ہے اس کے لئے کوئی طریقہ نہیں اور میں نے ابوبکر کواسلئے لایا تھا تاکہ تم پر حجت قائم ہوجائے اور قیامت میں یہ نہ کہوگے کہ ہم اس سے بے خبر تھے اور یا یہ کہوگے کہ تم نے یہ قرآن ہم کو نہیں لایا تھا اور میرے پاس جو قرآن ہے اسکو پاک لوگوں کے سوا کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتے جیساکہ فصل الخطاب ۱۲۵ میں ہے

تصريح التحريفات فى القرآن عند الشيعة

﴿۲۲﴾ قال الطبرسى المذكور ج النجار عن ابن شهراشوب فى المناقب قال رايت فى كتاب الرد على التبديل ان فى مصحف.................. امير المؤمنين عليه السلام يا ليتنى كنت ترابيا الثقة سعد بن عبد الله القنى فى كتاب ناسخ القرآن ومنسوخه فى عدد الايات المحرفة قال هو قوله تعالى فى سورة عم يتساء لون ويقول الكافر ياليتنى ترابا انما هو يا ليتنى كنت ترابيا ﴿۱﴾ اذا كان يوم القيامة وراى الكافر ما اعد الله لشيعة على من الثواب و الزلفى والكرمة قال يليتنى كنت ترابا اى يا ليتنى كنت من شيعة على عليه السلام ﴿۱﴾

....

﴿۱﴾ هذا افترائه على رسول الله ﷺ ﴿۲﴾ طالع التفصيل فى فصل الخطاب ۳٤۱

شیعوں کے نزدیک نصوص قرآن کریم میں تحریفات پر تصریح

﴿۲۲﴾ طبرسی مذکور کہتا ہے کہ جیم نجار وہ ابن شہراشوب سے مناقب میں ذکر کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے رد علی تبدیل میں دیکھا کہ کہ امیر المؤمنی کے مصحف میں ایات یا لیتنی کنت ترابیا تھی ﴿یعنی کافر کہے گا کہ میں علی کے ساتھ ہوتا﴾ اور پھر کہتا ہے کہ ثقہ سعد بن عبداللہ قمی ناسخ و منسوخ میں آیات محرفۃ میں یہ ایات عم یتساءلون ذکر کرتا ہے کہ کافر کہے گا کہ کاش میں تراب ہوتا یہ ایات ایسی ہے کہ کافر کہے گا کہ کاش میں ترابی ہوتا ﴿یعنی علی کے ساتھ ہوتا﴾ ﴿۱﴾ کہ جب قیامت کا دن ہو جائے اور کافر ان چیزوں کو دیکھے گا جو اللہ تعالی نے علی کے شیعوں کو ثواب اور نزدیکی اور کرامت مقرر کی ہے تو کافر کہے گا کہ کاش میں تراب ہوتا یعنی علی علیہ السلام کے شیعوں سے ہوتا ﴿۱﴾ یہ رسول اللہ ﷺ پر افتراء کرتا ہے

﴿۲﴾ تفصیل فصل الخطاب ۳۴۱ میں مطالعہ کریں ....

﴿۲۳﴾ قال الحسين الطبرسی المذكور الانشراح عن بعض اصحابنا يرفعه الی ابی عبد الله عليه السلام قال قرأ رجل بين يدی ابی عبد الله عليه السلام ﴿فان مع العسر يسرا ان مع العسر يسرا﴾ فقال عليه السلام ان مع العسر يسرين هكذا نزلت ﴿۱﴾

﴿۲۴﴾ وقال الطبرسی المذ كور علی بن ابراهيم عن محمد بن جعفر عن يحي بن زكريا عن علی بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عنه فی قوله تعالی فاذا فرغت من نبوتك فانصب عليا والی ربك فارغب وقد ذكر لاثبا ت هذه الزيادة كثيرا من الروايات طالع التفصيل هناك ﴿۲﴾

﴿۱﴾ فصل الخطاب ۳۴۶ ﴿۲﴾ نفس المصدر ۲۴۷

﴿۲۳﴾ حسین طبرسی مذکور کہتا ہے انشراح ...... ہمارے بعض اصحاب ابو عبد اللہ علیہ السلام کو مرفوع حدیث پہنچاتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو عبداللہ کے سامنے یوں پڑھا ﴿فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا﴾ تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا کہ آیات اسطرح نازل ہوئی ہے ان مع العسر یسرین جیسا کہ فصل الخطاب ۳۴۶ میں ہے ﴿۲۴﴾ اور طبرسی مذکور کہتا ہے کہ علی بن ابراہیم محمد بن جعفر سے وہ یحی بن زکریا سے وہ علی بن حسان سے وہ عبدالرحمن بن کثیر سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام اس قول اللہ تعالی میں روایت کرتے ہیں فاذا فرغت من نبوتک الخ جب تو نبوت سے فارغ ہو جائے تو پھر علی کو کھڑا کر اور اپنے رب کی طرف دل لگا اور اس نے اس زیادت کیلئے بہت سے روایات ذکر کئے ہیں تفصیل وہاں فصل الخطاب ۲۴۷ میں مطالعہ کریں

﴿۲۵﴾ قال الطبرسی المذکور ﴿سورة﴾ الاخلاص ج ثقة الاسلام في الكافي عن محمد بن ابی عبد الله رفعه عن عبد العزیز قال سألت الرضا علیه السلام عن التوحید فقال کل من یقرأ قل هو الله احد وآمن بها فقد عرف التوحید قال کیف یقرء ها قال کما یقرء ها الناس وزاد فیها کذلك الله ربی وفی الخبر ایماء الی کون الذیل من القرآن

﴿۲۶﴾ وقال الطبرسی عن محمد بن الفارس عن الحکم بن یسار قال قل هو الله احد لا اله الا الله الواحد الصمد الخ وفی آخره کذلك الله ربنا کذلك الله ربنا ورب آبائنا الاولین ﴿۱﴾ اقول ان الطبرسی ذکر في جمیع سور القرآن الکریم تحریفات من اکابرهم وانی ذکرت نبذة منها ومن یرید التفصیل فلیراجع الی فصل الخطاب

﴿۱﴾ طالع التفصیل فی فصل الخطاب ۳۵۰

﴿۲۵﴾ طبری مذکور کہتا ہے ﴿سورة﴾ اخلاص ج ثقۃ اسلام کافی میں محمد بن ابی عبد اللہؒ سے مرفوع عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں نے رضا علیہ السلام سے توحید کے بارے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ جو قل ہو اللہ احد پڑھے اور اس پر ایمان لائیں تو اس نے توحید پہچانا اس نے کہا کہ کیسا پڑھے گا اس ﴿رضا﴾ نے کہا جیسا کہ لوگ پڑھتے ہیں اور اس میں رضا علیہ السلام نے یہ زیادہ کیا کذلک اللہ ربی ﴿کہ میرا رب ایسا ہے﴾ طبری کہتا ہے کہ حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ یہ الفاظ قرآن سے ہیں ﴿۲۶﴾ اور طبری محمد بن فارس سے وہ حکم بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہتا ہے قل ہو اللہ احد لا الہ الا اللہ الخ اور آخر میں یوں کہا کذلک اللہ ربنا کذلک اللہ ربنا ورب آبائنا الاولین تفصیل مطالعہ کریں فصل الخطاب ۳۵۰ میں ﴿۱﴾ میں کہتا ہوں کہ طبری نے تمام سورتوں میں تحریفات ثابت کئے ہیں اور میں نے چند مثالیں ذکر کئے ہیں اور جو تفصیل چاہتے ہیں تو فصل الخطاب کی طرف رجوع کریں

اقول ان الشيعة منكرون عن هذا القرآن الكريم المتداول بين جميع المسلمين ويقولون بانه محرف واما القرآن الذى كتبه على بن ابى طالب عن النبى ﷺ كما انزله الله تعالى فهو مع القائم عليه السلام الذى دخل فى الغار وهو سيأتى به فى آخر الزمان وليس مع الشيعة قرآن على بن ابى طالب وهم فى انتظار القائم عليه السلام والآن هم محرومون عن كتاب رب العالمين واما هذا القرآن الكريم فقد الفه الصحابة رضى الله عنهم فى مقابلة قرآن على بن ابى طالب عند الشيعة وزادوه فيه ونقصوا وغيروا وبدلو ا ما انزله الله تعالى ﴿ فلعنة الله على الكاذبين ﴾ لكن العجب كل العجب على ثقة اسلامهم الكلينى بانه يبشر الشيعة بالحديث الموضوع المكذوب كما سيجىء تفصيله ان شاء الله تعالى ....

میں کہتا ہوں کہ شیعہ اس قرآن کریم سے منکر ہیں جو تمام مسلمانوں کے درمیان متداول ہے اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن محرف ہے اور جو قرآن علی بن ابی طالب نے نبی ﷺ سے لکھا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا وہ تو ان کے قائم علیہ السلام کے پاس ہے جو غار میں گھس گیا ہے جو بارھویں امام ہیں اور وہ آخر زمانہ میں آئے گا اور شیعوں کے پاس علی بن ابی طالب کا قرآن نہیں اور یہ قائم علیہ السلام کے انتظار میں ہے اور ابھی یہ لوگ رب العالمین کی کتاب سے محروم ہیں اور یہ قرآن کریم جو مسلمانوں کے پاس ہے یہ تو شیعوں کے نزدیک صحابہ کرام نے علی بن ابی طالب کے مقابلہ میں تالیف کی ہے جس میں زیادہ کیا اور کچھ اس سے کم کیا اور اس میں تغییر اور تبدیل کی ﴿اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جھوٹوں پر﴾ لیکن اس کے باوجود شیعوں کے ثقۃ الاسلام کلینی پر تعجب ہے کہ من گھڑت حدیث سے شیعوں کو خوشخبری دیتے ہیں جیسا کہ تفصیل ان شاء اللہ تعالیٰ آجائے گی ....

البشارة العظيمة للشيعة من ابى جعفر الكلينى

﴿قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكلينى المتوفى ثقة اسلام الشيعة علی بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابی عمير عن عمرو بن ابی المقدام﴾ وفی هذا الحديث الطويل يقول ابو عبد الله عليه السلام للشيعة﴿ قد ضمنا لكم الجنة بضمان الله عزوجل وضمان رسول الله ﷺ والله ما علی درجة الجنة اكثر ارواحا منكم فتنافسوا فی فضايل الدرجات انتم الطيبون ونسائكم الطيبات كل مؤمنة حوراء عيناء وكل مؤمن صدّيق ولقد قال امير المؤمنين عليه السلام لقتبر يا قنبر ابشر وبشّر واستبشر فوالله لقد مات رسول الله ﷺ وهو علی امته ساخط الا الشيعة ....

الا وان لكل شیء عزّا وعزّ الاسلام الشيعة

ابو جعفر کلینی سے شیعوں کیلئے عظیم شان بشارۃ خوشخبری

﴿ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۸یا۳۲۹ ثقہ اسلام شیعہ کہتا ہے کہ علی بن ابراہیم اپنے باپ سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ عمرو بن ابی المقدام سے روایت کرتے ہیں﴾ اور اس لمبی حدیث میں شیعوں کو ابو عبداللہ علیہ السلام کہتا ہے﴿ تحقیق اللہ اور اس کے رسول کے ضمان کے ساتھ تمہارے لئے جنت کی ضمان ہم نے کی ہے اللہ کی قسم کہ جنت کی درجہ پر تم سے زیادہ ارواح نہیں ہونگے تو تم فضایل درجات پر خوش ہو جاؤ تم بھی پاک ہیں اور تمہارے عورتیں بھی پاک ہیں اور ہر مؤمنہ حور عینا ہے اور ہر مؤمن صدیق ہے اور امیر المؤمنین نے قنبر کو کہا یا قنبر خوش رہو اور خوشخبری دو اللہ کی قسم کہ رسول اللہ ﷺ وفات ہوا تو شیعہ سے سوا تمام پر ناراض تھے + خبردار ہر چیز کی عزت ہوتی ہے اسلام کی عزت شیعہ ہیں

الا وان لکل شیء دعامة ودعامة الاسلام الشیعة + الا وان لکل شیء ذروة وذروة الاسلام الشیعة + الا وان لکل شیء شرفا وشرف الاسلام الشیعة + الا وان لکل شیء سید وسید المجالس مجالس الشیعة + الا وان لکل شیء اماما وامام الارض ارض تسکنها الشیعة والله لولا مافی الارض منکم ما رایت بعین عشیا ابدا لو لا ما فی الارض منکم ما انعم الله علی اهل خلافکم ولا اصابو الطیبات مالهم فی الدنیا ولا لهم فی الاخرة من نصیب الخ والله مامن عبد من شیعتنا ینام الا اصعد الله عزوجل روحه الی السماء فیبارك فیها فان کان قد اتی علیها اجلها جعل فی کنوز رحمته وفی ریاض جنة وفی ظل عرشه + وان کان اجلها متاخرا بعث بها مع امنته من الملائکة ....

خبردار ہر چیز کے لئے ستون ہے اور اسلام کے ستون شیعہ ہے + خبردار ہر چیز کیلئے اونچی جگہ ہوتی ہے اور اسلام کی اونچائی شیعہ ہیں + اور ہر چیز کیلئے شرف ہے اور اسلام کا شرف شیعہ ہے + اور ہر چیز کیلئے سردار ہے اور مجالس کے سردار مجالس شیعہ ہیں + اور ہر چیز کیلئے امام ہے اور زمین کا امام وہ زمین ہے جس میں شیعہ رہتے ہیں اللہ کی قسم اگر تم زمین میں نہ ہوتے تو میں رات انکھوں سے ہر گز نہ دیکھتا اگر تم میں سے کوئی زمین میں نہ ہوتا تو تمہارے خلاف لوگوں پر اللہ انعام نہ کرتا اور نہ انکو پاک چیزیں دیتا ان کو نہ دنیا میں حصہ ہے اور نہ آخرت میں الخ اللہ کی قسم کہ شیعہ کا کوئی آدمی اگر نیند کریں تو اللہ تعالیٰ اس کی روح اوپر آسمان لے جاتا ہے تو اس میں برکت ڈالتا ہے اگر اس کا اجل ایا ہو تو اسکو رحمت کے خزانوں میں اور عرش کے سایہ میں جنت کے باغیچوں میں رکھتا ہے اگر اس کا اجل متاخر ہو تو اسکو امین فرشتوں سے بھیجدیتا ہے ....

ليردوها الى الجسد الّذى خرجت منه لتسكن فيه والله ان حاجّكم وعمّاركم لخاصّة الله عزّوجلّ وان فقراء كم لاهل الغنى وان اغنياكم لاهل القناعة وانكم كلكم لاهل دعوته واهل لاجابته

﴿﴾ وقال ابو جعفر الكلينى عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن محمد بن الحسن بن شمّون عن عبد الله بن عبد الرحمن عن عبد الله بن القاسم عن عمروبن ابى المقدام عن ابى عبد الله عليه السلام مثله وزاد فيه + وان لكل شيء جوهراوجوهر ولد آدم محمد عليهما السلام ونحن وشيعتنا بعدنا حبّذا شيعتنا ما اقربهم من عرش الله عزوجلّ ....

تاکہ روح بدن کو پہنچادیں جس سے وہ نکلی تھی تاکہ اس میں رہیں اللہ کی قسم تمہارے حج کرنے والے اور تمہارے عمرے کرنے والے اللہ عزوجل کے خاص (لوگ) ہیں اور تمہارے فقراء اغنیاء کے لئے ہیں اور تمہارے اغنیا قناعت کے لئے ہیں اور تم تمام اہل دعوت اور اہل اجابت کیلئے ہیں ﴿یعنی تم کو اپنے دین اور طاعت کی طرف اللہ تعالی بلاتا ہے تم قبول کرنے والے ہو﴾

﴿﴾ کلینی کہتا ہے کہ ہمارے چند اصحاب سہل بن زیاد سے وہ محمد بن حسن بن شمّون سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے وہ عبداللہ بن قاسم سے وہ عمرو بن ابی المقدام سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس ﴿پہلی حدیث﴾ جیسے روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ زیادہ کرتے ہیں کہ ہر چیز کیلئے جوہر ہوتا ہے اور آدم علیہ السلام کی اولاد سے جوہر محمد ﷺ ہیں ﴿یعنی جیسا جوہر زمین کے تمام اجزاء میں باعتبار حسن اور بہاء اور نفاست ممتاز ہے اس طرح آدم علیہ السلام کی اولاد میں محمد ﷺ ممتاز ہے اور حاشیہ میں اس کے بعد لکھتا ہے اور شیعہ خوش کرتے ہیں اور کہتا ہے کہ اسطرح شیعہ بھی اولاد آدم علیہ السلام میں ممتاز ہے﴾ اور ہم اور ہمارے بعد آنے والے شیعہ کیا اچھے شیعہ ہیں اور بہت زیادہ اللہ عزوجل کے عرش کے قریب ہیں

واحسن صنع الله اليهم يوم القيامة والله لولا ان يتعاظم الناس ذلك او يدخلهم زهو لسلّمت عليهم الملائكة قبلا والله ما من عبد من شيعتنا يتلو القرآن في صلوته قائما الا وله بكل حرف مأة حسنة ولا قرأ في صلوته جالسا الا وله بكل حرف خمسون حسنة ولا في غير صلوةا لا وله بكل حرف عشر حسنات وان للصامت من شيعتنا لأ جر من قرأ القرآن ممّن خالفه انتم والله على فرشكم نيام لكم أجر ا لمجاهدين وانتم والله في صلوتكم لكم اجر الصافين في سبيله انتم والله الّذين قال الله عزوجلّ ﴿ ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين﴾ انما شيعتنا اصحاب الاربعة الاعين عينان في الرأس وعينان في القلب الا والخلائق كلهم كذلك الا ان الله عزوجل فتح ابصاركم وا عمى ابصارهم ﴿١﴾

﴿١﴾ كما في الروضة من الكافي مع الاصول والفروع ٨ / ٢١٤ و٢١٥ رقم الحديث ٢٥٩ و ٢٦٠

اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ قیامت میں کیا اچھا سلوک کرے گا اللہ کی قسم اگر لوگوں میں غلو اور تکبر کا خطرہ نہ ہوتا تو فرشتے تمکو آمنے سامنے سلام کرتے اللہ کی قسم کہ ہمارے شیعہ سے کوئی بندہ نماز میں کھڑے ہوکر قرآن پڑھتا ہے تو اسکو ایک حرف پر ایک سو نیکیاں ملتی ہیں اگر قرآن بیٹھ کر پڑھتا ہے تو اسکو پچاس نیکیاں ملتی ہیں اور بغیر نماز قرآن پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ہمارے شیعہ میں سے خاموش آدمی کو اتنا اجر ملتا ہے جتنا کہ ہمارے مخالف کو قرآن پڑھنے پر ملتا ہے اللہ کی قسم کہ تم اپنے فرشوں پر سوئے ہوئے ہو تم کو مجاہدین جیسے اجر ملتا ہے اور اللہ کی قسم تم نماز میں ہو تم کو اتنا اجر ملتا ہے جیسا کہ جہاد کے صف میں ہو اور تم اللہ کی قسم وہ لوگ ہیں جو اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿ اور نکالدینگے جو کچھ ان کے دلوں میں خفگی تھی بھائی ہوگئے تختوں پر بیٹھے آمنے سامنے ﴾ اور ہمارے شیعوں کی چار آنکھیں ہیں دو آنکھیں سر میں اور دو آنکھیں دل میں خبردار تمام مخلوق اسطرح ہے اللہ عزوجل نے تمہارے آنکھیں کھول دیے ہیں اور ان کے آنکھیں اندھے کیے ہیں جیسا کہ روضہ کافی ۸ / ۲۱۴ و ۲۱۵ رقم الحدیث ۲۵۹ و ۲۶۰ میں ہے

= اقول لا یفرح الشیعة لهذین الحدیثین لانهما مردوان اما الحدیث الاول ففیه ابراهیم والد علی ما وثقه احد من اکابر الشیعة کما مر مفصلا وکذلك فیه ابن ابی عمیر وهو مجهول وکذلك فیه عمرو بن ابی المقداد ذکره القهبائی بحوالة کش وقر وجش بدون توثیق وقال بحوالة کش تقدم بعنوان عمر بن ثابت طالع مجمع الرجال ٤ / ٢٧٤ و ٢٧٥ وذکر القهبائی هناك عمر بن ثابت بن هرمز ابو المقداد من مولی بن عجل کوفی روی عن علی بن الحسین وابی جعفر وابی عبد الله ضعیف جدا وسیذکر ان شاء الله عن کش وقر وق وست وجش بعنوان عمرو کما فی مجمع الرجال ٤ / ٢٥٧ فعلم منه بانه ما وثقه احد من اکابر الشیعة فهو مجهول فهذ الحدیث مشتمل علی المجاهیل کانه ظلمات بعضها علی بعض فلا یصح من هذا الحدیث بشارة الکلینی للشیعة الذین ینکرون عن القرآن الکریم الّذی حفظه رب العالمین

میں کہتا ہوں کہ شیعہ ان دونوں حدیثوں کو خوش نہ ہو جائیں کیونکہ یہ دونوں مردود اور باطل ہیں اول حدیث اس لئے کہ اس میں ابراہیم علی کا والد ہے جسکی توثیق اکابر شیعہ سے کسی نے نہیں کی ہے جیسا کہ گزر چکا ہے اور اسطرح اس میں ابن ابی عمیر ہے یہ مجہول ہے اور اسی طرح اس میں عمرو بن ابی المقداد ہے قہبائی نے حوالہ کش اور قر اور جش بغیر توثیق ذکر کیا ہے اور حوالہ کش کہا ہے کہ عمر بن ثابت میں گزر چکا ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ۴ / ۲۷۴ و ۲۷۵ اور قہبائی نے وہاں ذکر کیا ہے عمر بن ثابت بن ہرمز ابو المقداد مولی بنی عجل سے ہے اور علی بن حسین اور ابی جعفر اور ابی عبداللہ سے روایت کرتے ہیں سخت ضعیف ہے اور اسکو ان شاء اللہ تعالیٰ کش اور قر اور ست اور جش سے ذکر کرینگے جیسا کہ مجمع الرجال ۴ / ۲۵۷ میں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اسکی توثیق کسی نے نہیں کی ہے تو یہ بھی مجہول ہے تو یہ حدیث مجہول راویوں پر مشتمل ہے گویا کہ یہ اندھیروں پر اندھیرے ہیں تو اس حدیث سے کلینی کی بشارت ان شیعوں کیلئے صحیح نہیں جو اس قرآن کریم سے انکار کرتے ہیں جسکی حفاظت رب العالمین نے فرمائی ہے

واما الحديث الثاني فهو ايضا باطل نردود اما اولا فان فيه سهل بن زياد الرازی كان ضعيفا جدا فاسد الرواية والمذهب وكان احمد عيسى اخرجه من قم واظهر البراء ة منه ونهى الناس عن السماع منه والرواية وهو يروى المراسيل ويعتمد المجاهيل كما مر مفصلا طالع مجمع الرجال ٣ / ٢٧٩ + واما ثانيا ففيه محمد بن الحسن بن شمون قال عناية الله القهپائی ﴿غض﴾ محمد بن الحسن بن شمون بصری واقف غلا ضعيف متهافت لا يلفت اليه والى مصنفاته وسائر ما ينسب اليه ﴿جش﴾ محمد بن شمون ابو جعفر بغدادی واقف، ثم غلا وكان ضعيفا جدا فاسد المذهب طالع التفصيل فی مجمع الرجال ٥ / ١٨٦ و ١٨٨ + واما ثالثا ففيه عبد الله بن عبد الرحمن وهو الاصم المسمعی قال القهپائی ضعيف مرتفع القول وله كتاب فی الزيادات ما يدل على خبث عظيم ومذهب متهافت وكان من كذابة اهل البصرة

﴿﴾ اور حدیث دوم بھی باطل اور مردود ہے اول اسلئے کہ اس میں سہل بن زیاد ہے وہ سخت ضعیف فاسد الروایۃ و فاسد المذہب ہے اور احمد بن عیسی نے اس کو قم سے نکالا تھا او اس سے براءت کی تھی اور لوگوں کو اس سے سننے اور روایت کرنے سے منع کیا تھا اور یہ مرسل روایات کرتے ہیں اور مجہولوں پر اعتماد کرتے ہیں جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے مطالعہ کریں مجمع الرجال ٣ / ٢٧٩ + اور دوم اس میں محمد بن حسن بن شمون ہے عنایت اللہ کہپائی کہتا ہے ﴿غض﴾ محمد بن حسن بن شمون ابو جعفر بغدادی واقفی ہے پھر غلو کرنے والا اور ضعیف اور ہلاک ہے اور نہ اسکی طرف اور نہ اسکے تصانیف کی طرف اور نہ جو اسکو منسوب ہے التفات کیا جائے گا ﴿جش﴾ محمد بن شمون ابو جعفر بغدادی واقفی ہے پھر غالی ہوا اور نہایت ضعیف اور فاسد المذہب ہے تفصیل مجمع الرجال ٥ / ١٨٦ سے ١٨٨ تک مطالعہ کریں + اور ثالثا اس میں عبداللہ بن عبدالرحمن اصم مسمعی ہے کہپائی کہتا ہے کہ یہ ضعیف اور مرتفع القول ہے اس کی کتاب زیادات ہے جو اسکے خبث عظیم اور گری ہوئی مذہب پر دلالت کرتی ہے اور یہ اہل بصرہ کے کذابوں ﴿جھوٹوں﴾ سے ہے

=﴿ جش ﴾ عبد الله بن عبد الرحمن الاصم المسمعي بصرى ضعيف قال ليس بشيء طالع التفصيل في مجمع الرجال ٤ / ٢٥

+ واما رابعا ففيه عبد الله بن القاسم وهو البطل الحارثي قال عنايت الله القهباني ﴿ غض ﴾ عبد الله بن القاسم البطل الحارثي بصرى كذاب غال ضعيف متروك الحديث معدول عن ذكره ﴿ جش ﴾ عبد الله بن القاسم الحارثي ضعيف غال كان صاحب معاوية بن عمار ثم خلط وفارقه طالع مجمع الرجال ٤ / ٣٤ و٣٥ ﴿﴾ وقال عبد الله المامقاني عبد الله بن القاسم البطل لم اقف فيه الا على ما في روضة الكافي عدة من اصحابه عن سهل بن زياد عن محمد بن الحسن بن شمون عن عبد الله بن القاسم عن ابي عبد الله عليه السلام ولم اقف من تعرض له فهو مهمل في الرجال ويحتمل كونه الحارثي ولا شاهد عليه طالع تنقيح المقال ٢ / ٢٠٣ باب عبد الله من ابواب العين رقم الترجمة ٧٠٠٩ ....

=﴿جش﴾ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم مسمعی بصری ضعیف ہے اور ہیچ ہے ﴿لیس بشیء ہے﴾ تفصیل مجمع الرجال ۴ / ۲۵ میں مطالعہ کریں +اور چہارم اس حدیث میں عبداللہ بن قاسم ہے اور یہ بطل حارثی ہے اور عنایت اللہ قہپائی کہتا ہے ﴿غض﴾ عبداللہ بن قاسم بطل حارثی بصری کذاب غالی ضعیف متروک الحدیث ہے جس کے ذکر سے اعراض کیا گیا ہے ﴿جش﴾ عبداللہ بن قاسم حارثی ضعیف غالی ہے جو معاویہ بن عمار کا ساتھی تھا پھر مختلط ہوا ﴿حافظہ خراب ہوا﴾ تو اس سے جدا ہوا مطالعہ کریں مجمع الرجال ۴ / ۳۴ و ۳۵

﴿﴾ اور عبداللہ مامقانی کہتا ہے عبداللہ بن قاسم بطل مجھے اسکا حال معلوم نہیں ہوا سوا اس سے کہ روضہ کافی میں چند اصحاب کی روایت سہل بن زیاد سے وہ محمد بن حسن بن شمون سے وہ عبداللہ بن قاسم بطل سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے اسکو تعرض کیا ہو تو یہ ﴿اسماء﴾ رجال میں مہمل ہے اور احتمال ہے کہ یہ حارثی ہو اور اس پر شاہد نہیں مطالعہ کریں تنقیح المقال ۲ / ۲۰۳ باب عبداللہ ابواب العین سے رقم ترجمہ ۷۰۰۹ ....

== وقال عبد الله المامقاني .... عبد الله بن القاسم الحارثي وقال ابن الغضائری عبد الله بن القاسم الحارثي بصری كذاب والكذب فيه بين في وجه حديثه انتهى وقال النجاشي عبد الله بن القاسم الحارثي ضعيف غال كان صاحب معاويةبن عمار ثم خلط وفارقه كما في تنقيح المقال ۲ / ۲۰۲ رقم الترجمة ۷۰۱۰

+ وكذلك فيه عمرو بن ابي المقداد وهو مجهول الحال كما مر فهذا الحديث ايضا ظلمات بعضها فوق بعض وهو موضوع كما يعلم من كتب تراجم الشيعة لان عبد الله با القاسم كذاب اهل البصرة فثبت مما ذكرنا بان الحديثين المذكرين باطلان مردوان فلا يفرح كل شيعي لهذه البشارة العظمى ولا للاعين الاربعة تفكر ....

﴿﴾اور عبداللہ مامقانی کہتا ہے عبداللہ بن القاسم الحارثی ابن الغضائری کہتا ہے عبداللہ بن القاسم الحارثی بصری کذاب ہے اور اس حدیث میں اس کا جھوٹ واضح ہے انتہی اور نجاشی کہتا ہے عبداللہ بن القاسم الحارثی ضعیف غالی ہے اور یہ معاویہ بن عمار کا ساتھی تھا پھر مختلط ہوا ﴿حافظہ خراب ہوا﴾ اس سے جدا ہوا جیسا کہ تنقیح المقال ۲ / ۲۰۲ رقم الترجمۃ ۷۰۱۰ میں ہے + اور اس طرح اس میں عمرو بن ابی المقدام ہے اور یہ مجہول الحال ہے جیسا کہ گزر چکا ہے تو یہ حدیث بھی اندھیروں پر اندھیرے ہیں اور یہ حدیث موضوع من گھڑت ہے جیسا کہ شیعہ کے کتب تراجم سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ عبداللہ بن القاسم بصرہ کے کذابوں سے ہے تو جو میں نے ذکر کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ دونوں حدیثیں باطل اور مردود ہیں تو کوئی شیعی اس بڑی بشارۃ اور چار آنکھوں کو خوش نہ ہو جائے فکر کر ....

العبر فی عجائب کتب الشیعة لِمَن لیس له الخبر

﴿۱﴾ قال السید هاشمی البحرانی الشیعی فی خبر طویل وفیه عن موسی بن جعفر عن ابیه عن جده علیهم السلام عن جابر بن عبد الله قال لما زوج رسول الله ﷺ فاطمة من علی علیه السلام اتاه الناس من قریش فقالوا انتَ زوجتَ بمهر خسیس فقال علیه السلام ما انا زوجت علیا زوجه لیلة اسری بی عند سدرة المنتهی اوحی الله الی السدرة ان انثری ما علیك فنثرت الدرر والجواهر والمرجان فابتدر الحور العین فالتقطن فهن یتهادینه ویتفاخرن ویقلن هذا من نثار فاطمة بنت محمد علیهما السلام

شیعوں کی کتابوں کے عجائب میں عبر تیں ان کیلئے جن کو ان سے خبر نہیں

﴿۱﴾ سید ہاشمی بحرانی شیعی لمبی حدیث میں کہتا ہے جس میں موسیٰ بن جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادہ سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ کا نکاح علی سے کیا تو آپ کے پاس قریش آئیں کہ آپ نے معمولی مہر سے نکاح کرلیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے علی کو نکاح میں نہیں دیا ہے یہ جب مجھے معرج لے گیا تھا تو سدرۃ منتہی کے پاس اسکو نکاح میں دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے سدرۃ المنتہی کو وحی کی کہ جو تجھ پر ہے بکھر دیں تو اس نے موتیاں اور جواھر اور مرجان بکھیر دیئے حور العین نے ان کو جلدی سے جمع کئے اور ان پر حور العین فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ یہ فاطمہ بنت محمد علیہما السلام کی شادی کی موتیاں اور جواہر اور مرجان ہیں ....

فلما كانت ليلة الزفاف اتى النبی ﷺ بعلته الشهباء وثنى عليها قطيفة وقال لفاطمة اركبی وامر سلمان ان يقودها والنبی ﷺ يسوقها فبينما هو فی بعض الطرق اذ سمع النبی ﷺ وجبه فذا هو جبرائيل وميكائيل فی سبعين الفا فقال النبی ﷺ ما اهبطكم الی الارض قال جئنا نزف فاطمة الی علی بن ابی طالب فكبر جبرائيل وميكائيل فكبرت الملائكة وكبر محمد ﷺ فوقع التكبير علی العرائس من تلك الليلة ﴿۱﴾

﴿۲﴾ وقال السيد عبد الحسين دست غيب من جملة عهود الله و تبارك فی عالم الذر موضوع ولاية امير المؤمنين والائمة الاطهار عليهم السلام كما ورد فی روايات كثيرة الاشارة اليه وذكرته به كل الكتب السماوية ﴿۲﴾

﴿۱﴾ كما فی حلية الابرار فی احوال محمد وآله الاطهار ۱ / ۱۸۶ و۱۸۷ ﴿۲﴾ كما فی الذنوب الكبيرة ۱ / ۳۳۸ ترجمة صدر الدين قبانجی

توجب شادی کی رات ہوئی تو نبی ﷺ شہباء خچر کو لایا اور اس پر مخمل کی چادر بچھائی اور فاطمہ کو فرمایا کہ سوار ہو جا اور سلمان کو فرمایا کہ خچر کھینچ لیں اور نبی ﷺ پیچھے سے چلا رہے تھے تو راستہ میں جا رہے تھے تو دھماکی کی آواز سن لیا وہاں جبرائیل ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اور میکائیل ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ تھیں نبی ﷺ نے فرمایا تمکو کس لئے زمین کو اتارا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم دلہن دلہا کے پاس پہنچاتے ہیں تو جبرائیل اور میکائیل نے تکبیر کی تو فرشتوں نے تکبیر کی اور محمد ﷺ نے تکبیر کی تو اسی رات سے دلہن پر تکبیر واقع ہوئی ہے جیسا کہ حلیۃ الابرار میں ۱ / ۷۶ اور ۷۷ میں ہے ﴿۲﴾ اور سید عبد الحسین دست غیب کہتا ہے کہ عالم ذر میں اللہ تعالی کے عہود سے ولایۃ امیر المؤمنین اور ائمۃ اطہار کا موضوع ہے جیسا کہ کافی روایات میں اس کی طرف اشارہ وارد ہے اور اسکو تمام آسمانی کتابوں نے ذکر کیا اور تمام انبیاء علیہم السلام نے پہنچایا ہے الذنوب الکبیرۃ ۱ / ۳۳۸ ترجمہ صدر الدین قبانجی

عرض الاعمال على النبى ﷺ والائمة عليهم السلام

﴿۳﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكلينى محمد بن يحي عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن على بن ابى حمزة عن ابى بصير عن ابى عبد الله عليه السلام قال تعرض الاعمال على رسول الله ﷺ اعمال العباد كل صباح ابرارها وفجّارها فاحذروها وهو قوله تعالى ﴿ اعملوا فسيرى الله عملكم ورسوله ﴾ وسكت

﴿٤﴾ وقال الكلينى عدة م اصحابنا عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحي الحلبى عن عبد الحميد الطائى عن يعقوب بن شعيب قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام من قول الله عزوجل ﴿ واعملوا فسيرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون ﴾ قال هم الائمة ....

نبی ﷺ اور ائمہ اطہار اعمال پیش کرنا

﴿۳﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی کہتا ہے کہ محمد بن یحي احمد بن محمد سے وہ احمد بن محمد سے وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد سے وہ علی بن حمزۃ سے وہ ابو بصیر سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر بندوں کے اعمال برے اور اچھے ہر صبح پیش کیے جاتے ہیں تو اس سے ڈرو اور وہ یہ قول اللہ تعالی کا ہے ﴿ پھر آگے دیکھ لیگا اللہ تمہارے اعمال اور اس کا رسول ﴾ اور خاموش ہوا

﴿۴﴾ اور کلینی کہتا ہے ہمارے چند اصحاب احمد بن محمد سے وہ حسین بن سعید سے وہ نضر بن سوید سے وہ یحي حلبی سے وہ عبدالمجید طائی سے وہ یعقوب بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد السلام سے اس ایات ﴿ اعملوا فسیری اللہ عملکم الخ ﴾ کے بارے پوچھا اس نے کہا کہ اس سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں ....

﴿۵﴾ قال ابو جعفر الكليني...... على بن ابراهيم عن ابيه عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن ابى عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول ما لكم تسوؤن رسول الله ﷺ فقال رجل كيف نسوؤه فقال اما تعلمون ان اعمالكم تعرض عليه فلما رأى فيها معصية ساء ذلك فلا تسوؤا رسول الله ﷺ وسرّوه ﴿۱﴾

﴿۶﴾ وقال الكليني ...... على عن ابيه عن القاسم بن محمد عن الزيات عن عبد الله بن ابان الزيات و كان مكينا عند الرضا عليه السلام قال قلت للرضاء عليه السلام ادع الله لى ولاهل بيتى فقال او لست افعل والله ان اعمالكم لتعرض على فى كل يوم وليلة قال فاستعظمت ذلك فقال لى اما تقرء كتاب الله عزوجل

﴿۱﴾ الاصول من الكافى مع الفروع والروضة ۱ / ۲۱۹ كتاب الحجة رقم الحديث ۱ و ۲ و ۳

﴿۵﴾ ابو جعفر کلینی علی بن ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ عثمان بن عیسی سے وہ سماعہ سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور کہتا ہے کہ میں نے اس سے سنا کہ اس نے کہا کہ تمہیں کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تم غمگین کرتے ہو تو ایک شخص نے کہا کہ اسکو ہم کیسے غمگین کرتے ہیں تو اس نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے اعمال رسول اللہ ﷺ پر پیش کئے جاتے ہیں تو جب رسول اللہ ﷺ تمہارے اعمال میں برا عمل دیکھیں تو غمگین ہوتا ہے تو تم رسول اللہ ﷺ کو غمگین نہ کرو اسکو خوش کرتے رہو یہ تین احادیث اصول کافی ۱ / ۲۱۹ مع الفروع والروضۃ کتاب الحجۃ رقم ۱ اور ۲ و ۳ سے ماخوذ ہیں

﴿۶﴾ ابو جعفر کلینی علی سے وہ اپنے باپ سے وہ قاسم بن محمد سے وہ زیات سے وہ عبداللہ بن ابان زیات سے اور وہ رضا علیہ السلام کے ساتھ رہتا تھا کہتا ہے کہ میں نے رضاء علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے اور میرے اہل بیت کے لئے دعا کرو اس نے کہا کہ کیا میں دعا نہیں کرتا ہوں اللہ کی قسم تمہارے اعمال ہر دن ورات ہم پر پیش کئے جاتے ہیں

﴿وقل اعملوا فسیری الله عملکم ورسوله والمؤمنون﴾ قال هو وا لله علیّ بن ابی طالب علیه السلام

﴿۷﴾ قال ابو جعفر الکلینی عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن الوشاء قال سمعت الرضا علیه السلا م یقول ان الاعمال تعرض علی رسول الله ﷺ ابرارها وفجارها ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الاصول من الکافی کتاب الحجة ۱ / ۲۱۹ و ۲۲۰ رقم الحدیث ٤ و ٥ ﴿﴾ اقول انظر الی احادیث الکلینی کیف یثبت منها عرض الاعمال علی رسول الله ﷺ ابرارها واشرارها کل صباح ثم العجب علیه بانه یثبت عرض الاعمال لعلی بن ابی طالب من قول الله تعالی ﴿والمؤمنون﴾ یرید الکلینی من صیغة الجمع علی بن ابی طالب بدون دلیل ثم یرتقی منه الی جمیع الائمة فاعمال الناس کلها تعرض علیهم واذا راوا اعمالهم السیئة فهم یدعون لهم فعلم من هذا التفصیل بان هذه عقیدة الشیعة

﴿اور کہہ کہ عمل کئے جاؤ پھر آگے دیکھ لیگا اللہ تمہارے کام کو اور اس کا رسول اور مسلمان﴾ کہتا ہے کہ اللہ کی قسم اس سے مراد علی علیہ السلام ہے ﴿۷﴾ ابو جعفر کلینی کہتا ہے کہ ہمارے چند اصحاب احمد بن محمد سے وہ وشاء سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں نے رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ اس نے کہا کہ نیک اور برے اعمال رسول اللہ ﷺ پر پیش کئے جاتے ہیں جیسا کہ اصول کافی کتاب الحجۃ ۱ / ۲۱۹ و ۲۲۰ رقم الحدیث ۴ و ۵ میں ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ کلینی کی احادیث دیکھ لیں کہ ان سے کس طرح ثابت کرتا ہے کہ امت کے برے اور اچھے اعمال ہر صبح رسول اللہ ﷺ پر پیش کئے جاتے ہیں پھر کلینی پر تعجب ہے کہ آیات میں ﴿المؤمنون﴾ صیغہ جمع ہے اور یہ بغیر کسی دلیل اس سے علی بن ابی طالب لیتا ہے پھر یہاں سے ترقی کر کے تمام بارہ امام کو عرض اعمال ثابت کرتا ہے کہ تمام پر نیک اور برے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور پھر اگر برے اعمال کوئی کریں تو ان کو بارہ امام دعائیں بھی دیتے ہیں تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ شیعوں کا عقیدہ ہے

== والعجب كل العجب على المولوى محمد سرفراز بانه يقول بحوالة طبقات السبكى بانه قال لان عندنا رسول الله ﷺ حيّ يحس ويعلم وتعرض عليه اعمال الامة ويبلغ الصلوة والسلام على ما بينا ﴿ثم يقول بالاردو ﴿تعريبه﴾ بان الامام الموصوف وضح نتائج المرتبة على حياته عليه السلام فى القبر بان الحس والعلم وعرض الاعمال وتبليغ الصلاوة والسلام عليه امور متحققة ثم يقول فى الحاشية بان التحقيق الاجمالى فى حق عرض اعمال الامة هذا عرض اعمال الامة بطريق الاجمال ثابت من الحديث الصحيح كما روى عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ قال حياتى خير لكم تحدثون وُ تحدث لكم ووفاتى خير لكم تعرض على اعما لكم فما رأيت من خير حمدت الله عليه وما رايت من شر استغفرت الله لكم رواه البزار ورجاله رجال الصحيح مجمع الزوائد كما فى تسكين الصدور الطبعة الاولى ١٢٢ والثانية ٢٣٤

اور تعجب بر تعجب مولوی محمد سرفراز پر ہے کہ بحوالہ طبقات السبکی کہتا ہے کہ وہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ زندہ ہیں حس وعلم سے موصوف ہیں اور آپ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور آپ پر صلوۃ وسلام پہنچائے جاتے ہیں جس طرح کہ ہم بیان کر آئے ہیں ﴿پھر مولوی صاحب کہتا ہے﴾ قبر میں حیات کے جو نتائج مرتب ہیں امام موصوف نے ان کو اس عبارت میں نمایاں کر کے پیش کر دیا ہے اور عرض اعمال و تبلیغ صلوۃ وسلام بالکل محقق ہیں ﴿پھر حاشیہ میں کہتا ہے﴾ عرض اعمال کے بارے میں نہایت مختصر تحقیق یہ ہے کہ صحیح روایت سے اجمالی طور پر عرض اعمال ثابت ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم ﴿مشکل مسئلے﴾ بیان کروگے اور (میری طرف سے) ان کی حقیقت بیان کر دی جائیگی اور میری موت بھی تمہارے لئے بہتر ہوگی تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوں گے سو جو اچھے ہونگے میں ان پر اللہ تعالی کی تعریف کرونگا اور جو برے ہونگے میں تمہارے لئے اللہ تعالی سے معافی مانگوں گا اسکو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے سب راوی بخاری کی راوی ہیں تسکین الصدور طبع اول ۱۲۲ اور طبع دوم ۲۳۴ ....

== وقال قال السيوطي هذه الرواية بسند صحيح وقال الزرقاني سنده جيد وكذلك قال مولانا سيد انورشاه ومولانا عثماني خلاصته هذا حديث صحيح كما في تسكين الصدور ط ١ ١٢٣ وقال بحوالة نشر الطيب ما من يوم ألا تعرض اعمال امته على النبي ﷺ صباحا ومساء ثم يقول هذا حديث صحيح لكن المراد من عرض الاعمال ليس جميع الاعمال كما هو مسلك الشيعة الشنيعة او مسلك اهل الغلو والبدع بل المراد منه بعض الاعمال مختصرا كما في تسكين الصدور الطبعة الثانية ٢٣٥ و ٢٣٦ ثم يرتقي منه ويقول بحوالة عوارف المعارف وقد ورد في الخبر عن النبي ﷺ تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس على الله وتعرض على الانبياء والاباء والامهات يوم الجمعة فيفرحون بحسناتهم وتزداد وجوههم بياضا واشراقا فاتقوا الله ولا تؤذوا امواتكم وفي خبر اخر ان اعمالكم تعرض على عشائركم واقاربكم من الموتى

اور کہتا ہے کہ امام سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ روایت بسند صحیح ہے اور زرقانی سند جید فرماتے ہیں اور اسطرح مولانا سید انور شاہ اور مولانا عثمانی فرماتے ہیں الغرض یہ حدیث بالکل صحیح ہے جیسا کہ تسکین الصدور طبع اول ۱۲۳ میں ہے اور بحوالہ نشر الطیب کہتا ہے کوئی ایسا دن نہیں ہے کہ نبی ﷺ پر آپ کی امت کے اعمال صبح و شام پیش نہ کئے جاتے ہوں پھر کہتا ہے کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے لیکن یہ یاد رہے کہ عرض اعمال سے امت کے تمام اعمال کا عرض مراد نہیں جیسا کہ شیعہ شنیعہ کا مسلک ہے یا جس طرح غالی قسم کے اہل بدعت کا باطل نظریہ ہے بلکہ یہ عرض صرف اجمالی ہے جیسا کہ تسکین الصدور طبع دوم ۲۳۵ میں ہے پھر یہاں سے ترقی کرتا ہے اور بحوالہ عوارف المعارف کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے حدیث وارد ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کو اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور جمعہ کے دن حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام اور باپ دادوں ماؤں پر پیش کئے جاتے ہیں وہ نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہرے سفید اور چمکیلے ہوتے ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو آذیت مت دو اور دوسری حدیث میں آتا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے مردہ رشتہ داروں اور اقارب پر پیش کئے جاتے ہیں

== فان كان حسنا استبشروا وان كان غيرذلك قالوا اللهم لاتمتهم حتى تهديهم كما هديتنا عوارف المعارف على حاشية الاحياء ٤ / ١٥٣ وذكر الاحالة على مسند احمد ٣ / ١٦٥ و مجمع الزوائد ٢ / ٣٢٨ ثم يقول احاديث عرض الاعمال على الاقارب موجودة واستدل منها علماء الامة ﴿تسكين الصدور ٢٣٩ و ٢٤٠﴾

اقول جميع ماقا له المولوى محمد سر فراز باطل مردود وارد اقوا له بما صرح بترديده فى تاليفاته الاخرى لكن ههنا اذكر اولا بانه ارتكب الخيانة لانه احال على مسند احمد مع انه ذكر هناك باسناده عن عبد الرزاق ثنا سفيان عمن سمع انس بن مالك الخ مسند احمد ٣/ ١٦٤ و ١٦٥ فوضح الامام احمد و فيه رجل مجهول لان سفيان سمع ممن سمع انس وقال المولوى سرفراز فى تاليفه الاخر والدين لا يبنى على المجاهيل كما فى المنهاج الواضح راه سنت ٢٦٥ فهل نسى هذا القانون ههنا فى مقابلة اكابر جماعت اشاعت التوحيد لكن ينفعه للبيريلويين فقط

اگر وہ اعمال اچھے ہوتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر وہ برے ہوتے ہیں تو دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ان کو اس وقت تک موت نہ دے جب تک تو ان کو ہماری طرح ہدایت نہ دے دے بحوالہ عوارف المعارف حاشیہ احیاء العلوم ۴ / ۱۵۳ اور حوالہ مسند احمد ۳ / ۱۶۵ اور مجمع الزوائد ۲ / ۳۲۸ پر ذکر کیا ہے ﴿پھر کہتا ہے ﴾ الغرض عرض اعمال علی الاقارب کی حدیثیں بھی موجود ہیں اور علماء امت نے ان سے استدلال واحتجاج کیا ہے ﴾ ﴿تسکین الصدور طبع دوم ۲۳۹ و ۲۴۰﴾ میں کہتا ہوں کہ تمام جو مولوی سرفراز نے کہا ہے وہ باطل اور مردود ہے اور اسکے یہاں کے اقوال کی تردید میں اسکے دیگر ان اقوال سے کرونگا جو اس نے دوسری تصانیف میں خود ذکر کئے لیکن میں یہاں اولا یہ ذکر کرتا ہوں کہ اس نے خیانت کا ارتکاب کیا ہے کہ اس نے حوالہ مسند احمد پر دیا ہے حالانکہ وہاں امام احمد نے اپنی اسناد سے عبد الرزاق سے اور وہ سفیان سے وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے انس بن مالک سے سنا ہے مطالعہ کریں مسند احمد ۳ / ۱۶۴ و ۱۶۵ تو امام احمد نے واضح کیا ہے کہ اس روایت میں ایک شخص ہے جسکا پتہ نہیں کہ وہ کون ہیں اور مولوی سرفراز دوسری تصنیف میں کہتا ہے اور ہمیں اللہ تعالی نے ہرگز اس کا مکلف نہیں ٹھرایا کہ ہم اپنا دین مجہول شخصیتوں سے لیتے پھریں راہ سنت ۲۶۵ تو کیا یہ قانون اکابر جماعت اشاعت التوحید والسنت کے مقابلہ میں بھول گیا ہے یا یہ صرف بریلویوں کے لئے انکو مفید ہے ....

— وكذلك ارتكب الخيانة فى احالته على مجمع الزائد لان الهيثمي يقول بعد ذكر هذا الحديث رواه احمد وفيه رجل لم يسم قلت وقد تقدم حديث ابى ايوب فى الباب قبل هذا ﴿ طالع مجمع الزوائد ۲/ ۳۲۸ و ۳۲۹ ﴾ ولما ذكر الامام الهيثمي ردا على هذا الحديث بان فيه رجل لم يسم ﴿ اى مجهول ﴾ فكيف ارتكب الخيانة بانه ذكر الحوالة عليه بغير رد عليه واما الامام الهيثمي فقد اشار بلفظ تقدم حديث ابى ايوب الى الحديث الذى ذكره قبل هذا الباب وفيه وان اعمالكم تعرض على اقاربكم وعشائركم فان كان خيرا فرحوا واستبشروا وقالوا اللهم هذا فضلك ورحمتك فاتمم نعمتك عليه وامته عليه ويعرض عليهم عمل المسيء فيقولون اللهم الهمه عملا صالحا ترضى به عنه وتقربه اليك رواه الطبراني فى الكبير والاوسط وفيه مسلمة بن على وهو ضعيف ﴿ طالع مجمع الزائد ۲ / ۳۲۷ فقد صرح الامام الهيثمي بضعف الحديثين لكن المولوى سرفراز اغمض عينيه من الرد لاجل التدليس الفاحش

﴿﴾ اور اس نے مجمع الزوائد پر حوالہ دیکر خیانت کی ہے کیونکہ امام ہیثمی نے فرمایا ہے کہ اس روایت کو امام احمد نے روایت کی ہے اور اس میں ایک شخص ہے جو معلوم نہیں میں کہتا ہوں کہ اس باب سے پہلے باب میں ابوایوب کی حدیث گزر گئی ہے مطالعہ کریں مجمع الزوائد ۲ / ۳۲۸و۳۲۹ تو جب امام ہیثمی نے اس حدیث کی تردید کی ہے کہ اس میں مجہول نامعلوم شخص ہے تو اس نے خیانت کیوں کی ہے کہ اس نے حوالہ بغیر تردید ذکر کیا ہے اور امام ہیثمی نے حدیث ابوایوب سے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو پچھلے باب میں ابوایوب انصاری سے ذکر کیا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے اقارب اور رشتہ داروں پر پیش کئے جاتے ہیں اگر وہ اعمال اچھے ہوتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور چہرے چمکیلے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ یہ تیری مہربانی اور رحمت ہے اور اس پر اپنی نعمت پوری کر اور اسی پر اسکو موت دے دے اور برے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں اور کہتے ہیں ان کو نیک اعمال کی الہام فرما جس کی وجہ آپ اس سے راضی ہوجائے اور یہ اعمال اسکو تیرے قریب کریں اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس میں مسلمہ بن علی ضعیف ہے مطالعہ کریں مجمع الزوائد ۲/ ۳۲۸و۳۲۹ تو جب امام ہیثمی نے دونوں حدیثوں کی تردید فرمائی ہے تو اس نے تدلیس فاحش کیوں کی ہے

= اقول لما وضح الامام الهيثمي ان في حديث ابي ايوب مسلمة بن علي وهو ضعيف والآن انا ذكر احوال مسلمة بن علي اجمالا قال الامام ابو اسحاق ابراهيم بن يعقوب الجوزجاني المتوفى ٢٥٩ ھ مسلمة بن علي الخشني ضعيف حديثه متروك احوال الرجال ١٦٣ رقم الترجمة ٢٩١ +قال الامام محمد بن حبان المتوفى ٣٥٤ ھ مسلمة بن علي الخشني كان ممن يقلب الاسانيد ويروى عن الثقات ما ليس من احا ديثهم توهما فلما فحش ذلك منه بطل الاحتجاج به طالع التفصيل في كتاب المجروحين ٣ / ٣٣ الى ٣٥ + قال الامام ابو جعفر محمد بن عمرو موسى العقيلي المتوفى ٣٢٢ ھ مسلمة بن علي الخ حدثنا آدم بن موسى قال سمعت البخاري قال مسلمة بن علي منكر الحديث طالع الضعفاء الكبير ٤ / ٢١١ و٢١٢ وقال الامام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائي المتوفى ٣٠٣ ھ مسلمة بن علي متروك الحديث الضعفاء والمتروكين رقم الترجمة ٥٧٠ ....

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ امام ہیثمی نے حدیث ابو ایوب کے بارے بتایا کہ اس میں مسلمہ بن علی ضعیف ہے اور ابھی میں اسکے احوال اجمالا ذکر کرتا ہوں + امام ابو اسحاق ابراہیم بن یعقوب جوزجانی متوفی ۲۵۹ھ فرماتے ہیں مسلمہ بن علی خشنی ضعیف ہے اسکی حدیث متروک ہے جیسا کہ مجمع الرجال ۱۶۳ رقم الترجمۃ ۲۹۱ میں ہے + اور امام محمد بن حبان متوفی ۳۵۴ھ فرماتے ہیں مسلمہ بن علی خشنی سندوں میں ردوبدل کیا کرتے تھے اور ثقات سے وہ احادیث روایت کرتے تھے جو ان کی احادیث نہیں تھیں تو جب یہ اس کے احادیث میں زیادہ ہوا تو اس سے استدلال صحیح نہیں تفصیل کتاب المجروحین ۳ / ۳۳ تا ۳۵ دیکھ لیں + اور امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی متوفی ۳۲۲ھ فرماتے ہیں مسلمہ بن علی الخ ہمکو آدم بن موسی نے بیان کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ میں نے بخاری سے سنا کہ مسلمہ بن علی منکر الحدیث ہے مطالعہ کریں ضعفاء کبیر ۴ / ۲۱۱ و ۲۱۲ + اور امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ فرماتے ہیں مسلمہ بن علی متروک الحدیث ہے ضعفاء والمتروکین رقم الترجمۃ ۵۷۰ ....

= قال الامام عبد الرحمن بن علي ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ مسلمة بن علي الخشنی قال يحي ودحيم ليس بشيء وقال الرازی لا يشتغل به وقال النسائی والدارقطنی والازدی متروك وقال يعقوب بن سفيان ضعيف الحديث قال ابن حبان يقلب الاسانيد ويروی عن الثقات ما ليس من احاديثهم توهما فلما فحش ذلك منه بطل الاحتجاج به كمافی الضعفاء والمتروكين ۳ / ۱۲۰

+ قال الامام ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ مسلمة بن علي بن خلف الخشنی قال ابن معين ودحيم ليس بشيء وقال البخاری وابوزرعة منكر الحديث وقال ابن حبان ضعيف الحديث منكر الحديث لا يشتغل به هو فی حد الترك وقال الجوز قانی ضعيف وحديثه متروك و قال النسائی والدارقطنی والبرقانی متروك الحديث ثم ذكر قول ابن حبان الخ وقال الحاكم روی عن الاوزاعی والزبيدی المناكير والموضوعات طالع التفصيل فی تهذيب التهذيب ۱۰ / ۱۴۶ و۱۴۷

امام عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ فرماتے ہیں یحیی اور دحیم لیس بشیء کہتے ہیں اور ازدی کہتے ہیں کہ اسکی حدیث پر مشغول نہیں ہونا چاہئے اور دارقطنی اور ازدی متروک الحدیث کہتے ہیں اور یعقوب بن سفیان ضعیف الحدیث کہتے ہیں اور ابن حبان کہتے ہیں کہ اسانید میں ردوبدل کرتے تھے اور ثقات سے وہ احادیث روایت کرتے تھے جو ان کی احادیث نہیں تھیں تو جب یہ زیادہ ہوا تو اس سے احتجاج استدلال صحیح نہیں جیسا کہ الضعفاء والمتروکین ۳/ ۱۲۰ میں ہے + اور امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ کہتے ہیں مسلمۃ بن علی خشنی ابن معین ودحیم لیس بشیء کہتے ہیں اور بخاری اور ابوزرعۃ کہتے ہیں کہ منکر الحدیث ہے اور ابن حبان ضعیف الحدیث منکر الحدیث کہتے ہیں کہ اسکی حدیث پر مشغول ہونا نہیں چاہئے اور جوزقانی ضعیف کہتے ہیں کہ اسکی حدیث متروک ہیں اور نسائی اور دار قطنی اور برقانی متروک الحدیث کہتے ہیں پھر ابن حبان کا قول نقل کیا ہے الخ اور حاکم کہتے ہیں کہ یہ اوزاعی اور زبیدی سے منکرات اور موضوعات روایت کرتے تھے تفصیل مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۰/ ۱۴۶ اور ۱۴۷ میں

== قال الامام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ مسلمة بن علی منکر الحدیث عن الاوزاعی کما فی التاریخ الکبیر ۷ / ۳۸۸ و ۳۸۹ + طالع التفصیل فی الجرح والتعدیل ۸ / رقم الترجمة ۱۲۲۲ + ومیزان الاعتدال ٤ / ۱۰۹ + والمغنی فی الضعفاء ۲ / ٦٥٧ وغیرها انظر ایها الاخ الکریم الی حدیث عرض الاعمال الذی یفتخر به المولوی سرفراز و مع ان هذا الحدیث من منکر الحدیث ومتروك الحدیث بل عا دته روایة الموضوعات فهذا الحدیث مردود و الحقیقة ان الکلام الصیح الذی قاله بنفسه فی تالیف الاخر فی مقابلة البریلوی حیث قال ﴿ تعریبه ﴾ مع کثرة التفحص ما تیسر لی التصحیح والتحسین لهذا الحدیث ﴿ ای حدیث عرض الاعمال ﴾ الی عهد جلال الدین السیوطی لمحدث سواه واما هو فهو متساهل حتی یستدل من الموضوعات والمخترعات وانظر الی مسالك الحنفاء وغیره ثم یقول اما حدیث ابن مسعود ﴿ الذی یستدل منه فی تسکین الصدور ﴾ فرواه البزار فی مسنده ولیس هذا من الطبقة الاولی ولا من الثانیة

﴿﴾امام محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ فرماتے ہیں مسلمۃ بن علی اوزاعی سے منکر الحدیث ہے جیساکہ تاریخ کبیر ۷ / ۳۸۸و ۳۸۹ میں ہے تفصیل مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ۸ / رقم الترجمۃ ۱۲۲۲ + ومیزان الاعتدال ۴ / ۱۰۹+ المغنی فی الضعفاء ۲ / ۶۵۷ غیرہا == اے محترم بھائی دیکھ تو حدیث عرض اعمال کو جس پر مولوی سرفراز فخر کرتا ہے حالانکہ یہ منکر الحدیث اور متروک الحدیث کی روایت ہے بلکہ وہ موضوعات کا عادی تھا﴿ تو اسکی حدیث مردود ہے ﴾ اور حقیقت وہ ہے جو مولوی سرفراز نے خود دوسری تصنیف میں پہلے زمانہ میں بریلوی کے مقابلہ میں لکھا تھا﴾ لکھتے ہیں کثرۃ تفحص کے بعد بھی حضرت امام سیوطی کے زمانہ تک کسی اور محدث سے اس حدیث ﴿ عرض الاعمال ﴾ کی تصحیح یا تحسین نہیں مل سکی اور امام سیوطی تصحیح حدیث میں بہت ہی زیادہ متساہل ہیں وہ تو جعلی اور من گھڑت اور موضوع حدیثوں کا سہارا بھی اپنی استدلال میں ڈھونڈ لیتے ہیں ﴿ مسالک الحنفاء وغیرہ ﴾ ﴿ پھر لکھتا ہے خصوصا جبکہ یہ روایت ﴾ جس سے یہاں خود استدلال کرتا ہے ﴾ مسند بزار کی ہے جو نہ تو کتب حدیث کے طبقہ اولی میں ہے اور نہ ثانیہ میں ہے

= وان كان من الثالثة فاكثر احاديث هذه الطبقة غير معمول بها عند الفقهاء بل انعقد الاجماع على خلافها وان كان من الطبقة الرابعة كما هو الظن الغالب فالقول المتفق عليه ان احاديث هذه الطبقة غير معتمد عليها حتى يستدل منها لاثبات العقيدة او العمل كما في تصنيفه ازالة الريب ٤٢٢ و٤٢٣ + وقال المولوى سرفراز في تاليفه الاخر واما حديث عرض الاعمال فقد ذكرت مختصرا في ازالة الريب طالع هناك ويكفي ههنا انه ليس لهذا الحديث سند صحيح اصلا ومن يصححه من المحدثين وهم متساهلون ولا يقبل قولهم تحت اصول الحديث لانهم يصححون الاحاديث الموضوعة طالع التفصيل في تبريد النواظر ١٠٣ اقول هذا هو عدله او عدوانه بان حديث عرض الاعمال غير صحيح وليس له سند صحيح اصلا وما صححه من المحدثين الا من يصحح الموضوعات مثل الامام السيوطي ....

اگر یہ طبقہ ثالثہ میں ہو تو اسکے متعلق محدثین کا فیصلہ ہے وگر آن احادیث معمول بہ نزد فقہاء نشدہ اند بلکہ اجماع بر خلاف انہا منعقد گشتہ اور اگر یہ طبقہ رابعہ میں ہو اور ظن غالب بھی یہی ہے تو اسکے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک کردہ شود بحوالہ عجالۂ نافعہ ے جیسا کہ مصنف نے اپنی تصنیف ازالۃ الریب ۴۲۲ اور ۴۲۳ میں ذکر کیا ہے +اور مولوی سرفراز دوسری تصنیف میں لکھتا ہے عرض اعمال کی حدیث تو ہم نے اس کے متعلق ازالۃ الریب میں مختصر اصولی بحث کر دی ہے وہاں ملاحظہ کر لی جائے یہاں صرف یہ کہ دینا کافی ہے کہ اسکی کوئی سند صحیح نہیں اور جن محدثین نے اسکی تصحیح کی ہے وہ اتنے متساہل ہیں کہ ان کی بات اصول حدیث کے ماتحت قابل قبول ہی نہیں کیونکہ وہ تو جعلی اور من گھڑت حدیثوں کی تصحیح بھی کر جاتے ہیں مطالعہ کریں تبرید النواظر ۱۰۳ میں کہتا ہوں کہ یہ اس کا عدل ہے یا عدوان کہ عرض اعمال کی حدیث صحیح نہیں ہے اور اسکی کوئی سند صحیح نہیں اور جن محدثین نے اسکی تصحیح کی ہے وہ تو جعلی اور من گھڑت احادیث کی تصحیح بھی کرتے ہیں مثل امام سیوطی ....

== وكذلك هذا حديث اما من الطبقة الثالثة فاحاديها غير معمول بها عند الفقهاء بل انعقد الاجماع على خلافها وانكان من الرابعة كما هو الظن الغالب فاحاديث هذه الطبقة غير معتمد عليها كما وضحه بنفسه الكريمة لكن هذا التحقيق للمصنف فى مقابلة البريلويين واذا وقع الاختلاف له مع اكابر جماعت اشاعت التوحيد والسنة فصار هذا الحديث من الطبقة الاولى او الثانية وصار الحديث صحيح انا لله وانا اليه راجعون والحقيقة ان العالم اذا انحرف عن الدين المستقيم فهو فساد للعالم اليس له خوف من يوم الحساب بانه يقول فى الطبعة الثانية بانى قلت فى ازالة الريب ﴿يعنى رددت على هذا الحديث﴾ لاجل وجود حوالة الخصائص الكبرى امامى ولست مطمئنا لاجل تساهل الامام السيوطى لكن لما رايت بعد هذا حوالة مجمع الزوائد والزرقانى و رئيس المحدثين ابن حجر الثانى مولانا سيد محمد انور شاه ومولانا عثمانى فصرت مطمئنا وروات هذا الحديث روات صحيح البخارى فلا شبهة فى توثيقه ﴿كما فى تسكين الصدور الطبعة الثانية ٢٤٤﴾

اور اسی طرح یہ حدیث طبقہ ثالثہ میں ہے تو اسکے احادیث فقہاء کے نزدیک معمول بہا نہیں بلکہ ان کے خلاف اجماع منعقد ہے اگر طبقہ رابعہ سے ہو جیسا کہ غالب گمان ہے تو اس طبقہ کی احادیث قابل اعتماد نہیں جیسا کہ مصنف نے بریلوی کے مقابلہ میں تحقیق کی تھی اور جب اسکا اختلاف جماعت اشاعت التوحید والسنۃ والوں سے ہوا تو یہ حدیث طبقہ اولی اور ثانیہ سے بن گئی اور حدیث صحیح ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون اور حقیقت یہ ہے کہ عالم جب دین مستقیم سے منحرف ہو جائے تو عالم کو برباد کرتا ہے تو کیا یہ حساب کے دن سے نہیں ڈرتا ہے کہ یہ دوسرے اڈیشن تسکین میں کہتا ہے الجواب جس وقت ہم نے ازالۃ الریب میں لکھی تھی اس وقت ہمارے سامنے صرف امام سیوطی کی خصائص کبری کا حوالہ ہی تھا اور ہم صرف امام سیوطی کی تصحیح پر ان کے تساہل ہونے کی وجہ سے مطمئن نہ تھے لیکن جب بعد کو مجمع الزوائد اور زرقانی اور رئیس المحدثین ابن حجر ثانی حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب اور مولانا عثمانی وغیرہ حوالے مل گئے تو ہم مطمئن ہو گئے جب اس روایت کے راوی صحیح بخاری کی راوی ہیں تو ان کے ثقہ ہونے میں کیا شبہ ہے تسکین الصدور طبع دوم ۲۴۴

== اقول هذا خداع للمسلمين لانه لايعتمد على قول الامام الهيثمي لان المباركفوري اذا استدل لصحة الحديث من مجمع الزوائد انه قال رواته ثقات وهو يرد عليه في احسن الكلام ۲ / ۱۱۴ لان المقابلة هناك مع المباركفوري وههنا قول الهيثمي في مقابلة اكابر جماعت اشاعت التوحيد والسنة ولذا قوله حجة وكذلك هو يعلم بان قول الهيثمي رجاله رجال الصحيح ليس بمستلزم لصحة الحديث كما لايخفى على من له مس مع كتب نقد الرجال لكن المولوى سرفراز اذا احتاج يستدل من الموضوعات و الحواشي ايضا ولذا استدل في رسالته سماع الموتى من الحديث الموضوع ثم العجب عليه بانه يقول بحواله احياء العلوم وقال النعمان بن بشير سمعت رسول الله ﷺ على المنبر يقول لم يبقى من الدنيا الا مثل الذباب يمور في جوها فالله فالله في اخوانكم من اهل القبور فان اعمالكم تعرض عليهم ....

﴿ش﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے، ورنہ یہ خود امام ہیثمی کے قول پر اعتماد نہیں کرتا کیونکہ جب مبارکپوری قول ہیثمی سے استدلال کرتا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں تو اس نے اس پر احسن الکلام ۲ / ۱۱۴ میں رد کیا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور ہیثمی کے قول پر اعتماد نہیں کیا کیونکہ وہاں مبارکپوری سے مقابلہ ہے اور یہاں ہیثمی کا قول جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے اکابر کے مقابلہ میں اس وجہ سے اسکا قول حجت ہے اور اسی طرح اسکو یہ بھی معلوم ہے کہ امام ہیثمی کا یہ قول کہ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اس سے حدیث کی توثیق نہیں آتی جیسا کہ پوشیدہ نہیں ان پر جنکا تعلق اسماء رجال کی کتابوں سے ہو لیکن مولوی سرفراز جب محتاج ہو جائے تو موضوعات اور حواشی سے استدلال کرتا ہے جیسا کہ رسالہ سماع الموتی میں موضوع حدیث سے استدلال کیا ہے پھر اس پر تعجب یہ ہے کہ یہ حوالہ احیاء العلوم کہتا ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے منبر پر آنحضرت ﷺ سے یہ فرمات سنا آپ نے فرمایا کہ خبردار دنیا اتنی ہی باقی ہے جتنی (تھوڑی دیر) مکھی جو میں حرکت کرتی ہے سو تم قبر میں دفن ہونے والے اپنے بھائیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تمہارے اعمال ان پر پیش کیے جاتے ہیں

= وقال ابوهريرة قال النبي ﷺ لا تفضحوا موتاكم بسيئات اعمالكم فانها تعرض على اوليائكم من اهل القبور احياء العلوم ٤ /٤١٢ كما في تسكين الصدور الطبعة الثانية ٢٣٩
اقول اما هذه الحوالة في احياء العلوم الذي عندي في ٤ / ٤٩٧ لكن العجب عليه بانه احال عليه مع ان الامام العراقي رد على الحديثين وقال في حق حديث النعمان بن بشير اخرجه ابن ابي الدنيا ابوبكر بن لال من رواية مالك بن ادى عن النعمان من قوله الله الله ورواه بكماله الازدى في الضعفاء وقال لايصح اسناده وذكره ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل بكماله في ترجمة ابي اسماعيل السكوني في رواية عن مالك بن ادى ونقل عن ابيه ان كلامنهما مجهول قال الازدى لا يصح اسناده ﴿﴾ وقال في حق حديث ابي هريرة اخرجه ابن ابي الدنيا والمحاملي باسناد ضعيف هامش ٤ و ٥ على ٤ / ٤٩٧

اور حضرت ابوہریرۃ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم اپنے برے اعمال سے اپنے مردوں کو مت رسوا کرو تمہارے اعمال تمہارے رشتہ دار پر قبروں میں پیش کئے جاتے ہیں احیاء العلوم ۴ / ۴۱۲ جیسا کہ تسکین الصدور ۲۳۸ و ۲۳۹ میں ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ عبارت میرے پاس احیاء العلوم ۴ / ۴۹۷ میں ہے لیکن مولوی سرفراز پر تعجب ہے کہ امام عراقی نے ان دونوں حدیثوں کی تردید کی ہے اور پہلی حدیث نعمان بن بشیر کے بارے فرماتے ہیں کہ اس کی اخراج ابن ابی الدنیا نے ابوبکر بن لال نے روایۃ مالک بن ادی سے وہ نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں اس قول سے اللہ اللہ ﴿﴾ اللہ تعالی سے ڈرو ﴿﴾ اور ازدی نے ضعفاء میں پوری حدیث ذکر کی ہے اور فرمایا ہے کہ اسکی اسناد صحیح نہیں اور ابن ابی حاتم نے ابو اسماعیل سکونی کے ترجمہ میں روایت مالک بن ادی سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں مجہول ہیں اور ازدی کہتے ہیں کہ اسکی اسناد صحیح نہیں اور ابوہریرہ کی حدیث کے بارے فرماتے ہیں کہ اسکی اخراج ابن ابی الدنیا اور محاملی نے اسناد ضعیف سے کیا ہے حاشیۃ ۴ و ۵ بر احیاء العلوم ۴ / ۴۹۷

== اقول انه مارای رد الحدیث ولقد راه لکن یخادع المسلمین ومع هذا انه لایعلم بان احیاء العلوم للامام الغزالی مملو من الموضوعات والخرافات ولو لم یکن الخوف من بعض الزائغین لذکرت خرافاته فی الکتاب حتی یتضح للناس خداع هذا المؤلف ولا انکار لنا من ان الغزالی الامام البحر صاحب التصانیف والذکاء المفرط لکن کتابه الاحیاء مملو من الموضوعات ولذا قال ابوبکر الطرطوشی ﴿ وهو الامام العلامة القدوة شیخ المالکیة ابو بکر بن خلف بن سلیمان الطرطوشی الفقیه المتوفی ۵۲۰ کما فی سیر اعلام النبلاء ۱۹ / ۴۹۰ والانساب ۸ / ۲۳۵ و وفیات الاعیان ۴ / ۲۶۲ وغیرها ﴾ شحن ابوحامد الاحیاء بالکذب علی رسول اللہ ﷺ فلا اعلم کتابا علی بسیط الارض اکثر کذبا منه وقال الامام الذهبی قلت الغزالی امام کبیر وما من شرط العالم انه لا یخطیء ﴿ ثم نقل ردا علی الامام الغزالی من الامام محمد بن الولید الطرطوشی بالفاظ شنیعة

میں کہتا ہوں کہ اس نے تردید نہیں دیکھی ہے ضرور دیکھی ہے لیکن مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے اور اسکے باوجود کیا یہ نہیں جانتا کہ احیاء العلوم موضوعات اور خرافات سے بھری ہے اگر کجرو لوگوں سے خوف نہ ہوتا تو میں اس کی کتاب سے خرافات ذکر کرتا تاکہ لوگوں کو مصنف کا دھوکہ معلوم ہو جاتا اور ہمیں اس سے انکار نہیں کہ امام غزالی بحر اور صاحب تصانیف اور زیادہ ذکاوۃ والا ہے لیکن اسکی کتاب موضوعات سے بھری ہے اور اسی وجہ سے امام طرطوشی ﴿ یہ علامہ قدوۃ شیخ المالکیۃ ابو بکر بن الخلف بن سلیمان طرطوشی فقیہ جنکی وفات ۵۲۰ میں ہوئی ہے جیسا کہ سیر اعلام النبلاء ۱۹ / ۴۹۰ اور انساب سمعانی ۸ / ۲۳۵ اور وفیات ابن خلکان ۴ / ۲۶۲ وغیرہا میں ہے ﴾ فرماتے ہیں کہ کہ ابو حامد ﴿ غزالی ﴾ نے احیاء العلوم اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ سے بھر دیا ہے اور زمین کے سطح پر مجھے ایسی کتاب معلوم نہیں جس میں اس سے زیادہ جھوٹ ہو ﴿ پھر امام ذہبی فرماتے ہیں کہ غزالی بڑا امام ہے اور عالم کیلئے یہ شرط نہیں کہ اس سے غلطی نہ ہو جائے پھر امام محمد بن الولید طرطوشی کی تردید نقل کرتے ہیں جس نے امام غزالی پر شنیع الفاظ سے جرح کی ہے

ولا احب ان اذکره سوا ماقال فی الآخیر وشحن کتابه بالموضوعات ﴿ وقال الامام الذهبی ﴾ قلت اما الاحیاء ففیه من الاحادیث الباطلة جملة ﴿ ثم یقول الامام الذهبی ﴾ نسال الله علما نافعا تدری مالعلم النافع هو ما نزل الله به القرآن وفسّره رسول الله ﷺ قولا وعملا ولم یأت نهی عنه قال علیه السلام من رغب عن سنتی فلیس منی فعلیك یآ اخی بتدبر کتاب الله وبادمان النظر فی الصحیحین وسنن النسائی ورباض النواوی واذکاره تفلح وتنج وایاك وآراء عباد الفلاسفة ووظائف اهل الریاضات وجوع الرهبان الخ وقال ابو الفرج ابن الجوزی صنف ابو حامد الاحیاء وملأ ه بالاحادیث الباطلة ولم یعلم بطلانها ﴿ ثم یقول الامام الذهبی وقد رد ابن الجوزی علی ابی حامد فی کتاب الاحیاء وبین خطاه فی مجلدات سماه کتاب الاحیاء ولابی الحسن ابن سکر ردّ علی الغزالی فی مجلد سماه احیاء میت الاحیاء فی الرد علی کتاب الاحیاء طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۹ / ۳۲۲ الی ۳۴۶

﴿ اور میں اسکا ذکر پسند نہیں کرتا اور وہ آخیر میں کہتے ہیں کہ اس ﴿ غزالی ﴾ نے اپنی کتاب کو موضوعات سے بھر دیا ﴿ امام ذہبی فرماتے ہیں ﴾ میں کہتا ہوں کہ احیاء میں جملہ احادیث باطلہ ہیں ﴿ پھر کہتے ہیں ﴾ کہ ہم اللہ تعالی سے علم نافع کا سوال کرتے ہیں اور تجھے پتہ ہے کہ نافع علم کیا ہے نافع علم وہ ہے جس پر اللہ تعالی نے قرآن نازل کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے قول اور عمل سے اسکی تفسیر فرمائی ہو اور آپ سے نہی نہ آئی ہو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص میری سنت سے اعراض کریں تو وہ مجھ سے نہیں ﴿ میری سنتی نہیں ﴾ اے بھائی تجھ پر اللہ تعالی کی کتاب میں تدبر فکر کرنا لازم ہے اور ہمیشہ نظر رکھنا صحیحین اور نسائی اور نووی کا ریاض الصالحین اور اذکار نووی میں تو تو کامیاب ہو جاؤ گے اور فلاح پاؤ گے اور فلاسفہ کے عبادت کرنے والے لوگ ریاضات کے وظائف اور بزرگوں کے بھوک سے اجتناب کر الخ اور امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ابو الفرج ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ ابو حامد ﴿ غزالی ﴾ نے احیاء العلوم لکھی ہے اور باطل احادیث سے بھر دیا ہے اور اسکی بطلان کو نہیں جانتا تھا ﴿ پھر فرماتے ہیں ﴾ کہ ابن الجوزی نے ابو حامد کی کتاب احیاء العلوم کی تردید کی ہے اور چند جلدوں میں اسکی غلطیاں واضح کی ہیں جسکا نام انہوں نے الاحیاء رکھدیا ہے ﴿ پھر فرماتے ہیں ﴾ ابو الحسن ابن سکر کی تردید غزالی پر ایک مجلد میں ہے جسکا نام احیاء میت الاحیاء کتاب الاحیاء کی تردید میں لکھی ہے تفصیل مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۹ / ۳۲۲ تا ۳۴۶



= فعلم من التفصيل السابق بان المولوى سرفراز قد خادع المسلمين بانه احال على احياء العلوم لهذا الحديث الضعيف المنكر واسكت عن جرح الامام العراقي عليه واما ما نقل من عوارف المعارف على حاشية الاحياء لشيخ الطائفة ابى حفص عمر بن محمد السهروردى المتوفى ٦٣٢ فهو مردود عليه بقوله الذى قاله فى مقابلة البريلوى بانه ذكر قول الامام الشعراني لاثبات دعواه فقال المولوى سرفراز فى جوابه حوالة الامام الشعراني لا تفيده لان الامام الشعراني ليس اسما للنص والخبر المتواتر وهو صوفى اظهار الغيب ٨٣ وهكذا اقول له بان الامام السهروردى ليس اسما للنص ولا للخبر المتواتر وهو كان صوفيا وتخرج عليه كثير من الصوفية فى المجاهدة والخلوة كما فى وفيات الاعيان ٣ / ٤٤٦ + والبداية والنهاية ١٣ / ١٣٨ الى ١٤٣ ولكل فن رجال فاللازم عليه ان يذكر ماخذ هذه المقولة التى سماها الامام السهروردى بالخبر عن النبى ﷺ ولا يثبت الدعوى من المقولات الصوفية تفكر

تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مولوی سرفراز نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے کہ احیاء العلوم پر حوالہ دیا اور امام عراقی کی تردید سے خاموش ہوا اور وہ جو حاشیہ احیاء العلوم عوارف المعارف شیخ الطائفہ امام سہروردی متوفی ۶۳۲ سے نقل کیا ہے یہ اس پر اس قول سے مردود ہے جو اس نے خود بریلوی کو جواب میں کہا تھا جب کہ اس نے اما شعرانی کے قول سے اثبات دعوی کیا تھا تو مولوی سرفراز نے جواب دیا تھا امام شعرانی کا حوالہ تو وہ بھی اسکو سود مند نہیں کیونکہ امام شعرانی نہ کسی نص کا نام ہے اور نہ خبر متواتر کا وہ ایک صوفی ہیں رسالہ اظہار الغیب ۸۳ تو اس طرح میں بھی کہتا ہوں کہ امام سہروردی نہ کسی نص کا نام ہے اور نہ خبر متواتر کا وہ تو ایک صوفی ہیں اور مجاہدہ اور خلوت میں اس سے بہت سے صوفیہ نے تخریج کی ہے جیسا کہ وفیات الاعیان ۳ / ۴۴۶ اور البدایہ والنہایہ ۱۳ / ۱۳۸ تا ۱۴۳ میں ہے اور ہر فن کے لئے آدمی ہوتے ہیں تو مولوی سرفراز پر لازم ہے کہ جو مقولہ امام سہروردی نے لفظ خبر سے نبی ﷺ سے ذکر کیا ہے اس کا ماخذ بتا کر کے صحیح حدیث ثابت کریں اور دعوی صوفیہ کے مقولات سے ثابت نہیں ہوتا ہے فکر کر

قول اما ماقاله المولوى سرفراز ليس المراد من عرض الاعمال عرض جميع الاعمال كما هو مسلك الشيعة الشنيعة او الغالى من اهل البدع ﴿كما فى تسكين الصدور ٢٣٦ ط ٢﴾ فهو مردود عليه لانه لافرق بين عقيدته وبين عقيدة الشيعة واهل البدع لكنه يريد الفرار عن الدعوى لانه يقول بعرض اعمال الامت كل يوم على رسول الله ﷺ ويقول ما من يوم الا وتعرض اعمال الامت على النبى ﷺ صباحا ومساء كما ذكره فى ٢٣٥ وكذلك يقول بعرض الاعمال على الانبياء والاباء والامهات يوم الجمعة كما فى تسكينه ٢٣٩ و ٢٤٠ ولما تعرض اعمال الامت كل يوم على رسول الله ﷺ فهذه عقيدة الشيعة وعقيدة مبلغ اهل السنت والجماعت المولوى سرفراز وجميع اهل البدع من البريلويين فما الفرق بينكم فهذه عقيدة شيعة مشتركة بينكم لعل هذا سبيل الفرار عن الدعوى

میں کہتا ہوں کہ مولوی سر فراز کہتا ہے کہ عرض اعمال سے امت کے تمام اعمال کا عرض مراد نہیں ہے جیسے کہ شیعہ شنیعہ کا مسلک ہے یا جس طرح غالی قسم کے اہل بدعت کا باطل نظریہ ہے ﴿جیسا کہ تسکین الصدور ۲۳۶ میں ہے﴾ تو یہ اس پر مردود ہے کیونکہ اسکا عقیدہ اور شیعہ اور اہل بدع کے عقیدہ میں فرق نہیں لیکن یہ اپنے دعوی سے راہ فرار اختیار کرتا ہے کیونکہ یہ کہتا ہے کہ ہر روز رسول اللہ ﷺ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور کہتا ہے کہ کوئی ایسا دن نہیں کہ نبی ﷺ پر آپ کی امت کے اعمال صبح وشام پیش نہ کئے جاتے ہوں جیسا کہ تسکین ۲۳۵ میں ہے اور اسطرح کہتا ہے کہ اعمال جمعہ کے دن انبیاء علیہم السلام اورباپ دادوں اور ماؤں پر پیش کئے جاتے ہیں جیسا کہ تسکین ۲۳۹ و ۲۴۰ میں ہے تو جب آنحضرت ﷺ پر امت کے اعمال صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں تو یہی عقیدۃ شیعوں اور اہل بدع بریلوی اور مبلغ اہل السنت والجماعت مولوی سر فراز کا ہے تو یہی عقیدۃ شنیعۃ تمہارے درمیان مشترک ہے شاید یہ اپنے دعوی سے راہ فرار اختیار کیا ہے

== ﴿ تتمة البحث ﴾ واما ما ذكر المولوى سرفراز من الحديث ماروى عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ ﴿ وفيه ﴾ تعرض عليّ اعمالكم الخ رواه البزار ورجاله رجال الصحيح مجمع الزوائد ۹ / ۲٤ كما ذكرنا سابقا بحوالة تسكين الصدور ۲۳٤ الطبعة الثانية

اقول هذا حديث ليس بصحيح من وجهين وان كان رجاله رجال الصحيح اما اولافا ن فيه عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابى رواد قال الامام محمد ابن حبان المتوفى ۳٥٤ عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابى رواد روى عن مالك وابيه منكر الحديث جدا يقلب الاخبار ويروى المناكير عن المشاهير فاستحق الترك كتاب المجروحين ۲ / ۱٦۰ و ۱٦۱

﴿ وقال الامام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسى العقيلى المتوفى ۳۲۲ عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابى رواد حدثنى آدم بن موسى قال حدثنا البخارى قال عبد المجيد خراسانى سكن مكة كان الحميدى يتكلم فيه كان يرى الارجاء حدثنا احمد بن على قال سالت محمد بن يحى بن ابى عمرو عن عبد المجيد بن عبد العزيز فقال ضعيف الضعفاء الكبير ۳ / ۹٦

﴿ تتمۂ بحث ﴾ جو مولوی سرفراز نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿ جس میں ہے ﴾ تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوں گے یہ بزار نے روایت کی ہے اور اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں مجمع الزوائد ۹ / ۲۴ جیساکہ ہم نے بحوالہ تسکین الصدور ۲۳۴ طبع دوم ذکر کیا ہے

﴿ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث دووجہوں سے صحیح نہیں اگرچہ راوی صحیح کے راوی ہیں اول اسلئے کہ اس میں عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد ہے امام محمد بن حبان متوفی ۳۵۴ھ فرماتے ہیں عبد المجید بن عبد العزیز مالک اورباپ سے روایت کرتے ہیں یہ سخت منکر الحدیث ہے یہ اخبار میں رد وبدل کرتا تھا اور مشہور راویوں سے منکر روایات کرتا تھا تو یہ اسکا مستحق ہے کہ چھوڑدیا جائے جیساکہ کتاب المجروحین ۲ / ۱۶۰ اور ۱۶۱ میں ہے ﴿ اور امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی عقیلی متوفی ۳۲۲ھ اپنی اسناد سے فرماتے ہیں کہ بخاری کہتے تھے کہ عبدالمجید خراسانی ہے اور مکہ میں سکونت اختیار کی ہے اور حمیدی اس میں کلام کرتے تھے کہ یہ رائ مرجیہ کا رکھتا تھا اور پھر اپنی اسناد سے محمد بن یحی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ عبدالمجید بن عبدالعزیز ضعیف ہے الضعفاء الکبیر ۳ / ۹۶

== وقال الامام ابن ابی حاتم المتوفی ۳۲۷ قرء علی العباس قال سمعت یحي بن معین وسئل عن عبد المجید بن عبد العزیز فقال ثقة ﴿ وقال ابن ابی حاتم ﴾ سالت ابی عنه فقال لیس بالقوی یکتب حدیثه کان الحمیدی یتکلم فیه کما فی الجرح والتعدیل ٦ / ٦٥ ﴿﴾ وقال الامام الذهبی عبد المجید بن عبد العزیز وثقه یحی بن معین وغیره وقال ابوحاتم لیس بالقوی وقال الدارقطنی لا یحتج به ویعتبر به وقال احمد لاباس به وفیه غلو فی الارجاء قال البخاری فی حدیثه بعض الاختلاف ولا یعرف له خمسة احادیث صحاح وقال سلمة بن شبیب کنت عند عبد الرزاق فجاء نا موت عبد المجید بن ابی رواد فی سنة ست ومائتین قال عبد الرزاق اراح امة محمد من عبد المجید کما فی میزان الاعتدال ۲/ ٦٤٩ وقال الامام ابن الجوزی المتوفی ٥٩٧ عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد قال یحي ثقة وقال الرازی لیس بالقوی کان الحمیدی یتکلم فیه قال ابن حبان یقلب الاخبار ویروی المناکیر عن المشاهیر فاستحق الترک کما فی لضعفاء والمتروکین ۲ / ١٤٧

اور امام ابن ابی حاتم متوفی ۳۲۷ھ فرماتے ہیں یحیٰ بن معین سے عبد المجید کے بارے پوچھا گیا تو اس نے ثقہ کہا اور ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ ﴿ امام ابو حاتم ﴾ سے ﴿ عبد المجید ﴾ کے بارے پوچھا تو اس نے کہا کہ قوی نہیں اور حمیدی اس میں کلام کرتا تھا جیسا کہ الجرح والتعدیل ۶ / ۶۵ میں ہے ﴿﴾ اور امام ذہبی فرماتے ہیں عبد المجید بن عبد العزیز یحیٰ بن معین وغیرہ ثقہ کہتے ہیں اور ابو حاتم لیس بالقوی کہتے ہیں اور دارقطنی کہتے ہیں کہ اس سے احتجاج صحیح نہیں اور احمد لاباس بہ کہتے ہیں کہ یہ ارجاء میں غالی تھا اور بخاری کہتے ہیں کہ اسکی حدیث میں بعض اختلاف ہے اور اسکی پانچ احادیث صحیح نہیں پہچانے جاتے ہیں اور سلمہ بن شبیب کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرزاق سے سنا کہ جب اسکے پاس عبد المجید بن ابی رواد کی موت کی خبر ۲۰۶ میں آئی تو عبد الرزاق نے کہا کہ محمد ﷺ کی امت کو اس سے راحت دی ہے جیسا کہ میزان الاعتدال ۲ / ۶۴۹ میں ہے

﴿﴾ اور امام ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ فرماتے ہیں عبد المجید بن عبد العزیز یحیٰ ثقہ کہتے ہیں اور رازی لیس بالقوی کہتے ہیں اور حمیدی اس میں کلام کرتے ہیں اور ابن حبان کہتے ہیں کہ اخبار میں ردوبدل کرتا تھا اور مشہور راویوں سے منکرات روایت کرتا تھا تو یہ مستحق ترک ہے جیسا کہ الضعفاء والمتروکین ۲ / ۱۴۷ میں ہے ....

﴿۱﴾ قال الامام ابن سعد المتوفی ۲۳۰ عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد کان کثیر الحدیث ضعیفا مرجئا کما فی الطبقات الکبری ۵ / ۵۰۰ ﴿۲﴾ قال الامام ابن حجر عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد وقال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقة کان یروی عن قوم ضعفاء وکان اعلم الناس بحدیث ابن جریج وکان یعلن بالارجاء قال ولم یکن یبذل نفسه للحدیث وقال البخاری کان یری الارجاء کان الحمیدی یتکلم فیه وقال الآجری عن ابی داود ثقة وکان مرجئا داعیة فی الارجاء واهل خراسان لا یحدثون عنه وقال النسائی ثقة وقال ابو حاتم لیس بالقوی یکتب حدیثه وقال الدارقطنی لا یحتج به وقال سلمة بن شبیب کنت عند عبد الرزاق فجاء نا موت عبد المجید بن عبد العزیز فقال عبد الرزاق الحمد لله الذی اراح امة محمد ﷺ من عبد المجید وقال المروزی عن احمد کان مرجئا قد کتبت عنه وکانوا یقولون افسد اباه وکان منافرا لابن عیینة قال العقیلی ضعفه محمد بن یحی وقال ابو احمد لیس بالمتین وقال ابن سعد مرجئا ضعیفا قال ابن حبان کان یقلب الاخبار ویروی المناکیر عن المشاهیر فاستحق الترک کما فی التهذیب ۶ / ۳۸۱ الی ۳۸۳

﴿۱﴾ امام ابن سعد متوفی ۲۳۰ھ فرماتے ہیں عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد کثیر الحدیث اور مرجئہ ضعیف تھے طبقات کبری ۵ / ۵۰۰ ﴿۲﴾ امام ابن حجر فرماتے ہیں عبد المجید بن عبد العزیز ابن ابی مریم ابن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا کہ یہ قوم ضعفاء سے روایت کرتے ہیں اور ارجاء کا اعلان کرتے تھے اور اس نے اپنی نفس حدیث کی طرف مبذول نہیں کیا ہے اور بخاری فرماتے ہیں کہ مرجیہ تھا اور حمیدی اس کے متعلق کلام کرتا تھا اور ابو داود سے آجری ثقہ نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا ہے کہ یہ مرجئہ تھا اور اس میں داعی تھا اور خراسان والے اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے اور ابو حاتم کہتے ہیں کہ قوی نہیں اور دارقطنی کہتے ہیں کہ اس سے احتجاج صحیح نہیں اور سلمہ بن شبیب کہتے ہیں کہ میں عبد الرزاق کے ساتھ تھا کہ عبد المجید کی موت کی خبر آئی اس نے کہا کہ الحمد للہ کہ محمد ﷺ کی امت کو اس سے راحت دی ہے اور مروزی احمد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مرجیہ تھا میں نے اس سے حدیث لکھی ہے اور لوگ کہتے تھے کہ اس نے باپ کو فاسد کیا اور اس کی ابن عیینہ سے منافرت تھی اور عقیلی کہتے ہیں کہ محمد بن یحیی اس کو ضعیف کہتے ہیں اور ابو احمد کہتے ہیں کہ ان ائمہ کے نزدیک متین نہیں تھے اور ابن سعد کہتے ہیں کہ کثیر الحدیث اور ضعیف تھے اور ابن حبان کہتے ہیں کہ اخبار میں ردوبدل کرتے تھے اور مشہور سے مناکیر روایت کرتے تھے تو یہ چھوڑنے کا حقدار ہے جیسا تہذیب ۶ / ۳۸۱ تا ۳۸۳ میں ہے

== اقول وقد علم من التفصيل السابق بان عبد المجيد بن عبد العزيز ضعفه كثيرون ولا يحتج به وقال ابن حبان فاستحق الترك فحديثه كيف يكون حجة قطعية حتى يفترى المولوى سرفراز على بعض العلماء المحققين بانهم انحرفوا عن الاكابر و لما كا ن يرد على البريلويين فيرد على هٰذا الحديث فهو ما كان منحرفا عن الاكابر لكن الآن لما اراد ردا على اكابر علماء جماعت اشاعت التوحيد والسنة والآن هو مع الاكابر انا لله وانا اليه راجعون واما ما قال من العلامة الهيثمى بانه ليس ناقلا فقط بل ان الله سبحانه اعطاه ملكة التنقيد كما فى تسكينه ٢٤٥ ط٢ فهو مردود عليه لانه لايقبل قول الهيثمى لماكان تحقيقه مخالفا عنه ويرد قول الهيثمى كما استدل المباركفورى من قوله فى تحقيق الكلام ١/ ٩٠ بان العلامة الهيثمى قال رواته ثقات بحوالة مجمع الزوائد ٢ / ١١٠ يقول المولوى سرفراو ليس على صحت روايته دليل بل ضعيف كما قال فى تصنيفه احسن الكلام ٢/ ١١٤ ولما كان الامام الهيثمى ليس ناقلا فقط بل ان الله سبحانه اعطاه ملكة التنقيد فهھنا لا يقبل تحقيقه لانه فى مقابلة المباركفورى ويقبل تحقيقه فى مقابلة جماعت اشا عت التوحيد فقط او اعطى الله تعالى للمولوى سرفراز ملكة اعلى من الامام الهيثمى والحقيقة ليس له زمام التحقيق بل يتبع الهوى

میں کہتا ہوں کہ اس تفصیل سابق سے معلوم ہوا کہ عبدالمجید بن عبدالعزیز کو اکثر محدثین ضعیف کہتے ہیں اور ابن حبان تو کہتے ہیں کہ مستحق ترک ہے تو اسکی حدیث کس طرح حجۃ قطعی ہے یہاں تک کہ مولوی سرفراز بعض علماء محققین پر افتراء کرتے ہیں اور لکھتے ہیں اکابر سے کٹ اور ہٹ کر الخ اور یہ جب یہ خود بریلوی کی تردید کرتا تھا تو اس حدیث کی تردید کرتا تھا تو اس وقت یہ اکابر سے کٹ اور ہٹ نہیں ہوا تھا لیکن جب اکابر جماعت اشاعت التوحید والسنت کی تردید کرنے لگا تو ابھی یہ اکابر کے ساتھ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون اور وہ جو کہا ہے علامہ ہیثمی نرے ناقل اور جامع ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو صحیح اور ضعیف حدیثوں کے پرکھنے کا قوی ملکہ عطا فرمایا ہے جیسا کہ تسکین الصدور طبع دوم ۲۴۵ میں ہے یہ اس پر مردود ہے کیونکہ یہ خود امام ہیثمی کی قول کی تردید کرتا ہے جب اس کی تحقیق اس سے مخالف ہو جیسا کہ مبارکپوری نے تحقیق الکلام ۱/ ۹۰ میں بحوالہ مجمع الزوائد ۲/ ۱۱۰ لکھا ہے کہ اسکی راوی ثقہ ہیں تو مولوی سرفراز کہتا ہے اسکی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ اس نے احسن الکلام ۲/ ۱۱۴ میں لکھا ہے تو جب امام ہیثمی صرف ناقل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو پرکھنے کا قوی ملکہ عطا فرمایا ہے تو اسکی تحقیق کیوں قبول نہیں کرتا یہ اس لئے کہ مبارکپوری سے مقابلہ ہے اور یہاں علامہ ہیثمی کی تحقیق اسلئے قبول کرتا ہے کہ جماعت اشاعت التوحید والسنت الاول سے مقابلہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی سرفراز کی تحقیق کا لگام نہیں بلکہ خواہش نفس کا تابع ہے

== اقول وقد ذکرت اجمالا بان هذا الحدیث الذی کان ضعیفا عند المولوی سرفراز لما کان هو مخالفا عن البریلویین والآن صار الحدیث صحیحا لما کان مخالفا عن اکابر جماعت اشاعت التوحید والسنة ومعاونا للبریلویین مع ان هذا الحدیث ضعیف بلاشك وارتیاب و قد ذکرت الوجه الاول واما الوجه الثانی فان هذا الحدیث مخالف عن الحدیث الصحیح الذی رواه الشیخان الامام البخاری فی صحیحه عن ابن عباس رضی الله عنهما قال خطب رسول الله ﷺ ﴿وفیه﴾ انه یجاء برجال من امتی فیؤخذ بهم ذات الشمال فاقول یارب اصیحابی فیقال انك لا تدری ما احدثوا بعدك فاقول کما قال العبد الصالح ﴿ وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم ﴾ فیقال ولم یزالوا مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم کما فی صحیح البخاری الطبعة الباکستانیة ۲/ ٦٦٥ باب ماکنت علیهم شهیدا و ۲/ ٦٩٣ باب قوله کما بدأنا اول خلق و۲/ ۹۷٤ بروایة ابن مسعود کتاب الحوض و۲/ ۹۷٥ بروایة ابن المسیب یحدث عن اصحاب النبی ﷺ وکذلك فیه بروایة ابی هریرة رضی الله عنه

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ میں نے اجمالاً ذکر کیا کہ یہ حدیث ﴿جو عرض اعمال کیلئے پیش کیا ہے یہ ضعیف تھی﴾ جب یہ خود بریلوی سے مخالف تھا اور ابھی یہ حدیث صحیح بن گئی جب اکابر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے ساتھ مخالف اور بریلوئ سے موافق ہوا تو میں نے یہ ثابت کیا کہ یہ حدیث بغیر شک وشبہ ضعیف ہے اور میں نے پہلی وجہ ذکر کی اور دوسری وجہ اس حدیث ابن مسعود کے ضعف کیلئے یہ ہے کہ یہ اس صحیح حدیث سے مخالف ہے جو شیخین نے صحیحین میں ذکر کیا ہے جیسا کہ امام بخاری اپنے صحیح میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ میری امت سے بعض لوگ ﴿قیامت کے دن﴾ لائینگے تو بائیں طرف لیجائینگے تو میں کہونگا یہ تو میرے صحابہ ہیں تو کہا جائے گا تو نہیں جانتے کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا ہے ﴿انہوں نئی باتیں گھڑی ہیں﴾ تو میں اس طرح کہونگا جیسا کہ نیک بندے نے کہا ہے ﴿ میں ان سے خبر دار تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہے تھا خبر رکھنے والا﴾ تو کہا جائے گا کہ تو جب تو ان سے جدا ہو گئے ہیں تو یہ مرتد ہو گئے ہیں بخاری ۲/ ٦٦٥ مندرجہ بالا حوالجات مختلف سندوں سے بخاری طبع پاکستان میں دیکھ لیں

== وروى الامام البخارى فى مقام آخر باسناده عن عبد الله بن مسعود وزاد فيه برواية ابى سعيد الخدرى فأقول سحقا لمن بدل بعدى كما فى البخارى ۲ / ۱۰٤٥ كتاب الفتن برواية عبد الله بن مسعود وابى سعيد الخدرى + طالع صحيح مسلم على حاشية ارشاد السارى ۳/ ۲۷ من طريق انس بن مالك قبيل باب وضع يده اليمنى + وفى ۹ / ۱٤۷ فى الفضائل باب اثبات حوض نبينا ﷺ برواية سهل بن سعد و ابى سعيد الخدرى + ومسند احمد بن حنبل ۳/ ۲۸ برواية ابى سعيد الخدرى + و۳/ ۱۰۲ و ۱٤۰ و ۲۸۱ برواية انس بن مالك + و ٦/ ۱۲۱ برواية ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها + طالع مسند ابى يعلى ۷/ ۳٥ و ٤۰ برواية انس بن مالك و۷/ ٤۳٤ برواية عائشة + وسنن الترمذى ۹/ ۲٥٦ مع عارضة الاحوذى + والنسخة الاخرى الباكستانية ۲ / ۱٤٦ صفة القيامة + ومسند احمد ۱/ ۳۷٤ من طريق ابن مسعود بدون زيادة سحقا + ومسند ابى عوانة ۲/ ۱۲۱ + وسنن النسائى ۲ / ۱۳٤ و ٤ / ۱۱۷ مع شرح السيوطى برواية ابن عباس البعث ذكر اول من يكسى

﴿۳﴾ اور امام بخاری دوسری مقام میں عبداللہ بن مسعود کی روایت ذکر کرتے ہیں اور ابو سعید الخدری کی روایت میں یہ زیادہ کرتے ہیں ﴿کہ رسول اللہ فرماتے ہیں﴾ پس میں کہونگا ہلاکت ہو ان کو جنہوں نے میرے بعد دین تبدیل کیا ہے جیساکہ بخاری ۲ / ۱۰۴۵ میں ہے اور مطالعہ کریں صحیح مسلم برحاشیہ ارشاد الساری ۳ / ۲۷ انس بن مالک کی روایت سے + اور ۹ / ۱۴۷ سہل بن سعد اور ابو سعید حدری کے طریقہ سے + اور مسند احمد بن حنبل ۳ / ۲۸ ابو سعید خدری کی روایت سے + اور ۳ / ۱۰۲ اور ۱۴۰ اور ۲۸۱ انس بن مالک کی روایت سے + اور ۶ / ۴۳۴ عائشہ ام المؤمنین کی روایت سے + سنن الترمذی ۹ / ۲۵۶ مع عارضۃ الاحوذی + اور دوسرا نسخہ پاکستانی ۲ / ۱۳۶ + اور مسند احمد ۱ / ۳۸۴ ابن مسعود کی روایت سے بغیر زیادۃ سحقا + اور مسند ابی عوانۃ ۲ / ۱۲۱ + سنن النسائی ۲ / ۱۳۴ و ۴ / ۱۱۷ مع شرح السیوطی روایت ابن عباسؓ سے

اقول فعلم من التفصيل المذكور بان حديث عرض الاعمال مخالف عن الحديث الصحيح الذی رواه الشيخان و غيرهما من المحدثين لان الاعمال لما تعرض على النبی ﷺ فكيف خفی عليه ارتداد بعض الصحابة فحديث البزار لا يعارض الحديث الصحيح المتفق عليه فحديث عرض الاعمال ضعيف بلا شك وارتياب سيما ما رواه البزار فيه عبد المجيد بن عبد العزيز وقد ضعفه كثيرون من النقاد ولا يحتج به كما مر مفصلا وكذلك علم من هذا التفصيل جواب لما نقله المولوی سرفراز تصحيح حديث عرض الاعمال من بعض علماء المتأخرين لان تصحيحهم مبنی على ما قاله الهيثمی رجاله رجال الصحيح وقد اثبتنا بان هذا القول لا يستلزم لصحة الحديث سيما فی هذا الحديث عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابی رواد واما ما قاله المولوی سرفراز بعرض الاعمال على النبی ﷺ كل يوم صباحا ومساء فهو كما هو مخالف عن الحديث المتفق عليه كذلك هو مشعر بان عقيدته مثل عقيدة الشيعة لانه لو تعرض الاعمال على النبی ﷺ صباحا ومساء فهی عرض جميع الاعمال وهی عقيدة الشيعة فلا يمكن له القرار

﴿ش﴾ میں کہتا ہوں کہ ماسبق تفصیل سے معلوم ہوا کہ عرض الاعمال کی حدیث اس صحیح حدیث سے مخالف ہے جو شیخین نے اپنی صحیحین میں اور دیگر محدثین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے کیونکہ جب امت کے اعمال نبی ﷺ پر پیش کئے جاتے ہیں تو آپ پر بعض صحابہ کی مرتد ہونا کیسا پوشیدہ ہوا تو حدیث البزار متفق علیہ حدیث کے معارض نہیں ہو سکتی تو حدیث عرض الاعمال بلا شک وشبہ ضعیف ہے اور خاص کر اس میں عبد المجید بن عبد العزیز ابی رواد ہے جسکو اکثر ائمہ ناقدین ضعیف کہتے ہیں اور اس سے احتجاج صحیح نہیں جیسا کہ مفصل گزر چکا ہے اور اسی طرح اس تفصیل سے اس کا جواب بھی معلوم ہوا جو مولوی سرفراز نے بعض علماء متاخرین سے اس حدیث کی تصحیح نقل کی ہے کیونکہ ان کی تصحیح کا دارمدار علامہ ہیثمی کے اس قول پر ہے کہ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں کیونکہ یہ قول علامہ ہیثمی کا صحت حدیث کے لئے مستلزم نہیں اور خاص کر اس حدیث میں عبد المجید بن عبد العزیز ہے اور جو مولوی سرفراز نے کہا ہے کہ نبی ﷺ پر آپ کی امت کے اعمال صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں تو یہ جس طرح صحیح حدیث سے مخالف ہے اور اس طرح یہ مشعر ہے اس پر کہ اسکا عقیدہ شیعہ سے موافق ہے کیونکہ جب آپ پر امت کے اعمال صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں تو یہ تمام اعمال کا پیش کرنا ہوا تو یہی شیعہ کا عقیدہ ہے تو کہاں بھاگتا ہے

﴿الاستدراك﴾ اقول وقد ذكرت سابقا من خداع المولوى سرفراز بانه احال على مسند احمد ۳ / ۱۶۵ و مجمع الزوائد ۲ / ۳۲۸ و سكت عن رد الهيثمى على الحديث حيث قال فيه رجل مجهول وكذلك ذكر الامام احمد حديثا وصرح فيه وقال سفيان عمن سمع انس بن مالك فامام احمد اشار الى جهالة الراوى واما المولوى سرفراز احال عليهما واغمض عينيه عن الرد على الحديث كما ذكرت مفصلا لكن نسيت احالته على ابى داود الطيالسى بانه ذكر بحواله ۲٤۸ بانه روى حديثا مرفوعا عن جابر بن عبد الله و انا اذكر هذا الحديث الذى رواه ابو داود الطيالسى فى مسنده ثم اذكر خداع المولوى سرفراز حيث قال الامام الطيالسى حدثنا الصلت بن دينار عن الحسن عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ ان اعمالكم تعرض على عشائركم واقربائكم فى قبوركم فان كان خيرا استبشروا بذلك وان كان غير ذلك قالوا اللهم ان يعملوا بطاعتك ﴿وفى الحاشية هكذا ولعله اللهم اهدهم ان يعملوا الخ﴾ كما فى ابى داود الطيالسى ۲٤۸ رقم الحديث ۱۷۹٤

﴿استدراک﴾ میں کہتا ہوں کہ میں نے پہلے مولوی سرفراز کا دھوکہ ذکر کیا ہے کہ اس نے مسند احمد ۳ / ۱۶۵ اور مجمع الزوائد ۲ / ۳۲۸ پر حوالہ دیا ہے اور جو امام ہیثمی نے اس حدیث پر رد کیا ہے کہ اس میں راوی مجہول ہے اس سے سکوت اختیار کیا ہے اور اسطرح امام احمد نے حدیث ذکر کیا ہے اور اس میں تصریح فرمائی ہے کہ سفیان نے اس سے سنا جس نے انس بن مالک سے سنا ہے تو دونوں نے تصریح فرمائی ہے کہ اس حدیث میں راوی مجہول ہے اور مولوی سرفراز نے تو ان دونوں کتابوں پر حوالہ دیا ہے اور حدیث کی رد سے چشم پوشی کی جیسا کہ میں نے مفصل ذکر کیا ہے لیکن مجھ سے اس کا ایک حوالہ بھول گیا ہے کہ اس نے ابو داود طیالسی ۲۴۸ پر حضرت جابر بن عبداللہ سے مرفوعا مروی ﴿حدیث﴾ کا حوالہ دیا ہے میں وہ حدیث ذکر کرتا ہوں جو امام ابو داود طیالسی نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے پھر میں مولوی سرفراز کا دھوکہ ذکر کرتا ہوں امام طیالسی فرماتے ہیں ہمکو صلت بن دینار نے وہ حسن سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے مردہ رشتہ داروں اور اقارب پر پیش کئے جاتے ہیں اگر وہ اعمال اچھے ہوتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اگر اعمال اس طرح کے نہ ہوں ﴿برے اعمال ہوں﴾ تو دعا کرتے ہیں اے اللہ کہ تیری طاعت کے عمل کریں ﴿حاشیہ میں ہے کہ اصل میں عبارت اس طرح ہے اور شاید عبارت اس طرح ہو گی کہ اے اللہ ان کو ہدایت دے کہ یہ نیک عمل کریں﴾ جیساکہ ابو داود طیالسی ۲۴۸ رقم الحدیث ۱۷۹۴ میں ہے

اقول ان هذا حديث متروك لا يحتج به لان فيه الصلت بن دينار ﴿﴾ قال الامام عبد الله بن احمد بن حنبل سمعت ابى عن الصلت بن دينار فقال ترك الناس حديثه متروك ونهانى ان اكتب عن الصلت بن دينار شيئا من الحديث كما فى كتاب العلل ومعرفة الرجال ۲ / ۳۱۰ رقم الترجمة ۲۳۸۰ ﴿﴾ قال الامام الناقد يحي بن معين الصلت بن دينار يكنى ابا شعيب وليس بشيء كما فى تاريخ ابن معين ۲ / ۲۷۰ ﴿﴾ قال الامام الجوزجانى ابو شعيب الصلت بن دينار ليس بقوى الحديث كما فى احوال الرجال رقم الترجمة ۲۰۱ ﴿﴾ قال الامام محمد بن حبان المتوفى ۳۵٤ الصلت بن دينار ابو شعيب المجنون من اهل البصرة كان ابو شعيب ممن يشتم اصحاب رسول الله ﷺ ويبغض على بن ابى طالب وينال منه ومن اهل بيته على كثرة المناكير فى روايته تركه احمد بن حنبل ويحي بن معين كما فى كتاب المجروحين ۱ / ۲۷۵

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث متروک ہے اس سے احتجاج صحیح نہیں کیونکہ اس میں صلت بن دینار ہے ﴿﴾ امام عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے صلت کے بارے باپ سے پوچھا اس نے فرمایا کہ لوگوں نے اسکی حدیث چھوڑ دی ہے اور مجھکو منع کیا کہ میں کوئی حدیث اس سے لکھودوں جیسا کہ کتاب العلل و معرفۃ الرجال ۲ / ۳۱۰ رقم الترجمۃ ۲۳۸۰ میں ہے ﴿﴾ اور امام ناقد یحیی بن معین فرماتے ہیں کہ صلت بن دینار ابو شعیب اس کا اسم کنیہ ہے لیس بشیء ﴿﴾ ہیچ ﴿﴾ ہے جیسا کہ تاریخ یحیی بن معین ۲ / ۲۷۰ میں ہے ﴿﴾ اور امام جوزجانی فرماتے ہیں ابو شعیب صلت بن دینار حدیث میں قوی نہیں جیسا کہ احوال الرجال رقم الترجمۃ ۲۱۰ میں ہے ﴿﴾ اور امام محمد بن حبان متوفی ۳۵۴ فرماتے ہیں صلت بن دینار ابو شعیب مجنون بصرہ کا ہے ابو شعیب آنحضرت ﷺ کے اصحاب کو گالیاں دے دیتا اور حضرت علی اور اہل بیت سے بغض رکھتا تھا اور اسکی روایات میں مناکیر ﴿﴾ منکرات ﴿﴾ زیادہ ہیں اور احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے اسکو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ کتاب المجروحین ۱ / ۲۷۵ میں ہے

== قال الامام النسائی الصلت بن دینار ابو شعیب لیس بثقة الضعفاء والمتروکین رقم الترجمة ۳۰٤ ❁ قال الامام ابن الجوزی الصلت بن دینار ابو شعیب المجنون کان شعبة یتکلم فیه وقال احمد وعمرو بن علی لیس بثقة وفی روایة عن احمد انه قال ترك الناس حدیثه وقال علی بن الجنید متروك کما فی الضعفاء والمتروکین ۲ / ۵۷ + وقال الامام جمال الدین ابو الحجاج المزی المتوفی ۷٤۲ الصلت بن دینار قال ابو طالب عن احمد بن حنبل متروك الحدیث ترك الناس حدیثه وقال عباس الدوری وغیر واحد عن یحیی بن معین لیس بشیء وقال عمرو بن علی کثیر الغلط متروك الحدیث کان یحیی وعبد الرحمن لا یحدثان عنه وقال ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی لیس بقوی فی الحدیث قال ابوداود ضعیف وقال النسائی لیس بثقة طالع التفصیل فی تهذیب الکمال ۱۳ / ۲۲۱ الی ۲۲٦ طالع التهذیب ٤ / ٤۳٤ و٤۳۵ + الضعفاء الکبیر ۲ / ۲۰۹ و۲۱۰ + طبقات ابن سعد ۷ / ۲۹۷ + التاریخ الکبیر ٤ / رقم الترجمة ۳۰٤ + الجرح والتعدیل ٤ / رقم الترجمة ۱۹۱۹ دیوان الضعفاء رقم الترجمة ۱۹۷۰ والمغنی فی الضعفاء ۱/ الترجمة ۲۸۹٤ + میزان الاعتدال ۲ / الترجمة ۳۹۰٦ وغیرها .....

❁ امام نسائی فرماتے ہیں صلت بن دینار ابو شعیب ثقہ نہیں الضعفاء والمتروکین رقم الترجمہ ۳۰۴ + امام ابن الجوزی فرماتے ہیں صلت بن دینار ابو شعیب مجنون شعبہ اس میں کلام کرتا ہے اور احمد اور عمرو بن علی لیس بثقہ کہتے ہیں اور احمد سے ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے اسکی حدیث چھوڑ دی ہیں اور علی بن الجنید متروک کہتے ہیں جیسا کہ الضعفاء والمتروکین ۲ / ۵۷ میں ہے + اور امام جمال الدین ابو الحجاج مزی متوفی ۷۴۲ فرماتے ہیں صلت بن دینار ابو طالب احمد بن حنبل سے متروک الحدیث نقل کرتے ہیں کہ لوگوں نے اسکی حدیث چھوڑ دی ہیں اور عباس وغیرہ یحیی بن معین سے لیس بشیء نقل کرتے ہیں اور عمرو بن علی متروک الحدیث کہتے ہیں اور یحیی اور عبد الرحمن اس سے روایت نہیں کرتے تھے اور ابراہیم بن یعقوب جوزجانی کہتے ہیں کہ حدیث میں قوی نہیں اور ابوداود ضعیف کہتے ہیں اور نسائی لیس بثقہ کہتے ہیں تفصیل مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۳ / ۲۲۱ تا ۲۲۶ + اور باقی مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں اعادہ کی ضرورت نہیں

××

= اقول ایها الاخ الکریم انظر الی خداع مؤلف تسکین الصدور کیف احال علی ابی داود الطیالسی مع ان فی حدیثه راوی ضعیف ومتروک و متروک الحدیث ولیس بقوی فی الحدیث وهو یشتم اصحاب رسول الله ﷺ ویبغض علی بن ابی طالب واهل بیته وکثر المناکیر فی حدیثه حتی نهی الامام احمد ابنه عن ان یکتب عنه من الحدیث لکن ومع هذا یذکر المولوی سرفراز هذا الحدیث المتروک للذی یشتم اصحاب رسول الله ﷺ وان قیل لعله ما علم من حواله اقول هذا احتمال لکن له تجربة فی کتب اسماء الرجال والتدلیس والتلبیس لانه اذا علم علما یقینا بان فی الحدیث الفلانی کذاب فلا یذکر اسناده و یحیل علی الکتاب مثلا احال علی مسند احمد ۲ / ۲۹۰ والمستدرک ۲ / ۵۹۵ بان النبی ﷺ قال لیهبطن عیسی بن مریم الخ ولیأتیز قبری حتی یسلم علیّ ولاردن علیه کما فی تسکین الصدور ۱۹۱ الطبعة الاولی مع انه یعلم بان فیه محمد بن اسحاق وهو کذاب و دجال عنده کما صرح بنفسه فی احسن الکلام ۲ / ۷۰ الی ۷۵ ولذا ما ذکر اسناد الحدیث واما احالته علی مسند احمد فهو کذب وافتراء لیس لهذا الحدیث وجود فی مسند احمد ﴿ فالی الله المشتکی ﴾

﴿ میں کہتا ہوں دیکھ تو اے محترم بھائی مؤلف تسکین الصدور کے دھوکے کو ابوداود طیالسی پر حوالہ دیا ہے حالانکہ اس حدیث میں ضعیف اور متروک اور متروک الحدیث راوی موجود ہے جو اصحاب رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دے دیتا اور علی بن ابی طالب اور اہل بیت سے بغض رکھتا تھا اگر کہا جائے کہ شاید اسکو اس راوی کا علم نہ ہو میں کہتا ہوں کہ یہ احتمال ہے لیکن اسکا تجربہ کتب اسماء رجال اور تدلیس اور تلبیس میں زیادہ ہے کیونکہ جب اس کو معلوم ہو جائے کہ فلاں حدیث میں راوی جھوٹا ہے تو اس حدیث کی اسناد نہیں ذکر کرتا ہے مثلا مسند احمد ۲ / ۲۹۰ اور مستدرک ۲ / ۵۹۵ پر حوالہ دیا ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں البتہ ضرور عیسی بن مریم علیہما السلام نازل ہونگے الخ اور بلاشبہ وہ میری قبر پر آئیں گے حتی کہ وہ مجھے سلام کہیں گے اور بلاشک میں جواب دونگا جیسا کہ تسکین الصدور طبع اول ۱۹۱ میں ذکر کیا ہے حالانکہ اسکو معلوم ہے کہ اس روایت میں محمد بن اسحاق ہے اور اسکو اس نے احسن الکلام ۲ / ۷۰ تا ۷۵ میں کذاب دجال تک لکھا ہے اور اسی وجہ سے حدیث کی اسناد نہیں ذکر کیا ہے اور مسند احمد پر جو حوالہ دیا ہے وہ تو جھوٹ ہے مسند احمد اس حدیث کا وجود بھی نہیں ﴿ فالی اللہ المشتکی ﴾

اقول وقد ذكرت مختصرا ان عرض الاعمال عقيدة الشيعة ولذا رد المولوى سرفراز على حديث عرض الاعمال فى تصانيفه السابقة واثبت بان حديث البزار امامن الطبقة الثالثة وآحاديثها غير مقبولة عند الفقها ء بل انعقد الاجماع على خلافها وان كان من الطبقة الرابعة كما هو الظن الغالب فلا اعتماد عل احاديث هذه الطبقة كما ذكرت عبارته من تاليفه ازالة الريب و تبريد النواظر لكن لما خالف عن اكابر جماعت اشاعت التوحيد والسنة فصار هذا الحديث عنده صحيحا لعله صار من الطبقة الاولى او من الطبقة الثانية ولو وضح هذه الحقيقة لكان احسن فعلى كل حال انى ذكرت مسئلته ههنا فى عجائب الشيعة لانه وافق فى هذه المسئلة مع الشيعة فلا تعترض وساذكر ان شاء الله تعالى من بعض تحقيقاته واتهامه على ام المؤمنين عائشة بانه موافق مع الشيعة كما سيتضح على القارى الكريم ....

﴿ میں کہتا ہوں کہ میں نے مختصر یہ ذکر کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر اعمال پیش ہونا اور خاص کر تمام اعمال امت کا آنحضرت ﷺ پر پیش ہونا یہ شیعہ کا مسلک ہے اور اسی وجہ سے مولوی سرفراز نے پہلے تصانیف میں عرض اعمال کی حدیث کی تردید کی تھی اور یہ ثابت کیا تھا کہ مسند بزار کی حدیث ﴿ جس میں عرض اعمال ہے ﴾ یا طبقہ سوم سے ہے اور اس طبقہ کی آحادیث فقہاء کے نزدیک معمول بہا نہیں بلکہ اس کے خلاف پر اجماع منعقد ہوا ہے ﴿ کہ اس کی احادیث بالاجماع معمول بہا نہیں ﴾ اور یا اسکی احادیث طبقہ چہارم سے ہیں اور غالب گمان بھی یہی ہے تو اس کے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ اسکی احادیث قابل اعتماد نہیں حوالہ بحالہ نافعہ جیسا کہ میں نے اسکی تصنیف ازالۃ الریب اور تبرید النواظر سے حوالجات پیش کئے ہیں لیکن جب یہ جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے اکابر سے مخالف ہوا تو پھر حدیث مسند بزار صحیح بن گئی شاید اس کی احادیث طبقہ اولی سے یا دوسرے طبقہ سے بن گئی ہو ﴿ اسلئے ضعیف حدیث صحیح ہو گئی ہے ﴾ اور کاش اگر یہ توضیح کرتا تو بہت اچھا ہوتا بہر حال میں نے یہ شیعہ کے عجائب میں اس لئے ذکر کیا کیونکہ اس مسئلہ میں یہ شیعہ سے موافق ہے پس اعتراض نہ کر اور ان شاء اللہ تعالی اسکے بعض تحقیقات میں ذکر کرونگا کہ یہ بعض تحقیقات اور حضرت عائشہ پر الزام لگانے میں شیعہ سے موافق ہے تاکہ قاری کریم پر حقیقت واضح ہو جائے

العبر في عجائب الشيعة لمن ليس له الخبر

﴿٨﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ٣٢٩ عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن على بن الحكم عن زياد بن ابى الحلال عن ابى عبد الله عليه السلام قال ما من نبى ولا وصى يبقى فى الارض اكثر من ثلاثة ايام حتى ترفع روحه وعظمه ولحمه الى السمآء وا نما تؤتى مواضع آثارهم ويبلّغونهم من بعيد السلام ويسمعونهم فى مواضع آثارهم من قريب ﴿١﴾

الفروع من الكافى ٤ / ٥٦٧ كتاب الحج بعد باب مسجد غدير خم مع الاصول والروضة

اقول وقريبه ما ذكر المولوى سرفراز ﴿ بحوالة جلاء الافهام ﴾ قال النبى ﷺ من صلى عند قبرى سمعته ومن صلى علىّ من بعيد ابلغته كما فى تسكين الصدور الطبعة الاولى ١٨٥ والطبعة الثانية ٣٢٧ وقد ذكرت فى مناظرة دارالعلوم تهل بان هذا حديث موضوع من افتراء محمد بن مروان السدى وكذلك وضحت فى اللدرة النفيسة والمراد ههنا اشارة الى الموافقة بينه وبينهم تدبر

شیعہ کی کتابوں کے عجائب میں عبرتیں ان کیلئے جن کو ان سے خبر نہیں

﴿٨﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ کہتا ہے کہ ہمارے چند اصحاب احمد بن محمد سے وہ علی بن حکم سے وہ زیاد بن ابی الحلال سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا ہے کہ کوئی نبی اور وصی تین دن سے زیادہ زمین پر باقی نہیں رہتا یہاں تک کہ اسکی روح اور ہڈی اور گوشت آسمان کو اٹھائے جاتے ہیں اور مواضع آثار کو لائے جاتے ہیں اور دور سے ان کو سلام پہنچاتے ہیں اور نزدیک سے مواضع آثار میں سناتے ہیں جیسا کہ فروع کافی ۴ / ۵۶۷ کتاب الحج باب مسجد غدیر خم کے بعد مع اصول کافی و روضۃ کافی

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ اس کے قریب وہ ہے جو مولوی سرفراز نے حوالہ جلاء الافہام ذکر کیا ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں اسے خود سنتا ہوں اور جس نے مجھ پر درود شریف دور سے پڑھا تو وہ مجھے (بواسطہ فرشتوں کے) بتلایا جاتا ہے جیسا کہ اس نے تسکین الصدور طبع اول ۱۸۵ اور طبع دوم ۳۲۷ ذکر کیا ہے ﴿﴾ اور میں نے مناظرہ دارالعلوم تھل میں ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے اور محمد بن مروان کی افتراءوں سے ہے اور تفصیل درۃ نفیسہ میں کی ہے یہاں صرف اسکی طرف اشارہ کرنا ہے کہ شیعوں کے ساتھ اس مسئلہ میں موافق ہے

قال ابو جعفر الكليني دخول المدينة وزيارة النبي ﷺ والدعاء عند قبره

﴿۹﴾علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي عمير ومحمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان عن صفوان وابن ابي عمير عن معاوية بن عمار عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا دخلت المدينة فاغتسل قبل ان تدخلها او حين تدخلها ثم تاتي قبر النبي ﷺ ثم تقوم وتسلم على رسول الله ﷺ ثم تقوم عند الاستوانة المقدمة من جانب القبر الايمن عند راس القبر عند زاوية القبر وانت مستقبل القبلة ومنكبك الايسر الى جانب القبر ومنكبك الايمن مما يلي المنبر فانه موضع راس رسول الله ﷺ وتقول اشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد انك رسول الله ....

ابو جعفر کلینی کہتا ہے مدینہ کو دخول اور نبی ﷺ کی زیارۃ اور اکی قبر کے پاس دعا کرنا

﴿۹﴾ علی بن ابراہیم باپ سے وہ ابن ابی عمیر و محمد بن اسماعیل سے وہ فضل بن شاذان سے وہ صفوان و ابن ابی عمیر سے وہ معاویہ بن عمار سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ جب تو مدینہ کو داخل ہونے کا ارادہ کرے تو دخول سے پہلے غسل کر یا داخل ہونے کے وقت پھر نبی ﷺ کی قبر کے پاس جا پھر وہاں کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ پر سلام کر پھر قبر کی دائیں طرف سے آگے ستون کے پاس قبر کی سر کی طرف قبر کے زاویہ کے ساتھ کھڑے ہو جا اور تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور بائیں کندھ قبر کے جانب اور دائیں کندہ ممبر کے قریب ہو کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ سر کی جگہ ہے اور تو کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بندگی کا حقدار اللہ سے سوا کوئی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ کا رسول ہے ....

﴿وفی هذا الخبر الطویل یقول ﴾ اللهم اعطه الدرجة والوسیلة من الجنة وابعثه مقاما محمودا یغبط به الاولون والآخرون اللهم انك قلت ﴿ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما ﴾ وانی اتیت نبیك مستغفرا تائبا من ذنوبی و انی اتوجه بك الی الله ربّی وربّك لیغفر لی ذنوبی وان كانت لك حاجة فاجعل قبر النبی ﷺ خلف كتفیك واستقبل القبلة وارفع یدیك واسأل حاجتك فانك احری ان تقضی ان شاء الله ﴿۱﴾

××

﴿۱﴾ الفروع من الكافی كتاب الحج مع الاصول والروضة ٤ / ٥٥١ رقم الحدیث ١ باب دخول المدینة ﴿ اقول ان الكلینی یعلّم دعاء عند قبر النبی ﷺ ویستدل من هذه الایة

﴿اور لمبی حدیث میں کہتا ہے کہ دعاء میں کہدیں﴾ اے اللہ آپ ﷺ کو درجہ اور وسیلہ کی جگہ عطا فرما اور آپ اس کو مقام محمود عطا فرما جس پر اول اور آخر رشک کرتے ہیں اے اللہ تو نے فرمایا ہے ﴿ اگر بے شک وہ لوگ جبکہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تیرے پاس آتے پس وہ اللہ سے معافی مانگتے اور ان کے لئے رسول بھی اللہ سے معافی مانگتا تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے﴾ اور میں تیرے نبی کے پاس اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کیلئے آیا ہوں اور میں تیرے وسیلہ سے تجھے اللہ جو میرا اور تیرا رب ہے توجہ کرتا ہوں تاکہ مجھے گناہ بخشے ﴿پھر کہتا ہے ﴾ اگر تجھے حاجت ہو تو نبی ﷺ کی قبر کو شانہ کے پیچھے کر اور منہ قبلہ کی طرف کر اور ہاتھ اٹھا کر اور اپنی حاجت مانگ لیں ان شاء اللہ تو اسکا مستحق ہے کہ تیری حاجت پوری ہو جائے فروع کافی ۴ / ۵۵۱ کتاب الحج رقم الحدیث ۱ ﴿ میں کہتا ہوں کہ کلینی آنحضرت ﷺ کی قبر کے پاس دعاء بتاتے ہیں اور دلیل میں یہ آیات ﴿ ولو انہم اذ ظلموا﴾ پیش کرتے ہیں

== اقول ان المولوی سرفراز یعلم هذه الدعاء للزائر و یستدل من هذه الآیة الکریمة کا ن هو هو ویقول بحوا لة ابن کثیر وقد ذکر جماعة منهم الشیخ ابو منصور الصباغ فی کتابه الشامل الحکایة المشهورة عن العتبی قال کنت جالسا عند قبر النبی ﷺ فجاء اعرابی فقال السلام علیك یا رسول الله سمعت الله یقول ﴿ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما﴾ وقد جئتك مستغفرا لذنبی مستشفعا بك الی ربی کما فی تسکینه ﴿ثم یقول بعد ذکر اقوال بعض العلماء ﴾ فعلم من کلام اکابر العلماء بان الاستشفا ع بالنبی ﷺ عند الحضور عند قبره ثابت من عموم الآیة بل قال السبکی هذه الآیة صریح فی ذلك بحوالة شفاء السقام ثم یقول وقد فعل هذا العمل فی زمن خیر القرون وما انکر علیه احد فهذ دلیل علی صحته کما فی تسکینه ۱۹۶ و۱۹۷ و۱۹۸ والطبعة الثانیة ۳۶۳ و۳۶۵

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ مولوی سرفراز نے یہ دعاء اس شخص کو بتائی ہے جو آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک پر جائیں اور استدلال میں یہی آیات پیش کرتے ہیں گویا کہ یہ بعینہ فروع کافی والا ہے اور بحوالہ ابن کثیر ذکر کرتا ہے ایک جماعت نے عتبی سے حکایت نقل کی ہے جس جماعت میں شیخ ابو منصور الصباغ بھی ہیں یہ واقعہ انہوں نے اپنی کتاب شامل میں بیان کیا ہے عتبی فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا السلام علیک یارسول اللہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا ہے ﴿ اور اگر بے شک وہ لوگ جب کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آتے پس وہ اللہ سے معافی مانگتے اور ان کے لئے رسول بھی اللہ سے معافی مانگتا تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے ﴾ اس لئے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کیلئے آپ کو اللہ کے ہاں سفارشی پیش کرنے آیا ہوں اور پھر بعض علماء کے اقوال ذکر کر کے کہتا ہے ان اکابر کے بیان سے معلوم ہوا کہ قبر مبارک پر حاضر ہو کر شفاعت مغفرت کی درخواست کرنا قرآن کریم کے عموم سے ثابت ہے بلکہ امام سبکی فرماتے ہیں کہ یہ آیات کریمہ اس معنی میں صریح ہے بحوالہ شفاء سقام اور خیر القرون میں یہ کاروائی ہوئی تھی مگر کسی نے انکار نہیں کیا ہے جو اسکے صحیح ہونے کی واضح دلیل ہے اسکی تسکین ۱۹۷ و ۱۹۸ اور طبع دوم ۳۶۳ و ۳۶۵

== وقال بحوالة نور الايضاح للشرنبلالي المتوفى ۱۰۶۹ بانه ينبغي للزائر الدعاء بهذه الالفاظ بان الزائر يقول ﴿ يارسول الله نحن وفدك زوار حرمك تشرفنا بالحلول بين يديك وقد جئناك من بلاد شاسعة وامكنة بعيدة نقطع السهل والوعر بقصد زيارتك لنفوز بشفاعتك والنظر الى ماثرك ومعاهدك والقيام بقضاء بعض حقك والاستشفاع بك الى ربنا فان الخطايا قد قصمت ظهورنا الى ان قال الشفاعة الشفاعة يا رسول الله يقولها ثلاثا الخ ﴾ ثم يرتقى منه بانه يقول بان يذهب الى الشيخين ويقول ﴿ وجئناكما نتوسل بكما الى رسول الله ﷺ يشفع لنا وليسال الله ربنا ان يتقبل سعينا ويحيينا على ملته ويميتنا عليها ويحشرنا في زمرته كما في تسكينه ۱۹۹ و ۲۰۰ والطبعة الثانية ۳۷۰ و ۳۷۱ اقول ان المولوی سرفراز يعلم بعلم يقين با ن عمل الا عرابي ليس بحجة

﴿ اور حوالہ نور الایضاح شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ کہتا ہے کہ جو آنحضرت ﷺ کی زیارت کو جائیں تو ان الفاظ سے دعا کریں یارسول اللہ ﷺ ہم اپکے پاس وفد کے طور پر اور آپ کے حرم کی زیارت کی غرض سے آئے ہیں اور ہمیں آپکی خدمت میں حاضر ہونے شرف حاصل ہوا ہے اور ہم دور دراز شہروں اور بعید جگہوں سے آسان اور دشوار گزار راستے طے کر کے آپ کی زیارۃ کی غرض سے آئے ہیں تاکہ آپ کی شفاعت سے کامیابی حاصل کریں اور مبارک نشانات اور مقامات کو دیکھیں اور آپ کے حق کا کچھ حصہ ادا کریں کیونکہ گناہوں نے ہماری کمر توڑ دی پھر آگے فرمایا کہ شفاعت شفاعت شفاعت یارسول اللہ تین مرتبہ کہے ﴾ پھر اس سے ترقی کر کے حوالہ نورالایضاح لکھتا ہے کہ شیخین کے پاس جائیں اور یوں دعا کریں ﴿ ہم تم دونوں کے پاس آئے ہیں تمہیں بطور وسیلہ آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ آپ ہمارے لئے شفاعت کریں اور اللہ تعالی سے جو ہمارے رب ہے سوال کریں کہ وہ ہماری سعی کو قبول فرمائے اور ہمیں آپ کی ملت پر زندہ رکھے اور اسی پر وفات دے اور آپ کے گروہ میں ہمارا حشر کرے ﴾ تسکین الصدور ۱۹۹ و ۲۰۰ و طبع دوم ۷۰ ۳ و ۳ ۷ ۱ ﴾ میں کہتا ہوں کہ مولوی سرفراز علم یقینی سے جانتا ہے کہ اعرابی کا قول حجت نہیں

== والا لجاء اعرابی فبال فی المسجد کما رواہ البخاری فهل يستدل بقول اعرابی لجواز البول فی المسجد واما ما قال بحوالہ السبکی بان هذه الاية صريحة فی ذلك ﴿ یعنی بجواز الاستشفاع بقبر النبی ﷺ ﴾ هذا قول مردود لان الاستشفاع بقبر النبی ﷺ ما ثبت من الخلفاء الراشدين ولا من احد من الصحابة اجمعين بل ما ثبت فی خیر القرون فدعوى السبکی ومقلده المولوی سرفراز دعوى باطلة کما وضحت فی تا لیفاتی الاخرى واما ما استدل من قول الشرنبلالی وغیره فهو قول مرود علیه بقوله الذی قاله فی رد المفتی احمد یار خان البریلوی حین استدل من اصلاح الرسوم لمولانا اشرف علی لالقاء الورود علی القبور فقال المولوی سرفراز بانه وجدت نسخة مفيدة للمفتی احمد یارخان لکن ما تفکر بان هذه المسئلة هل کانت معلو مة للنبی ﷺ او کانت معلومة للصحابة فکیف ما القواالورودعلی قبور الصاحين (ویقول) قول غیرمعصوم وغیر المجتهد لیس بحجة کما فی المنهاج الواضح ۱۸۹

ورنہ بخاری میں آتا ہے کہ ایک اعرابی آیا اور مسجد میں پیشاب کیا تو کیا مولوی سرفراز مسجد میں پیشاب کے جواز کیلئے دلیل بخاری سے پیش کرے گا اور جو حوالہ سبکی کہا کہ یہ آیات اس معنی ﴿ قبر مبارک پر حاضر ہو کر شفاعت مغفرت کی درخواست کرنے ﴾ میں صریح ہے یہ قول باطل اور مردود ہے کیونکہ نہ خلفاء راشدین سے اور نہ تمام صحابہ میں سے کسی سے ثابت ہے بلکہ خیر القرون میں کسی سے ثابت نہیں اور مولوی سرفراز نے جو دعوی کیا ہے دعوی باطلہ مردودۃ ہے جیساکہ میں نے دیگر تصانیف میں واضح کیا ہے اور شرنبلالی وغیرہ کے اقوال سے جو اس نے استدلال کیا ہے یہ اسکے اپنے اقوال سے باطل اور مردود ہے کیونکہ جب مفتی احمد بریلوی نے اصلاح الرسوم مولانا اشرف علی سے قبروں پر پھول ڈالنے کیلئے استدلال کیا تو مولوی سرفراز جواب دیتا ہے مفتی صاحب کو یہ نسخہ بہت ہی اکسیر ملا مگر اس پر مطلقا غور نہیں کیا کہ یہ مسئلہ جناب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کو بھی معلوم تھا پھر انہوں نے صالحین کی قبروں پر پھول کیوں نہ ڈالے ﴿اور پھر لکھتا ہے﴾ باقی کسی غیر معصوم اور غیر مجتہد کی بات حجت نہیں راہ سنت ۱۸۹

--- وكذلك لما استدل البريلوى عن رد المختار فاجاب له المولوى سرفراز وقال قول الامام الشامي وغيره الخ لا يلتفت اليه لانه قول غير مجتهد علا انه لا دليل عليه كما في تاليف المنهاج الواضح ١٨٩ و١٩٠

اقول ولو يعمل المولوى سرفراز على اقواله التي قالها في مقابلة البريلويين ليعلم بعلم يقين بان ما يقول في مقابلة اكابر جماعت اشاعت التوحيد والسنة اقوال باطلة مردودة وليس وجه الا الضد والعناد والا ليس عنده دليل لهذه العقيدة الزائغة من الادلة الشرعية لا من كتاب الله تعالى ولا من احاديث رسول الله ﷺ ولا من الاجماع وما سواها فليس بحجة كما اقر عليه بنفسه لكن الحقيقة تلومه نفسه الآن لكن الحسد اعماه والا لرد بهذ الكتاب ﴿ اى تسكين الصدور ﴾ على جميع كتبه السابقة وههنا ذكرت بعض اقواله في عجائب الشيعة كانه هو هو تفكر ولا تحزن لان الحق احق بالاتباع ....

اور اسطرح جب بریلوی نے رد المختار سے دلیل پیش کیا تو مولوی سرفراز جواب دیتا ہے امام شامی وغیرہ کا قول ... تو قابل التفات نہیں ہے اس لئے کہ یہ غیر مجتہد کا قول ہونے کے علاوہ بلا دلیل بھی ہے جیسے کہ راہ سنت ۱۸۹ اور ۱۹۰ میں ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں اگر مولوی سرفراز اپنے پرانے اقوال اور دلائل پر عمل کریں جو اس نے بریلویوں کے مقابلہ میں بیان کئے ہیں تو یہ علم یقین سے سمجھ جائے گا کہ جو اس نے اکابر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے مقابلہ میں دلائل شروع کئے ہیں یہ وہی دلائل ہیں جو اس نے خود اپنی تصانیف میں رد کئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے پاس اس عقیدۂ زائغہ کیلئے نہ کتاب اللہ سے دلیل ہے اور نہ احادیث صحیحہ سے اور نہ اجماع سے اور اس کے سوا حجت نہیں جیسا کہ اس نے خود تصنیفات سابقہ میں اقرار کیا ہے شاید اسکو ابھی اپنا ضمیر ملامت کرے گا لیکن حسد نے اسکو اندھا کیا ہے ورنہ اس نے تسکین الصدور میں گویا کہ اس نے اپنی تصانیف کی پوری تردید کی ہے اور میں نے اسکے بعض اقوال شیعہ کے عجائب میں اسلئے ذکر کئے گویا کہ یہ ہو بہو ان کا ساتھی ہے فکر کر ناراض نہ ہو جا کیونکہ حق یہ ہے کہ اس کی اتباع کیجائے ....

﴿۹﴾ قال محمد بن يعقوب الكليني المتوفى ۳۲۹ ان الميت يزور اهله
علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي عمير عن حفص بن البختري عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان المؤمن يزور اهله فيرى مايحب ويستر عنه ما يكره وان الكافر ليزور اهله فيرى ما يكره ويستر عنه ما يحب قال ومنهم من يزور كل جمعة ومنهم من يزور على قدر عمله

﴿۱۰﴾ وقال عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن محبوب عن اسحاق بن عمار عن ابي الحسن الاول عليه السلام قال سالته عن الميت يزور اهله قال نعم

....

﴿۹﴾ محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ کہتا ہے کہ مردہ اپنے اہل کی زیارت کرتا ہے اور روایت کرتا ہے علی بن ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ حفص بن بختری سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ اس نے کہا کہ مؤمن اپنے اہل کی زیارت کرتا ہے تو جو وہ پسند کرتا ہے وہ مردہ دیکھتا ہے اور جو وہ پسند نہیں کرتا ہے وہ اس سے (فرشتہ) پوشیدہ رکھتا ہے اور کافر اپنے اہل کی زیارت کرتا ہے تو جو وہ پسند نہیں کرتا ہے وہ دیکھتا ہے اور جو پسند کرتا ہے اس سے (فرشتہ) پوشیدہ رکھتا ہے وہ اس نے کہا کہ بعض ان میں سے ہر جمعہ زیارت کرتا ہے اور بعض ان میں سے اپنے عمل کی مقدار زیارت کرتا ہے

﴿۱۰﴾ اور کلینی کہتا ہے کہ ہمارے چند اصحاب سہل بن زیاد سے وہ ابن محبوب سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ ابو الحسن اول علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور اسحاق کہتا ہے کہ میں نے مردہ کے بارے اس سے پوچھا کہ وہ اپنے اہل کی زیارت کرتا ہے اس نے کہا کہ ہاں ....

فقلت فی کم یزور قال فی الجمعة وفی الشهر وفی السنة علی قدر منزلته فقلت فی ای صورة یاتیهم قال فی صورة طائر لطیف یسقط علی جدرهم ویشرف علیهم فان راهم بخیر فرح وان راهم بشر وحاجة حزن واغتم

﴿۱۱﴾ عنه عن اسماعیل بن مهران عن درست الواسطی عن اسحاق بن عمار عن عبد الرحیم القصیر قال قلت له المؤمن یزور اهله فقال نعم یستاذن ربه فیاذن له فیبعث معه ملکین فیاتیهم فی بعض صور الطیر فی داره ینظر الیهم ویسمع کلامهم ﴿﴾ وفی روایة اخری ﴿قال اسحاق بن عمار﴾ قلت ﴿لابی الحسن الاول﴾ فی ای ساعة قال عند زوال الشمس ومثل ذلك قال قلت فی ای صورة قال فی صورة العصفور او اصغر من ذلك فیبعث الله تعالی ملکا فیراه ما یسره ویستر عنه ما یکره الخ

﴿۱﴾ الفروع من الکافی مع الاصول والروضة کتاب الجنائز ۳ / ۲۳۰ و ۲۳۱ رقم الحدیث ۱ و ۳ و ۴ و ۵

تو میں نے کہا کہ کتنی مدت میں زیارت کرتا ہے اس نے کہا کہ اپنی منزلت کی اعتبار جمعہ میں اور مہینہ میں اور سال میں تو میں نے کہا کس شکل میں آتا ہے اس نے کہا کہ باریک پرندہ کی شکل میں ان کے دیواروں پر گرتا ہے اوپر سے جھانکتا ہے اگر ان کو خیر سے دیکھ لیں تو خوش ہوتا ہے اگر شر اور حاجت میں دیکھ لیں تو خفا اور غمگین ہوتا ہے ﴿﴾ اور کہتا ہے یہ اسماعیل بن مہران سے وہ درست واسطی سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ عبد الرحیم قصیر سے روایت کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اسکو کہا کہ مؤمن اہل کی زیارت کرتا ہے تو اس نے کہا ہاں اپنے رب سے اجازت لیتا ہے تو اسکو اجازت دی جائے گی تو اسکے ساتھ دو فرشتے بھیجے تو وہ ان کے پاس پرندے کی صورت میں آجائے گا تو گھر میں گر جائے گا گھر والوں کو دیکھے گا اور ان کے کلام سنے گا ﴿﴾ اور ایک اور روایت میں اسحاق بن عمار کہتا ہے کہ میں نے ﴿ابو الحسن اول﴾ سے پوچھا کہ کس وقت آتا ہے اس نے کہا کہ سورج کے زوال کے وقت اور اس جیسے کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ کس صورۃ میں آتا ہے اس نے کہا کہ چڑیا کی صورۃ یا اس سے چھوٹا تو اللہ تعالی اس کے ساتھ فرشتہ بھیجے گا تو وہ دیکھے گا جو اسکو خوش کرتا ہے اور فرشتہ اس سے پوشیدہ رکھے گا اس سے جو پسند نہیں کرتا الخ جیسا کہ فروع کافی ۳ / ۲۳۰ کتاب الجنائز رقم الحدیث ۱ و ۳ و ۴ و ۵ میں ہے

قال ابو جعفر الكليني باب زيارة النبي صلى الله عليه وعلى آله

﴿۱۲﴾ عدة من اصحابنا من احمد بن محمد بن عيسى عن ابن ابى نجران قال قلت لأبى جعفر عليه السلام جعلت فداك ما لمن زار رسول الله ﷺ متعمدا فقال له الجنة

﴿۱۳﴾ احمد بن محمد عن الحسين بن على عن حريز عن فضيل بن يسار ﴿ قال المحشى كذا موقوفا ورواه مرفوعا عن ابى جعفر عليه السلام وعن ابى عبد الله عليه السلام ﴾ قال ان زيارة قبر النبى ﷺ وزيارة قبور الشهداء وزيارة قبر الحسين عليه السلام تعدل حجة مع رسول الله ﷺ

﴿۱٤﴾ احمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابان عن السدوسى عن ابى عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله ﷺ من أتاني زائرا كنت شفيعه يوم القيامة

ابو جعفر کلینی کہتا ہے یہ باب نبی ﷺ کی زیارت میں ہے

﴿۱۲﴾ چند ہمارے اصحاب احمد بن محمد بن عیسی سے وہ ابن ابی نجران سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو کہا میں تجھ پر فدا ہوں اسکو کتنا اجر ہے جو قصداً رسول اللہ ﷺ کی زیارت کریں اس نے کہا کہ اسکو جنت ہے ﴿۱۳﴾ احمد بن محمد حسن بن علی سے وہ حریز سے وہ فضیل بن یسار سے روایت کرتے ہیں ﴿ محشی لکھتا ہے کہ یہ موقوف ہے اور ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مرفوع ثابت ہے ﴾ کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت اور شہداء کی قبروں کی زیارت اور حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارۃ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے ﴿ ثواب میں ﴾ برابر ہے

﴿۱۴﴾ ہمارے چند اصحاب احمد بن محمد سے وہ ابن محبوب سے وہ ابان سے وہ سدوسی سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے پاس زیارت کیلئے آجائے میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہونگا ﴿ اسکی شفاعت کرونگا ﴾

﴿۱۵﴾ قال الكليني باسناده عن المعلى ابى شهاب قال الحسين عليه السلام لرسول الله ﷺ يا ابتاه ما لمن زارك فقال رسول الله ﷺ يا بنى من زارنى حيا او ميّتا او زار اباك او زار اخاك او زارك كان حقا علىّ ان ازوره يوم القيامة واخلّصه من ذنو به ﴿۱۶﴾ وقال الكلينى باسناده عن ابى حجر الاسلمى عن ابى عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله ﷺ من آتى مكة حاجًا ولم يزرنى الى المدينة جفوته يوم القيامة ومن اتانى زائرا وجبت له شفاعتى ومن وجبت له شفاعتى وجبت له الجنة ﴿ الى اخر حديثه ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الفروع من الكافى مع الاصول والروضة كتاب الحج ابواب الزيارات ٤ / ٥٤٨ رقم الحديث ١ و٢ و٣ و٤ و٥

﴿۱۵﴾ کلینی اپنی اسناد سے معلی ابی شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ حسین علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو کہا اے اباجان اسکو کتنا اجر ہے جو تیری زیارت کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میرے بچے جو میری زیارۃ میری زندگی میں کریں یا وفات کے بعد یا تیرے باپ کی زیارت کریں یا تیرے بھائی کی زیارت کریں تو ہم پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی زیارۃ کروں اور اسکو گناہوں سے چھٹکارہ دوں

﴿۱۶﴾ کلینی اپنی اسناد سے ابو حجر اسلمی سے روایت کرتے ہیں وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مکہ حج کیلئے جائے اور میری زیارت کیلئے مدینہ نہ آئے تو میں قیامت کے دن اس سے اعراض کرونگا اور جو میرے پاس زیارت کیلئے آجائے تو اسکو میری شفاعت واجب ہے اور جسکو میری شفاعت واجب ہو تو اسکو جنت واجب ہے جیسا کہ فروع کافی مع اصول کافی وروضہ کافی ابواب الزیارات کتاب الحج ۴ / ۵۴۸ رقم الحدیث ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ میں ہے

خلق نور فاطمة قبل ان يخلق الله الارض والسمآء

﴿۱۶﴾ قال السيد هاشم البحراني المتوفى ۱۱۰۷ او ۱۱۰۹ فى سورة الروم باسناد ابن بابويه عن الصادق جعفر بن محمد عن جده عليهم السلام قال قال رسول الله ﷺ خلف نور فاطمة قبل ان يخلق الارض والسماء فقال بعض الناس يا نبى الله فليست هذه انسية فقال عليه السلام فاطمة حوراء انسية قالوا كيف هى حوراء انسية قال خلقها الله عزوجل من نور قبل ان يخلق آدم اذ كانت الارواح فلما خلق الله عزوجل آدم عرضت على آدم قيل يا نبى الله واين كانت فاطمة قال كانت فى حقة تحت ساق العرش قالوا يا نبى الله فما كان طعامها قال التسبيح والتهليل والتمجيد فلما خلق الله عزوجل آدم اخرجنى من صلبه احب الله عزوجل

آسمان اور زمین پیدا نہیں ہوئے تھیں کہ نور فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا کیا گیا تھا

﴿۱۶﴾ سید ہاشم بحرانی متوفی ۱۱۰۷ یا ۱۱۰۹ھ بابویہ کی اسناد سے صادق جعفر بن محمد وہ اپنے دادہ علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نور فاطمہ پیدا کیا گیا ہے کہ آسمان اور زمین پیدا نہیں ہوئے تھیں تو بعض لوگوں نے کہا کہ اے نبی اللہ تو پھر یہ انسی نہیں ہوگئی آپ نے فرمایا کہ یہ حوراء انسی ہے انہوں نے کہا کہ کسطرح حوراء انسی ہے آپ نے فرمایا کہ اسکو اللہ عزوجل نے نور سے پیدا کیا ہے جب کہ ارواح تھیں اور آدم کو پیدا نہیں کیا تھا پس جب اللہ عزوجل نے آدم کو پیدا کیا تو اسکو آدم پر پیش کیا گیا کہا گیا کہ اے نبی اللہ تو فاطمہ کہاں تھی آپ نے فرمایا کہ عرش کے ساق کے نیچے ایک جگہ میں تھی انہوں نے کہا اے نبی اللہ اسکا کھانا کیا تھا آپ نے فرمایا تسبیح و تہلیل و تمجید تو جب اللہ عزوجل نے آدم کو پیدا کیا تو اس کے پیٹھ سے مجھے نکالا اور اللہ عزوجل نے یہ پسند کیا

ان یخرجها من صلبی جعلها تفاحة فی الجنة واتانی جبرئیل فقال لی السلام
علیك ورحمة الله وبركاته يا محمد قال قلت علیك السلام ورحمة الله
وبركاته حبيبی جبرئیل فقال یا محمد ان ربك یقرء ك السلام قلت منه
السلام واليه يعود السلام قال یا محمد يقول ان هذه التفاحة اهداها الله
عزوجل اليك من الجنة فاخذتها وضممتها الی صدری قال یا محمد یقول
الله جل جلاله كلها ففلقتها فرايت نورا ساطعا ففزعت منه فقال ما لك
یا محمد لا تاكل كلها ولا تخف فان ذلك النور المنصورة فی السماء
و(فی) الارض فاطمة قلت حبيبی جبرئیل ولم سميت فی السماء
المنصورة وفی الارض فاطمة قال سميت فی الارض فاطمة

کہ اسکو میرے پیٹھ سے نکالدیں تو اسکو جنت میں تفاح بنایا اور مجھے جبرئیل نے لایا تو مجھے کہا اے محمد
السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے کہا اے حبیبی جبرئیل علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو اس نے کہا
اے محمد تیرا رب تجھ پر سلام فرماتا ہے میں نے کہا کہ اس سے ہے سلام اور اسکی طرف سلام واپس ہوتا ہے
اس نے کہا اے محمد یہ تحفہ تجھے اللہ عزوجل نے جنت سے ہدیہ دیا تو میں نے لیا اور میں نے اسکو اپنے سینے
ساتھ پیوست کیا اس نے کہا کہ اے محمد اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اسے کھاؤ تو میں نے پھاڑ لیا تو میں نے
اس سے چمکتا ہوا نور دیکھ لیا تو میں اس سے گبراہ ہوا تو اس نے کہا کہ اے محمد تجھے کیا ہوا کہ پورا نہیں کھایا
خوف نہ کر کیونکہ یہ نور فاطمہ ہے آسمان اور زمین میں منصورۃ ﴿اسکی مدد کی گئی﴾ ہے میں نے کہا اے
میری محبوب جبرئیل کہ آسمان وزمین میں فاطمہ منصورۃ سے کیوں مسمّی ہو گئی ہے اس نے کہا کہ زمین میں
فاطمہ سے اسلئے مسمّی کی گئی ہے ....

لانها فطمت وشيعتها من النار وفطم اعداء ها من حبها وهي في السماء المنصورة وذلك قوله عزوجل ﴿يومئذ يفرح المؤمنون بنصر الله﴾ يعني نصر الله لمحبيها ... علي بن ابراهيم قال حدثني ابي عن محمد بن ابي عمير عن جميل عن ابي عبيدة عن ابي جعفر عليه السلام وذكر الحديث الاول مثل ما تقدم من رواية الكلبي ﴿۱﴾

﴿۱۷﴾ قال ابو القاسم فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي من اعلام الغيبة الصغرى فرات قال حد ثني ﴿حدثنا﴾ موسى بن علي بن موسى بن محمد بن عبد الرحمن الخ معنعنا عن ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام ﴿ وفيه ﴾ لما خلقت فاطمة قالوا الله ورسوله اعلم قال

﴿۱﴾ كما في البرهان في تفسير القرآن ۳ / ۱۵۸ و ۲۵۹

کیونکہ یہ اور اسکی شیعۃ آگ سے منع کئے گئے ہیں اور اسکی دشمن اسکی محبت سے منع کئے گئے ہیں اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے ﴿اس دن مؤمنین اللہ کی امداد سے خوش ہونگے﴾ اللہ اسکی ساتھ محبت کرنے والوں کے ساتھ امداد کرے گا ﴿﴾ اور علی بن ابراہیم اپنی اسناد سے ابو عبیدۃ سے وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور ماسبق جیسے حدیث کلبی سے ذکر کیا ہے جیسا کہ البرہان فی تفسیر القرآن ۳ / ۱۵۸ و ۲۵۹ میں ہے

﴿۱۷﴾ ابو القاسم فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی اعلام غیبۃ صغری سے ہے اپنی اسناد سے معنعن ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں ﴿اور اس میں ہے﴾ فاطمۃ کیسی پیدا ہوگئی ہے انہوں نے کہا کہ اللہ اور اسکے رسول کو معلوم ہے آپ نے فرمایا...

خلقت فاطمة حوراء انسية لا انسية قال خلقت من عرق جبرئيل ومن زغبه قالوا يا رسول الله اشكل (اشتكل) علينا تقول حوراء انسية لا انسية ثم تقول من عرق جبرئيل ومن زغبه قال اذا ﴿ انا ﴾ انبئكم اهدى الى ربى تفاحة من الجنة اتانى بها جبرئيل فضمها الى صدره فعرق جبرئيل عليه السلام وعرقت التفاحة فصار عرقهما شيئا واحدا ثم قال السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته قلت وعليك السلام يا جبرئيل فقال ان الله اهدى اليك تفاحة من الجنة فاخذتها فقبلتها وضعتها على عينى وضممتها الى صدرى ثم قال يا محمد كلها قلت يا حبيبى جبرئيل هدية ربى تؤكل قال نعم قد امرتَ باكلها فاخلقتها فرايت منها نورا ساطعا

کہ فاطمہ حوراء انسی پیدا کی گئی ہے انسی نہیں آپ نے فرمایا کہ فاطمہ جبرئیل کے پسینہ سے پیدا کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ یا رسول ہم پر تو یہ مشکل ہوا کہ آپ فرماتے ہیں کہ حوراء انسی ہے اور انسی نہیں پھر کہتے ہیں کہ جبرئیل کے پروں اور پسینہ سے پیدا کی گئی ہے آپ نے فرمایا تو ابھی میں تمکو خبر دونگا مجھے اپنے رب نے جنت سے تحفہ بھجدیا اور اسے مجھکو جبرائیل لایا اور اپنے سینہ سے ملایا تو جبرئیل اور تفاح دونوں کو پسینہ لیا تو دونوں کا پسینہ ایک چیز بن گئی پھر کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے کہا وعلیک السلام اے جبرئیل اس نے کہا کہ اللہ تعالی نے تجھے جنت سے تحفہ بھیجا ہے تو میں نے لیا اور بوسہ کیا اور اپنی آنکھوں پر رکھا اور سینہ سے ملایا پھر اس نے کہا کہ یا محمد اسے کھاؤ میں نے کہا اے حبیبی جبرئیل میرے رب کا ھدیہ کھایا جاتا ہے اس نے کہا کہ ہاں تجھے اس کے کھانے سے امر کیا گیا ہے تو میں نے پھاڑا تو میں نے اس سے چمکتا ہوا نور دیکھا ....

فرعت ﴿ب﴾ ففزعت من ذلك النور قال كل فان ذلك نور المنصورة فاطمة قلت يا جبرئيل من المنصورة قال جارية تخرج من صلبك واسمها في السماء المنصورة وفي الارض فاطمة ﴾ والباقي كما مر في عبارت البحراني لا حاجة الى ذكره ﴾﴿۱﴾

﴿۱﴾ تفسير فرات الكوفي ۱ / ۳۲۱ و ۳۲۲

اقول لا حاجة الى التفصيل على رد هذه الخرافات يقول البحراني الشيعي فاطمة خلقت قبل خلق الارض والسماء ويقول فرات خلقت من عرق جبرئيل علا ان نور فاطمة اكلها رسول الله ﷺ و اما توهين فاطمة رضى الله عنها لا احب ان اصرح بها ولا يخفى على العاقل من توهينها رضى الله عنها لكن الشيعة ما ترك نبيا ﷺ ولا اماما من ائمتهم بل اهانوهم بل ما ترك خالقا الا اهانه كما مر سابقا واما توهين فاطمة في هذه العبارة الخبيثة لا يخفى على كل منصف

تو میں اس نور سے گبراہ ہوا اس نے کہا یہ فاطمہ کا نور ہے جو منصورہ ہے میں نے کہا اے جبرئیل منصورہ کون ہے اس نے کہا کہ یہ لڑکی ہے جو تیرے پیٹھ سے نکلی گی اور اسمان میں اسکا نام منصورۃ ہے اور زمین میں فاطمہ ہے ﴾اورباقی جو اس نے کہا ہے بحرانی کی عبارت میں گزر چکا ہے ﴾ جیساکہ تفسیرات فرات کوفی ۱ / ۳۲۱و۳۲۲ ﴾﴿ میں کہتا ہوں کہ ان خرافات کی تفصیلی تردید کی ضرورت نہیں بحرانی کہتا ہے کہ فاطمہ کی پیدائش اسمان اور زمین کی پیدائش سے پہلے ہے اور فرات کہتا ہے کہ جبرئیل کی پسینہ سے پیدا ہوئی ہے علاوہ نور فاطمہ کو رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین جو انہوں نے کی ہے میں اس کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا اور عاقل پر آپ کی توہین پوشیدہ نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے نہ نبی ﷺ کو بغیر توھین چھوڑا ہے اور نہ کسی امام کو چھوڑا ہے بل خالق الکائنات کی توہین بھی انہوں نے کی ہے جیساکہ گزر چکا ہے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توھین تو کسی منصف پر پوشیدہ نہیں

التلقين للميت

﴿۱۸﴾ قال السيد على الطباطبائى ﴿وفيه﴾ ثم تدخل يدك اليمنى تحت منكبه الايمن وضع يدك اليسرى على منكبه الايسر وتحركه تحركا شديدا وتقول يا فلان بن فلان الله ربك ومحمد ﷺ نبيك والاسلام دينك وعلى وليك وامامك وتسمى الائمة واحدا بعد واحد الى آخرهم ثم يعيد عليه التلقين مرة اخرى ﴿۱﴾

﴿۱۹﴾ قال ابو جعفر محمد بن يعقوب الكلينى فى حديث طويل يقول قال رسول الله ﷺ لعلى عليه السلام انت اخى وميعاد ما بينى وبينك وادى السلام

....

﴿۱﴾ طالع التفصيل فى رياض المسائل فى بيان الاحكام بالدلائل ۱ / ۲۶۶

میت کو تلقین کرنا

﴿۱۸﴾ سید علی طباطبائی کہتا ہے ﴿اور اس میں ہے﴾ پھر اپنا دائیں ہاتھ کو مردہ کے دائیں کندھے کے نیچے داخل کر اور اپنا بائیں ہاتھ اس کے بائیں کندھے پر رکھکر کے اسکو سختی سے ہلادو اور اسکو کہدوا ے فلان بن فلان اللہ تیرا رب ہے اور محمد ﷺ تیرا نبی ہے اور اسلام تیرا دین ہے اور علی تیرا ولی اور امام ہے اور اماموں کے یکے بعد دیگرے نام ذکر کرو پھر دوبارہ اسکو تلقین کرو تفصیل مطالعہ کریں ریاض المسائل ۱/۲۶۶ میں

﴿۱۹﴾ اور ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی ایک لمبی حدیث کے ضمن میں کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی کو فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے اور میرے اور تمہارے درمیان میعاد وادی سلام ہے

قال اذا حتضر الكافر حضره رسول الله ﷺ وعلي عليه السلام وجبرئيل عليه السلام وملك الموت عليه السلام فيدنو منه علي عليه السلام فيقول يا رسول الله ان هذا كان يبغضنا اهل البيت فابغضه ويقول رسول الله ﷺ يا جبرئيل ان هذا كان يبغض الله ورسوله واهل بيت رسوله فابغضه فيقول جبرئيل يا ملك الموت ان هذا كان يبغض الله ورسوله واهل بيت رسوله فابغضه واعتنف عليه فيدنو منه ملك الموت فيقول يا عبد الله اخذت فكاكا رهانك اخذت امان براء تك تمسكت بالعصمة الكبرى في الحياة الدنيا فيقول لا فيقول ابشر يا عدوالله بسخط الله عزوجل وعذابه والنار اما الذی کنت تحذره فقد نزل بك ثم يسل نفسه سلا عنيفا

کہتا ہے کہ جب کافر قریب الموت ہو جائے تو اس کے پاس رسول اللہ ﷺ اور علی علیہ السلام اور جبرئیل علیہ السلام اور ملک الموت علیہ السلام حاضر ہو جائیںگے تو آپ ﷺ کو علی نزدیک ہو جائے گا کہ یا رسول اللہ یہ شخص ہمارے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا تو آپ بھی اسکے ساتھ بغض رکھو اور رسول اللہ ﷺ فرمائے گا یا جبرئیل کہ یہ شخص اللہ اور اسکے رسول اور رسول کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا تو بھی بغض رکھو اور جبرئیل کہے گا یا ملک الموت یہ شخص اللہ اور اسکے رسول اور اس کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا تو اسکے ساتھ بغض رکھو اور اس پر سختی کر تو اسکو ملک الموت قریب ہو جائے گا اور کہے گا یا عبد اللہ تو نے دنیا میں اپنے خلاصی اور برائت کیلئے عصمت کبری پر تمسک کیا ہے تو وہ کہے گا نہیں تو ملک الموت کہے گا اے اللہ تعالی کے دشمن تو اللہ کی ناراضگی اور عذاب اور آگ سے خوش ہو جا اور جس سے تو ڈرتا تھا وہ تجھ پر نازل ہو ہے پھر اس سے روح سختی سے نکالے گا

ثم یوکل بروحه ثلاثماة شیطان کلهم یبزق فی وجهه ویتأذی بروحه فاذا فی قبره فتح له من ابواب النار فیدخل علیه من قیحها ولهبها ﴿۱﴾

﴿۲۰﴾ قال ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی ابان بن عثمان عن عقبة انه سمع ابا عبد الله علیه السلام یقول ان الرجل اذا وقعت نفسه فی صدره یری قلت جعلت فداك وما یری قال یری رسول الله ﷺ فیقول له رسول الله ﷺ انا رسول الله ابشر ثم یری علی بن ابی طالب علیه السلام فیقول انا علی بن ابی طالب الذی کنت تحبه ان انفعك الیوم قال قلت له ایکون احد من الناس یری هذا ثم یرجع الی الدنیا قال قال لا

﴿۱﴾ الفروع من الکافی مع الاصول والروضة ۳ / ۱۳۲ کتاب الجنائز رقم الحدیث ٤

پھر اسکی روح پر تین سو شیطان مقرر کیے جائینگے پھر ہر ایک اس کے چہرے پر تھوک ڈالے گا اور روح کو تکلیف دیگے اور قبر میں آگ کے دروازے کھولے جائینگے اور اس پر پیپ ﴿کی بدبو﴾ اور آگ کی گرمی داخل کیے جائینگے جیسا کہ فروع کافی مع اصول کافی و فروع کافی کتاب الجنائز ۳ / ۱۳۲ رقم الحدیث ۴

﴿۲۰﴾ ابو جعفر محمد بن یعقوب کہتا ہے کہ ابان بن عثمان عقبہ سے رایت کرتا ہے کہ اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ اس نے کہا کہ جب انسان کی روح سینہ کو پہنچ جائے تو دیکھتا ہے میں ﴿عقبہ﴾ نے کہا کہ میں تجھ پر فدا ہو جاوں کیا دیکھتا ہے اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دیکھتا ہے اور اسکو رسول اللہ ﷺ فرمائے گا میں اللہ کا رسول ہوں خوش رہو پھر علی بن ابی طالب دیکھے گا اور وہ کہے گا کہ میں علی بن ابی طالب ہوں جس کے ساتھ تو محبت رکھتا تھا آج میں تجھے نفع دونگا تو میں نے اسکو کہا کہ کیا لوگوں میں یہ کوئی دیکھے گا پھر دنیا کو واپس آئے گا کہتا ہے کہ اس نے کہا کہ نہیں

قال اذا رای هذا ابدا مات واعظم ذلك قال وذاك فی القرآن قول الله عزوجل ﴿ الّذین آمنوا وکانوا یتقون لهم البشری فی الحیاة الدنیا وفی الآخرة لا تبدیل لکلمات الله ﴾ یونس ٦٤ ﴿١﴾

﴿٢١﴾ قال ابو جعفر الکلینی باب فی وضع الجنازة دون القبر عدة من اصحابنا عن سهل بن زیاد عن محمد بن سنان عن محمد بن عجلان قال ابو عبد اله علیه السلام لا تفدح میتك بالقبر ولکن ضعه اسفل منه بذرا عین او ثلاثة ودعه یأخذ اهبته ﴿٢٢﴾ وقال الکلینی باسناد اخر عن ابی الحسن موسی علیه السلام ﴿ وفیه ﴾ یقول اذا اتیت بالمیت شفیر قبره فامهله ساعة فانه یاخذ اهبته للسوال ﴿٢﴾

﴿١﴾ الفروع من الکافی ٣ / ١٣٣ رقم الحدیث ٨ ﴿٢﴾ کتاب الفروع ٣ / ١٩١

اس نے کہا کہ یہ جب دیکھ لیں تو ہمیشہ کیلئے مر گیا اور اسکو بڑا سمجھا اور کہا کہ یہ قرآن کے اس قول اللہ تعالی میں ہے ﴿ ان کیلئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بدلتی نہیں اللہ کی باتیں ﴾ یونس ٦٤ ﴾ جیسا کہ فروع کافی ٣ / ١٣٣ میں ہے

﴿٢١﴾ ابو جعفر کلینی کہتا ہے یہ باب ہے اس میں کہ جنازہ کو قبر کے اس طرف رکھے ہمارے اصحاب سہل بن زیاد سے وہ محمد بن سنان سے وہ محمد بن عجلان سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کہتے ہیں کہ مردہ پر قبر گرا بار نہ بنانا لیکن اسکو قبر سے دو تین گز پیچھے ﴿ دور ﴾ رکھو اسکو اسی حالت چھوڑ کر کے تاکہ وہ تیاری کریں ﴿٢٢﴾ اور ابو جعفر دوسری اسناد سے ابو الحسن موسی علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جب مردہ کو قبر کے کنارہ پہنچائیں تو اسکو ایک گھنٹہ چھوڑ دیں تاکہ وہ سوال ﴿ کے جواب ﴾ کیلئے تیاری کریں جیسا کہ کتاب الفروع ٣ / ١٩١ رقم الحدیث اور ٢ کتاب الجنائز میں ہے

﴿۲۳﴾ قال الشيخ عباس القمي واعلم ان رسولك وخلفاء ك عليهم السلام أحياء عند ك يرزقون يرون مقالي ويسمعون كلامي ويردون سلامي وانك حجبت عن سمعي كلامهم ﴿۱﴾

﴿۱﴾ طالع مفاتيح الجنان ۳۹۷ تعريب السيد محمد رضا النورى النجفى

﴿﴾ اقول قال المولوى سرفراز ايضا كذلك بحوالة نور الايضاح انه ﷺ حیّ يرزق متمتع بجميع الملاذ والعبادات غير انه حجب عن ابصار القاصرين عن شريف المقامات تسكين الصدور الطبعة الاولى ۱۲۸ واما سماع النبى ﷺ سلامنا وصلوتنا عليه اذا كنا عند القبر فهو مسلك المولوى سرفراز واثبته من الحديث الموضوع فى تسكين الصدور وذكرت ههنا قوله اجمالا فى غرائب الشيعة كانه هو هو واما بعض المسائل مثل عرض الاعمال والحياة الدنيوية فقد مر ذكره بانه موافق معهم ....

﴿۲۳﴾ شیخ عباس قمی کہتا ہے جان لو کہ تیرا رسول اور تیرے خلفاء علیہم السلام تیرے پاس زندہ ہیں جن کو رزق دیا جاتا ہے ہمارے مقالات دیکھتے ہیں اور ہماری بات سنتے ہیں اور تو نے حجاب کیا ہے کہ ہم ان کی باتیں سن لیں جیسا کہ مفاتیح الجنان ۳۹۷ میں ہے تعریب سید محمد رضا نوری نجفی ہے

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ مولوی سرفراز بھی اسطرح حوالہ نور الایضاح کہتا ہے لکھتا ہے آنحضرت ﷺ زندہ ہیں آپ کو رزق دیا جاتا ہے اور آپ تمام لذتوں اور عبادتوں سے متمتع ہیں مگر ان نگاہوں سے او جھل ہیں جو ان رفیع مقامات تک رسائی سے قاصر ہیں جیسا کہ تسکین الصدور طبع اول ۱۲۸ میں ہے اور آنحضرت کا ہمارا صلوٰۃ وسلام سننا جب قبر کے پاس ہو تو یہ مولوی سرفراز کا مسلک ہے جو من گھڑت حدیث سے ثابت کیا ہے اور یہاں میں نے اس کا قول شیعہ کے غرائب میں اجمالاً ذکر کیا ہے گویا کہ اسکا مسلک بعینہ شیعہ کا مسلک ہے اور باقی عرض اعمال اور حیات دنیویہ کے بعض مسائل گزر چکے ہیں جن میں یہ ان کے ساتھ موافق ہیں

قال ابو جعفر الكليني باب ما يقال عند قبر امير المؤمنين عليه السلام

﴿٢٤﴾ عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن محمد بن اورمة عمن حدثه عن الصادق ابى الحسن الثالث عليه السلام قال يقول السلام عليك يا ولى الله انت اول مظلوم واول من غصب حقه صبرت واحتسبت حتى اتاك اليقين فاشهد انك لقيت الله وانت شهيد عذب الله قاتلك بانواع العذاب وجدد عليه العذاب جئتك عارفا بحقك مستبصرا بشانك معاديا لاعدائك ومن ظلمك لقى على ذلك ربى ان شاء الله يا ولى الله ان لى ذنوبا كثيرة فاشفع لى الى ربك فان لك عند الله مقاما ﴿ محمودا ﴾ معلوما وان لك عند الله جاها وشفاعة وقد قال الله تعالى ﴿ ولا يشفعون الا لمن ارتضى ﴾ ﴿١﴾

كما فى كتاب الفروع من الكافى مع الاصول والروضة ٤ / ٥٦٩ كتاب الحج رقم الحديث ١

ابو جعفر کلینی کہتا ہے کہ یہ باب اس میں ہے جو امیر المؤمنین علیہ السلام کے قبر کے پاس کہا جاتا ہے

﴿٢٤﴾ ہمارے چند اصحاب سھل بن زیاد سے اور وہ محمد بن اورمۃ سے اور وہ ان سے جس نے اسکو صادق ابی الحسن سوم علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہتا ہے کہ ﴿قبر کے پاس اس طرح﴾ کہے گا یا ولی اللہ تجھ پر سلام ہو تو اول مظلوم ہے اور اول ان میں سے ہے جسکا حق غصب کیا گیا ہے تو نے صبر کیا اور اجر طلب کیا یہاں تک کہ تجھ کو موت آئی میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ تعالی سے ملے ہیں اور تو شہید ہیں اور تیرے قاتل کو مختلف قسم کے نئے نئے عذابوں سے عذاب دے گا میں تیرے پاس آیا ہوں میں تیرا حق پہچانتا ہوں اور تیری شان کو دیکھتا ہوں اور تیرے دشمنوں سے دشمنی کرتا ہوں اور جس نے تیرے ساتھ ظلم کیا ہے۔ اور وہ اسی حال میں اللہ تعالی سے ملے گا یا ولی اللہ میرے گناہ زیادہ ہیں اپنے رب سے میری شفاعت کر

کیونکہ تیرے لئے اللہ تعالی کے پاس مقام محمود معلوم ہے اور تیرے لئے اللہ تعالی کے ہاں جاہ اور شفاعت ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿اور وہ شفاعت نہیں کرتے مگر اسکی جس سے اللہ راضی ہو جیسا کہ فروع کافی ۴ / ۵۷۰ کتاب الحج میں ہے

قال ابو جعفر الكليني دعاء اخر عند قبر امير المؤمنين عليه السلام

﴿۲۵﴾ تقول السلام عليك يا عمود الدين يا وارث النبيين يا قسيم الجنة والنار وصاحب العصا والميسم ﴿وفي الحاشية الميسم اسم الالة التي يكوى بها ويعلم﴾ السلام عليك يا امير المؤمنين اشهد انك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحبل المتين والصراط المستقيم اشهد انت حجة الله على خلقه وشاهده على عباده امينه على علمه وخازن سره وموضع حكمته واخو رسوله ﷺ اشهد ان دعوتك حق وكل داع منصوب دونك باطل مدحوض انت اول مظلوم واول مغصوب حقه فصبرت واحتسبت لعن الله من ظلمك واعتدى عليك وصد عنك لعنا كثيرا

ابو جعفر کہتا ہے دوسری دعاء امیر المؤمنین علیہ السلام کے قبر کے پاس

﴿۲۵﴾ تو اسطرح کہو گے تجھ پر سلام ہو اے دین کے ستون وارث النبیین جنت اور آگ کی تقسیم کرنے والے اور لاٹھی اور داغ لگانے والے ∙∙ اے امیر المؤمنین تجھ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمۂ تقوی اور ہدایت کا دروازہ اور عروہ وثقی اور جبل متین اور صراط مستقیم ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے مخلوق پر تو حجت ہے وراس کے بندوں پر شاہد ہیں اسکے علم پر امین ہے اور اس کے راز اور حکمت کی جگہ کا خازن اور اسکے رسول ﷺ کا بھائی ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیری دعوت حق ہے اور تجھ سے سوا دعوت دینے والے نصبی اور باطل ہیں اور تو اول مظلوم ہے اور اول وہ جس سے حق غصب کیا گیا ہو اور تو نے اجر کیلئے صبر کیا اللہ تعالی اس پر بہت سے لعنت کرے جس نے تیرے ساتھ ظلم کیا ہے اور تجھ پر زیادتی کی ہے اور تجھ سے اعراض کیا ....

يلعنهم به كل ملك مقرب وكل نبي مرسل وكل عبد مؤمن ممتحن صلى الله عليك يا امير المؤمنين صلى الله على روحك وبدنك اشهد انك عبد الله وامينه بلغت ناصحا واديت امينا وقتلت صديق ومضيت على يقين لم تؤثر عمى على هدى ولم تمل من حق الى باطل اشهد انك قد اقمت الصلوة واتيت الزكاة وامرت بالمعروف ونهيت عن المنكر واتبعت الرسول ونصحت للامة وتلوت الكتاب حق تلاوته وجاهدت في الله حق جهاده ودعوت الى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى آتاك اليقين انك على بينة من ربك ودعوت اليه على بصيرة وبلغت ما امرت به وقمت بحق الله غير واهن ولا موهن فصلى الله عليك صلوة متبعة متواصلة الخ لا انقطاع لها ولا امد ولا اجل ....

اور اس پر ہر فرشتہ مقرب اور ہر نبی مرسل اور ہر عبد مؤمن ممتحن لعنت کرے اے امیر المؤمنین تیری روح اور بدن پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور امین ہے اور تو نے نصیحت پہنچائی اور امانت ادا کی اور تو نے صدق سے جہاد کیا اور یقین کے ساتھ دنیا سے چلے گئیں اور گمراہی کو ہدایت پر پسند نہیں کی اور حق سے باطل کی طرف مائل نہیں ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے نماز قائم کیا ہے اور زکوٰۃ ادا کیا ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا ہے اور تو نے رسول ﷺ کی اتباع کی اور اور امت کو نصیحت کی اور کتاب اللہ کی تلاوت کی جیسا کہ تلاوۃ کا حق ہے اور جہاد کی جیسا کہ جہاد کا حق ہے اور حکمت اور وعظ حسن سے دعوت کی یہاں تک کہ آپ کو موت آئی تو اپنے رب کے برھان پر ہے اور بصیرۃ کے ساتھ اس کی طرف دعوت دی اور جسکا تجھے امر کیا گیا تھا اسکو تو نے پہنچایا اور بغیر سستی کے اس پر تو قائم رہا اور اللہ تعالیٰ درود یکے بعد دیگرے متصل نازل فرمائے جس میں نہ انقطاع ہو اور نہ وقت اور اجل ....

﴿ ثم يقول بعد بيان الاوصاف ﴾ اتيتك يا امير المؤمنين عارفا بحقك مستبصرا بشانك معاديا لأعدائك مواليا لأولياء ك بابي انت وامي اتيتك عائذا بك من نار استحقه مثلي بما جنيت على نفسي اتيتك زائرا ابتغي بزيارتك فكاك رقبتي من النار اتيتك هاربا من ذنوبي التي احتطبتها على ظهري اتيتك وافدا لعظيم حالك ومنزلتك عند ربي وشانا كبيرا وشفاعة مقبولة وقد قال الله عزوجل ﴿ لا يشفعون الا لمن ارتضى ﴾ اللهم رب الارباب صريخ الاحباب اني عذت باخي رسولك معاذا فلك رقبتي من النار آمنت بالله وما انزل اليكم واتولى آخركم بما توليت (به) وكفرت بالجبت والطاغوت واللات و العزى ﴿١﴾

﴿١﴾ الفروع من الكافي مع الاصول والروضة ٤ / ٥٧١ كتاب الحج

﴿ پھر کافی صفات بیان کرنے کے بعد کہتا ہے ﴾ میں تجھے اے امیر المؤمنین لایا ہوں اور تیرا حق پہچانتا ہوں اور تیری شان کو دیکھتا ہوں اور تیرے دشمنوں سے دشمنی کرتا ہوں اور تیرے دوستوں سے دوستی کرتا ہوں میری ماں اور باپ تجھ پر فدا ہو جائے میں تیرے پاس آگ سے پناہ مانگنے والا آیا ہوں جس کا میں مستحق ہوں کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں تیرے پاس زیارت کیلئے لایا ہوں اور تیری زیارت سے میں اپنا گردن آگ سے چھوڑانا چاہتا ہوں اور میں گناہوں سے بھاگ کر کے تیرے پاس لایا ہوں جو میں نے اپنے پیٹھ پر رکھے ہیں اور میں تیرے پاس لایا ہوں اور تیرا عظیم حال اور تیری منزلت میرے رب کے پاس ہے میری سفارش اپنے رب سے کر کیونکہ میرے بہت زیادہ گناہ ہیں اور تیرے لئے اللہ تعالی کے ہاں مقام معلوم اور شان عظیم اور شان کبیر اور شفاعت مقبول ہے اور تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ اور وہ سفارش نہیں کرتے مگر اس کے جس سے اللہ راضی ہو ﴾ اللہ اللہ رب الارباب دوستوں کی فریاد کو پہنچنے والا میں پناہ مانگتا ہوں تیرے رسول کے بھائی سے کہ میرا گردن آگ سے چھوڑا دے میں اللہ پر اور اس پر جو تیری طرف نازل ہوا ہے ایمان رکھتا ہوں اور جبت اور طاغوت اور لات اور عزی پر کفر کرتا ہوں جیسا کہ فروع کافی ۳ / ۵۷۰ وا۵۷ میں ہے

قال ابو جعفر الكليني باب زيارة ابى عبد الله الحسين عليه السلام

﴿٢٦﴾ محمد بن يحي عن محمد بن الحسين عن محمد بن اسماعيل عن صالح بن عقبة عن بشير الدهان قال قلت لابى عبد الله عليه السلام ربما فاتنى الحج فاعرف ﴿ فى الحاشية التعريف الوقوف بعرفة لعله استعمل ههنا الاشتغال بالدعاء والعبادة فى عشية يوم عرفة ﴾ عند قبر الحسين عليه السلام فقال يا بشير ايما مؤمن اتى قبر الحسين عليه السلام عارفا بحقه فى غير يوم عيد كتب الله له عشرين حجة وعشرين عمرة مبرورات مقبولات وعشرين حجة وعمرة مع نبى مرسل و امام عادل ومن اتاه فى يوم عيد كتب الله له مائة حجة و مائة عمرة ومائة غزوة مع نبى مرسل او امام عادل قال قلت كيف لى موقف قال فنظر الىّ شبه المغضب ثم قال لى

ابو جعفر کلینی کہتا ہے ابو عبداللہ حسین علیہ السلام کی زیارۃ کی فضیلۃ

﴿٢٦﴾ محمد بن یحیٰ محمد بن الحسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبۃ سے وہ بشیر دہان سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہا کہ بسااوقات مجھ حج فوت ہوتا ہے تو میں حسین کے قبر کے پاس دعااور عبادت کروں تو اس نے کہا اے بشیر جو مؤمن حسین کے قبر کے پاس عید کے دن کے بغیر جائے اور انکی حق پہچان لیں تو اللہ تعالیٰ اس کو بیس حج اور بیس عمرۃ مقبول اور مبرور اور بیس حج اور عمرۃ نبی مرسل اور امام عادل کے ساتھ لکھتا ہے اور جو حسین کی قبر کو عید کے دن آجائے اللہ تعالیٰ اس کو ایک سو حج اور ایک سو عمرۃ نبی مرسل اور امام عادل کے ساتھ لکھتا ہے کہتا ہے میں نے کہا مرے لئے کیا موقف ہے اس نے مجھکو غصے سے دیکھا پھر مجھے کہا ....

يا بشير ان المؤمن اذا اتى قبر الحسين عليه السلام يوم عرفة واغتسل من الفرات ثم توجه اليه كتب الله له بكل خطوة حجة بمنا سكها ولا اعلم الا قال وغزوة ﴿٢٧﴾ عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن الحسين بن المختار عن زيد الشحام عن ابى عبد الله عليه السلام قال زيارة قبر الحسين عليه السلام تعدل عشرين حجة وافضل ومن عشرين عمرة وحجة﴿١﴾

﴿٢٨﴾ قال الكليني ٠٠ محمد بن الحسين عن محمد بن اسماعيل عن صالح بن عقبة عن ابى سعيد المدائنى قال دخلت على ابى عبد الله عليه السلام فقلت له جعلت فداك ....

﴿١﴾ كتاب الفروع مع الاصول والروضة ٤ / ٥٨٠

اے بشیر مؤمن جب قبر حسین علیہ السلام کے پاس عرفہ کے دن فرات سے غسل کر کے جائیں پھر اسکی طرف توجہ کریں تو اسکو اللہ تعالی ہر قدم پر حج تمام مناسک کے ساتھ لکھتا ہے اور مجھے معلوم نہیں مگر کہا اور غزوہ بھی کہا ہے ﴿۲۷﴾ کلینی کہتا ہے ہمارے چند اصحاب احمد بن محمد بن عیسی سے وہ محمد بن سنان سے وہ حسین بن المختار سے وہ زید شحام سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہے حسین علیہ السلام کی قبر بیس حج کے برابر اور اس سے افضل ہے اور بیس عمرہ اور بیس حج سے

﴿۲۸﴾ کلینی محمد بن الحسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابو سعید مدائنی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام پر داخل ہوا تو میں نے کہا میں تجھ پر فدا ہو جاؤ

ا ء ت قبر الحسين عليه السلام قال نعم يا ابا سعيد فائت قبر ابن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اطيب الطيبين واطهر الطاهرين وابر الابرار فاذا زرته كتب الله لك خمسة وعشرين حجة ﴿١﴾

﴿٢٩﴾ قال الكليني باسناده عن هارون بن خارجة قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول وكّل الله بقبر الحسين عليه السلام اربعة الاف ملك شعث غبر يبكونه الى يوم القيامة فمن زاره عارفا بحقه شيّعوه حتى يبلغوه مأمنه وان مرض عادوه غدوة وعشية وان مات شهدوا جنازته واستغفروا له الى يوم القيامة ﴿٢﴾

﴿١﴾ الفروع من الكافي مع الاصول والروضة كتاب الحج ٤ / ٥٨١ رقم الحديث ٤

﴿٢﴾ نفس المصدر ٤ / ٥٨١ رقم الحديث ٦

میں حسین علیہ السلام کی قبر کو جاوں اس نے کہا کہ ہاں یا ابا سعید تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی قبر کو جاؤ جو اطیب الطیبین اور اطہر الطاہرین اور ابر الابرار ہے تو جب اسکی زیارت کریں تو اسکی وجہ سے تجھکو اللہ تعالی ۲۵ حج لکھدے گا جیسا کہ فروع کافی ۴ / ۵۸۱ رقم الحدیث ۴ میں ہے

﴿۲۹﴾ اور کلینی اپنی اسناد سے ہارون بن خارجہ سے روایت کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ اس نے کہا کہ اللہ تعالی نے چار ہزار فرشتے گرد آلودہ مقرر کئے ہیں وہ قیامت تک روتے رہینگے اور جو اسکی زیارت اس حال میں کریں کہ اس کا حق پہچانیں تو اسکو اپنے امن کی جگہ کو پہنچاتے ہیں اور اگر بیمار ہو جائے تو صبح وشام بیمار پرسی کرتے ہیں اگر مرجائے تو اسکی جنازۃ کو حاضر ہوتے ہیں اور قیامت تک اسکے لئے مغفرت مانگتے ہیں جیسا کہ فروع کافی ۴ / ۵۸۱ رقم الحدیث ٦ میں ہے

﴿۳۰﴾ قال الكليني باسناده عن ابان بن تعلب قال قال ابو عبد الله عليه السلام ان اربعة الاف ملك عند قبر الحسين عليه السلام شعث مغبر يبكونه الى يوم القيامة رئيسهم ملك يقال له منصور فلا يزوره زائر الا استقبلوه ولا يودّعه مودع الا شيعوه ولا مرض الا عادوه ولا يموت الا صلوا على جنازته واستغفروا له بعد موته ﴿۳۱﴾ وقال الكليني باسناده عن مثنى الحناط عن ابى الحسن الاول عليه السلام قال سمعته يقول من اتى الحسين عارفا بحقه غفر الله ما تقدم من ذنبه وما تأخر ﴿۳۲﴾ وقال الكليني باسناده عن غسان البصرى عن ابى عبد الله عليه السلام قال من اتى قبر ابى عبد الله عليه السلام عارفا بحقه غفر الله ما تقدم من ذنبه وما تاخر ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الفروع من الكافى كتاب الحج ٤ / ٥٨١ و ٥٨٢ رقم الحديث ٧ و ٨ و ١٠

﴿۳۰﴾ کلینی اپنی اسناد سے ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا کہ چار ہزار فرشتے گرد و الودہ پراگندہ بال والے حسین علیہ السلام کی قبر پر ہیں جو قیامت تک اس پر روتے رہینگے اور ان کا رئیس فرشتہ ہے جسکا نام منصور ہے اور جو شخص اسکی زیارت کیلئے آتا ہے تو یہ اسکا استقبال کرتا ہے اور جو اسکو رخصت کرتا ہے اسکو پہنچاتا ہے اور بیمار ہو جائے اسکی بیمار پرسی کرتا ہے اگر مر جائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد اسکو مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں ﴿۳۱﴾ اور کلینی اپنی اسناد سے مثنی حناط سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس سے سنا ہے کہ اس نے فرمایا کہ جو حسین کے پاس جائیں اور اسکا حق پہچانے تو اللہ تعالی اسکو آگے اور پیچھے تمام گناہ بخشتا ہے ﴿۳۲﴾ اور کلینی اپنی اسناد سے غسان بصری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو ابو عبداللہ علیہ السلام کی قبر کو جائیں اور اسکا حق پہچانے تو اللہ تعالی اسکے آگے اور پیچھے تمام گناہ بخشتا ہے جیسا کہ فروع کافی ۴ / ۵۸۱ و ۵۸۲ رقم الحدیث ۷ و ۸ و ۱۰ میں ہے

حديث عرض الاعمال

﴿۳۳﴾ قال ابو جعفر الكليني باسناده عن محمد بن ابى حمزة وغير واحد عن ابى عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله ﷺ ان لكم فى حياتى خيرا وفى مماتى خيرا قال فقيل يا رسول الله اما حياتك فقد علمنا فما لنا فى وفاتك فقال اما فى حياتى فان الله عزوجل قال ﴿وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم﴾ واما فى مماتى فتعرض علىّ اعمالكم فاستغفر لكم ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافى ۸ / ۲۵۴ رقم الحديث ۳۶۱ اقول وقد ذكرت مفصلا فى ص ۳۱۱ باسانيد مختلفة من الاصول من الكافى ونسيت هذه الرواية ولذا ذكرتها ههنا وذكر المولوى سرفراز بحوالة مسند البزار وفيه بانه عليه السلام قال حياتى خير لكم يحدثون ويحدث لكم ووفاتى خير لكم تعرض على اعمالكم الخ كما فى تسكين الصدور ۱۲۲ الطبعة الاولى

عرض اعمال کی حدیث

﴿۳۳﴾ ابو جعفر اپنی اسناد سے محمد بن ابی حمزہ اور دیگر لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہاری لئے میری زندگی میں خیر ہے اور میری موت میں تمہارے لئے خیر ہے تو کہا گیا یا رسول اللہ زندگی میں بھلائی کو تو ہم جانتے ہیں اور تیری وفات میں ہمارے لئے کیا ﴿خیر﴾ ہے آپ نے فرمایا زندگی میں تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿اللہ ان کو عذاب نہیں دیتا اور تو ان میں ہو﴾ اور میری موت میں ﴿یہ ہے﴾ تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہونگے میں تمہارے لئے اللہ سے معافی مانگونگا جیسا کہ روضہ کافی ۸ / ۲۵۴ رقم الحدیث ۳۶۱ میں ہے میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ مسئلہ مختلف اسانید سے مفصل ۳۱۱ میں ذکر کیا ہے لیکن یہ روایت بھول گیا ہوں اسلئے اسکو یہاں ذکر کرتا ہوں اور مولوی سرفراز بحوالہ مسند بزار یہ روایت ذکر کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم ﴿مشکل مسئلے﴾ بیان کروگے اور (میری طرف سے) ان کی حقیقت بیان کردی جائیگی اور میری موت بھی تمہارے لئے بہتر ہوگی تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہونگے تفصیل تسکین الصدور ۱۲۲ طبع اول میں دیکھیں

قصة الحوت

﴿۳٤﴾ قال الكليني باسناده عن عن عبد الصمد بن بشير عن ابى عبد الله عليه السلام قال ان الحوت الذى يحمل الارض اسرّ فى نفسه انه يحمل الارض بقوته فارسل الله تعالى اليه حوتا اصغر من شبر واكبر من فتر ﴿ فى الحاشية الفتر مابين طرف الابهام وطرف السبابة اذا فتحتها ﴾ فدخل فى خياشمه فصعق فمكث بذلك اربعين يوما ثم ان الله عزوجل رؤف به ورحمه وخرج فاذا اراد الله جل وعز بارض زلزلة بعث ذلك الحوت الى ذلك الحوت فاذا راه اضطرب فتزلزلت الارض ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافى مع الاصول والفروع ۸ / ۲۵۵ اقول ومن يبن هذه القصة المخترعة ويسمون نفسهم باهل السنة والجماعة فليتد بروا فيها هل هذا مسلك الشيعة او اهل السنت والجماعت

مچھلی کا قصہ

﴿۳۴﴾ کلینی اپنی اسناد سے عبدالصمد بن بشیر سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ مچھلی جس نے زمین اپنے اوپر اٹھائی رکھی ہے اس کے دل میں ﴿غرور﴾ ایا کہ اس نے اپنی قوت سے زمین اٹھائی ہے تو اللہ تعالی نے اسکو چھوٹی مچھلی انگلی سے چھوٹی اور اور ابھامہ اور سبابہ انگلی کے درمیان جیسے کی مقدار سے بڑی بھیجی تو وہ اسکے خیشوم میں داخل ہوگئی تو بڑی مچھلی بے ہوش ہوگئی تو وہ چالیس دن بے ہوش رہی پھر اللہ عزوجل نے اس پر رحم فرمایا اور چھوٹی مچھلی نکل گئی اور جب اللہ عزوجل زمین پر زلزلہ چاہتا ہے تو اس چھوٹی مچھلی کو اس بڑی مچھلی کو بھجدیتا ہے تو وہ جب اسکو دیکھیں تو اس میں اضطراب ہوتا ہے تو زمین ہلائی جاتی ہے جیسا کہ روضہ کافی ۸ / ۲۵۵ میں ہے میں کہتا ہوں کہ جو اسکو قصہ کو بیان کرتا ہے اور اپنے اپکو اھل السنّت والجماعت سے مسمّی کرتے ہیں تو اس قصہ میں سوچ کریں کہ یہ مسلک اھل السنّت والجماعت کا ہے یا یہ شیعہ کا مسلک ہے

عدم كلام الارض مع علي بن ابي طالب لما ذا

﴿۳۵﴾ قال ابو جعفرُ الكليني باسناده عن تميم بن حاتم قال كنا مع امير المؤمنين عليه السلام فاضطربت الارض فوحاها بيده ثم قال لها اسكني ما لك ثم التفت الينا وقال انها لو كانت الّتي قال الله عزوجل لأجابني ولكن ليست كذلك ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافي مع الاصول والفروع ۸ / ۲۵۵ و۲۵۶ اقول ايها الشيعي انظر الى عجائب الكليني ولو كانت زلزلت القيامة فالارض تخبر امير المؤمنين علي بن ابي طالب واما ما قال المحشي مستدلا من قوله تعالى يومئذ تحد ث اخبارها هل المراد منه بيان الارض بان هذه الزلزلة زلزلة القيامة اعوذ بالله من خرافات الشيعة

حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ زمین نے گفتگو نہ کی یہ کس لئے

﴿۳۵﴾ ابو جعفر کلینی اپنی اسناد سے تمیم بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ تھے تو زمین کو زلزلہ ہوا ﴿زمین ہلائی گئی﴾ تو اس نے زمین کو اشارہ کیا کہ خاموش ہو جا تجھے کیا ہوا پھر ہماری طرف التفات کیا اور کہا کہ یہ وہ زلزلہ ہوتا جو اللہ عزوجل نے سورۃ زلزال ﴿اذا زلزلت الارض زلزالها﴾ میں ذکر کیا ہے تو جب میں اس سے پوچھتا تو یہ مجھے جواب دیتی لیکن اس طرح نہیں ﴿یعنی وہ قیامت والا زلزلہ نہیں﴾ جیسا کہ روضہ کافی مع اصول کافی وروضہ کافی ۸ / ۲۵۵ و ۲۵۶ میں ہے

﴿﴾ میں کہتا ہوں اے شیعی کلینی کے عجائب دیکھ لیں کیا اگر یہ قیامت کا زلزلہ ہوتا تو علی بن ابی طالب کو زمین بتاتی کہ یہ قیامت کا زلزلہ ہے اور محشی نے جو آیات ﴿یومئذ تحدث اخبارہا﴾ سے استدلال کیا ہے کیا اس سے مراد یہ ہے کہ زمین یہ بتائی گی کہ یہ قیامت کا زلزلہ ہے اللہ تعالی کے ساتھ شیعہ کے خرافات سے پناہ مانگتا ہوں

الدعاء بحق الانبياء عليهم السلام

﴿۳٦﴾ قال ابو جعفر الكليني باسناده عن ابان بن تغلب عن ابى عبد الله عليه السلام قال تقول اللّهم انى اسئلك ولم يسئل العباد مثلك اسالك بحق محمد نبيك ورسولك وابراهيم خليلك وصفيك وموسى كليمك ونجيك وعيسى كلمتك وروحك ﴿الى آخر ما قال﴾﴿١﴾

﴿١﴾ الفروع من الكافى مع الاصول والروضة ٢ / ٥٧٦ باب الدعاء فى حفظ القرآن + اقول وقد اقر المولوى سر فراز بجواز الدعاء بحق النبى ﷺ وذكره فى تسكينه ٢٢٤ و٢٢٧ وقد ذكر بنفسه تصريحات الفقهاء الكرام بكراهية الدعاء بحق الرسل والانبياء لكن الحسد اعماه وصده عن الحق الصريح فليتدبر اتباعه بان هذا مسلك الشيعة ولذا يقول الفقهاء بكراهية هذه الدعاء

دعا بحق انبیاء علیہم السلام

﴿۳٦﴾ ابو جعفر کلینی اپنی اسناد سے ابان بن تغلب سے اور وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ تو اسطرح دعا کریں اے اللہ میں تجھ سے ایسا سوال کرتا ہوں کہ تیرے بندوں میں تیرے جیسے سے سوال کسی نے نہیں کیا ہو میں تجھ سے تیرے نبی اور تیرے رسول ﷺ کے حق اور تیرے خلیل اور صفی ابراہیم کے حق اور تیرے کلیم اور نجی موسیٰ کے حق اور تیری روح اور کلمۃ عیسیٰ کے حق سوال کرتا ہوں ﴿تا آخر جو کہا ہے﴾ جیسا کہ فروع کافی مع اصول وروضۃ ۲/۵۷٦ باب الدعاء فی حفظ القرآن میں ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ مولوی سرفراز نے اس دعاء کی جواز پر اقرار کیا ہے اور اپنے تسکین طبع اول ۲۲۴ و ۲۲۷ میں ذکر کیا ہے اور اس نے خود فقہاء کرام کے تصریحات ذکر کئے ہیں کہ دعا بحق النبی اور بحق الانبیاء جائز نہیں لیکن اسکو حسد نے اندھا کیا ہے اور صریح حق سے اسکو روکا ہے تو یہاں اسکے تابعدار فکر کریں کہ یہ شیعہ کا مسلک ہے اسی وجہ سے تو فقہاء کرام اس دعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں

الدعاء بحرمة النبى ﷺ وبحرمة الاوصياء

﴿٣٧﴾ قال الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان المتوفى ٤١٣ فى الدعاء .... اعوذ بحرمة وجهك الكريم وبحرمة نبيك وبحرمة الاوصياء ﴿١﴾

﴿١﴾ طالع مصنفات الشيخ المفيد ١٤/ ١٩٦ و١٩٧ + اقول لا شك فيه ولا مرية بان الدعاء بحرمة النبى ﷺ وببركته ما ثبت عن احد من الخلفاء الراشدين بل ما ثبت عن احد من الصحابة رضى الله عنهم بل ما ثبت عن احد من الائمة المجتهدين قال الامام الالوسى واما اذا كان المطلوب منه ميتا او غائبا فلا يستريب عالم انه غير جائز وانه من البدع التى لم يفعلها احد من السلف طالع التفصيل فى تفسير روح المعانى ٦ / ١٢٥ الى ١٢٩

دعاء بحرمۃ النبی ﷺ اور بحرمۃ اوصیاء

﴿٣٧﴾ شیخ مفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان متوفی ۴۱۳ھ دعاء اس طرح کرتا ہے میں پناہ مانگتا ہوں تیری کریم وجہ سے اور تیری نبی ﷺ کی حرمت اور اوصیاء کی حرمت سے جیسا کہ مصنفات شیخ مفید ۱۴/ ۱۹۶ اور ۱۹۷ ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ اس میں شک اور شبہ نہیں کہ نبی ﷺ کی حرمت اور اسکی برکت سے دعا کرنا خلفاء راشدین میں سے کسی ایک سے ثابت نہیں بلکہ صحابہ میں کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہم سے یہ دعا ثابت نہیں بلکہ ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک سے ثابت نہیں اور امام الوسی فرماتے ہیں کہ مطلوب منہ اگر مر گیا ہو یا غائب ہو تو اس میں عالم شک نہیں کر سکتا کہ یہ جائز نہیں اور یہ ان بدعات سے ہے کہ اسکو سلف صالحین نے نہیں کیا ہے تفصیل مطالعہ کریں تفسیر روح المعانی ۶/ ۱۲۵تا۱۲۹

الائمة فی العصمة والكمال كا الانباء عليهم السلام

﴿٣٨﴾ قال الشيخ المفيد باب ما يجب اعتقاد الامة ومعرفة ائمة العباد . . ويجب على كل مكلف ان يعرف امام زمانه ويعتقد امامته وفرض طاعته وانهم فى العصمة والكمال كا الانبياء عليهم السلام ويعتقد ان كل رسول الله تعالى فهو نبى امام وليس كل امام نبيا ولا رسولا وان الائمة بعد رسول الله ﷺ حجج الله تعالى واوليائه وخاصة اصفياء الله تعالى اولهم وسيدهم امير المؤمنين على بن ابى طالب بن عبد المطلب وبعده الحسن والحسين ثم على بن الحسين ثم محمد بن على الحسين ثم جعفر بن محمد ثم موسى بن جعفر ثم على بن موسى ثم محمد بن على بن موسى ثم على بن محمد بن على ثم الحسن بن على بن محمد

ائمہ عصمت اور کمال میں انبیاء علیہم السلام جیسے ہیں

﴿٣٨﴾ شیخ مفید کہتا ہے کہ یہ باب اس میں ہے کہ جسکا اعتقاد امت پر واجب ہے اور بندوں کی اماموں کی معرفت ۔۔اور ہر مکلّف پر واجب ہے کہ اپنے زمانہ کا امام پہچانے اور امامت اور طاعت کی فرضیت کا عقیدہ رکھے اور ائمہ عصمت اور کمال میں انبیاء علیہم السلام جیسے ہوتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالی کا ہر رسول نبی اور امام ہوتا ہے اور ہر امام نبی اور رسول نہیں ہوتا ہے اور ائمہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اللہ تعالی کی حجتیں اور اس کی اولیاء اور اصفیاء ہوتے ہیں اور ان میں ان کا اول سردار امیر المؤمنین علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہے اور اس کے بعد حسن اور حسین ہیں پھر محمد بن علی پھر جعفر بن محمد پھر موسی بن جعفر پھر علی بن موسی پھر محمد بن علی بن موسی پھر علی بن محمد بن علی پھر حسن بن علی بن محمد

ثم الحجة القائمة بالحق ابن ا لحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی علیهم السلام لا امامة لاحد بعد النبی ﷺ وغیرهم ولا یستحقها سواهم وانهم الحجة علی کافة الانام کا الانبیاء علیهم السلام وانهم افضل خلق الله بعد نبیه وعلی آله السلام والشهداء علی رعایاهم یوم القیامة کما ان الانبیاء علیهم السلام شهداء الله علی ائمتهم وان بمعرفتهم و لا یتهم تقبل الاعمال وبعدا و تهم والجهل بهم یستحق النار ﴿١﴾

﴿٢﴾ مصنفات الشیخ المفید ١٤ / ٣٢ اقول ان الشیخ المفید ما ذکر دلیلا لمساوات لائمة مع الانبیاء علیهم السلام فی العصمة والدعوی بدون دلیل باطل مردود کما لا یخفی علی الشیعة علا ان علی بن ابی طالب اقر بنفسه ان ابابکر الصدیق رضی الله عنهما احق من کل احد لان النبی ﷺ قدمه للصلوة فی حیاته کما مر مفصلا فقول الشیخ المفید باطل مردود بقول علی بن ابی طالب

پھر حجت اور حق پر قائم ابن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی اور نبی ﷺ کے بعد کسی کا حق امامت نہیں اور نہ کوئی اسکا حقدار ہے اور یہ اللہ تعالی کے مخلوق پر انبیاء علیہم السلام جیسے حجت ہیں اور نبی ﷺ کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں اور قیامت کے دن اور رعایا پر قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام جیسے شہداء ہونگیں اور ان کی معرفت اور ولایت سے اعمال قبول کئے جائینگے اور ان کی عدوات اور جہل سے آگ کے مستحق ہونگے جیسا کہ مصنفات شیخ مفید ۱۴/ ۳۲ میں ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ شیخ مفید نے انبیاء علیہم السلام اور ائمہ کے درمیان عصمت میں مساوات کیلئے کوئی دلیل پیش نہیں کیا ہے اور دعوی بغیر دلیل مردود ہے جیسا کہ شیعہ پر پوشیدہ نہیں علاوہ علی بن ابی طالب نے خود اقرار کیا تھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام سے زیادہ حقدار ہے کیونکہ نبی ﷺ نے زندگی میں اسکو نماز کیلئے آگے کیا تھا جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے بہر حال مفید کا قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول سے باطل اور مردود ہے

اطلاق الناصب علی الامام ابی حنیفة رحمه الله وتلويث الامام ابی عبد الله عليه السلام بالكذب

﴿۳۹﴾ قال الكليني باسناده عن محمد بن مسلم قال دخلت علی ابی عبد الله عليه السلام وعنده ابو حنيفه فقلت له جعلت فداك رايت رؤيا عجيبة فقال لی يا ابن مسلم هاتها فان العالم بها جالس واومأ بيده الی ابی حنيفة قال فقلت رأيت كأنی دخلت داری واذا اهلی قد خرجت علیّ فكسرت جوزا ونثرته علیّ فتعجبت من هذه الرؤيا فقال ابو حنيفة انت رجل تخاصم وتجادل لئاما فی مواريث اهلك فبعد نصب شديد تنال حاجتك منها ان شاء الله تعالی فقال ابو عبد الله عليه السلام اصبت والله يا اباحنيفة ....

....

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر ناصب کا اطلاق اور ابو عبداللہ علیہ السلام کو جھوٹ سے ملوث کرنا

﴿۳۹﴾ کلینی اپنی اسناد سے محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام پر داخل ہوا اور اسکے ساتھ ابو حنیفہ بیٹھا تھا تو میں نے اسکو کہا کہ میں تجھ سے فدا ہو جاؤں میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے تو اس نے کہا اے ابن مسلم لاؤ یہاں خواب کا عالم بیٹھا ہے اور ہاتھ سے ابو حنیفہ کی طرف اشارہ کیا کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ گویا کہ میں گھر داخل ہوا اور گھر والی نکل گئی اور کافی اخروٹ توڑ کر کے میرے اوپر بکھیر دئے تو میں اس خواب سے متعجب ہوا تو ابو حنیفہ نے فرمایا کہ تو ایسا آدمی ہے کہ اپنے اہل کے میراث میں رذیل لوگوں سے جھگڑتے ہیں اور ان شاء اللہ تعالی کافی تکلیف کے بعد ان سے اپنی حاجت حاصل کروگے تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالی کی قسم اے ابو حنیفہ تو حق کو پہنچ گئے ....

قال ثم خرج ابو حنيفة من عنده فقلت جعلت فداك انى كرهت تعبير هذا الناصب فقال يا ابن مسلم لا يسؤك الله فما يواطى تعبيرهم تعبيرنا ولا تعبير نا تعبيرهم كما عبره قال قلت جعلت فداك فقولك اصبت وتحلف عليه وهو مخطئى قال نعم حلفت عليه انه اصاب الخطاء قال فقلت له فما تأويلها قال يا ابن مسلم انك تتمتع بإمراة فتعلم بها اهلك فتمزق عليك ثيابا جددا فان القشر كسوة القلب قال ابن مسلم فو الله ما كان بين تعبيره وتصحيح الرؤيا الا صبيحة الجمعة فلما كان غداة الجمعة انا جالس بالباب اذ مرت بى جارية فاعجبتنى فأمرت غلامى فردها ثم ادخلها دارى فتمتعت بها فأحسّت بى وبها اهلى ....

کہتا ہے کہ ابو حنیفہ اس سے چلا گیا تو میں نے کہا میں تجھ پر فدا ہو جاؤں مجھے اس ناصب کی تعبیر پسند نہیں اس نے کہا کہ اے ابن مسلم اللہ تعالیٰ تجھے غمگین نہ کرے اسکی تعبیر ہماری تعبیر سے موافق نہیں اور نہ ہماری تعبیر اسکی تعبیر سے موافق ہے جو اس نے کی ہے کہتا ہے میں نے کہا میں تجھ سے فدا ہو جاؤں کہ تو نے یہ کہا کہ تو حق کو پہنچ گئے اور اس کی تعبیر غلط تھی اور اس پر ﴿آپ نے﴾ قسم کھائی ابو عبداللہ نے کہا کہ ہاں میں نے اس پر قسم کھائی ہے کہ یہ غلطی کو پہنچا ہے کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ پھر اسکی کیا تاویل ہے اس نے کہا کہ اے ابن مسلم کہ تو عورت کے ساتھ نکاح متعہ کروگے اور تیری بیوی کو پتہ لگجائے گا تو وہ تجھ پر نئے کپڑے پھاڑ دیگی کیونکہ چھلکا مغز کا کپڑا ہے ابن مسلم کہتا ہے کہ اللہ کی قسم کہ اسکی تعبیر اور خواب کی تصحیح کے درمیان جمعہ کا صبح تھا پھر جب جمعہ کا صبح ہوئی تو میں دروازے پر بیٹھا ہوں کہ تو ایک لڑکی مجھ پر گزری تو مجھے پسند آئی تو میں نے غلام کو امر کیا کہ اسکو واپس کر تو اس نے واپس کی پھر اسکو میرے گھر داخل کی تو میں نے اس کے ساتھ تمتع کیا تو میری دوسری بیوی نے مجھے اور اسکو محسوس کیا

فدخلت علينا البيت فبادرت الجارية نحو الباب وبقيت انا فمزقت على ثيابا جددا كنت البسها في الاعياد ﴿۱﴾

﴿۱﴾ الروضة من الكافي مع الاصول والفروع ۸ / ۲۹۲ و۲۹۳ رقم ٤٤٧ تعبير منا مات اقول قد اثبت الكليني في هذه الاعجوبة بان امامه ابا عبد الله عليه السلام حلف على الكذب لانه صوّب تعبير الامام ابا حنيفه لما كان هو موجودا لكن لما ذهب الامام ابو حنيفة فشرع الحيلة للحلف وكذلك اظهر في هذه الاعجوبة عدم غيرة ابن مسلم بان زوجته مزقت عليه ثياب الاعياد وكذلك وضح بان القوة الشهوانية غلبت على ابن مسلم ولذا اخذ من الطريق جارية وادخلها الى اليت فا عتبروا يا اولى الابصار هذا دينهم وهذا اسلامهم وبهذه المكذوبات يفرحون ولا يستحيون بان امامهم يقر بامامة الامام ابي حنيفة لكن ابن مسلم يقول له ناصبا وهو يختار السكوت عليه اعوذ بالله من خرافاتهم ....

تو وہ ﴿دوسری بیوی﴾ ہم پر داخل ہوئی اور لڑکی دروازے کی طرف بھاگ گئی اور میں وہاں رہ گیا تو میری بیوی نے میرے نئے کپڑے پھاڑ دئی جو میں عیدوں میں پہنتا تھا جیسا کہ روضہ کافی ۸ / ۲۹۲ و ۲۹۳ تعبیر منامات میں ہے میں کہتا ہوں کہ کلینی نے اس اعجوبہ میں یہ ثابت کیا کہ ان کا امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے جھوٹ پر قسم کھائی کیونکہ اس نے امام ابو حنیفہ کی تعبیر کو صحیح کہا اور جب وہ چلے گئے تو اس قسم کیلئے حیلے شروع کئے اور اس طرح اس کو ظاہر کیا کہ ابن مسلم میں غیرت نہیں تھی کہ اس پر بیوی نے عیدوں کے نئے کپڑے پھاڑ دئی اور اس طرح یہ واضح کیا کہ ابن مسلم پر قوۃ شہوانی نے اتنا غلبہ کیا تھا کہ لڑکی کو راستے سے پکڑ کر کے گھر داخل کیا تو اے بصیرت والوں اس سے عبرت حاصل کرو یہ ان کا دین اور اسلام ہے اور ایسے جھوٹی باتوں سے شیعہ خوش ہوتے ہیں اور ان میں یہ شرم نہیں کہ ان کے امام نے امام ابو حنیفہ کے امام ہونے پر اقرار کیا اور ابن مسلم نے اسکو ناصب کہا اور اس نے اس پر خاموشی اختیار کی میں اللہ تعالی کے ساتھ شیعوں کی خرافات سے پناہ مانگتا ہوں..............................

البشارة العظيمة من الكليني للشيعة

﴿٤٠﴾ قال ابو جعفر الكليني باسناده عن يونس عمن ذكره عن ابى بصير قال ابو عبد ا لله عليه السلام يا ابا محمد ان لله عزوجل ملائكة يسقطون الذنوب عن ظهور شيعتنا كما تسقط الريح الورق من الشجر فى اوان سقوطه وذلك قول الله عزوجل ﴿ يسبحون بحمد ربهم ويستغفرون للذّين آمنو ﴾ والله ما اراد بهذا غيركم ﴿١﴾

﴿١﴾ الروضة من الكافى مع الاصول والفروع ٨ / ٣٠٤ رقم ٤٧٠ اقول لا يفرح الشيعة لهذا الحديث لان يونس يروى عمن ذكره عن ابى بصير ﴿ والكليني ما ذكره من هو يروى عن ابى بصير ﴾ فهو مجهول والاستدلال بقول المجهول باطل مردود عندهم ايضا كمامر مفصلا

کلینی سے شیعہ کو بڑی خوشخبری

﴿۴۰﴾ ابو جعفر اپنی اسناد سے یونس سے وہ اس شخص سے روایت کرتا ہے جو اس نے ذکر کیا ہے کہ وہ ابو بصیر سے روایت کرتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا کہ اے ابو محمد اللہ تعالی کیلئے فرشتے ہیں کہ ہمارے شیعوں کی پیٹھوں سے گناہوں کو اسطرح گراتے ہیں جیساکہ گرنے کی موسم میں ہوا درختوں سے پتے گراتی ہیں اور یہ قول اللہ عزوجل کا ہے ﴿ پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان والوں کے ﴾ اور اللہ کی قسم کہ اس سے مراد تم سے سوااور کوئی نہیں روضہ کافی ۸ / ۳۰۴ رقم ۴۷۰

﴿۱﴾ میں کہتا ہوں کہ کہ شیعہ اس حدیث کو خوش نہ ہو جائے کیونکہ اس میں یونس روایت کرتا ہے اس سے جو اس نے ذکر کیا ہے ﴿ اور کلینی نے اس کو نہیں ذکر کیا ہے کہ وہ کون تھا ﴾ تو وہ مجہول ہے اور مجہول سے راویوں استدلال ان کے نزدیک بھی باطل اور مردود ہے جیساکہ مفصل گزر چکا ہے

علا ان الكليني اسقط من الاية الكريمة لفظ يؤمنون به واحال المحشي على سورة المؤمن ٧ و سكت عليه مع ان الاية الكريمة هكذا ﴿ الّذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون به ويستفرون للّذين امنوا ﴾ المؤمن ٧ ففى هذه الاية الكريمة استغفار الملائكة لكل مؤمن فتخصيه بالشيعة باطل مردود علا ان الشيعة يثبت الجهل لله سبحانه كما مر سابقا فليس فيهم شرط الايمان والاستغفار لمؤمن ومن لم يؤمن فلا يستغفرون لهم لان انتفاء الشرط مستلزم لانتفاء المشروط فاذا انتفى الايمان فانتفى الاستغفار فلا يفرح الشيعه لهذا لحديث المردود تفكر بل انهم يقولون ان القرآن محرف كما مر مفصلا ولا يؤمنون بهذا القرآن الكريم واما قرآنهم فهو عند الامام ثانى عشر فى الغارفكيف يثبت الكليني هذه الشارة من هذا القرآن الكريم او انه رآى القرآن الذى مع الامام فى الغار اعوذ بالله من خرافاتهم

علاوہ کلینی نے لفظ یؤمنون بہ کو ساقط کردیا ہے اور محشی نے حوالہ سورۃ مؤمن ایات ۷ پر دیا ہے اور اس پر خاموش ہوا اور ایات کریمہ اسطرح ہے ﴿ جو لوگ اٹھا رہے ہیں عرش کو اور جو اس کے گرد ہیں پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور اس پر یقین رکھتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان والوں کو ﴿المؤمن ۷﴾ پس اس ایات میں فرشتوں کی استغفار ہر مؤمن کو ہے تو اس کی تخصیص شیعہ سے باطل ہے علاوہ شیعہ اللہ تعالی کو جہل ثابت کرتے ہیں تو ان لوگوں کا اللہ تعالی پر ایمان نہیں اور فرشتوں کی استغفار موقوف ہے ایمان پر اور جب شرط منتفی ہے تو مشروط بھی منتفی ہوا کیونکہ انتفاء شرط مستلزم ہے انتفاء مشروط کیلئے تو جب ایمان منتفی ہوا تو فرشتوں کی استغفار بھی منتفی ہوا تو شیعہ اس حدیث مردود کیلئے خوش نہ ہو جائے فکر کر بلکہ شیعہ کا تو اس قرآن کریم پر ایمان نہیں کیونکہ اسکو محرف سمجھتے ہیں اور ان کا قرآن تو بارھویں امام کے ساتھ غار میں ہے تو کلینی اس قرآن سے کس طرح شیعہ کو خوشخبری ثابت کرتے ہیں یا اس نے وہ قرآن دیکھا ہے جو ان کے امام کے ساتھ غار میں موجود ہے میں اللہ تعالی کے ساتھ ان کے خرافات سے پناہ مانگتا ہوں

العبرة لبعض الناس في حديث الكليني

﴿٤١﴾ قال الكليني وفي رواية اخرى في قوله عزوجل ﴿ فتلقى آدم من ربه كلمات ﴾ قال ساله بحق محمد وعلي والحسن والحسين وفاطمة صلى الله عليهم ﴿١﴾

﴿١﴾ الروضة من الكافي مع الاصول والفروع ٨ / ٣٠٥ رقم الحديث ٤٧٢ اقول ان بعض علماء اهل السنة يسقط من هذا الحديث لفظ علي والحسن والحسين وفاطمة رضي الله عنهم ويذكرن بحق محمد ﷺ فقط ويستدلون مما رواه الحاكم والبيهقي وابن عساكر من طريق عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن جده عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ لما اقترف آدم الخطيئة قال يارب اسألك بحق محمد ان غفرت لي فقال الله فكيف عرفت محمدا ولم اخلقه بعد فقال يارب لانك لما خلقتني بيدك ونفخت فيّ من روحك

کلینی کی حدیث میں بعض لوگوں کو عبرت

﴿۴۱﴾ کلینی کہتا ہے کہ دوسری روایت میں اس قول اللہ تعالیٰ ﴿ فتلقی آدم من ربہ کلمات ﴾ میں آتا ہے کہ آدم علیہ السلام نے بحق محمد و علی و حسن و حسین و فاطمہ علیہم السلام سوال کیا تھا جیسا کہ روضہ کافی ۸/۳۰۵ رقم ۴۷۲ میں آتا ہے ﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ اہل سنت سے بعض لوگوں نے اس حدیث سے لفظ علی و حسن و حسین و فاطمہ رضی اللہ عنہم کو ساقط کیا اور صرف بحق محمد ﷺ کو چھوڑ دیا ہے اور استدلال اس روایت سے کرتے جو حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے طریقہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے باپ اور دادہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب آدم سے غلطی ہوئی اس نے فرمایا اے رب میں تجھ سے بحق محمد سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخشے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے محمد کیسے پہچانا کہ میں نے اسکو پیدا نہیں کیا ہے اس نے کہا کہ اے رب کہ جب تو نے مجھکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور مجھ میں اپنی طرف سے روح پھونکی

= رفعت راسی فرایت علی قوائم العرش مکتوبا لاالٰه الا الله محمد رسول الله فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك فقال الله صدقت یا آدم انه لاحب الخلق الیّ واذا سالتنی بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك كما فی البدایة والنهایة ۱ / ۸۱ وقال الحافظ ابن كثیر فی هذه الصفحة قال البیهقی تفرد به عبد الرحمن بن زید بن اسلم من هذا الوجه وهو ضعیف والله اعلم اقول هذا حدیث موضوع مكذوب لان عبد الرحمن بن زید بن اسلم یروی عن ابیه احادیث موضوعة كما فی التهذیب ۶ / ۱۷۷ الی ۱۷۹ وهذا الحدیث یروی عن ابیه فهذا حدیث موضوع وكذلك كان عبد الرحمن یقلب الاخبار فاستحق الترك والاجماع علی ضعفه طالع المیزان ۲ / ۵۶۴ + وضعفاء ابن الجوزی ۲ / ۹۵ ﷺ واحوال الرجال ۱۳۲ + والضعفاء الصغیر ۱۴۳ + والتاریخ الكبیر ۵/ ۲۸۴ + تهذیب الكمال ۱۷ / ۱۱۴ + موضوعات الصغانی ۸۱ + الضعفاء الكبیر ۲ / ۳۳۱ للعقیلی + المجروحین ۲/ ۵۷ الضعفاء والمتروكین ۱۱۷ للدارقطنی + الضعفاء والمتروكین ۱۷ للنسائی وغیرها وكذلك مخالف عن نص القرآن الكریم لان آدم علیه السلام دعا بقوله ﴿ربنا ظلمنا انفسنا﴾ الخ الاعراف فعلی كل حال هذا حدیث موضوع مردود واما حدیث الكلینی ففیه ابراهیم ما وثقه احد من اكابر الشیعة فهو ایضا مردود ومن یستدل من هذا الحدیث الموضوع فلیتدبر فیه

تو میں نے سر اوپر اٹھایا تو عرش کے قوائم پر لکھا ہوا دیکھا لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے سمجھا کہ تو نے اپنے نام کو تمام مخلوق سے محبوب کی اضافت کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا کہ یہ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے تو میں نے تجھے بخشا اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے پیدا نہیں کرتا جیسا کہ البدایہ والنہایہ ۱/ ۸۱ میں ہے اور حافظ ابن کثیر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں کہ بیہقی کہتے ہیں کہ اس میں عبد الرحمٰن بن زید متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے واللہ اعلم میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ عبد الرحمٰن اپنے باپ سے موضوع حدیث روایت کرتے ہیں جیسا کہ تہذیب ۶ / ۱۷۷ تا ۱۷۹ میں ہے اور یہ حدیثوں میں ردوبدل کرتا تھا اور قابل ترک ہیں تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں دیکھ لیں اور یہ روایت قرآن کریم کے نص سے بھی مخالف ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی تھی ﴿ربنا ظلمنا انفسنا﴾ الخ جیسا کہ سورۃ اعراف میں ہے بہر حال یہ حدیث موضوع مردود ہے اور کلینی کی حدیث ابراہیم کی وجہ سے مردود ہے کیونکہ اسکی توثیق اکابر شیعہ سے کسی نے نہیں کی ہے تو جو لوگ یہ موضوع من گھڑت حدیث سے استدلال کرتے ہیں وہ اس میں سوچ کریں

التوسل والتبرك والصلوة عند القبور عند الشيعة جائز

﴿٤٢﴾ قال الشيخ محمد الحسين آل كاشف ﴿ التوحيد﴾ يجب على العاقل بحكم عقله عند الامامية تحصيل العلم والمعرفة بصانعه والاعتقاد بوحدانيته في الالوهية وعدم شريك له في الربوبية واليقين بانه هو المستقل بالخلق والرزق والموت والحياة والايجاد والاعدام بل لا مؤثر في الوجود الا الله فمن اعتقد ان شيئا من الرزق او الخلق او الموت او الحياة لغير الله فهو كافر مشرك خارج عن رقبة الاسلام وكذا يجب عندهم اخلاص الطاعة والعبادة فمن عبد شيئا او ليقربه زلفى الى الله فهو كافر عندهم ايضا ولا تجوز العبادة الا لله وحده لا شريك له وطاعة الانبياء والائمة عليهم السلام

شیعہ کے نزدیک توسل اور تبرک اور قبروں کے پاس نماز جائز ہیں

﴿۴۲﴾ شیخ محمد الحسین آل کاشف کہتا ہے ﴿توحید﴾ امامیہ کے نزدیک عاقل پر عقل کے اعتبار سے اس کا علم حاصل کرنا واجب ہے کہ وہ اپنے خالق کو وحدانیت اور ربوبیۃ میں متفرد سمجھیں اور یہ یقین کریں کہ اللہ تعالی خلق اور ایجاد اور موت اور ایجاد اور اعدام میں مستقل ہے اور وجود میں اللہ تعالی سے سوا کوئی مؤثر نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھیں کہ رزق اور خلق اور موت اور حیاۃ سے سوا کوئی چیز اللہ سے سوا کسی اور کو ثابت ہے تو وہ کافر اور مشرک ہے اور اسلام سے نکلا ہوا ہے اور اسطرح امامیہ کے نزدیک طاعت اور عبادت میں خلاص بھی واجب ہے تو جو شخص اللہ سے سوا کسی کی عبادت کریں یا اسکو تقرب نزدیکی کا ذریعہ سمجھیں تو ان کے نزدیک یہ بھی کافر ہے اور اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں اور انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کی طاعت ان میں ہے ....

فيما يبلغونه عن طاعة الله ولكن لا تجوز عبادتهم بدعوى انها عبادة الله فانها خدعة شيطانية وتلبيسات ابليسية نعم التبرك بهم والتوسل الى الله بكراماتهم ومنزلتهم عند الله والصلوة عند مراقدهم لله كله جائز وليس من العبادة لهم بل العبادة لله وفرق واضح بين الصلوة لهم والصلوة لله عند قبورهم ﴿۱﴾

﴿۱﴾ طالع التفصيل في رسالة اصل الشيعة واصولها ۱۳۱ و۱۳۲ اقول وقد اعطاني احد من الشيعة في المسجد النبوي بقرب روضة مطهرة سنة ۱۹۷٤ م وقد اقر بهذا التوسل المولوي سرفراز في تسكين الصدور ۲۱۵ و قال بجواز الدعاء ببركة المخلوق و قال قد جوزه الجمهور بحوالة بوادر النوادر كما في تسكينه ۲۱۹ والانتساب الى الجمهور باطل مردود و ليس لهذه الدعاء ثبوت من احد من الصحابة بل ولا من احد من التابعين بل ولا من احد من الائمة المجتهدين بل ولا عن احد من المحدثين فلا تغتر بهذه الدعوى الواهية

جو اللہ کی طاعت سے تبلیغ کرتے ہیں لیکن ان کی عبادت اس دعوی سے جائز نہیں کہ یہ اللہ کی عبادت ہے کیونکہ یہ شیطان کا دھوکہ اور ابلیس کے تلبیسات سے ہے البتہ ان پر تبرک حاصل کرنا اور ان کی کرامت اور منزلت سے توسل کرنا کہ اللہ تعالی کے ہاں ان کے مراتب ہیں اور ان کی قبروں کے پاس نماز پڑھنا تو یہ تمام جائز ہیں یہ ان کی لئے عبادت نہیں بلکہ عبادت تو اللہ کیلئے ہے اور نماز پڑھنا ان کیلئے اور ان کے قبروں کے پاس نماز پڑھنے میں فرق واضح ہے جیساکہ رسالۃ اصل الشیعة واصولها ۱۳۱و۱۳۲ میں ہے

﴿۱﴾ میں کہتا ہوں کہ یہ رسالہ مجھکو ایک شیعہ نے مسجد نبوی ﷺ میں روضہ اطہر کے قریب سنۃ ۱۹۷۴ء میں دیا تھا اور اسی توسل کے جواز پر مولوی سرفراز نے تسکین الصدور ۲۱۵ میں اقرار کیا ہے اور دعاء برکۃ مخلوق کے جواز پر قول کیا ہے اور حوالۃ بوادر النوادر لکھا ہے کہ اس دعاء کو جمہور جائز سمجھتے ہیں جیساکہ تسکین الصدور طبع اول ۲۱۹ میں ہے اور جمہور کی طرف دعاء برکۃ مخلوق کی جواز منسوب کرنا باطل اور مردود ہے اور اس دعاء کا ثبوت نہ کسی صحابی سے ہے اور نہ کسی تابعی سے اور نہ کسی امام ائمۃ مجتہدین سے بلکہ نہ کسی ایک محدث سے تو اس واہی دعوی پر دھوکہ نہ ہو جا

حياة اربعة من الانبياء عليهم السلام

﴿۴۳﴾ قال المؤلف المذكور ان المسلمين متفقون على حياة اربعة من الانبياء اثنان منهم في السماء وهما ادريس وعيسى واثنان في الارض الياس وخضر ﴿۱﴾

﴿۱﴾ نفس المصدر ۱۳۳ اقول مراده من المسلمين الشيعة الامامية وقال المولوى عبد الهادى من قرية شاه منصور من مضافات صوابى بحياة خضر عليه السلام بانه يصلى الصبح في مكة ويصلى الظهر في المدينة والعصر يصلى بالسد ذى القرنين والمغرب بالطور والعشاء في القدس ثم يجيء الى الكعبة ويقول اتفق العلماء على حياته الان وهو صحابى كما في البرهان في مشكلات القرآن ۲۹۳ وذكر حياة ادريس عليه السلام بانه حى الان وذكر حيلة دخوله الى الجنة كما في البرهان ۳۰۲ وقد رددت عليه في التنبيه للطالب على عدم نفاق ثعلبة بن حاطب وههنا ذكرت بانه ايضا قائل على حياة الاثنين الخضر وادريس عليهما السلام واما حيات عيسى عليه السلام فهو امر اتفاقى تفكر

چار انبیاء علیہم السلام کی حیات

﴿۴۳﴾ مؤلف مذکور شیعی کہتا ہے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ چار انبیاء زندے ہیں دو آسمان میں ہیں ادریس و عیسی اور دو زمین میں الیاس و خضر جیسا کہ اصل الشیعۃ ۱۳۳ میں ہے میں کہتا ہوں کہ مراد تمام مسلمانوں سے شیعہ امامیہ ہیں اور مولوی عبد الہادی گاؤں شاہ منصور ضلع صوابی والہ کہتا ہے کہ خضر علیہ السلام زندہ ہے وہ صبح کی نماز مکہ میں اور ظہر کی نماز مدینہ میں اور عصر کی نماز سد ذوالقرنین میں اور مغرب کی نماز طور میں اور عشاء کی نماز قدس میں پڑھتے ہیں پھر کعبہ آتے ہیں اور کہتا ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ خضر علیہ السلام ابھی تک زندہ ہے اور وہ صحابی ہے جیسا کہ البرہان ۲۹۳ میں ہے اور ادریس علیہ السلام کی حیات کو ذکر کیا ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہے اور اسکا حیلہ ذکر کیا ہے کہ کس حیلہ سے جنت داخل ہوا تھا جیسا کہ البرہان ۳۰۲ میں ہے اور میں نے اس کی تردید التنبیہ للطالب میں کی ہے یہاں دوبارہ ضرورت نہیں اور یہاں میں نے یہ ذکر کیا کہ یہ بھی خضر اور ادریس علیہما السلام کی حیات کے قائل ہے اور عیسی علیہ السلام کا زندہ ہونا تو اتفاقی ہے فکر کر ....

الشیخ محمد الحسین آل کاشف الشیعی یفتی علی خطاء من یقول بتحریف القرآن

﴿٤٤﴾ یقول وان الکتاب الموجود فی ایدی المسلمین هو الکتاب الذی انزله الله الیه للاعجاز والتحدی ولتعلیم الاحکام وتمییز الحلال من الحرام وانه لا نقص فیه ولا تحریف ولا زیادة وعلی هذا اجماعهم ومن ذهب منهم او من غیرهم من فرق المسلمین الی وجود نقص فیه او تحریف فهو مخطئی نص الکتاب العظیم ﴿ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ﴾ والاخبار الواردة من طرقنا او طرقهم الظاهرة فی نقصه او تحریفه ضعیفة شاذة واخبار آحاد لا تفید علما ولا عملا فاما ان تأول بنحو من الاعتبار او یضرب بها الجدار ﴿١﴾

﴿١﴾ اصل الشیعة واصولها ۱۳۳

شیخ محمد حسین ان لوگوں کے متعلق جو قرآن میں تحریف کے قائل ہیں فتویٰ لگاتے ہیں کہ وہ غلط ہیں

﴿۴۴﴾ کہتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں جو کتاب موجود ہے یہ وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اعجاز اور تحدی اور تعلیم احکام اور حلال وحرام کے درمیان تمیز کیلئے نازل کیا ہے اور اس میں نہ کمی ہے اور نہ تحریف اور نہ زیادتی اور اس پر تمام امامیہ کا اجماع ہے اور جو ان میں سے یا اس کے سوا دیگر اسلامی فرقوں سے نقص اور تحریف کے قائل ہیں تو وہ غلطی کرنے والا ہے اور کتاب اللہ نے اس پر تصریح فرمائی ہے فرماتا ہے ﴿ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ﴾ اور ہمارے طریقوں سے یا دوسروں کے طریقوں سے جو اخبار وارد ہیں جس میں نقص یا زیادتی وارد ہے تو وہ ضعیف اور شاذ ہیں اور اخبار آحاد مفید علم اور عمل نہیں یا تو ان میں کسی اعتبار سے تاویل کریں یا ان اخبار کو دیوار پر مارے جائیں اصل الشیعة واصولہا ۱۳۳

اقول ان المؤلف يريد التقية والا انه قد راى الاصول من الكافى وكذلك راى فصل الخطاب فى تحريف كتاب رب الارباب بل كتبهم مملوئة بتصريحاتهم فى تحريف هذا الكتاب الموجود بين المسلمين وهذا جزء من ايمانهم بانهم يقولون بتحريف هذا الكتاب الموجود بين المسلمين لان كتابهم الذى كتبه على بن ابى طالب عن رسول الله ﷺ فى زعمهم وهو مع القائم عليه السلام وهو مستور فى الغار كما مر مفصلا لكن مذهبهم التقية وان كان هو صادقا فى هذا القول فجميع ما قاله الشيعة مثل الكلينى او استاذه القمى وغيرهما من اكابرهم اقوال باطلة مردودة تدبر ولا تغتر ....

﴿﴾ میں کہتا ہوں کہ مؤلف تقیہ کرتا ہے ورنہ اس نے اصول کافی دیکھی ہے اور اسی طرح فصل الخطاب دیکھی ہے بلکہ ان کی کتابیں ان کے تصریحات سے بھری ہیں کہ یہ کتاب جو مسلمانوں کے ہاتوں میں ہے یہ محرف ہے اور یہ ان کے ایمان کا جزء ہے کہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب جو مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے یہ محرف ہے کیونکہ وہ کتاب جو علی بن ابی طالب نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے گمان کے مطابق لکھی ہے وہ تو قائم علیہ السلام کے ساتھ ہے جو غار میں ہے جیسا کہ مفصل گزر چکا ہے لیکن ان کا مذہب تقیہ ہے اگر یہ اس قول میں سچا ہو تو ان کے اکابر مثل کلینی اور اسکا استاد قمی وغیرہ نے کہا ہے تمام اقوال باطل مردود ہے فکر کرو اور اس کے باتوں پر دھوکہ نہ ہو جا ....

ايها الاخ الكريم انى ذكرت بحمد الله سبحانه نبذة من احاديث الشيعة اللتى اتهموا بهاعلى الخلفاء الثلاثة الراشدين او افتوا بكفر جميع الصحابة والصحابيات رضى الله عنهم واجبت عن مطاعنهم ورددت على احاديثهم واثبت عن كتب اسماء رجالهم بانها موضوعات مكذوبات او ضعاف باقرار اكابر الشيعة لعل الله سبحانه يهدى بهذا الكتاب لمن يريد الهداية من الشيعة واما الرد التفصيلى على جميع خرافاتهم واتهماتهم على الصحابة رضى الله عنهم لا يمكن فى عدة مجلدات واما المقصود فقد حصل بهذا الكتاب المختصر وكذلك ذكرت بعض غرائب الشيعة الّتى قد شاعت بين المسلمين ولا يقدر بعض من العلماء ان يميزوا بين الغث والسمين وهم يبينون للمسليمين غرائب الشيعة ويدعون بانها اقوال المسلمين ويظن بعض الجهال بان هذا دينهم فينبغى للعلماء التحقيق والتدقيق والله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم وبالله استعين

﴿ت﴾ اے محترم بھائی میں نے بحمد اللہ شیعہ کی بعض احادیث ذکر کئے جنکی وجہ سے تین خلفاء راشدین پر الزام لگاتے ہیں اور تمام صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنہم پر فتوی کفر لگاتے ہیں اور ان کے الزامات سے میں نے جوابات دئے ہیں اور ان کی احادیث پر میں نے رد کیا ہے اور ان کے اسماء رجال کی کتابوں سے شیعہ کے اکابر سے موضوعات اور مکذوبات اور ضعاف ثابت کئے ہیں شاید اس کتاب سے اللہ تعالی ان شیعوں کو ہدایت کرے جو ہدایت طلب کرتے ہیں اور تفصیلی رد ان کے تمام الزامات پر جو انہوں نے صحابہ پر لگائے ہیں یا ان کے خرافات وہ تو چند جلدوں میں ممکن نہیں اور مقصود اس مختصر کتاب سے حاصل ہوا اور اس طرح میں نے بعض شیعہ کے غرائب ذکر کئے ہیں جو مسلمانوں کے درمیان شائع ہیں اور بعض علماء صحیح اور ضعیف کے درمیان تمیز نہیں کر سکتے اور مسلمانوں کو شیعہ کے غرائب بیان کرتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کے اقوال ہیں بعض جہال کا یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا دین ہے تو علماء کو تحقیق اور تدقیق چاہئے اور اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور خاص اللہ تعالی ہی سے مدد مانگتا ہوں..

تعديل الصحابة رضى الله عنهم من النصوص القرآنية

ايها الاخ الكريم انى لما اثبت فيما سبق بان اتهمات الشيعة على الصحابة رضى الله عنهم لاجل الاحاديث الموضوعة اوالضعيفة باقرار اكابر الشيعة فالآن اريد تعديل الصحابة من النصوص القرآنية واما تعديل الصحابة من كتب الاحاديث لا اذكره لان الشيعة لا يقبلونها واما القرآن الكريم فقد اقر الشيخ محمد الحسين الشيعى آل كاشف بان هذا الكتاب الموجود بين المسلمين هو الكتاب الذى انزله الله تعالى ولذا اريد تعديل الصحابة من هذا الكتاب يقول الله سبحانه ﴿ان الّذين آمنوا والّذين هاجروا وجاهدوا فى سبيل الله اولئك يرجون رحمة الله والله غفور رحيم ﴿۱﴾

﴿۱﴾ البقرة ۲۱۸

نصوص قرآنیہ کے تحت صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعدیل

﴿اے محترم بھائی ماسبق میں مَیں نے ثابت کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر شیعوں کے الزامات اکابر شیعوں کے اقرار سے موضوعی اور ضعیف احادیث کی وجہ سے ہیں اور ابھی ارادہ کرتا ہوں کہ میں صحابہ کرام کی تعدیل نصوص قرآنیہ سے ثابت کروں اور صحابہ کرام کی تعدیل احادیث کی کتابوں سے اسلئے نہیں ذکر کرتا ہوں کہ شیعہ ان کو نہیں مانتے اور قرآن کریم کے بارے تو شیخ محمد حسین آل کاشف نے اقرار کیا ہے کہ یہ کتاب جو مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وہ کتاب ہے جو اس نے نازل فرمایا ہے اسی وجہ سے صحابہ کریم کی تعدیل اس سے ثابت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور لڑے اللہ کی راہ میں وہ امیدوار ہیں اللہ کی رحمت کی اور اللہ بخشنے والا مہربان جیسا کہ بقرہ ۲۱۸ میں ہے

﴿۲﴾ ﴿ فالّذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنھم سیاٰتھم ولادخلنھم جنات تجری من تحتھا الانھار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب ﴾ ﴿۱﴾

﴿۳﴾ ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ وکان اللہ غفورا رحیما ﴿۲﴾

﴿٤﴾ ان الّذین آمنوا والّذین ھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والّذین اٰووا ونصروا اولٰئک بعضھم اولیاء بعض والّذین اٰمنوا ولم یھاجروا ما لکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا ....

﴿۱﴾ آل عمران ۱۹۵ ﴿۲﴾ النساء ۱۰۰

﴿۲﴾ پھر وہ لوگ کہ ہجرت کی انہوں نے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے البتہ دور کرونگا میں ان سے برائیاں ان کی اور داخل کرونگا ان کو باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں یہ بدلہ ہے اللہ کے ہاں سے اور اللہ کے ہاں ہے اچھا بدلہ جیسا کہ آل عمران ۱۹۵ میں ہے
﴿۳﴾ اور جو کوئی وطن چھوڑے اللہ کی راہ میں پائے گا اس کے مقابلہ میں جگہ بہت اور کشائش اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور رسول کی طرف پھر آپکڑے اسکو موت تو مقرر ہو چکا اس کا ثواب اللہ کے ہاں اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ﴾ جیسا کہ سورۃ نساء ۱۰۰ میں ہے ﴿۴﴾ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا اور لڑے اپنے مال اور جان اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کی رفیق ہیں اور جو ایمان لائے اور گھر نہیں چھوڑا تم کو ان کی رفاقت سے کچھ کام نہیں جب تک وہ گھر چھوڑ نہ آئیں

وان استنصروكم فى الدين فعليكم النصر الا على قوم بينكم وبينهم ميثاق والله بما تعملون بصير الخ والذين آمنوا وجاهدوا فى سبيل الله والذين اووا ونصروا اولئك هم المؤمنون حقا لهم مغفرة ورزق كريم ﴾ الى آخر الاية ﴿۱﴾

﴿۵﴾ الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا فى سبيل الله بأموالهم وانفسهم اعظم درجة عند الله واولئك هم الفائزون ﴿۲﴾

﴿۶﴾ لكن الرسول والذين امنوا معه جاهدوا باموالهم وانفسهم واولئك لهم الخيرات واولئك هم المفلحون اعد الله لهم جنات تجرى من تحتها الانهار خالدين فيها ذلك الفوز العظيم ﴿۳﴾

﴿۱﴾ الانفال ۷۲ الی ۷۵ ﴿۲﴾ التوبہ ۲۰ ﴿۳﴾ التوبہ ۸۸ و ۸۹

== اگر وہ تم سے مدد چاہیں دین میں تو تم کو لازم ہے ان کی مدد کرنی مگر مقابلہ میں ان لوگوں کے کہ ان میں اور تم میں عہد ہو اور اللہ جو تم کرتے ہو اسکو دیکھتا ہے الخ اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور لڑے اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی ہیں سچے مسلمان ان کے لئے بخشش ہے اور روزی عزت کی ﴾ تا آخر انفال ۷۲ تا ۷۵

﴿۵﴾ ﴾ جو ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے ان کے لئے بڑا درجہ ہے اللہ کے ہاں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں ﴾ توبہ ۲۰

﴿۶﴾ ﴾ لیکن رسول اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ساتھ اس کے وہ لڑے ہیں اپنے مال اور جان سے اور انہی کیلئے ہیں خوبیاں اور وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے تیار کر رکھا ہے ان کے واسطے باغ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں رہا کریں ان میں یہی ہے بڑی کامیابی ﴾ توبہ ۸۸ و ۸۹

﴿۷﴾ والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والّذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنات تجری تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم ﴿۱﴾

﴿۸﴾ لقد تاب الله علی النبی والمهاجرين والانصار الّذين اتبعوه فی ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رؤف رحيم ﴿۲﴾

﴿۹﴾ والّذين هاجروا فی الله من بعد ما ظُلموا لنبؤنهم فی الدنيا حسنة و لاجر الاخرة اكبر لو كانوا يعلمون ○ الّذين صبروا وعلی ربهم يتوكلون ﴿۳﴾

﴿۱﴾ التوبة ۱۰۰ ﴿۲﴾ التوبة ۱۱۷ ﴿۳﴾ النحل ٤۱

﴿۷﴾ جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنیوالے اور مدد کرنیوالے اور جو لوگ ان کے پیرو ہیں نیکی کے ساتھ اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور تیار کر رکھی ہیں واسطے اُن کے باغ کہ بہتی ہیں نیچے ان کی نہریں رہا کریں انہی میں ہمیشہ یہی ہے بڑی کامیابی ﴿ توبہ ۱۰۰

﴿۸﴾ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین وانصار پر جو ساتھ اپنے نبی کے مشکل گھڑی میں بعد اسکے کہ قریب تھا کہ دل پھر جائیں بعضوں کے ان میں سے پھر مہربان ہوا ان پر بیشک وہ ان پر مہربان ہے رحم کرنے والا ﴿ توبہ ۱۱۷

﴿۹﴾ اور جنہوں نے گھر چھوڑا اللہ کے واسطے بعد اس کے کہ ظلم اٹھایا البتہ ان کو ہم ٹھکانا دینگے دنیا میں اچھا اور ثواب آخرت کا تو بہت بڑا ہے اگر ان کو معلوم ہوتا () جو ثابت قدم رہے اور اپنے رب پر بھروسہ کیا ﴿ نحل ۴۱

﴿١٠﴾ ﴿ ثم ان ربك للذين هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا وصبروا ان ربك من بعدها لغفور رحيم ﴾ ﴿١﴾

﴿١١﴾ والذين هاجروا فى سبيل الله ثم قتلوا او ماتوا ليرزقنهم الله رزقا حسنا وان الله لهو خير الرازقين () ليد خلنهم مدخلا يرضونه وان الله لعليم حليم ﴿٢﴾

﴿١٢﴾ لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة فعلم ما فى قلوبهم فانزل السكينة عليهم واثابهم فتحا قريبا ﴾ ﴿٣﴾

﴿١٣﴾ ﴿ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا ....

﴿١﴾ النحل ١١٠ ﴿٢﴾ الحج ٥٨ ﴿٣﴾ الفتح ١٨

﴿١٠﴾ پھر بات یہ ہے کہ تیرا رب ان لوگوں پر کہ انہوں نے وطن چھوڑا ہے بعد اسکے کہ مصیبت اٹھائے پھر جہاد کرتے رہے اور قائم رہے بے شک تیرا رب ان باتوں کے بعد بخشنے والا مہربان ہے ﴾ نحل ١١٠

﴿١١﴾ اور جو لوگ گھر چھوڑ آئے اللہ کی راہ میں پھر مارے گئے یا مر گئے البتہ ان کو دے گا اللہ روزی خاصی اور اللہ ہے سب سے بہتر روزی دینے والا () البتہ پہنچائے گا ان کو ایک جگہ جسکو پسند کرینگے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے تحمل والا ﴾ حج ٥٨

﴿١٢﴾ تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب بیعت کرنے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے پھر معلوم کیا جو ان کے جی میں تھا پھر اتارا ان پر اطمینان اور انعام دیا ان کو ایک فتح نزدیک ﴾ فتح ١٨

﴿١٣﴾ محمد رسول اللہ کا اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو دیکھے ان کو رکوع میں اور سجدہ میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی خوشی ....

سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجیل کزرع اخرج شطئه فآزره فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار وعد الله الّذین آمنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة واجرا عظیما ﴿۱﴾

﴿۱٤﴾ ﴿ انما المؤمنون الّذین آمنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا وجاهدوا باموالهم وانفسهم فی سبیل الله اولئك هو الصادقون ﴾ ﴿۲﴾

﴿۱۵﴾ لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الاخر یوادون من حاد الله ورسوله ولو کانوا اباء هم او ابنا ئهم او اخوانهم او عشیر تهم اولئك کتب فی قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه وید خلهم جنا ت ....

﴿۱﴾ الفتح ۲۹ ﴿۲﴾ الحجرات ۱۵

== نشانی اُن کی اُن کی منہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ شان ہے اُن کی تورات میں اور مثال ان کی انجیل میں جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہو گیا اپنی نال پر خوش لگتا ہے کھیتی والوں کو تاکہ جلائے اُن سے جی کافروں کا وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے جو یقین لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام معافی کا اور بڑے ثواب کا ﴿ فتح ۲۹

﴿۱۴﴾ ﴿ ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اسکے رسول پر پھر شبہ نہ لائے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے وہ لوگ جو ہیں رہے ہیں سچے ﴿ حجرات ۱۵

﴿۱۵﴾ ﴿ تو نہ پائے گا کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ وہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوئے اللہ کے اور اسکے رسول کے خواہ وہ اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے ان کے دلوں میں اللہ نے رکھدیا ایمان اور ان کی مدد کی غیب کے فیض سے اور داخل کرینگے ان کو باغوں میں

تجری من تحتها الانهار خالدین فیها رضی الله عنهم ورضوا عنه اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون ﴿۱﴾

﴿۱۶﴾ للفقراء المهاجرین الّذین اخرجوا من دیارهم واموالهم یبتغون فضلا من الله ورضوانا وینصرون الله ورسوله اولئك هم الصادقون () والّذین تبوؤ الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم ولا یجدون فی صدورهم حاجة مما اوتوا ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاو لئك هم المفلحون ﴿۲﴾

....

﴿۱﴾ المجادلة ۲۲ ﴿۲﴾ الحشر ۸ و ۹

== جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہیں ان میں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی وہ لوگ ہیں اللہ کی جماعت کے خبردار تحقیق اللہ کی جماعت والے ہی فلاح پانے والے ہیں ﴾ مجادلہ ۲۲

﴿۱۶﴾ واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں کے جو نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے ڈھونڈتے آئے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ لوگ وہی ہیں سچے () اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے ہیں وہ محبت کرتے ہیں ان سے جو وطن چھوڑ کر آئے ان کے پاس اور نہیں پاتے اپنے دل میں تنگی اس چیز سے جو مہاجرین کو دی جائے اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جانوں سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر فاقہ اور جو بچایا گیا اپنی جی کے لالچ سے سو وہی لوگ ہیں فلاح پانے والے ﴾ حشر ۸ و ۹ ....

﴿۱۷﴾ یایها الّذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا عسی ربکم ان یکفر عنکم سیٔاتکم ویدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار یوم لا یخزی الله النبی والّذین امنوا معه نورهم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك علی کل شیء قدیر ﴾ ﴿۱﴾

﴿۱۸﴾ ﴿ ان الّذین امنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خیر البریة جزائهم عند ربهم جنات عدن تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا رضی الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن خشی ربه ﴾ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ التحریم ۸ ﴿۲﴾ البینة ۸

﴿۱۷﴾ ﴿اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کی توبہ امید ہے تمہارا رب اتار دے تم پر سے تمہاری برائیاں اور داخل کرے تمکو باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں جس دن کو اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو اور ان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اسکے ساتھ ان کی روشنی دوڑتی ہے ان کے آگے اور ان کے داہنے کہتے ہیں اے ہمارے رب پوری کر دے ہمکو ہماری روشنی اور معاف کر ہم کو بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے ﴾ تحریم ۸

﴿۱۸﴾ ﴿وہ لوگ جو یقین لائے اور کئے بھلے کام وہ لوگ ہیں سب خلق سے بہتر بدلہ ان کا ان کے رب کے یہاں باغ ہیں ہمیشہ رہنے کو نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں رہینگے ان میں ہمیشہ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ ملتا ہے اسکو جو ڈرا ہے اپنے رب سے ﴾ بینۃ ۸

﴿۱۹﴾ وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا ﴿۱﴾

﴿۲۰﴾ كنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ﴿۲﴾

﴿﴾ ايها الاخوة الكرام قد ذكرت عشرين اية من الايات البينات والموصوف بهذه الصفات المذكورة الخلفاء الراشدون و الانصار والمهاجرون والصحابة اجمعون وان الله سبحانه رضى عنهم ورضوا عنه ولا حاجة الى تعديل الصحابة بعد تعديل الله ورسوله لهم وهل فى الشيعة رجل رشيد يؤمن بكتاب الله تعالى بان الموصوف بالصفات المذكورة فى الايات

﴿۱﴾ البقرة ۱۴۳ ﴿۲﴾ آل عمران ۱۱۰

﴿۱۹﴾ اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا ﴿ بقرۃ ۱۴۳ ﴿۲۰﴾ تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی ہے عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے ﴿ آل عمران ۱۱۰

﴿﴾ اے محترم بھائیوں میں نے بیس آیات بینات ذکر کئے ہیں اور موصوف ان صفات مذکورہ سے خلفاء راشدین اور انصار اور مہاجرین اور تمام صحابہ ہیں اور اللہ تعالی ان سے راضی ہے اور یہ اس سے راضی ہیں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کی تعدیل کے بعد کسی اور کی تعدیل کی ضرورت نہیں کیا شیعوں میں کوئی اچھا آدمی ہے جو کتاب اللہ پر ایمان رکھتا ہو کہ تمام ان صفاتوں سے موصوف جو آیات میں مذکور ہیں ....

علي بن ابي طالب فقط اوالموصوف بهذه الصفات المذكورة في الايات الكريمة الخلفاء الراشدون والصحابة من الانصار والمهاجرين رضوان الله عليهم اجمعين ولو كان في الشيعة عدل وانصاف فليعملوا بتعديل الله لهم وان لم يؤمنوا على كتاب الله تعالى الموجود بين المسلمين فدعوى آل كاشف باطل مردود وقد احسن ما قال الامام احمد بن علي البغدادى المتوفى ٤٦٣ باب ما جاء في تعديل الله ورسوله للصحابة ويقول عدالة الصحابة ثابتة معلومة بتعديل الله لهم واخباره عن طهارتهم واختياره لهم في نص القرآن فمن ذلك قوله تعالى﴿ كنتم خير امة اخرجت للناس ﴾ وقوله ﴿ وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا ﴾ ....

صرف علی بن ابی طالب ہے یا موصوف ان صفاتوں سے جو آیات کریمہ میں مذکور ہیں خلفاء راشدین اور تمام صحابہ انصار اور مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں اگر شیعہ میں عدل اور انصاف ہو تو اللہ تعالی نے جو صحابہ کی تعدیل فرمائی ہے اس پر عمل کریں اگر مسلمانوں کے درمیان جو اللہ تعالی کی کتاب ہے اس پر ایمان نہیں رکھتے تو آل کاشف کا دعوی باطل ہے اور کیا خوب فرمایا ہے امام احمد بن علی بغدادی متوفی ۴۶۳ نے فرماتے ہیں یہ باب اس میں ہے کہ اللہ تعالی نے اور اسکے رسول نے صحابہ کی تعدیل فرمائی ہے فرماتے ہیں کہ صحابہ کی تعدیل ثابت ہے اور اللہ تعالی کی تعدیل سے معلوم ہوتا ہے اور ان کی طہارت سے اخبار دینا اور ان کو پسند کرنا نص قرآن میں ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿ تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی ہے عالم میں ﴾ اور یہ قول اللہ تعالی کا ﴿ اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تا کہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا ....

وهذ الفظ وان كان عاما فالمراد به الخاص وقيل هو وارد فى الصحابة دون غيرهم وقوله ﴿لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة فعلم ما فى قلوبهم فأنزل السكينة عليهم واثابهم فتحا قريبا﴾ وقوله ﴿والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والّذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه﴾ وقوله ﴿والسابقون السابقون اولئك المقربون فى جنات النعيم﴾ وقوله ﴿يايها النبى حسبك الله ومن اتبك من المؤمنين﴾ وقوله ﴿للفقراء المهاجرين الّذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله اولئك هم الصادقون والّذين تبوء الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم (الى) هم المفلحون

یہ لفظ اگرچہ عام ہے پس مراد اس سے خاص ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ صحابہ سے سوا کسی کے حق میں وارد نہیں ہے اور اسطرح یہ قول اللہ تعالی کا ﴿ تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب بیعت کرنے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے پھر معلوم کیا جو ان کے جی میں تھا پھر اتارا ان پر اطمینان اور انعام دیا ان کو ایک فتح نزدیک ﴾ اور اس طرح یہ قول اللہ تعالی کا ﴿ اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنیوالے اور مدد کرنیوالے اور جو لوگ ان کے پیرو ہیں نیکی کے ساتھ اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے ﴾ اور یہ قول اللہ تعالی کا ﴿ آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں وہی تو مقرب لوگ ہیں نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے ﴾ اور یہ قول اللہ تعالی کا ﴿ اے نبی کافی ہے تجھکو اللہ اور جتنے تیرے ساتھ ہیں مسلمان ﴾ اور یہ قول اللہ تعالی کا ﴿ واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں کے جو نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے ڈھونڈتے آئے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کی اور اسکی رسول کی وہ لوگ وہی ہیں سچے اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس کے گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے وہ محبت کرتے ہیں ان سے جو وطن چھوڑ کر آئے (تا) ہم المفلحون ﴾

ثم یقول فی آیات یکثر ایرادها ویطول تعدادها ووصف رسول الله ﷺ الصحابة مثل ذلك واطنب فی تعظیمهم واحسن الثناء علیهم ﴿ ثم یقول ﴾ والاخبار فی هذا المعنی تتسع وکلها مطابقة لما ورد فی نص القرآن وجمیع ذلك یقتضی طهارة الصحابة والقطع علی تعدیلهم ونزاهتهم فلا یحتاج احد منهم مع تعدیل الله لهم المطلع علی بواطنهم الی تعدیل احد من الخلق ﴿١﴾

﴿ قال الحافظ ابن حجر العسقلانی الفصل الثالث فی بیان حال الصحابة من العدالة اتفق اهل السنة علی ان الجمیع عدول ولم یخالف فی ذلك الا شذوذ من المبتدعة وقد ذکر الخطیب فصلا نفیسا فی ذلك

﴿١﴾ طالع التفصیل فی الکفایة فی علم الروایة ٤٦ الی ٤٨

پھر فرماتے ہیں کہ یہ تعدیل بہت سے آیاتوں میں ہے جسکے ذکر کرنے سے طول آجائے گی اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو اس سے موصوف کیا ہے اور ان کی تعظیم میں اطناب کیا ہے اور ان کی صفت بیان کی پھر فرماتے ہیں کہ اخبار اس میں زیادہ ہیں تمام اس کے مطابق ہیں جو قرآن کے نص میں وارد ہے اور یہ تمام صحابہ کی طہارت اور نزاہت اور یقین تعدیل کیلئے مقتضی ہیں تو جب اللہ تعالی نے جو دلوں سے خبر ہے انکے صحابہ کی تعدیل فرمائی تو ان کو کسی مخلوق کی تعدیل کی ضرورت نہیں تفصیل مطالعہ کریں الکفایۃ فی علم الروایۃ ۴۶ تا ۴۸

﴿ اور حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ تیسرا فصل صحابہ کے عدالت کے احوال میں ہے ﴿ فرماتے ہیں ﴾ تمام اہل السنت کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ عدول ہیں اور اس میں سوا شاذ بدعتین کے فرقہ سے کسی نے خلاف نہیں کیا ہے اور خطیب بغدادی نے الکفایۃ میں اس بارے ایک نفیس عمدہ فصل ذکر کیا ہے

﴿اقول وقد ذكرت قول الخطيب البغدادى فلا حاجة الى الاعادة ﴿١﴾

﴿ ﴾ وقال الخطيب البغدادى باسناده عن احمد بن محمد بن سليمان انه يقول سمعت ابازرعة ﴿١﴾

﴿١﴾ طالع التفصيل فى الاصابة فى تميز الصحابة ١ / ٩ الى ١٢ ﴿٢﴾ اقول وهو عبيد الله بن عبد الكريم احد الائمة الحفاظ احد ائمة الدين فى الحديث مع الدين والورع وسيد الحفاظ وكا اماما ربانيا حافظا متقنا توفى سنة ٢٦٤ طالع تاريخ بغداد ١٠ / ٣٢٦ الى ٣٣٧ + تهذيب الكمال ١٩ / ٨٩ الى ١٠٤ + كتاب الثقات ٨ / ٤٠ + الجرح والتعديل ٥ / ٣٢٤ الى ٣٢٦ + كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ١ / ٣٠٦ + التهذيب ٧ / ١٣٠ الى ١٤٠ + سير اعلام النبلاء ١٣ / ٦٥ الى ٨٥ + الكاشف ٢ / ٢٠١ + العبر ١ / ٣٧٩ وقال الحافظ الذهبى فيه قال ابو حاتم لم يخلف بعده مثله فقها وعلما وصيانة وصدقا وهذا مما لايرتاب فيه ولا اعلم فى المشرق والمغرب من كان يفهم هذا الشان مثله ﴿العبر﴾

﴿ میں کہتا ہوں کہ میں نے خطیب بغدادی کا قول ذکر کیا ہے اعادہ کی ضرورت نہیں تفصیل مطالعہ کریں الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ۱/ ۹ و ۲۰ ﴾ میں ﴿ ﴾ امام خطیب بغدادی اپنی اسناد سے احمد بن محمد بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ ﴿۱﴾ سے سنا

﴿۱﴾ میں کہتا ہوں کہ اسکا نام عبید اللہ بن عبد الکریم جو ائمہ حفاظ میں سے ایک اور حدیث میں ائمہ دین سے پرہیزگاری میں ایک اور سید الحفاظ تھے اور یہ امام ربانی حافظ تھے جسکی وفات ۲۶۴ھ میں ہوئی ہے مطالعہ کریں تاریخ بغداد ۱۰/ ۳۲۶ تا ۳۳۷ اور تمام مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں اعادہ کی ضرورت نہیں اور حافظ ذہبی نے العبر میں فرمایا ہے کہ ابو حاتم کہتے ہیں کہ اسکے بعد اس نے اس جیسے علم اور صیانۃ اور صدق میں کوئی نہیں چھوڑا ہے ﴿امام ذہبی فرماتے ہیں ﴾ کہ اس میں شک نہیں میں مشرق اور مغرب میں کوئی نہیں جانتا ہوں کہ اس جیسے کوئی جانتا ﴿العبر﴾

يقول اذا رأيت الرجل ينتقص احدا من اصحاب رسول الله ﷺ فاعلم انه زنديق وذلك ان الرسول ﷺ عندنا حق وانما ادى الينا هذا القرآن والسنن اصحاب رسول الله ﷺ وانهم يريدون ان يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسنة والجرح بهم اولى وهم زنادقة ﴿۱﴾

﴿﴾ قال الحافظ ابن كثير تحت آيات ﴿ فاستوى على سوقه يعجب الزراع ﴾ كذلك اصحاب رسول الله ﷺ آزروه وأيدوه ونصروه فهم معه كالشطء مع الزرع ﴿ ليغيظ بهم الكفار﴾ ومن هذه الآية انتزع الامام مالك رحمه الله فى رواية عنه ....

....

﴿۱﴾ طالع التفصيل فى الكفاية فى علم الرواية ٤٩ + وكذلك نقل عنه الحافظ ابن حجر فى الاصابة ١ / ١٠

کہ وہ فرماتے تھے کہ جب تو نے ایسا شخص دیکھا جو تنقیص صحابہ ﴿رضی اللہ عنہم﴾ کرتا ہو تو جان لو کہ یہ زندیق ہے کیونکہ رسول ﷺ ہمارے نزدیک حق ہیں اور قرآن حق ہے اور ہم کو یہ قرآن اور آحادیث رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے پہنچائے ہیں اور ان لوگوں کا ارادہ یہ ہے کہ ہمارے گواہ مجروح کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اسکی رسول ﷺ کی سنت کو باطل کریں تو ان لوگوں پر جرح کرنا اولیٰ بہتر ہے اور یہ لوگ زنادقہ ہیں تفصیل الکفایۃ ۴۹ میں مطالعہ کریں + اور حافظ ابن حجر نے یہ قول الاصابۃ ۱ / ۱۰ میں نقل کیا ہے

﴿﴾ حافظ ابن کثیر آیات ﴿فاستوی علی سوقہ﴾ سورۃ فتح کے تحت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب بھی اسطرح تھے کہ آپکو تقویت دی اور اپکی تئید اور نصرت کی تو یہ صحابہ نبی ﷺ کے ساتھ بمنزلہ پٹھا ﴿ کونپل ﴾ اور کھیتی کی ہے ﴿تاکہ جلائے ان سے جی کافروں کے ﴾ اور ایک روایت میں امام مالک نے اس سے یہ نکالا ہے

بتكفير الروافض الّذين يبغضون الصحابة رضى الله عنهم قال لأنهم يغيظونهم ومن غاظ الصحابة رضى الله عنهم فهو كافر بهذه الاية ووافقه طائفة من العلماء رضى الله عنهم على ذلك والاحاديث فى فضل الصحابة رضى الله عنهم والنهى عن التعرض بمساويهم كثيرة ويكفيهم ثناء الله عليهم ورضاه عنهم ثم قال تبارك وتعالى ﴿ وعد الله الّذين آمنوا وعملوا الصّالحات منهم ﴾ من هذه لبيان الجنس ﴿ مغفرة ﴾ اى لذنوبهم ﴿ واجرا عظيما ﴾ اى ثوابا جزيلا ورزقا كريما ووعدالله حق وصدق لا يخلف ولا يبدل وكل من اقتفى اثر الصحابة رضى الله عنهم فهو فى حكمهم ولهم الفضل والسبق والكمال الذى لا يلحقهم فيه احد من هذه الامة رضى الله عنهم وارضاهم وجعل جنت الفردوس مأواهم وقد فعل ....

کہ وہ روافض جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتے ہیں وہ کافر ہیں فرماتے ہیں کہ یہ صحابہ سے بغض رکھتے ہیں اور جو صحابہ سے بغض رکھتے ہیں وہ اس ایات کے ساتھ کافر ہیں اور اس حکم میں ان کے ساتھ علماء کی جماعت نے موافقت کی ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت اور ان کی نقائص کی طرف عدم تعرض میں آحادیث زیادہ ہیں اور صحابہ کو اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اسکی رضا کافی ہے اللہ تعالیٰ وتبارک فرماتا ہے ﴿ وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن سے جو یقین لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام ﴾ من بیان جنس کیلئے ہے ﴿ مغفرۃ ﴾ بخشنا ان کے گناہوں ﴿ اجرا عظیما ﴾ ثواب بڑا اور رزق کریم اور اللہ کا وعدہ حق اور سچا ہے اس میں خلاف وتبدیل نہیں کرتا اور جو صحابہ کی پیروی کرے تو ان کے حکم میں ہے اور صحابہ کیلئے فضیلۃ اور اسلام میں سبقت اور کمال میں ان کے ساتھ کوئی شخص ملحق نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے اور ان کو اللہ تعالیٰ خوش کرے اور جنت الفردوس ان کا ٹھکانا بنائے اور اس طرح کیا ہے ....

قال مسلم في صحيحه باسناده عن ابى هريرة قال قال قال رسول الله ﷺ لا تسبوا اصحابى فو الّذى نفسى بيده لو ان احدكم انفق مثل احد ما ادرك مد احدهم ولا نصيفه ﴿١﴾

﴿﴾ قال الحافظ الذهبى فى ترجمة الحسن بن صالح فى ضمن كلام طويل يقول ولكن من سكت عن ترحم مثل الشهيد امير المؤمنين عثمان فان فيه شيئا من التشيع فمن نطق به بِغَضٍ وتَنقّصٍ وهو شيعى جلد يؤدب وان ترقى الى الشيخين بذمٍ فهو رافضى خبيث وكذا من تعرض للامام على بذم فهو ناصبى يعذر فان كفره فهو خارجى مارق بل سبيلنا ان نستغفر للكل ونحبهم ونكف عما شجر بينهم ﴿٢﴾

﴿١﴾ تفسير ابن كثير ٤ / ٢٠٤ و ٢٠٥ ﴿٢﴾ سير اعلام النبلاء ٧ / ٣٧٠

﴿﴾ امام مسلم اپنی اسناد سے ابوہریرۃ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر ﴿سونا﴾ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو ان کے ایک مد ﴿سیر بھر وزن﴾ یا آدھے کے برابر ثواب کو نہیں پہنچ سکتا جیسا کہ تفسیر ابن کثیر ۴ / ۲۰۴ و ۲۰۵ میں ہے

﴿﴾ اور حافظ ذہبی حسن بن صالح کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ جو امیر المؤمنین عثمان شہید پر ترحم کرنے سے خاموش ہوا تو اس میں تشیع سے کچھ ہے اور جو بداخلاقی اور تنقیص سے اس کے نام پر تلفظ کریں تو یہ کٹر شیعی ہے اسکو ادب دیا جائے گا اگر شیخین کو ترقی کر کے انکو مذمت سے ذکر کریں تو یہ رافضی خبیث ہے اور اس طرح جو علی کو مذمت سے ذکر کرے تو وہ ناصبی ہے اسکو تعذیر دیجائے گی اگر اسکو کافر کہتا ہے تو وہ خارجی اسلام سے نکلا ہوا ہے اور ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم تمام کیلئے مغفرت مانگیں اور ان سے محبت رکھیں اور ان کے درمیان جو اختلافات ہوئے ہیں ان سے اجتناب کریں جیسا کہ سیر اعلام النبلاء ۷ / ۳۷۰ میں ہے

قال شيخ الاسلام ابن تيمية ونحن نبين ان شاء الله تعالى طريق الاستقامة في معرفة هذا الكتاب منهاج الندامة بحول الله وقوته وهذا الرجل سلك مسلك سلفه شيوخ الرافضة كابن النعمان المفيد ومتبعه كالكراجكي وابى القاسم الموسوى والطوسي وامثالهم فان الرافضة في الاصل ليسوا اهل علم وخبرة بطريق النظر والمناظرة ومعرفة الادلة وما يدخل فيها المنع والمعارضة كما انهم من اجهل الناس بمعرفة المنقولات والاحاديث والاثار والتميز بين صحيحها و ضعيفها وانما عمدتهم في المنقولات على تواريخ منقطعة الاسناد وكثير من وضع المعروفين بالكذب والالحاد وعلماؤهم يعتمدون على نقل مثل ابى مخنف لوط بن علي وهشام بم محمد بن السائب وامثالهما من المعروفين بالكذب عند اهل العلم

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں ہم اللہ کی قوت کے ساتھ ان شاء اللہ تعالی اس کتاب منہاج الندامہ کی پہچاننے میں استقامت کا طریقہ بیان کرینگے اور یہ شخص روافض کے شیوخ کے نقش قدم پر چلتا ہے جیسا کہ ابن نعمان مفید اور اسکے تابع کراجکی اور ابوالقاسم موسوی اور طوسی اور ان کے امثال اور روافض اصل میں اہل علم نہیں اور نہ یہ طریقہ استدلال اور مناظرہ اور دلائل کی معرفت میں منع اور معارضہ سے واقف ہیں جیسا کہ یہ روافض تمام لوگوں سے منقولات اور احادیث اور آثار اور صحیح اور ضعیف کے درمیان تمیز کرنے میں زیادہ جاہل ہیں اور منقولات میں ان کا عمدہ تواریخ ہیں جنکی اسناد منقطع ہوتی ہے اور ان میں سے بہت ان لوگوں کے ہیں جو جھوٹ اور الحاد سے مشہور ہوں اور ان کے علماء اعتماد کرتے ہیں ابی مخنف لوط بن علی اور ہشام بن محمد بن سائب اور ان جیسے کے نقل پر جو اہل علم کے نزدیک جھوٹ سے معروف ہیں

مع ان امثال هئولاء اجل من يعتمدون عليه في النقل اذ كانوا يعتمدون على من هو في غاية الجهل والافتراء ممن لا يذكر في الكتب ولا يعرفه اهل العلم بالرجال وقد اتفق اهل العلم بالنقل والرواية والاسناد على ان الرافضة اكذب الطوائف والكذب فيهم قديم ولهذا كان ائمةالاسلام يعلمون امتيازهم بكثرة الكذب قال ابوحاتم الرازى سمعت يونس بن عبد الاعلى يقول قال اشهب بن عبد العزيز سئل مالك عن الرافضة فقال لا تكلمهم ولا ترو عنهم فانهم يكذبون وقال ابوحاتم حدثنا حرملة قال سمعت الشافعي يقول لم ار احدا اشهد بالزور من الرافضة قال مؤمل بن اهاب سمعت يزيد بن هارون يقول نكتب عن كل صاحب بدعة

حالانکہ ان کے امثال اجل ہے اس سے کہ ان پر نقل میں اعتماد کریں کیونکہ یہ اُن پر اعتماد کرتے ہیں جو نہایت جہل اور افتراء میں ملوث ہوں جن کاذکر نہ کتابوں میں ہے اور نہ ان کو اسماء رجال والے علماء جانتے ہیں اور جو نقل اور روایہ اور اسناد کے علماء ہیں ان کا اس پر اتفاق ہے کہ روافض تمام فرقوں سے زیادہ جھوٹے ہیں اور ان میں جھوٹ پہلے زمانہ سے ہے اسی وجہ ائمہ اسلام کے علماء ان کو جھوٹ کے ساتھ امتیازی طور پر جانتے ہیں اور ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ میں نے یونس بن عبدالاعلی سے سنا ہے کہ اس نے کہا کہ اشہب بن عبدالعزیز کہتے تھے کہ امام مالک سے روافض کے بارے پوچھا گیا اس نے فرمایا کہ ان سے نہ بات کرو اور نہ ان سے روایات نقل کرو کیونکہ یہ جھوٹ کہتے ہیں اور ابو حاتم کہتے ہیں کہ ہمکو حرملہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام شافعی سے سنا کہ اس نے فرمایا کہ میں نے روافض جیسے جھوٹ پر شہادت دینے والا کوئی نہیں دیکھے ہیں اور مؤمل بن اہاب کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا کہ اس نے فرمایا کہ ہم ہر صاحب بدعت سے لکھتے ہیں ....

اذا لم يكن داعية الا الرافضة فانهم يكذبون وقال محمد بن سعيد الاصبهاني سمعت شريكا يقول احمل العلم عن كل من لقيت الا الرافضة فانهم يضعون الحديث ويتخذونه دينا وشريك هذا هو شريك بن عبد الله القاضي قاضي الكوفة من اقران الثوري وابي حنيفة وهو من الشيعة الذي يقول بلسانه انا من الشيعة وهذه شهادته فيهم ﴿١﴾

ثم يقول بعد تفصيل والمقصود ههنا ان العلماء كلهم متفقون على ان الكذب في الرافضة اظهر منه في سائر طوائف اهل القبلة ﴿ثم يقول بعد تفصيل﴾ فالخوارج مع انهم مارقون يمروقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية وقد امر النبي ﷺ بقتالهم واتفق الصحابة وعلماء المسلمين على قتالهم

﴿١﴾ منهاج السنة النبوية ١ / ١٣

جب بدعت کی طرف داعی نہ ہو مگر روافض سے نہیں لکھتے کیونکہ یہ جھوٹ کہتے ہیں اور محمد بن سعید صبہانی کہتے ہیں میں نے شریک سے سنا ہے کہ اس نے کہا کہ جس سے تو ملیں اس سے علم حاصل کرو روافض کے سوا کیونکہ یہ جھوٹ گھڑ لیتے ہیں اور اسکو دین بناتے ہیں اور شریک یہ شریک بن عبداللہ کوفہ کا قاضی تھا اور ثوری اور ابو حنیفہ کا ہم عصر تھا اور وہ اپنی زبان سے کہتا تھا کہ میں شیعہ ہوں اور یہ شہادۃ اس کی ہے روافض کے بارے ﴿پھر تفصیل کے بعد فرماتے ہیں﴾ اور اور یہاں مقصود یہ ہے کہ تمام علماء اس پر متفق ہیں کہ تمام اہل قبلہ میں جھوٹ روافض زیادہ ظاہر ہے ﴿پھر تفصیل کے بعد فرماتے ہیں﴾ کہ خوارج اسلام سے اسطرح نکلنے والے ہیں ہیں جیسا کہ شکار سے تیر نکلتا ہے اور نبی ﷺ نے ان کے ساتھ قتال سے امر فرمایا ہے اور نبی ﷺ نے ان کے ساتھ قتال کرنے سے امر فرمایا تھا اور صحابہ اور مسلمانوں کے علماء کا ان کے ساتھ قتال پر اتفاق ہے..................

وصح فيهم الحديث عن النبى ﷺ من عشرة اوجه رواها مسلم فى صحيحه و روى البخارى منها ثلاثة ليسوا ممن يتعمد الكذب بل هم معروفون بالصدق حتى يقال ان حديثهم من اصح الحديث لكنهم جهلوا وضلوا فى بدعتهم ولم تكن بدعتهم عن زندقة والحاد بل عن جهل وضلال فى معرفة معانى الكتاب واما الرافضة فاصل بدعتهم عن زندقة والحاد وتعمد الكذب فيهم كثير وهم يقرّون بذلك حيث يقولون ديننا تقية وهو ان يقول احدهم بلسانه خلاف ما فى قلبه وهذا هو الكذب والنفاق ويدعون مع هذا انهم هم المؤمنون حقا دون غيرهم من اهل الملة ويصفون السابقين بالردة والنفاق فيهم كما قيل﴿ رمتنى بدائها وانسلت ﴾

اور ان میں نبی ﷺ سے حدیث ہے جو دس وجوہ سے صحیح ہے مسلم نے اپنے صحیح میں روایت کیا ہے اور بخاری نے ان میں سے تین روایت کئے ہیں اور یہ ان سے نہیں جو قصداً جھوٹ کہتے ہیں بلکہ یہ صدق سے معروف ہیں یہاں تک کہا جاتا ہے کہ ان کی احادیث اصح الاحادیث ہے لیکن جاہل ہیں اور اپنے بدعتوں میں گمراہ ہیں اور ان کی بدعت زندقہ اور الحاد سے نہیں بلکہ قرآن کے معانی کی معرفت میں جاہل اور گمراہ ہیں اور روافض کی بدعت زندق اور الحاد سے ہے اور ان میں قصداً جھوٹ زیادہ ہیں اور ان پر اقرار کرتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں کہ ہمارا دین تقیہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک ان میں سے زبان سے وہ بات کہیں جو دل میں نہیں اور یہ جھوٹ اور نفاق ہے اور اسکے باوجود یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ سچے مؤمن ہیں اور دیگر ملتوں والے مؤمن نہیں اور سابقین اولین ﴿صحابہ رضی اللہ عنہم﴾ کو ارتداد اور نفاق سے موصوف کرتے ہیں ﴿العیاذ باللہ کہ وہ سارے مرتد گزرے ہیں﴾ جیسا کہ مثال ہے کہ اپنے مرض سے مجھے ملوث کیا اور خود نکل گئی ﴿یعنی مرتد اور منافق خود ہیں اور الزام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لگاتے ہیں﴾

اذ ليس فى المظاهرين اقرب الى النفاق والردة منهم ولا يوجد المرتدون والمنافقون فى طائفة اكثر مما يوجد فيهم واعتبر ذلك بالغالية من النيرية وغيرهم و بالملاحدة والاسماعيلية وامثالهم وعمدتهم فى الشرعيات ما ينقل لهم عن بعض اهل البيت وذلك النقل منه ما هو صادق ومنه ما هو كاذب عمدا او خطاء وليسوا اهل معرفة بصحيح المنقول وضعيفه كاهل المعرفة بالحديث ثم اذا صح النقل عن هئولاء فانهم بنوا وجوب قبول الواحد من هئولاء على ثلاثة اصول على ان الواحد من هئولاء معصوم مثل عصمة الرسول وعلى ان مايقول احدهم فانما يقوله نقلا عن الرسول ﷺ وانهم قد علم منهم انهم قالوا مهما قلنا فانما نقوله نقلا عن الرسول ويدعون العصمة فى هذا النقل ....

اس لئے کہ اسلام ظاہر کرنے والوں میں نفاق اور ارتداد کو ان سے زیادہ کوئی قریب نہیں اور مرتدین اور منافقین ان میں سے زیادہ کسی طائفہ میں موجود نہیں اسکو غالیہ سے نصیریہ اور ملاحدۃ اور اسماعیلیہ اور ان کے مثال جیسے ہیں اور شرعیات میں ان کا عمدہ وہ ہے جو اہل بیت سے منقول ہوں اور ان سے منقول بعض صادق ہوتا ہے اور بعض ان میں قصداً جھوٹ یا خطاء ہوتا ہے اور یہ صحیح اور ضعیف کے پہچاننے والوں سے نہیں جیسا کہ حدیث پہچاننے والے ہیں پھر جب ان سے نقل صحیح ہو تو ان میں سے کسی کے قول کے قبول کرنے کا وجوب تین اصول پر بنا کرتے ہیں کہ ہر ایک ان میں سے ایسا معصوم سمجھتے ہیں جیسا کہ رسول ﷺ معصوم ہوتا ہے اور جب ان میں سے کوئی قول کریں تو کہتے ہیں کہ یہ رسول ﷺ سے نقل کیا ہے اور کہتے ہیں کہ جب ہم کہیں تو ہم نے رسول ﷺ سے نقل کیا اور اس نقل میں عصمت کا دعوی کرتے ہیں

والثالث ان اجماع العترة حجة ثم يدعون ان العترة هم الاثناعشر ويدعون ان ما نقل من احدهم فقد اجمعوا كلهم عليه فهذه اصول الشرعيات عندهم وهي اصول فاسدة كما نبين ذلك في موضعه لا يعتمدون على القرآن ولا على الحديث ولا على الاجماع الا لكون المعصوم منهم ولا على القياس وان كان جليا واضحا ﴿١﴾

﴿١﴾ كما في منهاج السنة النبوية ١ / ١٥ و ١٦ وان تريد معرفة اكاذيب الشيعة فطالع كتاب شيخ الاسلام مجلدين اربعة اجزاء سيما الجزأ ٢ / ٩٠ و ٩٢ و ١١٩ و١٢٣ و١٤٧ وصرح بالحمار الرافضي في الجزأ ٤ / ٧٨ وقد ذكرت في هذا الكتاب كثيرا من اكاذيب الشيعة وخرافاتهم واتها ماتهم وعجائبهم وكذلك رددت على احاديثهم من كتب تراجمهم لعل الله سبحانه يهدى به لبعض من الشيعة وما ذلك على الله بعزيز وبا لله استعين

تیسرا اصل یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ عترت کی اجماع حجت ہے پھر عترت بارہ اماموں سے خاص کرتے ہیں اور پھر یہ دعوی کرتے ہیں کہ جو ان میں سے ایک سے منقول ہو تو تمام ﴿ اماموں ﴾ نے اس پر اجماع کیا ہے تو ان کے نزدیک یہ شرعیات کے اصول ہیں اور یہ اصول فاسد ہیں جیسا کہ ہم اپنی جگہ میں بیان کرینگے اور یہ قرآن پر اعتماد نہیں کرتے اور نہ حدیثوں پر اور نہ اجماع پر اور نہ قیاس پر اعتماد کرتے ہیں اگر چہ قیاس جلی واضح ہو جیسا کہ منهاج السنة النبوية ١ / ١٥ اور ١٦ میں ہے اگر شیعوں کے جھوٹ کی پہچاننے کا ارادہ رکھتے ہو تو شیخ الاسلام کی پوری کتاب دو جلد اور چار جز مطالعہ کریں اور خاصکر جز ٢ / ٩٠ و ٩٢ و ١١٩ اور ١٢٣ اور ١٤٧ اور جز ٤ / ٧٨ میں حمار رافضی کر تصریح فرمائی ہے اور میں نے اس کتاب میں بہت سے شیعوں کے جھوٹ اور خرافات اور الزامات اور عجائب ذکر کئے ہیں اور اسطرح ان کے احادیث پر ان کی اسماء رجال کی کتابوں سے تردید کی ہے شاید اللہ تعالی اس کتاب کے ساتھ شیعوں میں سے کسی کو ہدایت نصیب کرے اور یہ اللہ تعالی کو مشکل نہیں اور میں اللہ تعالی سے مدد مانگتا ہوں

كيف احسن ما قال احد من العلماء

حب النبی وحب الصحب مفترض ☆ اضحوا لنا بعيهم نورا وبرها نا

من كان يعلم ان الله خالقه ☆ فلا يقو لنّ فی الصديق بهتا نا

ولا يسب ابا حفص وشيعته ☆ ولا الخليفة عثمان بن عفانا

ثم الولی فلا تنس المقال له ☆ هم الّذين بنوا للدين ار كانا

هم عماد الوری فی الناس كلهم ☆ جازاهم الله بالاحسان احسانا﴿١﴾

﴿١﴾ كما فی التقاريض ص ١ بين الجز ا الاول و الثانی

کیا خوب علماء سے ایک نے فرمایا

نبی علیہ کی محبت اور انکے صحابہ کی محبت فرض ہے ☆ انہوں نے اپنے تابع کو نور اور برہان بنایا ہے

جس کا یہ یقین ہو کہ اس کا پیدا کرنے والا ہے ☆ تو ابو بکر صدیق کے بارے بہتان نہیں لگائے گا

اور نہ ابو حفص اور اسکے تابع کو گالیاں دے گا ☆ اور نہ خلیفہ عثمان بن عفان کو ﴿گالیاں دے گا﴾

پھر ان کے بعد ولی جو اسکو فرمایا ہے نہ بھول جانا ☆ انہوں نے دین کے ارکان بنائے ہیں

یہ تمام مخلوق کیلئے ستون ہیں ☆ اللہ تعالی ان کو احسان کا بدلہ احسان عطا فرمائے

جیسا کہ منهاج السنة النبوية تقاریض میں صفحہ اول جز اول ودوم کے درمیان ہے

﴿وقال الشيخ الامام الحافظ ذو الفنون البديعة والمصنفات النافعة ابو المظفر يوسف بن محمد بن مسعود بن محمد بن على نزيل دمشق الحنبلي يعارض الابيات الّتى كتبها على السبكى الشافعى الّتى انشدها لما وقع نظره على كتاب الرد على الرافضى الّذى صنفه شيخ الاسلام والمسلمين وامام اهل السنة والجماعة تقى الدين احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن تيمية رحمه الله تعالى وذكر الامام الموصوف فى قصيدة طويلة ويقول بعد حمده لله

يايها المعتدى قولا ومعتقدا ☆ على ابن تيمية ظلما ومذهبه

بين لنا بصريح القول معتمد الانصاف والعدل فيه ما تريد يه

﴿ثم يقول بعد تفصيل﴾

×××

اور شیخ امام حافظ صاحب فنون بدیعہ ومصنفات نافعہ ابو المظفر یوسف بن محمد بن مسعود بن محمد بن علی نزیل دمشق حنبلی ان ابیات کے معارضہ میں فرماتے ہیں جو علی شافعی نے لکھے ہیں جب اس کا نظر اس کتاب پر پڑی جو شیخ الاسلام والمسلمین اور امام اہل السنّت والجماعت تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمائی ہے اور امام موصوف لمبی قصیدہ میں فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حمد کے بعد فرماتے ہیں + اے قول واعتقاد کے ساتھ ظلم سے زیادتی کرنے والا ابن تیمیہ اور اسکے مذہب پر +

+ ہمکو انصاف اور عدل پر اعتماد کر کے صریح قول سے بیان کر کہ اس سے تمارا کیا ارادہ ہے +

﴿پھر تفصیل کے بعد فرماتے ہیں﴾

قلت الروافض قوم لا خلاق لهم ☆ من اجهل الناس في قول واكذبه

هم إكذب الناس في قول وفي عمل ☆ واعظم الخلق جهلا في توئبه

هم اقل الورى عقلا واغفلهم ☆ عن كل خير وابطا عن تكسبه

وكل عيب يرد الشرع قد جمعوا ☆ هم جند ابليس بل فرسان مقنبه

والله لا غنية عن رد افكهم ☆ بل رده واجب اعظم بموجبه

ايتركون يسبون الصحابة والاسلام يختال زهوا في تصلبه

والله لو لا سيوف من ائمتنا ☆ في كاهل الرفض لا تلوى ومنكبه

لأضحت السنة الغراء دائرة ☆ بين البرية كا لعنقاء واغربه

☆میں کہتا ہوں کہ روافض ایسی قوم ہے جن کے اخلاق نہیں ☆

☆اور قول میں تمام لوگوں سے جاہل اور زیادہ جھوٹ کہنے والے ہیں ☆

☆اور تمام مخلوق میں عقل میں کم اور نیکی حاصل کرنے سے غافل اور بھلائی میں سست ہیں ☆

☆اور ہر عیب کی تردید شریعت کرتی ہو تو اس پر ان کا اجماع ہوتا ہے ☆

☆ یہ ابلیس کی فوج بلکہ اس کے لوٹ مارنے کیلئے شاہ سوار ہیں ☆

☆اللہ تعالیٰ کی قسم کہ ان کی تردید سے غنا نہیں ☆

☆ بلکہ ان کی تردید باعتبار موجب واجب ہے + ☆

☆کیا ان کو چھوڑا جائیں کہ صحابہ کو گالیاں دیں ☆

☆ اسلام مضبوطی کے باوجود کمزور سمجھا جائے یا لوٹا جائے ☆

☆ اللہ تعالیٰ کی قسم اگر ہمارے ائمہ کی تلوار روافض کے کندھوں پر نہ ہوتی تو یہ نہیں موڑ جاتے ☆

☆تو واضح سنت خشکی کے دائرہ میں اسطرح معدوم ہو جاتی جیسا کہ عنقاء پرندہ یا اس سے بھی غریب ☆

وقلت للرجس لم تطهر خلائقه ☆ داع الى الرفض غال فی تعصبه
لقد تقول فی الصحب الكرام ولم يستحی مما افتراه غير منجيه
ايسكت الناس عن هذا ودعوته الى الضلالة واستعلاء منصبه﴿١﴾

ايها الاخوة الكرام انی ذكرت اتهامات الشيعة الروافض على الصحابة سيما على الخلفاء الثلاثة رضی الله عنهم واثبت من كتب تراجمهم بان بعضها موضوعات وبعضها ضعاف وذكرت تعديل الصحابة من نصوص القرآن الكريم وما ذكرت تعديلهم فی ضوء الاحاديث الصحيحة لان الشيعة ينكرون عن آحاديث اهل السنت والجماعت ....

﴿١﴾ وقد رد فی هذه القصيدة على الشيعة وكذلك رد على تعدى الامام السبكی طالع ص ۳ فی التقاريض

میں نے پلیتی کو کہا کہ ان کے اخلاق پاک نہیں کر سکتے ☆ رفض کو بلانے والا اور تعصب میں غلو کرنے والا
صحابہ کرام پر افترا کرتے ہیں ☆ اور ان کو افترا کرنے سے شرم نہیں آتی
کیا لوگ ان سے خاموش ہو گئے اور یہ گمراہی کی اور اپنے منصب کو بلند کرنے کی طرف دعوت دیتے ہیں
اس قصیدۃ میں شیعہ کی تردید اور سبکی کی تردید فرمائی ہے مطالعہ کریں ۳ تقاریض

﴿﴾اے میرے محترم بھائیو میں نے شیعہ وروافض کے الزامات ذکر کئے ہیں جو انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور خاصکر تین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم پر لگائے ہیں اور میں نے ان کے اسماء رجال کی کتابوں سے ثابت کیا کہ بعض ان کے احادیث موضوعات ہیں اور بعض ضعیف ہیں اور میں نے صحابہ کرام کی تعدیل قرآن کریم سے ثابت کیا اور اور آحادیث صحیحہ کی روشنی میں ان کی تعدیل کو نہیں ذکر کیا کیونکہ ہماری اھل سنت والجماعت کی آحادیث شیعہ نہیں مانتے ....

نعم انهم يدعون في الظاهر بانهم لا ينكرون عن القرآن الكريم ولذا ذكرت تعديل الصحابة رضي الله عنهم من كتاب الله تعالى ولو كانوا صادقين في دعواهم فاللازم عليهم العمل على كتاب الله تعالى والاعراض عن الاتهامات على الصحابة رضي الله عنهم وان كانوا كاذبين في دعواهم كما هو الواضح من كتبهم فلا تفيدهم دفاتر ولذا صرح الائمة الاعلام بكفرهم وزندقتهم ومن كان منصفا من الشيعة فيكفيه هذا الكتاب المختصر ومن كان متعصبا رافضيا فلا تنفعه دفاتر فليكن هذا آخر ما اردنا تحريره في رد الشيعة بغاية الايجاز والاختصار وقد وقع الفراغ للعبد المذنب من تهذيب هذا الكتاب مع الموانع الكثيرة والامراض الجسمانية والمصائب الدنيوية في دولة قطر يوم الخميس ١١ من شهر رمضان المبارك ١٤٢١ ه الموافق ٧ ديسمبر ٢٠٠٠ م

البتہ یہ لوگ ظاہر میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ قرآن کریم سے منکر نہیں اسی وجہ سے میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعدیل اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ثابت کیا اگر یہ اس دعویٰ میں سچے ہوں تو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنا اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر لزامات لگانے سے اعراض کرنا لازم ہیں اگر یہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہوں جیسا کہ ان کی کتابوں سے واضح ہے تو ان کیلئے دفتریں بھی مفید نہیں اسی وجہ سے بڑے بڑے علماء نے ان کی تکفیر اور زندقیت پر تصریحات فرمائے ہیں اور جو شیعہ سے منصف ہو تو ان کیلئے یہ مختصر کتاب کافی ہے اور جو متعصب رافضی ہو تو ان کے لئے دفتریں بھی مفید نہیں پس یہ آخیر اس کا ہو جکا میں شیعوں کی تردید نہایت اختصار کے ساتھ ارادہ رکھتا تھا اور اس کتاب کی تہذیب سے گنہگار بندہ کو بتاریخ ۱۱ ماہ رمضان مبارک ۱۴۲۱ھ موافق ۷ دسمبر ۲۰۰۰م قطر دوحہ میں ہوئی

ايها الاخ الكريم لما كنت مريضا وكذلك علىّ مصائب دنيوية فاردت ان اصرف باقى من عمرى الى خدمة كتاب الله تعالى سيما ان كثيرا من الرفقاء يطلبون منى تفسير القرآن الكريم فشرعت فيه يوم الخميس ١٧ ربيع الاول ١٤٢٠ الموافق ١ / ٧ / ١٩٩٩ وسميته بجواهر الحسان فى تفسير القرآن بالقرآن وكذلك كتبت بعض اجزاء من حل مشكلات القرآن الكريم التى قد زلت فيها اقدام اكثرالمفسرين او بعضهم او ذكروا احاديث موضوعة بدون رد عليها وسميته باللؤ والمرجان فى حل مشكلات القرآن واسئل الله سبحانه ان يوفقنا لاتمامهما ويجعلهما ذريعة لنجاة لنا ولوالدينا ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فى امرنا وثبت اقدامنا

اے میرے محترم بھائی موجب کہ میں مریض ہوں اور اسطرح مجھ پر دنیوی مصائب ہیں تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں باقی زندگی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں صرف کروں اور خاصکر بعض ساتھی مجھ سے قرآن کریم کی تفسیر طلب کرتے ہیں تو میں نے بتاریخ ۱۷ ربیع الاول بروز منگل ۱۴۲۰ھ موافق ۱/ ۷ / ۱۹۹۹ء اس تفسیر میں شروع کیا اور اسکا نام میں نے جواہر الحسان رکھا اور اسطرح میں نے بعض اجزا قرآن کریم کے مشکلات کے حل میں لکھے ہیں جس میں بعض اکثر مفسرین یا بعض کو لغزش ہوئی ہے یا انہوں نے آحادیث موضوعہ بغیر تردید ذکر کیے ہیں جکا نام میں نے اللؤ والمرجان رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دونوں کی تکمیل کیلئے توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے اور ہمارے والدین کیلئے ذریعہ نجات بنادیں اے رب بخش ہمارے گناہ اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہے ہمارے کام میں اور ہمارے قدم ثابت رکھ

وانصرنا على القوم الكافرين رب اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات يوم يقوم الحساب☆ رب انى مسنى الضر وانت ارحم الراحمين ☆لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ☆ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين ☆ وآخر دعوانا انِ الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على جميع الانبياء وعلى سيد المرسلين وعلى آله وعلى جميع ازواجه المطهرات وعلى الخلفاء الراشدين و على جميع اصحابه وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين

﴿ ههنا تنبيهان ﴾ الاول منهما انى قد فرغت من هذا الكتاب يوم الثلثاء ١٥ ربيع الاول ١٤٢٠ الموافق ٢٩ / ٦ / ٩٩٩ في دولة قطر واما تاريخ تهذيبه فقد ذكرت سابقا

اور ہم کو کافر قوم پر مدد دے اے رب مجھکو بخش اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو اور سب اسلام والوں کو جس دن قائم ہو حساب ☆ اے رب مجھ پر پڑی ہے تکلیف اور تو ہے سب رحم والوں سے زیادہ رحم والا☆ اور کوئی حاکم نہیں سوائے تیرے تو بے عیب ہے میں تھا گنہگاروں سے ☆اے ہمارے رب ہم نے ظلم کیا اپنی جان پر اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جاویں تباہ ☆ہماری دعا کا خاتمہ اس پر ہے کہ سب الوہیت کی تعریفیں اللہ کو ہے اور صلوۃ وسلام تمام انبیاء اور سید المرسلین پر اور آپکے آل اور تمام ازوج مطہرات اور خلفاء راشدین اور تمام صحابہ پر اور ان پر جوان کے احسان کے ساتھ تابع ہیں ﴿ یہاں دو تنبیہ ہیں ﴾ تنبیہ اول ان میں سے یہ ہے کہ میں اس کتاب سے بروز منگل ۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ موافق ۲۹ / ۶ / ۱۹۹۹م دولۃ قطر میں فارغ ہوا تھا اور تہذیب کی تاریخ میں نے پہلے ذکر کیا ہے

﴿التنبيه الثاني﴾ منهما وهو اني ذكرت الشروع في تفسير القرآن الكريم وحل مشكلاته لكن جاء ت رسالتان من باكستان بالاردو احدى هما رسالة قبرالي مصدقة المولوي عبد السلام وقد رددت في ثلاثمائة صفحة على ٣٩ صفحتها في المجلدالاول ﴿من صفحاتها ١١٨﴾ وسميته بالجواب المحرق السري على الشاطن المهجور الغوي و الرسالة الاخرى لكِلاب خان جندوله مصدقة ابن نيلاك نورستاني وانه قد تجاوز عن حدود الاسلام وما ترك كلمة خبيثة الاذكرها في حق الاكابر كنت مشغولا في رد الرسالة الاولى ثم في تهذيب هذا الكتاب وقلت في نفسي بانه يمكن ان يرد عليها احد من علماء جماعت اشاعت التوحيد والسنة لكن ما رد عليها احد الى تاريخ ١١ رمضان المبارك ١٤٢١ الموافق ١ /١٢/ ٢٠٠٠ فاضطر رت الى ردها لئلا يظن مؤلفه بانه ذكر الادلة لرد التراويح العشرين فكانهم يصدونني عن تفسير القرآن الكريم وحل مشكلاته حسبنا الله عليهم

﴿العبد المذنب خان بادشاه وصله الله الى ما يتمناه﴾

﴿اور ان میں سے دوم تنبیہ یہ ہے﴾ کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ میں نے قرآن کریم کی تفسیر اور اس کے مشکلات کے حل کرنے میں شروع کیا ہے لیکن اس اثناء میں پاکستان سے دو رسالے بزبان اردو آئیں ان میں سے ایک رسالہ گبرالی کا تھا جسکی تصدیق مولوی عبد السلام نے کی تھی اسکے ابھی ۱۱۸ صفحات سے صرف ۳۹ صفحات کی تردید میں نے تین سو صفحات میں ایک جلد میں کی ہے جسکا نام الجواب المحرق رکھا ہے اور دوسرا رسالہ جنڈول کا کلاب خان کا تھا جسکی تصدیق ابن نیلاک نورستانی نے کی ہے اور اس نے حدود اسلام سے تجاوز کیا ہے اور کوئی گندہ کلمہ نہیں چھوڑا ہے مگر اکابر کے حق میں ذکر کیا ہے اور میں گبرالی کی رسالہ کی تردید اور اس کتاب کی تہذیب میں مشغول تھا اور میں نے دل میں کہا کہ ممکن ہے کہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ سے کوئی عالم اس کی تردید کرے گا لیکن کسی نے اسکی تردید اا رمضان مبارک ۱۴۲۱ھ موافق ۱/ ۱۲/ ۲۰۰۰م نہیں کی تو میں اسکی تردید کیلئے مجبور ہو گیا تاکہ اس کا مصنف یہ گمان نہ کریں کہ اس نے بیس تراویح کی تردید دلائل سے کی ہے گویا کہ انہوں نے مجھے تفسیر قرآن کریم اور اس کے مشکلات کے حل کرنے سے روکا ہے ہم کو اللہ تعالی ان پر کافی ہیں ﴿بندہ گنہگار خان بادشاہ اللہ تعالی اس کو اپنی آرزو کو پہنچائے﴾

فهارس مضا مين الكتاب بالعربى

فهارس المضا مين	الصفحات
خطبة الكتاب والامر من الرسول ﷺ باتباع سنته وسنة الخلفاء الراشدين	۳
باعث التصنيف على هذا الكتاب	٤
قرات كتبا متعددة للشيعة طالع اسماء كتبهم مع وفيات مؤلفيها	۵
انا اوضح فى هذا الكتاب ما قالوا فى حق الخلفاء الراشدين وغيرهم من الصحابة والصحابيات رضى الله عنهم وما قالو بارتداد الصحابة سوى ثلاثة	۱۲
وقد ذكرت احاديثم و اثبت من كتب تراجمهم بان اكثرها موضوعات مكذوبات وانهم انكروا عن القرآن الكريم المتداول بين المسلمين بل اثبتوا الجهل لله سبحانه وانتسبوا النفاق الى النبى ﷺ والى على بن ابى طالب والحسين رضى الله عنهما	۱۳
تعبير ابى جعفر الكلينى عن الخلفاء الراشدين بالكفر والفسوق والعصيان	۱٤
وقد اثبت من كتب تراجم الشيعة بان هذا الحديث موضوع من على بن حسان الكذاب وفاسد الاعتقاد و عمه عبد الرحمن بن كثير الوضاع كان يضع الحديث	۱۵
ذكر الميرزا المشهدى هذا الحديث باسناد على بن ابراهيم استاد الكلينى وفيه ايضا على بن حسان الكذاب و عمه عبد الرحمن بن كثير الوضاع	۱۹
فتوى ابى جعفر الكلينى على الخلفاء الراشدين بالارتداد ﴿العيا ذ بالله تعالى﴾ وهذا الحديث من على بن الحسان الكذاب وعمه عبد الرحمن بن كثير الوضاع	۲۰
فتوى الكلينى على الخلفاء الثلاثة ومعاوية وعائشة وحفصة وهند وام الحكم باللعنة طالع الرد على هذا الحديث من كتب تراجمهم	۲۱
لعنت الكلينى على الشيخين رضى الله عنهما طالع الرد على الحديث	۲۲
لعنت الكلينى على الشيخين رضى الله عنهما طالع الرد على الحديث	۲۹

فهارس مضامين الكتاب بالعربي

الصفحات	فهارس مضامين الكتاب بالعربي
٣١	تهمة الكليني على الشيخين بانهما انتسبا الى رسول الله ﷺ الجنون ﴿ العياذ بالله ﴾ طالع الرد على هذا الحديث
٣٦	تهمة ابى الحسن القمي استاد الكليني على الشيخين بانهما نسبا الى النبي ﷺ الجنون طالع الرد على هذا الحديث
٣٨	تهمة الكليني على ابى بكر الصديق بانه اضمر في نفسه بان النبي ﷺ ساحر ﴿ العياذ بالله ﴾ طالع الرد على هذا الحديث
٤٢	قول ابى جعفر الافجران من قريش طالع الرد على هذا الحديث
٤٤	اطلاق الجبت والطاغوت على الشيخين ﴿ رضى الله عنهما ﴾ طالع الرد عليه
٤٩	تشبيه الكليني لابى بكر الصديق بعجل السامرى طالع الرد على هذاالحديث
٥٤	تهمة الكليني على ابى بكر بان اول من بايعه ابليس لعنه الله طالع الرد على هذا الحديث
٦٣	تهمة الكليني على الشيخين بانهما نبذا كتاب الله وراء ظهورهما طالع الرد على الحديث
٦٥	تهمة الكليني على الشيخين بانهما ظلما طالع الرد على الحديث
٦٦	اطلاق القمي على الشيحين بالظالم والشيطان ﴿ يقول القمي المراد من ايات الفرقان ﴿ يوم يعض الظالم ﴾ ابوبكر ٠٠ والمراد من ايات ﴿ وكان الشيطان ﴾ عمر بن الخطاب
٦٩	تهمة الكليني على الشيخين بانهما ظلما طالع الرد على الحديث
٧١	تهمة الكليني على الشيخين بانهما شيطانان ﴿ العياذ بالله ﴾ طالع الرد على هذا الحديث
٧٣	تهمة الميرزا المشهدى على الشيخين بما قاله القمي
٧٤	تصريح القمي في حق الشيخين بانهما منافقان ﴿ العياذ بالله ﴾ طالع الرد عليه
٧٧	تعبير القمي عن الخلفاء الراشدين بالفحشاء والمنكر والبغى
٧٨	تهمة القمي على عائشة ﴿ رضى الله عنها ﴾ بانها قالت في حق ابراهيم ابن مارية قبطية بانه ليس من النبي ﷺ بل من الزنا ﴿ العياذ بالله ﴾ وما اشتد عليها قتل مسلم

فهارس مضامين الكتاب بالعربي	الصفحات
تعبير القمي عن الخلفاء الراشدين بالكفر والفسوق والعصيان	٧٩
تهمة القمي على الشيخين بانهم ارادوا ان يسموا رسول الله ﷺ للخلافة وفتوى اللعنة على حفصة ﴿رضى الله عنها﴾ طالع الرد عليه	٨٠
فتوى ابي جعفر الكليني والمامقاني بارتداد الصحابة ﴿رضى الله عنهم﴾ طالع الرد على الحديث	٨٤
فتوى الكليني بان الصحابة عموا وصموا الى الساعة طالع الرد على الحديث	٨٦
فتوى الكليني بارتداد جميع الصحابة ﴿رضى الله عنهم﴾ الا ثلاثة طالع الرد على الحديث	٨٨
فتوى الخميني بارتداد جميع الصحابة الا ثلاثة ﴿العياذ بالله﴾ طالع الرد عليه	٩٦
تهمة الشيخ المفيد على عائشة بانها قالت لعثمان فرعون هذه الامة وقد غير سنة رسول الله ﷺ وقال عثمان للناس انها امراة عقلها عقل النساء طالع الرد عليه	٩٨
تهمة المفيد على عائشة بانها قالت لعثمان يا غدر يا فجر وشبّه عثمان عائشة مع امراة نوح وامراة لوط ﴿عليهما السلام﴾ طالع الرد عليه	١٠٦
تهمة ابي الحسن على بن عيسى على عائشة بانها حرضت الناس على قتل عثمان طالع الرد عليه	١١٠
تهمة المامقاني على الانصار والمهاجرين بانهم انكروا على خلافة ابي بكر عند غصبه الخلافة وانكروا على ابي بكر جلوسه في الخلافة وتقدمه على على بن ابي طالب اثنا عشر رجلا من الانصار والمهاجرين حتى ارادو ان ينزلوه من منبره طالع اقوالهم ونصائحهم لابي بكر طالع الرد على ما قاله المامقاني	١١٤
افتراء على حيدر على النبي ﷺ بانه لقب ابابكر بالمشرك طالع الرد عليه	١٣١
فتوى على حيدر بانّ عمر بن الخطاب مستحق اللعنة طالع الرد عليه	١٣٦

الصفحات	فهارس مضامين الكتاب بالعربي
١٣٩	ولو كان الرافضي صادقا في قوله فعليه ان يلعن على الكليني لانه قال في حق النبي ﷺ بمباشرته في القبر ﴿ العياذ بالله ﴾ ويقول ان الارض كلها للامام مع ان الله سبحانه يقول﴿ ان الارض لله ﴾ ويقول ﴿ لله ميراث السموات والارض ﴾ ويثبت علم كان ومايكون للائمة مع انه هذا انكار عن النصوص الصريحة طالع ردا تفصيليا في الكتاب
١٤٢	طالع الرد على حديث الكليني ﴿ بمباشرة النبي ﷺ مع ازواجه ﴾
١٤٤	تهمة على حيدر على ابي بكر بانه كان سبا با ﴿ العيا ذ بالله سبحانه ﴾ طالع الرد عليه
١٤٦	تهمة الشيخ العكبرى المتوفیٰ ٤١٣ على عمر بانه اجبر الناس على بيعة ابي بكر طالع الرد عليه
١٤٩	تهمة العكبرى على خلافة عمر وقال بفسادها لاجل كراهة وجوه المهاجرين عليها طالع الرد عليه
١٥١	تهمة القمي على من يريد من اهل البيت في الاية ازوج النبي ﷺ طالع الرد عليه
١٥٧	فتوى الخميني على كفر عمربن الخطاب وزندقه ﴿ العياذ بالله ﴾
١٥٨	طالع افتراء الخميني على البخارى ومسلم ومسند احمد ويقول بحوالة الكتب المذكورة بان عمر بن الخطاب قال هجر رسول الله ﷺ طالع ثمانية عشر حديثا للقرطاس ليس في واحد منها بان عمر بن الخطاب تلفظ بهذه الكلمة هذا من افتراء الخميني
١٥٩	الحديث الاول والثاني للبخارى ليس فيهما ما قا ل ا مام الشيعة الخميني
١٦٢	الحديث الثالث للبخارى ليس فيه ما قال امام الشيعة الخميني
١٦٣	الحديث الرابع للبخارى ليس فيه ما قال امام الشيعة الخميني
١٦٤	الحديث الخامس للبخارى ليس فيه ما قال امام الشيعة الخميني
١٦٥	الحديث السادس والسابع والثامن للبخارى ليس فيها ما قال امام الشيعة الخميني

فهارس مضامين الكتاب بالعربي	الصفحات
الحديث التاسع للبخارى ليس فيه ما قال امام الشيعة الخميني	١٦٦
الحديث العاشر للمسلم ليس فيه ما قال الخميني	١٦٧
الحديث الحادى عشر للمسلم ليس فيه ما قال الخميني	١٦٨
الحديث الثاني عشر للمسلم ليس فيه ما قال الحميني	١٦٩
الحديث الثالث عشرو الرابع عشر للامام احمد ليس فيه ما قال الخميني	١٧٠
الحديث الخامس عشر للامام احمد ليس فيه ما قال الخميني	١٧١
ذكر البخارى هذا الحديث في ستة مواضع بدون لفظ اهجر لا بالاستفهام و لا بدونها وذكره في ثلاثة مواضع مع همزة الاستفهام وما ذكر فيه عمر بن الخطاب فعلم منه بان ما قاله الخميني بحوالة البخارى بان عمر قال هجر رسول الله ﷺ هذا كذب و افتراء وذكره مسلم واحمد في ثلاثة مواضع وما ذكروا في واحد منها عمر بن الخطاب فانتساب الخميني هذا اللفظ بحوالة مسلم مسند احمد الى عمر بن الخطاب كذب و افتراء	١٧٢
اما ما ذكره الامام احمد بن حنبل في موضع واحد بدون همزة الاستفهام وكذلك ذكره الامام مسلم في موضع واحد وان كان معناه ما قاله سفيان فهذان حديثان مردودان	١٧٣
الحديث السادس عشر رواه الحميدى ليس فيه ما قاله الخميني فانتساب الخميني هذا اللفظ بحوالة كتب اهل السنت الى عمر بن الخطاب كذب وافتراء	١٧٤
الحديث السابع عشررواه عبد الرزاق ليس فيه ما قاله الخميني فانتساب هذا اللفظ بحوالة كتب اهل السنت الى عمر بن الخطاب كذب وافتراء	١٧٥
الحديث الثامن عشر ماروا ه ابو يعلى في مسنده ليس فيه ماقاله الخميني فانتساب هذا اللفظ بحوالة كتب اهل السنت الى عمر بن الخطاب كذب و افتراء	١٧٦

فهارس مضامين الكتاب بالعربي

الصفحات	
١٧٦	قدذكرت من الاحاديث ثمانية عشر وليس في واحد منها بان عمربن الخطاب قال ان النبي ﷺ هجر اويهجر كما قال الخمينى بانه يعلم من كتب الاحاديث وكتب التواريخ بان قائل كلام الكفر عمر بن الخطاب فهذا كذب وافتراء
١٧٧	اما ما قال الخمينى ان النبى ﷺ اراد كتابة خلافة على بن ابى طالب فهو كذب
١٨١	كيف يستدل الخمينى من حديث ابن عباس لكفر عمر بن الخطاب مع ان ابن عباس اعمى فى الدنيا والاخرة عند القمي وماروى حديث القرطاس سواه احد من الصحابة
١٨٣	فتوى الخمينى بان على بن ابى طالب يعرف الخلفاء على الباطل ويقول لما قبض النبى ﷺ رجع قوم على الاعقاب وغالتهم السبل ودخلوا فى سكرة على سنة آل فرعون طالع الرد عليه
١٨٧	فتوى عنايت الله القهبائى على ابن عباس بانهما اعمى فى الدنيا والاخرة طالع الرد عليه
١٩١	فتوى القمي على كفر الصحابة وافترائه على الله سبحانه
١٩٤	فتوى القمي استاد الكلينى على ابن عباس بانهما اعمى فى الدنيا والاخرة
١٩٥	افتراء الشيخ المفيد على الزبير بن العوام بانه قال لعثمان بن عفان يا نعثل ﴿ومنع عنه الماء﴾
١٩٧	افتراء الكلينى على الحسن والحسين وعائشة طالع التفصيل مع الرد عليه
٢٠٣	افتراء القهائى على سلمان الفارسي وعلى ابى بكر واثبات علم الغيب لسلمان الفارسي
٢٠٤	افتراء القهبائى على محمد بن ابى بكر انه قال ان ابى فى النار طالع الرد عليه
٢٠٨	افتراء القهبائى على محمد بن ابى بكربانه بايع علياعلى البراءة من ابيه ومن عمر طالع الرد عليه
٢١٠	فتوى محمد الرئى شهرى ان اصحاب عائشة كلهم فى النار طالع الرد عليه مفصلا

الصفحات	فهارس مضامين الكتاب بالعربي
٢١٦	افتراء القهبائي على النبي ﷺ بانه امر ابابكر وعمر ان يسلما خلافة لعلي بن ابي طالب طالع الرد عليه
٢١٨	تهمة الشيخ المفيد على الصحابة الطالبين لدم عثمان بان ظاهرهم كان مخالفا عن الباطن طالع الرد عليه
٢٢٢	فتوى القهبائي على الشيخين بانهما ما سئلا عن النبي ﷺ لمن تشتاق الجنة وان لم يكونا منهم فيعيرهما بنو تميم وبنو عدى واما على فسئل عن النبي ﷺ لانه منهم واقرار الشيعة ان ابابكر كان صديقا وكان ثاني اثنين في الغار وان عمر كان فاروقا وكان الملك ينطق بلسانه طالع الرد عليه
٢٢٦	افتراء الكليني على علي بن ابي طالب بكتمان الحق لئلا يرتد الصحابة طالع الرد عليه
٢٣١	تلويث ابي جعفر الكليني للحسين بن علي بالنفاق طالع الرد عليه انه يظهر للناس انه يدعو للميت في صلوة الجنازة وفي الباطن يدعو على الميت ويقول اللهم اخز عبدك واصله نارك هذا يسمى بالنفاق طالع الرد عليه
٢٣٥	توهين الكليني لسيد المرسلين وفاطمة الزهراء بانهما ما قبلا بشارة من الله سبحانه انهما قالا لا حاجة لنا في مولود يقتله امة النبي ﷺ الا اذا قال الله تعالى باني جاعل في ذريته الامامة والولاية والوصية فقبلا البشارة ولم يرضع الحسين من فاطمة ولا من انثى كان يؤتى النبي ﷺ فيضع ابهامه في فيه طالع التفصيل والرد عليه
٢٣٩	تلويث الكليني لسيد المرسلين ﷺ بالنفاق ﴿العياذ بالله﴾ انه يظهر للناس بانه يدعو لعبد الله بن ابي لكن يدعو عليه في الباطن ويقول اللهم احش قبره نارا فاظهر عمر من رسول الله ﷺ ما كان يكره النبي ﷺ طالع الرد عليه
٢٤٣	توهين الكليني لخالق الكائنات واثبات الجهالة لله سبحانه ﴿اعاذنا الله من كفر يا تهم طالع التفصيل والرد عليه

فهارس مضامين الكتاب بالعربى

الصفحات	
٢٤٤	توهين الكليني لرب العالمين واثبات الجهالة له ﴿سبحانه وتعالى عما يقوله الظالمون﴾ اراد الله سبحانه هلاك اهل الارض الا عليا ثم ظهر له فرحم المؤمنين طالع الرد عليه
٢٤٦	توهين الكليني لخالق الارض والسماء واثبات الجهالة له ﴿سبحانه عما يقوله الظالمون﴾ اثبات الجهالة لله سبحانه من ضروريات اسلامهم حتى يقول ما تنبى نبى الا يقر بالبدا ﴿يعني ما تنبى نبى حتى يثبت الجهالة لله سبحانه تعالى الله عما يقوله الظالمون﴾
٢٤٨	اثبات الكليني الجسمية لله انه سبحانه مثل الشاب الموفق ﴿سبحانه عما يقوله الظالمون﴾
٢٥١	ومن امعن النظر فى هذا الكتاب المختصر فهو يعلم بعلم يقين بانه ليس مع الشيعة حديث واحد صحيح عن اهل البيت للتهمة على الصحابة رضى الله عنهم
٢٥٣	عقائد الشيعة وافكارهم العجيبة ارواح الانبياء الموتى عليهم السلام وارواح الاوصياء الموتى وروح الوصى الحاضر يعرج بها الى السماء حتى تطوف بالعرش اسبوعا طالع العجائب والرد عليها
٢٥٧	فتوى الكليني انه لا فرق بين علوم الانبياء والملائكة عليهم السلام والاوصياء و اثبات الجهالة لله سبحانه طالع الرد عليه
٢٦٢	فتوى الكليني بان علوم الائمة على مشيتهم واختيارهم طالع التفصيل والرد عليه
٢٦٣	فتوى الكليني على ان الائمة يعلمون متى يموتون ولا يموتون الا باختيارهم واى امام لا يعلم بما يصيبه والى ما يصير فليس ذلك حجة على خلقه طالع الرد عليه
٢٦٦	فتوى الكليني ان الائمة يعلمون علم كان ومايكون وان امامه اعلم من موسى وخضر عليهما السلام لانهما اعطيا علم ما كان ولم يعطيا علم ما يكون طالع الرد عليه
٢٧١	فتوى الكليني لا يحجب عن الائمة علم السماء والارض طالع الرد عليه
٢٧٣	دعوى الكليني باثبات علم الكتاب لابى عبد الله رحمه الله طالع الرد على الحديث

الصفحات	فهارس مضامين الكتاب بالعربي
٢٧٥	انكار الشيعة عن القرآن الكريم القرآن لايكون حجة الا بقيم ان عليا قيم القرآن
٢٧٧	ما ادعى احد من الناس انه جمع القرآن كله كما انزل الا كذاب ماجمعه وحفظه الا على بن ابى طالب والائمة من بعدهم
٢٧٩	مصحف فاطمة عليها السلام زائد على هذا القرآن ثلاث مرات والله ما فيه من قرآنكم حرف واحد طالع الجامعة والجفر والعجائب
٢٨٢	مصحف على بن ابى طالب مغاير عن المصحف المتداول بين المسلمين واخرجه الى الصحابة حين فرغ منه وقال قد جمعته من اللوحين وانكروا وقال عندنا مصحف جامع فيه القرآن لاحاجة لنا فيه فقال على والله ما ترونه بعد يومكم هذا ابدا
٢٨٣	ان كان ابن مسعود لا يقرا على قراء تنا فهو ضال
٢٨٤	القرآن المنزل سبعة عشر الف آية وكان اسماء سبعين رجلا من قريش باسمائهم واسماء ابا ئهم في سورة لم يكن الذين كفروا
٢٨٥	المصاحف اثنان عند ابى جعفر عليه السلام بدون المصحف المتداول بين المسلمين مصحف على بن ابى طالب ومصحف فاطمة بنت محمد عليهما السلام
٢٨٦	في سورة الحج عند الكليني وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث
٢٨٧	قال المشهدى في مصحف على في سورة الفرقان يا ويلتى لم اتخذ الثاني خليلا
٢٨٨	القرآن المنزل ما جمعه احد الا على بن ابى طالب ومن ادعى سواه فهو كذاب
٢٨٩	انكار ابى بكر وعمر والمهاجرين والانصار عن قرآن على بن ابى طالب لان فيه فضائحهم فالفوا القرآن الاخر واسقطوا منه فضائح الانصار والمهاجرين
٢٩٠	طلب عمر عن على القرآن المنزل لكنه انكر وقال انما جئت به الى ابى بكر لتقوم الحجة عليكم ولا تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين

فهارس مضامين الكتاب بالعربي	الصفحات
انكر الصحابة عن قرآن علي بن ابي طالب • قالوا لعلي لاحاجة لنا فيه	٢٩١
القرآن كالتوراة والانجيل في وقوع التحريف فيه	٢٩٢
انكر الصحابة عن قرآن علي بن ابي طالب قالوا • • عندنا مثل الّذي عندك	٢٩٣
تهمة التغيير والتحريف في القرآن الكريم على الصحابة اذا قام قائم الشيعة يستانف تعليم القرآن والاحكام والفرائض كما انزله على محمد ﷺ	٢٩٤
تهمة الطبرسي على عثمان بن عفان بانه يحرف في القرآن يكتب موضع غفور رحيم سميع عليم وموضع سميع عليم عزيز حكيم وهو يكذب على الله وعلى رسوله	٢٩٥
وجود اصل الزيادة في القرآن مقطوع عند الشيعة	٢٩٦
تصريحات التحريفات في القرآن عند الشيعة طالع الايات المحرفة عند الشيعة	٢٩٧
الشيعة ينكرون عن القرآن المتداول بين المسلمين واما القرآن الّذي كتبه علي بن ابي طالب فهو مع القائم عليه السلام وهو في الغار وهو سيجيء في آخر الزمان والان هم محرومون عن القرآن الكريم	٣٠٠
البشارة العظيمة للشيعة من ابي جعفر الكليني الشيعة دعامة الاسلام الشيعة شرف الاسلام الشيعة اقرب للعرش ولولم يكن الشيعة في الارض ما انعم الله على مخالفيهم الشيعة يتلو القرآن في صلوة وله بكل حرف مئة حسنة وان كان نائما فله اجر المجاهد طالع الشارة الكثيرة للشيعة لكن من سوء قسمتهم احاديث البشارة ليست صحيحة طالع الرد على احاديث بشارته	٣٠١
العبر في عجائب كتب الشيعة لمن ليس له الخبر نكاح فاطمة رضي الله عنها مع علي بن ابي طالب عند سدرة المنتهى ونزول جبرائيل وميكائيل مع سبعين ملكا لزفاف فاطمة	٣٠٩
ولاية علي بن ابي طالب والائمة الاطهار عليهم السلام في عالم الذر	٣١٠

الصفحات	فهارس مضا مين الكتاب بالعربى
٣١١	عرض الاعمال على النبى ﷺ وعلى الائمة الاطهار تعرض الاعمال على رسول الله ﷺ كل صباح ابرارها وفجارها قال الرضاء عليه السلام والله ان اعمالكم تعرض على فى كل يوم وليلة طالع التفصيل فى الكتاب
٣١٤	طالع عجائب المولوى سرفراز فى عرض الاعمال على النبى ﷺ
٣١٦	طالع خيانته باحالته على مسند احمد وما ذكر الحقيقة
٣١٧	طالع خيانته باحالته على مجمع الزوائد وما ذكر تصريحه بانه قال فيه رجل لم يسم واما حديث ان اعمالكم تعرض على اقاربكم وعشائركم الخ ففيه مسيلمة بن على فقد ارتكب المولوى سرفراو تدليسا فاحشا
٣١٨	طالع الجرح على مسيلمة بن على
٣٢٠	المولوى سرفراز كان اولا يرد على حديث عرض الاعمال طالع التفصيل فى الكتاب
٣٢٢	والآن لما صار مخالفا عن اكابر جماعت اشاعت التو حيد والسنة فصار الحديث صحيحا
٣٢٣	طالع خداعه للمسلمين احال على احياء العلوم مع ان الامام العراقى رد على الحديثين
٣٢٥	الامام العزالى العلامة القدوة لكن كتابه مملو من الموضوعات والمكذوبات طالع الكتاب
٣٢٧	احالته على عوارف المعارف والرد عليه بقا نونه حيث قال مجيبا للبريلوى يقول الامام الشعرانى ليس اسما للنص والخبر المتواتر وهو كان صوفيا اقول الامام السهروردى ايضا ليس اسما للنص والخبر المتواتر وهو ايضا كان صوفيا فاستدلاله مردود بقانونه
٣٢٨	فراره من مسلك الشيعة لا يمكن له لانه ملوث بهذا المسلك طالع الكتاب
٣٢٩	تتمة البحث حديث ابن مسعود رواه البزار واستدل منه المولوى سرفراز مع ان هذا الحديث ليس بصحيح لان فيه عبد المجيد بن ابى رواد منكر الحديث وهو يقلب الاخبار ويرى المناكير عن المشاهير فاستحق الترك طالع التفصيل فى الكتاب

الصفحات	فهارس مضا مين الكتاب بالعربي
٣٣٢	لما كان عبد المجيد بن ابي رواد ضعيفا عند الاكثرين ولا يحتج به وقال ابن حبان فاستحق الترك فكيف حديثه حجة قطعية حتى يفترى المولوى سرفراز على بعض العلماء المحقيقين بانهم انحرفوا عن الاكابر ولما هو يرد على البريلويين فما كان منحرفا واما ما قال ان الهيثمي ليس ناقلا فقط فهو مردود عليه بقوله الذى قاله في مقابلة المباركفورى
٣٣٣	وكذلك هذا الحديث مخالف عن الحديث الصحيح الذى رواه البخارى وغيره من اصحاب كتب الاحاديث طالع التفصيل في الكتاب وليس الفرق بين مسلكه ومسلك الشيعة
٣٣٦	احالة المولوى سرفراز على ابى داود الطيالسي وخيانته لان فيه الصلت بن دينار متروك ويشتم اصحاب رسول الله ﷺ طالع جرحه في كتب متعددة في الكتاب
٣٣٩	افترائه على مسند احمد وخداعه على احالته على المستدرك بدون ذكر الاسناد لان فيه محمد بن اسحاق وقد رد عليه بالفاظ قبيحة في كتابه الاخر ولذا ما ذكر اسناد الحديث للخداع
٣٤٠	ذكرت مسلكه في عجائب الشيعة لموافقته معهم في هذه المسئلة
٣٤١	ما من نبي ولا وصى يبقى في الارض اكثر من ثلاثة ايام حتى ترفع روحه وجسمه ولحمه الى السماء ويبلغونهم من بعيد السلام ويسمعونهم في مواضع آثارهم
٣٤٢	دخول المدينة وزيارة النبى ﷺ والدعاء عند قبره واستدل الكليني من ايات ٠٠ ﴿ولو انهم اذ ظلموا﴾ الخ
٣٤٤	المولوى سرفراز يستدل للدعاء عند قبر النبى ﷺ من هذه الاية ويذكر قول السبكى قول نور الايضاح ويقول بان يذهب الى الشيخين ويتوسل بهما الى رسول الله ﷺ طالع ردا تفصيليا في الكتاب
٣٤٨	المؤمن يزور اهله ويرى مايحب ويستر عنه ما يكره والكافر يزور اهله ويستر عنه مايحب
٣٤٩	يزور في جمعة وفي شهر على قدر منزلته في صورة الطير طالع الكتاب

فهارس مضامين الكتاب بالعربي	الصفحات
زيارة النبي ﷺ من زار رسول الله ﷺ متعمدا فله الجنة وزيارة قبر الحسين عليه السلام تعدل حجة مع رسول الله ﷺ قال رسول الله ﷺ من اتاني زائرا كنت شفيعه يوم القيامة	٣٥٠
من زارني حيا او ميّتا او زار اباك او زار اخاك كان حقا عليّ ان ازوره من اتى مكة ولم يزرني الى المدينة جفوته يوم القيامة ومن اتاني زائرا وجبت له شفاعتي	٣٥١
خلق نور فاطمة رضي الله عنها قبل ان يخلق الله الارض والسماء طالع العجائب و توهينات الكليني وتارة يقول خلقت فاطمة من عرق جبرئيل واكل النبي ﷺ فاطمة في صورة تفاحة من الجنة	٣٥٣
التلقين للميت وحضور رسول الله ﷺ وعلي بن ابي طالب وجبرئيل عليه السلام وملك الموت عليه السلام للميت طالع اللطائف والغرائب	٣٥٧
يوضع الميت ابعد من القبر بذراعين حتى ياخذ اهبته للسوال	٣٦٠
واعلم ان رسولك وخلفائك عليهم السلام احياء عندك يرزقون يرون مقالي ويسمعون كلامي	٣٦١
الدعاء عند قبر امير المؤمنين عليه السلام يا ولي الله ان لي ذنوبا كثيرة فاشفع لي الى ربك فان لك عند الله مقاما(محمودا) معلوما	٣٦٢
زيارة ابي عبد الله عليه السلام ايما مؤمن اتى قبر الحسين عليه السلام في غير يوم عيد كتب الله له عشرين حجة وعشرين عمرة ٠٠ مع نبي مرسل وامام عادل ومن اتاه يوم عيد كتب الله له مئة حجة ومئة غزوة مع نبي مرسل طالع فضائل الزيارة	٣٦٦
وكل الله بقبر الحسين عليه السلام اربعة الاف ملك يبكونه الى يوم القيامة	٣٦٨
اربعة الاف ملك عند قبر الحسين عليه السلام شعث مغبر يبكونه الى يوم القيامة من اتى الحسين ٠٠ غفر له ما تقدم من ذنبه	٣٦٩
حديث عرض الاعمال ذكره المولوى سرفراز في تسكينه ١٢٢ الطبعة الاولى	٣٧٠

فهارس مضامين الكتاب بالعربي

الصفحات	
٣٧١	قصة الحوت ۰۰ ان الارض على الحوت كما هو مشهور عند القصاص
٣٧٢	عدم كلام الارض مع علي بن ابي طالب لان زلزلت الارض ليست زلزلت القيامة
٣٧٣	الدعاء بحق الانبياء عليهم السلام وقد اقر بجواز هذه الدعاء المولوى سرفراز
٣٧٤	الدعاء بحرمة النبي ﷺ وبحرمة الاوصياء
٣٧٥	الائمة في العصمة والكمال كا لانبياء عليهم السلام
٣٧٧	اطلاق الناصب على الامام ابي حنيفة وتلويث ابي عبد الله عليه السلام بالكذب طالع اعجوبة غلبة القوة الشهوانية على ابن مسلم وعدم الغيرة فيه ولذا مزقت عليه امرء ته ثياب العيد (الشيعة يفرحون لهذه المكذوبات)
٣٨٠	البشارة العظيمة من الكليني للشيعة طالع الرد على الحديث﴿ وقد اسقط يؤمنون﴾
٣٨٢	العبرة لبعض الناس في حديث الكليني ان آدم عليه السلام دعا بحق محمد ﷺ (لما اقترف آدم الخطيئة فقال يارب اسالك بحق محمد ﷺ الخ طالع الرد على الحديث)
٣٨٤	التوسل بالانبياء والائمة والتبرك بهم والصلوة عند قبورهم جائز عند الشيعة تدبر
٣٨٦	حياة اربعة من الانبياء عليهم السلام ادريس وعيسى في السماء الياس وخضر في الارض واقر بحياة الخضر المولوى عبد الهادى من مضافات صوابي
٣٨٧	الشيخ محمد حسين آل كاشف الشيعي يفتي على من يقول بتحريف القرآن ويقول اخبار آحاد لا تفيد علما فاما ان تاول او يضرب بها الجدار
٣٨٨	آل كاشف يريد التقية والا انه قد راى الاصول من الكافي وفصل الخطاب
٣٨٩	وقد اجبت عن الاحاديث التي رواها الكليني وغيره في اتهام الصحابة والصحابيات رضى الله عنهم واثبت من كتب تراجمهم بانها موضوعات مكذوبات او ضعاف واما الرد التفصيلي على جميع خرافاتهم واتهاماتهم على الصحابة لا يمكن في عدة مجلدات

فهارس مضا مين الكتاب بالعربى	الصفحات
تعديل الصحابة من النصوص القرآنية لان آل كاشف اقر بان هذا الكتاب الموجود بين المسلمين هو الكتاب الّذى انزله الله تعالى ولذا ذكرت تعديلهم منه واما تعديل الصحابة من الاحاديث فلا اذكره لان الشيعة لا يقبلون كتب احاديث اهل السنت طالع عشرين ايات تدل على تعديل الخلفاء الراشدين وجميع الصحابة	٣٩٠
هل رجل رشيد فى الشيعة ان يعمل بكتاب الله تعالى	٣٩٨
قال الخطيب البغدادى باب ما جاء فى تعديل الله ورسوله للصحابة ويقول عدالة الصحابة ثابتة معلومة بتعديل الله لهم فى نص القرآن طالع عبارته فى الكتاب	٣٩٩
قال الحافظ ابن حجر الفصل الثالث فى بيان حال الصحابة من العدالة اتفق اهل السنت على ان الجميع عدول ولم يخالف الا شذوذ من المبتدعة	٤٠١
الامام ابوزرعة وتوثيقه من كتب التراجم	٤٠٢
يقول اذا رايت الرجل ينتقص احدا من اصحاب رسول الله ﷺ فاعلم انه زنديق وذلك ان الرسول ﷺ عندنا حق وانما ادى الينا هذا القرآن والسنن اصحاب رسول الله ﷺ ﴿﴾ ذكر الامام ابن كثير ايات ﴿ ليغيظ بهم الكفار﴾ ويقول انتزع الامام مالك من هذه الاية تكفير الروافض الّذين يبغضون الصحابة رضى الله عنهم طالع الكتاب	٤٠٣
طالع تحقيقا عجيبا للحافظ الذهبى فى الكتاب	٤٠٥
طالع تحقيقا عجيبا لشيخ الاسلام ابن تيمية وصرح بان الروافض اجهل الناس بمعرفة المنقولات والاحاديث قال مالك لا تكلمهم ولا تروعنهم وقال الشافعى لم ار احدا اشهد بالزور من الرافضة ٠٠ وبدعة الخوارج لم تكن من زندقة والحاد بل من جهل وضلال واما الرافضة فاصل بدعتهم عن زندقة والحاد طالع الكتاب	٤٠٦
طالع اشعارا عجيبة فى حق الروافض	٤١٢
خاتمة الكتاب وتنبيهان فى ٤١٦ و٤١٧	٤١٦

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
کتاب کا خطبہ اور آنحضرت ﷺ کا امر آپ کی سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر	۳
اس کتاب کے لکھنے پر باعث ﴿کہ میں نے یہ کتاب کیوں لکھی ہے﴾	۴
میں نے شیعوں کی متعدد کتابیں پڑھی ہیں اور ان کے کتابوں کے نام اور مصنفین کے سن وفات	۵
میں اس کتاب میں یہ واضح کرونگا جو انہوں خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنہم کے بارے بیان کئے ہیں اور تین صحابہ کے علاوہ تمام صحابہ کو مرتد کہتے ہیں ﴿العیاذ باللہ﴾	۱۲
میں نے اس کتاب میں ان کے آحادیث ذکر کئے ہیں اور ان کے اسماء رجال کی کتابوں سے موضوع اور جھوٹی ثابت کئے ہیں اور شیعہ اس قرآن سے جو مسلمانوں کے درمیان ہے انکار کرتے ہیں بلکہ شیعہ اللہ تعالیٰ کو جہل ثابت کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ اور علی بن ابی طالب اور حسین رضی اللہ عنہما کو نفاق ثابت کرتے ہیں ﴿العیاذ باللہ﴾	۱۳
اور ابو جعفر کلینی خلفاء راشدین سے کفر اور فسق اور عصیان سے تعبیر کرتے ہیں	۱۴
میں نے شیعوں کے اسماء رجال کی کتابوں سے یہ حدیث موضوع من گھڑت ثابت کیا ہے کہ یہ علی بن حسان کذاب اور اسکے چچا عبد الرحمن بن کثیر وضاع کی ایجاد ہے جو آحادیث گھڑ لیتا تھا	۱۵
اور میرزا مشھدی نے یہ حدیث علی بن ابراہیم قمی کلینی کے استاد کی اسناد سے ذکر کیا ہے اور اس میں علی بن حسان کذاب اور عبد الرحمن بن کثیر وضاع ہیں	۱۹
ابو جعفر کلینی کا فتوی ارتداد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم پر ﴿العیاذ باللہ﴾ اور یہ حدیث علی بن حسان کذاب اور عبد الرحمن بن کثیر وضاع کی ایجاد ہے	۲۰
کلینی سے لعنت کا فتوی خلفاء راشدین و معاویہ و عائشہ و ھند و ام الحکم ﴿رضی اللہ عنہم﴾ پر اس حدیث کی تردید شیعوں کے اسماء رجال کی کتابوں سے کتاب میں مطالعہ کریں	۲۱
کلینی سے شیخین ﴿رضی اللہ عنہما﴾ پر لعنت کا فتوی اور اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۲۳
کلینی سے شیخین ﴿رضی اللہ عنہما﴾ پر لعنت کا فتوی اور اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۲۹

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
کلینی کی تہمت شیخین پر کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو جنون منسوب کیا ہے ﴿العیاذ باللہ﴾ کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو جنون لاحق ہوا ہے ﴾ اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۳۱
ابوالحسن قمی ﴿کلینی کی استاد﴾ کی تہمت شیخین پر کہ انہوں نے نبی ﷺ کو جنون منسوب کیا ہے ﴿العیاذ باللہ﴾ اس حدیث کی تردید کتاب میں مطالعہ کریں	۳۶
کلینی کی تہمت ابوبکر صدیق پر کہ جب آپ آنحضرت ﷺ کے ساتھ غار میں تھے تو اس نے دل میں چھپایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ﴿العیاذ باللہ﴾ ساحر ہیں اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۳۸
کلینی کا قول کہ قریش کے دو فاجر ہیں اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۴۳
جبت اور طاغوت کا اطلاق شیخین ﴿رضی اللہ عنہما﴾ پر اسکی تردید مطالعہ کریں	۴۴
کلینی نے ابوبکر صدیق کی تشبیہ سامری کی بچھوے سے دی ہے اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۴۹
کلینی کی تہمت ابوبکر صدیق پر کہ اس کے ساتھ اول بیعت ابلیس نے کی ہے تردید مطالعہ کریں	۵۳
کلینی کی تہمت شیخین پر کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پیچھے پھینک دیا ہے تردید مطالعہ کریں	۶۳
کلینی کی تہمت شیخین پر کہ انہوں نے ظلم کیا ہے اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۶۵
قمی استاد کلینی نے شیخین کو ظالم اور شیطان لکھا ہے اور قمی ایات قرآن ﴿یعض الظالم﴾ سے ابوبکر لیتا ہے اور ایات ﴿کان الشیطان﴾ سے عمر بن الخطاب لیتا ہے ﴿العیاذ باللہ﴾	۶۶
کلینی کی تہمت شیخین پر کہ انہوں نے ظلم کیا ہے اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۶۹
کلینی کی تہمت شیخین پر کہ یہ دو شیطان تھیں ﴿العیاذ باللہ﴾ اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۷۱
میرزا مشہدی نے قمی کا الزام شیخین پر نقل کیا ہے	۷۳
قمی نے شیخین کو دو منافق بتائے ہیں ﴿العیاذ باللہ﴾ اسکی تردید مطالعہ کریں	۷۴
قمی خلفاء راشدین سے فحشاء و منکر و بغی سے تعبیر کرتے ہیں	۷۷
قمی کی تہمت عائشۃ پر کہ اس نے ابراہیم بن ماریہ کے بارے کہا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ سے نہیں بلکہ زنا سے ہے ﴿العیاذ باللہ﴾ اور عائشۃ پر مسلمان کا قتل کرنا دشوار نہیں تھا	۷۸

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
قمی کی تعبیر کرنا خلفاء راشدین ﴿رضی اللہ عنہم﴾ سے کفر اور فسوق اور عصیان سے ﴿العیاذ باللہ﴾	۷۹
قمی کا الزام شیخین پر کہ انہوں نے مشورۃ کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو زہر پلا دیں تاکہ ان کو خلافت رہ جائے اور حفصہ ﴿رضی اللہ عنہا﴾ پر لعنت کا فتوی اور اسکی تردید مطالعہ کریں	۸۰
کلینی اور مامقانی کا فتوی کہ تمام صحابہ ﴿رضی اللہ عنہم﴾ مرتد ہو گئے تھیں تردید مطالعہ کریں	۸۳
کلینی کا فتوی کہ صحابہ قیامت تک اندھے اور بہرے ہو گئے ہیں حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۸۶
کلینی کا فتوی کہ تین صحابہ سے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے ہیں حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۸۸
کلینی کا فتوی کہ تین صحابہ سے سوا تمام مرتد ہو گئے ہیں اس حدیث کی تردید مطالعہ کریں	۹۶
شیخ مفید کا الزام عائشۃ پر کہ اس نے عثمان بن عفان کے بارے کہا تھا کہ یہ اس امت کا فرعون ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو تبدیل کیا ہے اور عثمان نے عائشۃ کے بارے کہا کہ اسکی عقل عورتوں جیسا عقل ہے اسکی تردید مطالعہ کریں	۹۸
مفید کا الزام عائشۃ پر کہ اس نے عثمان کو دھوکہ باز اور فاجر کہا اور عثمان نے عائشۃ کی تشبیہ نوح اور لوط ﴿علیہما السلام﴾ کی بیویوں سے دی اسکی تردید مطالعہ کریں	۱۰۶
ابو الحسن علی بن عیسی کا الزام عائشۃ پر کہ اس نے عثمان کے قتل پر لوگوں کو کہا تھا کہ اس کو قتل کرو اس کی تردید مطالعہ کریں	۱۱۰
مامقانی کا الزام کہ بارہ انصار اور مہاجرین نے خلافت ابوبکر سے انکار کیا تھا کہ اس نے علی سے خلافت کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ اسکو ممبر سے گرا دیں اور انہوں نے جو نصائح ابوبکر کو کئے ہیں کہ آپ خلافت کا حقدار نہیں تفصیل بمعہ تردید مطالعہ کریں	۱۱۳
علی حیدر کی افتراء نبی ﷺ پر کہ آپ نے ابوبکر کو مشرک کا لقب دیا تھا تردید مطالعہ کریں	۱۳۱
علی حیدر کا فتوی کہ عمر بن الخطاب لعنت کا مستحق ہیں اسکی تردید مطالعہ کریں	۱۳۶

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
اگر رافضی اپنی بات میں سچا ہو تو اس پر لازم ہے کہ کلینی پر لعنت کریں کیونکہ اس نے آنحضرت کے بارے قبر میں ازواج مطہرات سے مباشرت تک لکھا ہے ﴿العیاذ باللہ﴾ اور وہ کہتا ہے کہ تمام زمین امام کی ہے حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿کہ زمین اللہ کی ہے﴾ اور فرماتا ہے ﴿ اللہ وارث ہے آسمان اور زمین کا﴾ اور اس طرح کلینی بارہ اماموں کو کان اور مایکون کا علم ثابت کرتا ہے حالانکہ یہ نصوص صریحہ سے انکار ہے اور تفصیلی تردید کتاب میں مطالعہ کریں	١٣٩
کلینی کی حدیث کہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہرات سے قبر میں مباشرت کرتے ہیں کی تردید مطالعہ کریں	١٤٢
علی حیدر کا الزام ابوبکر صدیق پر کہ وہ گالیاں بکنے والا تھا اس کی تردید مطالعہ کریں	١٤٣
شیخ عسکری کا الزام حضرت عمر پر کہ اس نے ابوبکر کی خلافت پر لوگوں کو مجبور کیا تھا اسکی تردید مطالعہ کریں	١٤٦
قمی کا الزام ان پر جو آیات میں اہل بیت سے آنحضرت ﷺ کی بیویاں لیتے ہیں تردید مطالعہ کریں	١٥١
خمینی کا فتوی عمر بن خطاب ﴿رضی اللہ عنہ﴾ پر کفر اور زندقیت کا ﴿العیاذ باللہ﴾	١٥٧
خمینی حوالہ بخاری و مسلم و مسند احمد کہتا ہے کہ عمر بن خطاب نے آنحضرت ﷺ کے بارے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ بیہودہ باتیں کرتے ہیں اور قرطاس کی اٹھارہ احادیث مطالعہ کریں کسی میں یہ نہیں کہ عمر بن الخطاب نے اس کلمہ ﴿ہجر﴾ پر تلفظ کیا ہے یہ کتب مذکورہ پر خمینی کی افتراء ہے	١٥٨
بخاری کی حدیث اول اور دوم میں وہ نہیں جو شیعوں کے امام خمینی نے اسکے حوالہ سے ذکر کیا ہے	١٥٩
بخاری کی حدیث سوم میں وہ نہیں جو شیعوں کے امام خمینی نے اسکے حوالہ سے ذکر کیا ہے	١٦٢
بخاری کی حدیث چہارم میں وہ نہیں جو شیعوں کے امام خمینی نے اسکے حوالہ سے ذکر کیا ہے	١٦٣
بخاری کی حدیث پنجم میں وہ نہیں جو شیعوں کے امام خمینی نے اس کے حوالہ سے ذکر کیا ہے	١٦٤
بخاری کی حدیث ششم اور ہفتم اور ہشتم میں وہ نہیں جو شیعوں کے امام خمینی نے اس کے حوالہ سے ذکر کیا ہے	١٦٥

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
بخاری کی حدیث نہم میں وہ نہیں جو شیعوں کے امام خمینی نے ذکر کیا	۱۶۶
قرطاس کی حدیث دہم جو مسلم نے روایت کیا ہے اس میں وہ نہیں جو خمینی نے انکے حوالہ سے ذکر کیا ہے	۱۶۷
۔۔۔۔۔۔۔۔۔یازدہم جو مسلم نے روایت کیا ہے اس میں وہ نہیں جو خمینی نے اس کے حوالہ سے ۔۔۔	۱۶۸
۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوازدہم ۔۔۔	۱۶۹
۔۔۔۔۔۔سیزدہم اور چہاردہم جو امام احمد نے اپنے مسند میں ذکر کئے ہیں اس میں وہ نہیں جو خمینی نے اس کے حوالہ سے ذکر کیا ہے	۱۷۰
قرطاس کی حدیث پانزدہم جو امام احمد نے روایت کیا ہے اس میں وہ نہیں جو خمینی نے ذکر کیا ہے	۱۷۱
امام بخاری نے حدیث قرطاس چھ جگہوں میں بغیر لفظ اہجر وہجر سے ذکر کیا ہے اور تین جگہوں میں ہمزہ استفہام سے ذکر کیا ہے اور اس میں عمر بن خطاب کو نہیں ذکر کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خمینی نے بحوالہ بخاری ذکر کیا ہے کہ عمر نے کہا کہ ہجر رسول اللہ ﷺ یہ جھوٹ اور افتراء ہے اور امام مسلم اور امام احمد نے یہ حدیث تین تین جگہوں میں ذکر کیا ہے اور دونوں نے ایک جگہ میں عمر کو نہیں ذکر کیا ہے تو خمینی نے اس لفظ کو بحوالہ مسلم ومسند احمد عمر کو منسوب کیا ہے یہ جھوٹ اور افتراء ہے	۱۷۲
امام احمد نے یہ حدیث لفظ ہجر کے ساتھ ایک جگہ میں اور اس طرح امام مسلم نے یہ حدیث ایک جگہ میں لفظ ہجر کیساتھ بغیر استفہام ذکر کیا ہے اگر اس کا معنی سفیان والا ہو جائے تو دونوں حدیث باطل ہیں	۱۷۳
قرطاس کی حدیث شانزدہم جو امام حمیدی نے روایت کیا ہے اس میں وہ نہیں جو خمینی نے کہا ہے تو خمینی نے لفظ ہجر کے ساتھ بحوالہ کتب اہل سنت عمر کو منسوب کیا ہے یہ جھوٹ اور افتراء ہے	۱۷۴
قرطاس کی حدیث ہفت دہم جو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اس میں وہ نہیں جو خمینی نے کہا ہے تو خمینی نے لفظ ہجر کے ساتھ بحوالہ کتب اہل سنت عمر بن خطاب کو منسوب کیا ہے جھوٹ ہے	۱۷۵
قرطاس کی حدیث ہشت دہم امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے اس میں وہ نہیں جو خمینی نے کہا ہے تو خمینی نے لفظ ہجر کے ساتھ بحوالہ کتب اہل سنت عمر کو منسوب کیا ہے یہ جھوٹ اور افتراء ہے	۱۷۶

صفحات	مضامین کی فہرست بزبان فہرست
١٧٦	میں نے اٹھارہ آحادیث ذکر کیے ہیں ایک حدیث میں نہیں کہ عمر بن الخطاب نے ہجر رسول اللہ ﷺ کہا ہے جیسا کہ خمینی کہتا ہے کہ آحادیث اور تواریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کلمہ کفر کا کہنے والا عمر بن خطاب تھا تو یہ خمینی کا جھوٹ اور افتراء ہے
١٧٧	اور جو خمینی نے کہا ہے کہ نبی ﷺ علی بن ابی طالب کی خلافت لکھ رہا تھا یہ جھوٹ ہے
١٨١	خمینی عمر بن خطاب کے کفر کے لئے ابن عباس کی حدیث سے کس طرح استدلال کرتا ہے جبکہ ابن عباسؓ کلینی کے استاد کے نزدیک دنیا اور آخرت میں اندھا ہے اور یہ حدیث صرف اس نے روایت کیا ہے
١٨٣	خمینی کا فتویٰ کہ علی بن ابی طالب خلفاء کو باطل پر سمجھتے تھے اور کہتا ہے کہ جب نبی ﷺ وفات ہوگئیں تو قوم ایڑیوں پر واپس ہوگئی اور راستوں نے ان کو ہلاکت میں ڈالدیا اور حیرت اور نشے میں آل فرعون کی سنت میں غافل ہوگئیں اسکی تردید مطالعہ کریں
١٨٧	عنایت اللہ گھبائی کا فتویٰ کہ ابن عباس دونوں دنیا اور آخرت میں اندھے ہیں تردید مطالعہ کریں
١٩١	قمی ؒ استاد کلینی ؒ کا فتویٰ صحابہ ؓ رضی اللہ عنہم ؓ کے کفر پر اور قمی کی افتراء اللہ تعالیٰ پر
١٩٣	قمی کا فتویٰ کہ عبداللہ بن عباس دونوں دنیا اور آخرت میں اندھے ہیں
١٩٥	شیخ مفید کی افتراء زبیر بن عوام پر کہ اس نے عثمان بن عفان کو کہا کہ اے نعثل اور اس سے پانی منع کیا
١٩٧	کلینی کی افتراء علی و حسن و حسن و عائشہ ؓ رضی اللہ عنہم ؓ پر تفصیل اور تردید دونوں مطالعہ کریں
٢٠٣	گھبائی کی افتراء سلمان فارسی اور ابو بکر ؓ رضی اللہ عنہما ؓ پر اور سلمان فارسی کو اثبات علم غیب
٢٠٣	گھبائی کی افتراء محمد بن ابی بکر پر کہ اس نے کہا کہ میرا باپ آگ میں ہے تردید مطالعہ کریں
٢٠٨	گھبائی کی افتراء محمد بن ابی بکر پر کہ اس نے علی کے ساتھ بیعت باپ اور عمر سے براءت پر کی ہے
٢١٠	محمد رائی شہری کا فتویٰ کہ عائشہ اور اس کے ساتھ تمام صحابہ ؓ رضی اللہ عنہم ؓ آگ میں ہیں اسکی تردید مفصل مطالعہ کریں

صفحات	مضامین کی فہرست بزبان اردو
۲۱۶	گھبائی کی افتراء نبی ﷺ پر کہ آپ نے ابوبکر و عمر کو امر فرمایا تھا کہ خلافت علی بن ابی طالب کو سپرد کریں اسکی تردید مطالعہ کریں
۲۱۸	شیخ مفید کا الزام صحابہ کرام پر کہ ظاہر میں عثمان کے خون کا مطالبہ کرتے تھے اور ان کا ظاہر باطن سے مخالف تھا اسکی تردید مطالعہ کریں۔
۲۲۲	گھبائی کا فتویٰ شیخین پر کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ڈر کیوجہ سے یہ نہیں پوچھا کہ جنت کس کو مشتاق ہے اگر یہ ان سے نہ ہو تو بنو تیم اور بنو عدی عار دلا ئینگے اور علی نے نبی ﷺ سے پوچھا کیونکہ ان میں سے تھا ﴿شیعہ نے اقرار کیا کہ ابوبکر صدیق اور غار میں ثانی اثنین تھے اور عمر فاروق اور فرشتہ اسکی زبان پر گفتگو کرتا تھا﴾ اسکی تردید مطالعہ کریں
۲۲۲	کلینی کی افتراء علی بن ابی طالب پر کہ اس نے حق چھپایا تھا تاکہ صحابہ مرتد ہو جائیں تردید مطالعہ کریں
۲۳۱	ابو جعفر کلینی نے حسین بن علی کو نفاق سے ملوث کیا ہے اسکی تردید مطالعہ کریں کہ یہ لوگوں کو یہ ظاہر کرتا تھا کہ مردہ کو دعا کرتا ہے اور باطن میں اسکو بددعا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اے اللہ اسکو شرمندہ کریں اور اسکو آگ میں داخل کریں اسکو نفاق کہا جاتا ہے اسکی تردید مطالعہ کریں
۲۳۵	کلینی نے سید المرسلین اور فاطمۃ زہراء کی توہین کی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بشارت قبول نہیں کی کہ ہم کو ایسے مولود کی ضرورت نہیں جسکو نبی ﷺ کی امت قتل کریں مگر جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اسکی اولاد میں امامۃ ولایۃ وصیۃ بناؤنگا تو دونوں نے بشارت قبول کی اور حسین نے فاطمہ سے اور نہ کسی اور عورت سے دودھ پیا ہے اور نبی ﷺ کو لایا جاتا تھا تو اس کے منہ میں انگلی رکھتا تھا اس کی تفصیل اور اسکی تردید مطالعہ کریں
۲۳۹	کلینی نے نبی ﷺ کو نفاق سے ملوث کیا ہے کہ لوگوں کو یہ ظاہر کرتا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو دعا کرتے ہیں لیکن باطن میں اسکو بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اللہ اسکا قبر آگ سے بھر دے اور جسکا نبی ﷺ ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا تھا اسکو عمر نے آپ سے ظاہر کیا اسکی تردید مطالعہ کریں

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
کلینی نے رب العالمین کی توہین کی اور اسکو جہالت ثابت کی ہے ﴿ پاک ہے اللہ اس سے جو یہ ظالم کہتے ہیں اللہ تعالی نے ارادہ کیا کہ علی سے زمین والوں کو ہلاک کرے پھر مؤمنوں پر رحم کیا اسکی تردید مطالعہ کریں	۲۴۴
کلینی نے زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے کی توہین کی ہے ﴿ سبحانہ عما یقول الظالمون ﴾ اللہ تعالی کو جہالت ثابت کرنا شیعوں کے نزدیک یہ ضروریات اسلام سے ہے یہاں تک کہتے ہیں کہ نبی اس وقت تک نبی نہیں بنتا جب تک اس نے بدا پر اقرار نہ کیا ہو ﴿ یعنی العیاذ باللہ جب تک اس نے اللہ تعالی کو جہالت ثابت نہ کیا ہو تو وہ نبی نہیں بن سکتا اللہ تعالی پاک ہے اس سے جو یہ ظالم کہتے ہیں	۲۴۶
کلینی اللہ تعالی کو جسم ثابت کرتا ہے جیسا کہ تیس سال کا کامل جوان ﴿ اللہ تعالی ان ظالموں کے قول سے بالاتر ہے	۲۴۸
جو شخص اس کتاب مختصر کو گہری نظر سے مطالعہ کریں تو وہ علم یقین سے سمجھ جائے گا کہ شیعوں کے ساتھ اہل بیت سے ایک صحیح حدیث نہیں جس میں صحابہ کرام ﴿ رضی اللہ عنہم ﴾ پر تہمت ہو	۲۵۰
شیعوں کے عقائد اور عجیب افکار وفات شدہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح اور وفات شدہ اوصیاء کی ارواح اور زندہ وصی کی روح جو تمہارے سامنے موجود ہے آسمان کو چھڑائے جاتے ہیں اور ایک عرش پر طواف کرتے ہیں عجائب اور غرائب مطالعہ کریں	۲۵۳
کلینی کا فتوی کہ انبیاء اور ملائکہ علیہم السلام کے علوم اور اوصیاء کے علوم میں فرق نہیں اور اللہ تعالی کو جہالت ثابت کرتا ہے تردید مطالعہ کریں	۲۵۷
کلینی کا فتوی کہ ائمۃ کا علوم ان کے مشیت اور اختیار میں ہے تفصیل اور تردید مطالعہ کریں	۲۶۲
کلینی کا فتوی کہ ائمۃ جانتے ہیں کہ کب مر جائینگے اور ان کا مرنا ان کے اختیار میں ہے اور جو امام یہ نہیں جانتے کہ اسکو کیا مصیبت پہنچتی ہے تو وہ مخلوق پر حجت نہیں تردید مطالعہ کریں	۲۶۳

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
کلینی کا فتوی کہ ائمہ کان ومایکون کا علم جانتے ہیں اور ان کا امام موسی اور خضر علیہما السلام سے زیادہ عالم ہے کیونکہ ان کو کان کا علم دیا گیا تھا اور امام کو کان اور مایکون کا علم دیا گیا ہے تردید مطالعہ کریں	٢٦٦
کلینی کا فتوی کہ ائمہ سے آسمان اور زمین کا علم پوشیدہ نہیں تردید مطالعہ کریں	٢٧١
کلینی کا دعوی کہ ابو عبداللہ رحمہ اللہ کے ساتھ علم الکتاب تھا حدیث کی تردید مطالعہ کریں	٢٧٣
قرآن کریم سے شیعوں کا انکار اور قرآن بغیر قیم حجت نہیں اور قیم علی بن ابی طالب ہے	٢٧٥
جھوٹے سے سوا کوئی یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ اس نے تمام قرآن جیسا نازل ہوا ہے جمع کیا ہے قرآن کو صرف علی بن ابی طالب اور اس کے بعد ائمہ نے جمع کیا ہے	٢٧٧
فاطمہ علیہا السلام کا قرآن اس قرآن سے تین حصہ زیادہ ہیں اللہ کی قسم کہ اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف نہیں مطالعہ کریں جامعہ اور جفر اور دیگر عجائب شیعہ	٢٧٩
حضرت علی کا قرآن اس قرآن سے مغایر ہے جو مسلمانوں کے درمیان میں موجود ہے اور جب اس سے فارغ ہوا تو صحابہ کو لایا اور کہا کہ میں نے لوحین سے جمع کیا ہے اور صحابہ نے انکار کیا اور کہا کہ ہمارے پاس مصحف ہے جو جامع قرآن ہے ہمیں اسکی ضرورت نہیں تو علی نے کہا کہ آج دن کے بعد تم ہمیشہ کیلئے نہیں دیکھو گے	٢٨٢
اگر ابن مسعود ہماری قراءت جیسے نہیں پڑھتے ہیں تو وہ گمراہ ہیں	٢٨٣
جو قرآن آسمان سے نازل ہوا ہے وہ سترہ ہزار آیات تھیں اور سورۃ لم یکن الذین میں ستر آدمی قریش کے نام اور ان کے باپ دادوں کے نام تھیں	٢٨٤
ابو جعفر علیہ السلام کے نزدیک قرآن موجودہ سے سوا دو مصاحف ہیں مصحف علی و مصحف فاطمہ	٢٨٥
کلینی کے نزدیک سورۃ حج میں ولا محدث ﴿وما ارسلنا من قبلک الخ﴾ میں زیادہ ہے	٢٨٦
مشہدی کہتا ہے کہ مصحف علی میں سورۃ فرقان میں لم اتخذ الثانی خلیلا تھا	٢٨٧
قرآن منزل کو علی سے سوا کسی نے نہیں جمع کیا ہے اور جو یہ دعوی کرے وہ کذاب ہے	٢٨٨

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
ابوبکر و عمر و مہاجرین و انصار کا قرآن علی بن ابی طالب سے انکار کرنا کیونکہ اس کے قرآن میں ان کے فضائح تھیں تو انہوں نے دوسرا قرآن تالیف کیا اور انصار اور مہاجرین کے فضائح کو ساقط کر دیا	۲۸۹
عمر نے علی سے اس قرآن کا مطالبہ کیا لیکن اس نے لانے سے انکار کیا اور کہا کہ میں نے ابوبکر کو اس لئے لایا تھا تاکہ تم پر حجت ہو جائے تاکہ تم قیامت یہ نہ کہو گے کہ ہم اس سے بے خبر تھے	۲۹۰
صحابہ نے علی بن ابی طالب کے قرآن سے انکار کیا اور کہا کہ ہمکو اس قرآن کی ضرورت نہیں	۲۹۱
قرآن وقوع تحریف میں ﴿شیعوں کے نزدیک﴾ مثل توراۃ اور انجیل ہے	۲۹۲
صحابہ نے علی بن ابی طالب کے قرآن سے انکار کیا کہ ہمارے پاس تمہارے جیسے قرآن ہے	۲۹۳
تحریف اور تغیر میں صحابہ کرام پر الزام اور جب شیعوں کا قائم آجائے تو دوبارہ قرآن کی تعلیم اور احکام اور فرائض جیسے کہ محمد ﷺ پر نازل کئے ہیں تجدید کرینگے	۲۹۴
طبرسی کا الزام عثمان بن عفان پر کہ وہ قرآن میں تحریف کرتے تھے غفور رحیم کی جگہ سمیع علیم لکھتے تھے اور سمیع علیم کی جگہ عزیز حکیم لکھتے تھے اور اللہ اور رسول پر جھوٹ باندھتے تھے	۲۹۵
شیعوں کے نزدیک اصل زیادت قرآن میں یقینی ہے	۲۹۶
قرآن میں شیعوں کے نزدیک تحریفات شیعوں کے نزدیک ایات محرفہ مطالعہ کریں	۲۹۷
شیعہ اس قرآن سے منکر ہیں جو مسلمانوں کے درمیان ہے اور وہ قرآن جو علی بن ابی طالب نے لکھا ہے وہ قائم علیہ السلام کے ساتھ غار میں ہے وہ آخیر زمانہ میں لائے گا تو ابھی یہ قرآن سے محروم ہیں	۳۰۰
کلینی سے شیعوں کیلئے بڑی بشارت کہتا ہے ابو عبداللہ علیہ السلام کہتا ہے کہ اللہ اور اس کے کے ضمان سے ہم نے تمہارے لئے جنت کی ضمان کیا ہے اور اسلام کے ستون اور اسلام کا شرف شیعہ ہیں اور شیعہ عرش کے نزدیک ہے اگر زمین میں شیعہ نہ ہوتے تو ان کے مخالفین پر اللہ تعالی احسان نہ کرتا اور شیعہ کو قرآن کے ایک حرف پر ایک سو نیکیاں ملتی ہیں اگر سویا ہوا ہو تو اسکو مجاہد کا اجر ملتا ہے بشارت کثیرہ مطالعہ کریں لیکن ان کی بدقسمتی سے دونوں روایات مردود ہیں تردید کتاب میں مطالعہ کریں	۳۰۱

صفحات	مضامین کی فہرست بزبان اردو
۳۰۹	شیعوں کی کتابوں کے عجائب میں عبرتیں ان کیلئے جنکو ان سے خبر نہیں حضرت فاطمۃ کا نکاح حضرت علی سے سدرۃ المنتہی میں ہوا ہے اور اسکی شادی کیلئے زمین میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اور میکائیل علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ائے تھیں عجائب مطالعہ کریں
۳۱۰	علی بن ابی طالب اور ائمۃ اطہار کی ولایۃ عالم ذر میں ہوا ہے
۳۱۱	نبی ﷺ اور ائمۃ اطہار پر صبح وشام نیک اور بروں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور رضاء علیہ السلام کہتا ہے کہ اللہ کی قسم کہ تمہارے اعمال ہم پر صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں تفصیل کتاب میں دیکھ لیں
۳۱۴	آنحضرت ﷺ پر اعمال پیش کئے جاتے ہیں اس میں مولوی سرفراز کے عجائب مطالعہ کریں
۳۱۶	مسند احمد پر حوالہ دیا ہے اور اس میں خیانت کی ہے کہ حقیقت کو واضح نہیں کیا ہے
۳۱۷	مجمع الزوائد پر حوالہ دیا ہے اور اس میں خیانت کیا ہے کہ اسکی تصریح کو چھوڑ دیا کہ اس نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں راوی مجہول ہے اور جو حدیث پیش کیا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے اقارب اور رشتہ داروں پر پیش کئے جاتے ہیں اور اس میں مسلمۃ بن علی ہے لہذا اس نے تدلیس فاحش کیا ہے
۳۱۸	مسلمۃ بن علی پر جرح مطالعہ کریں
۳۲۰	مولوی سرفراز جب بریلویوں کا مخالف تھا تو عرض اعمال کی حدیث کی تردید کرتا کتاب دیکھ لیں
۳۲۲	اور ابھی جب اکابر اشاعت التوحید والسنۃ سے مخالف ہوا تو ابھی ضعیف حدیث صحیح بن گئی
۳۲۳	مولوی سرفراز نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے کہ اس نے احیاء العلوم پر حوالہ دیا ہے حالانکہ دونوں حدیثوں کی تردید علامۃ عراقی نے فرمائی ہے کتاب میں تفصیل مطالعہ کریں
۳۲۵	امام غزالی علامۃ اور قدوۃ تھے لیکن اسکی کتاب موضوعات اور مکذوبات سے بھری ہے کتاب دیکھ لیں
۳۲۷	عوارف المعارف پر حوالہ دیا ہے وہ اسکے اپنے قانون سے مردود ہے کہ اس نے بریلوی کو کہا تھا کہ امام شعرانی نص اور خبر متواتر کا نام نہیں اور وہ صوفی تھے میں کہتا ہوں کہ امام سہروردی بھی نص اور خبر متواتر کا نام نہیں اور یہ بھی صوفی تھے تو اس سے اسکا استدلال مردود ہے

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
مولوی سرفراز کو شیعوں کے مسلک سے ملوث ہونے کے بعد فرار ممکن نہیں کتاب مطالعہ کریں	۳۲۸
تتمۂ بحث مولوی سرفراز نے حدیث ابن مسعود سے استدلال کیا ہے جسے مسند بزار نے روایت کی ہے حالانکہ اس میں عبدالمجید بن ابی رواد ہے جو منکر الحدیث اور مشاہیر سے منا کیر روایت کرتے تھے اور یہ مستحق ترک ہے تفصیل کتاب میں مطالعہ کریں	۳۲۹
جب عبدالمجید بن ابی رواد اکثر کے نزدیک ضعیف اور لا تحتج بہ ہیں اور ابن حبان نے کہا ہے کہ مستحق ترک ہے تو اسکی حدیث حجت قطعی کسطرح ہے کہ مولوی سرفراز بعض علماء محققین پر افتراء کرتا ہے کہ انھوں نے اکابر سے انحراف کیا ہے تو جب یہ خود اس حدیث کی تردید کرتا تھا تو یہ خود اکابر سے منحرف نہیں تھا اور جو کہا ہے کہ ہیثمی صرف ناقل نہیں تو اسکا یہ قول اپنے قول سے مردود ہے جو اس نے مبارکپوری کو کہا ہے کتاب مطالعہ کریں	۳۲۲
اور اسطرح یہ حدیث صحیح حدیث سے مخالف ہے جو بخاری اور دیگر محدثین نے روایت کی ہے تفصیل کتاب میں مطالعہ کریں لہذا اسکے مسلک اور شیعوں کے مسلک میں فرق نہیں	۳۳۳
مولوی سرفراز کا حوالہ ابو داود طیالسی پر اور اسکی خیانت کیونکہ اس میں صلت بن دینار ہے وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا تھا اور وہ متروک ہے تفصیلی جرح کتاب میں مطالعہ کریں	۳۳۶
مولوی سرفراز کا مسند احمد پر افتراء اور مستدرک کے حوالہ میں دھوکہ کہ اسناد کو نہیں ذکر کیا کیونکہ اس میں محمد بن اسحاق ہے اور اس نے احسن الکلام میں اسکو کذاب اور دجال تک لکھا ہے	۳۳۹
میں نے اسکا مسلک شیعوں کے عجائب میں اس لئے ذکر کیا ہے کیونکہ یہ ان کے ساتھ اس مسئلہ میں موافق ہے	۳۴۰
شیعہ کہتے ہیں کہ کوئی نبی اور وصی مرنے کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں چھوڑا جاتا ہے اور روح اور جسم اور گوشت آسمان کو اٹھائے جاتے ہیں اور دور سے ان کو سلام پہنچاتے ہیں اور نزدیک سے سنتے ہیں	۳۴۱
مدینہ منورہ کو داخل ہونا اور نبی ﷺ کی زیارت اور آپ کی قبر کے پاس دعا کرنا اور کلینی نے آیات ﴿ولو انہم اذ ظلموا﴾ سے استدلال کیا ہے	۳۴۲

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
مولوی سرفراز آنحضرت ﷺ کی قبر کے پاس دعا کے جواز کیلئے اس ایات سے استدلال کرتے ہیں اور بحوالہ سبکی اور نور الایضاح کہتا ہے کہ شیخین کے پاس جائیں اور ان کو رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ بنایں تفصیلی رد کتاب میں مطالعہ کریں	۳۴۴
شیعہ کہتے ہیں کہ مؤمن مرنے کے بعد گھر کی زیارت کرتا ہے تفصیل کتاب میں دیکھ لیں	۳۴۸
مؤمن بقدر عمل گھر کی زیارت کرتا ہے جمعہ میں اور مہینہ میں اور پرندے کی صورت آتا ہے کتاب دیکھ لیں	۳۴۹
جو رسول اللہ ﷺ کی زیارۃ قصد اکریں تو اسکو جنت ہے اور حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارۃ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو میری زیارت کریں تو میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہونگا	۳۵۰
اور فرماتے ہیں جس نے میری زیارت زندگی میں یا مرنے کے بعد کی یا تیرے باپ اور تیرے بھائی کی زیارت کی تو مجھ پر لازم ہے کہ میں قیامت میں اسکی زیارت کروں اور جو مکہ آجائے اور میری زیارت نہیں کی تو میں قیامت کے دن اس سے اعراض کرونگا اور جو میرے پاس زیارت کیلئے آجائے تو اسکو میری شفاعت واجب ہے	۳۵۱
اللہ تعالی نے حضرت فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا کو اسمان اور زمین سے پہلے پیدا کی ہے عجائب ہاشم بحرانی اور اسکی توہینات مطالعہ کریں کہ نبی ﷺ نے فاطمۃ کو تفاح کی صورۃ میں کھایا	۳۵۲
فرات بن ابراہیم کہتا ہے کہ حضرت فاطمۃ جبرئیل اور تفاح کے پسینہ سے پیدا ہوگئی ہے اور پھر نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ کو تفاح کی صورت میں کھایا اسکی توہینات مطالعہ کریں	۳۵۴
میت کو تلقین کرنا اور جب شخص قریب الموت ہوجائے تو نبی ﷺ اور علی بن ابی طالب اور جبرئیل اور ملک الموت علیہما السلام حاضر ہوتے ہیں عجائب وغرائب مطالعہ کریں	۳۵۷
میت کو قبر سے دو گز دور رکھیں تاکہ وہ سوال کے جواب کیلئے تیاری کریں	۳۶۰
جان لو کہ رسول اور خلفاء علیہم السلام تیرے ہاں زندے ہیں رزق دیا جاتا ہے اور ہمارا کلام سنتے ہیں	۳۶۱

صفحات	مضامین کی فہرست بزبان اردو
۳۶۲	امیر المؤمنین کی قبر کے پاس دعا کرنا کہ اے ولی اللہ میں بہت زیادہ گنہگار ہوں آپ اللہ تعالی سے میری شفاعت کر تفصیل کتاب میں مطالعہ کریں
۳۶۶	(ابو عبداللہ علیہ السلام کی زیارت) جو مؤمن عید کے دن کے سوا حسین علیہ السلام کی قبر کو جائے تو اللہ تعالی بیس حج اور بیس عمرۃ نبی مرسل اور امام عادل کے ساتھ لکھتا ہے اور جو اسکے پاس عید کے دن آجائے اللہ تعالی اسکو ایک سو حج اور ایک سو غزوۃ نبی مرسل کے ساتھ لکھتا ہے
۳۶۸	اللہ تعالی نے حسین علیہ السلام کی قبر پر چار ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں قیامت تک اس پر روتے ہیں
۳۶۹	چار ہزار فرشتے قبر حسین کے پاس گرد آلودہ پراگندہ حال ہیں قیامت تک روتے ہیں کتاب دیکھ لیں
۳۷۰	مولوی سرفراز نے جو حدیث عرض اعمال تسکین الصدور ۲۲ا میں ذکر کیا ہے وہ روضہ کافی میں ہے
۳۷۱	مچھلی کا قصہ کہ زمین مچھلی پر ہے جیسا قصوں والوں کے نزدیک مشہور ہے
۳۷۲	علی بن ابی طالب سے زمین نے بات اس لئے نہیں کی کہ یہ وہ زلزلہ قیامت والا نہیں تھا
۳۷۳	دعاء کرنا بحق انبیاء علیہم السلام اس دعاء کی جواز پر مولوی سرفراز نے اقرار کیا ہے
۳۷۴	دعاء کرنا بحرمۃ النبی ﷺ
۳۷۵	ائمہ عصمت اور کمال میں انبیاء علیہم السلام جیسے ہیں
۳۷۷	ناصب کا اطلاق امام ابو حنیفہ پر اور ابو عبداللہ علیہ السلام کو جھوٹ سے ملوث کرنا اور ابن مسلم پر قوۃ شہوانیہ کا غلبہ اور اس میں اتنی غیرت نہیں تھی کہ اس کے بیوی نے اس پر عید کے کپڑے پھاڑ لئے اور شیعہ ایسے جھوٹ کو خوش ہوتے ہیں
۳۸۰	کلینی سے شیعوں کو بڑی بشارت حدیث کی تردید کتاب میں دیکھ لیں ﴿یؤمنون﴾ کو ساقط کردیا
۳۸۲	بعض لوگوں کو حدیث کلینی میں عبرت کہ آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو بحق محمد ﷺ دعاء فرمائی حدیث کی تردید مطالعہ کریں
۳۸۳	شیعوں کے نزدیک انبیاء علیہم السلام اور اوصیاء اور ان پر تبرک اور ان کے قبروں کے پاس نماز پڑھنا جائز ہے فکر کر

صفحات	مضامین کی فہرست بزبان اردو
۳۸۲	چار انبیاء علیہم السلام زندے ہیں آسمان میں عیسیٰ وادریس اور زمین میں الیاس وخضر اور حیاۃ خضر پر مولوی عبدالہادی شاہ منصور والا نے بھی اقرار کیا
۳۸۷	شیخ محمد حسین آل کاشف شیعی ان لوگوں پر غلطی کا فتوی لگاتا ہے جو قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہیں اور کہتا ہے کہ اخبار آحاد مفید علم نہیں تو یایہ آحادیث جو تحریف پر دلالت کرتے ہیں ان میں تاویل کیا جائے یا یہ آحادیث دیوار پر پھینکا جائیں
۳۸۸	آل کاشف تقیہ کرتا ہے ورنہ اس نے اصول کافی اور فصل الخطاب نہیں دیکھے ہیں
۳۸۹	میں نے کلینی وغیرہ کے ان آحادیث سے اس کتاب میں جوابات دیے ہیں جن میں صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنہم پر انہوں نے شدید الزامات لگائے ہیں اور میں نے شیعوں کے اسماء رجال کی کتابوں سے موضوعات من گھڑت اور ضعاف ثابت کئے ہیں اور ان کے تمام خرافات پر تفصیلی تردید تو چند جلدوں میں ممکن نہیں
۳۹۰	صحابہ کرام کی تعدیل نصوص قرآنیہ سے چونکہ آل کاشف نے اقرار کیا ہے کہ یہ کتاب جو مسلمانوں کے درمیان موجود ہے یہ وہی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اسی وجہ سے میں نے تعدیل صحابہ قرآن کریم سے ذکر کیا ہے اور صحابہ کرام کی تعدیل آحادیث سے اس لئے نہیں ذکر کیا ہے کہ شیعہ اہل سنت کی کتابوں کو نہیں مانتے بیس آیات کریمہ جو تعدیل خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام کی تعدیل پر دلالت کرتے ہیں مطالعہ کریں
۳۹۸	کیا شیعوں میں کوئی اچھا سمجھدار آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کریں
۳۹۹	خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ یہ باب اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی تعدیل فرمائی ہے اور اسطرح اسکے رسول نے تعدیل فرمائی ہے اور فرماتے ہیں کہ صحابہ کی عدالت ثابت اور معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نص کتاب میں ان کی تعدیل فرمائی ہے تفصیل کتاب میں مطالعہ کریں

مضامین کی فہرست بزبان اردو	صفحات
حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ تیسرا باب عدالت صحابۃ میں ہے اور اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ عدول ہیں اس سے کسی نے خلاف نہیں کیا سوا بعض مبتدعین سے	۴۰۱
امام ابوزرعہ اور اسکی توثیق اسمار رجال کی کتابوں سے	۴۰۲
امام ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ جب تو نے ایسے شخص کو دیکھا جو اصحاب رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کرتا ہے تو جان لو کہ یہ زندیق ہے اس لئے کہ رسول ﷺ ہمارے نزدیک حق ہے اور ہم کو یہ قرآن اور آحادیث اصحاب رسول اللہ ﷺ نے پہنچائے ہیں حافظ ابن کثیر نے ایات ﴿ لیغیظ بھم الکفار ﴾ سے یہ نکالا ہے کہ روافض کافر ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتے ہیں تفصیل کتاب میں مطالعہ کریں	۴۰۳
حافظ ذہبی کی بہترین تحقیق مطالعہ کریں	۴۰۵
شیخ الاسلام کی بہترین تحقیق مطالعہ کریں اور اس نے تصریح فرمائی ہے کہ منقولات اور آحادیث میں تمام لوگوں سے روافض زیادہ اجہل ہیں امام مالک فرماتے ہیں کہ ان سے گفتگو نہ کریں اور نہ ان سے روایت کرا امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے روافض سے زیادہ جھوٹ پر شہادت دینے والا کوئی نہیں دیکھا ہے اور شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ خوارج کی بدعت زندقیت اور الحاد سے نہیں بلکہ جہل اور گمراہی سے ہے اور روافض کی اصل بدعت زندقیہ اور الحاد سے ہے تفصیل کتاب میں مطالعہ کریں	۴۰۶
عجیب اشعار روافض کے بارے مطالعہ کریں	۴۱۲
خاتمہ کتاب اور دو تنبیہ ۴۱۶ و ۴۱۷ میں	۴۱۶

مصادر الكتاب

رقم	الكتاب	رقم	الكتاب
١	القرآن الكريم	٢	ترجمة شيخ الهند
٣	المستدرك للامام الحاكم	٤	تلخيص الامام الذهبى
٥	سنن ابى داود	٦	سنن الترمذى
٧	سنن ابن ماجة	٨	سنن الدارقطنى
٩	شرح ثلاثيات للامام احمد بن حنبل	١٠	تيسير الاصول الى جامع الاصول
١١	احكام القرآن للجصاص	١٢	الفتاوى الكبرى لشيخ الاسلام
١٣	مجموعة الرسائل الكبرى لشيخ الاسلام	١٤	الكافى للامام ابن عبد البر
١٥	تفسير القرطبى	١٦	مسند الامام احمد
١٧	كتاب السنة للامام عمرو بن عاصم	١٨	سنن الدارمى
١٩	التيسير شرح الجامع الصغير	٢٠	كتاب الوسيلة للامام ابى حفص
٢١	مشكوة المصابيح	٢٢	المنار المنيف للامام ابن القيم
٢٣	تلبيس ابليس للامام ابن الجوزى	٢٤	كتاب المجروحين
٢٥	كتاب الثقات	٢٦	شرح العقيدة الطحاوية
٢٧	الحاوى فى الفتاوى	٢٨	سير اعلام النبلاء
٢٩	صحيح البخارى	٣٠	صحيح مسلم
٣١	مسند ابى يعلى	٣٢	مجمع الزوائد
٣٣	تفسير ابن كثير	٣٤	الاصابة فى تميز الصحابة
٣٥	الكفاية فى علم الرواية	٣٦	تفسير روح المعانى
٣٧	تفسير الطبرى	٣٨	تفسير الكشاف
٣٩	تفسير النسفى	٤٠	المحرر الوجيز

مصادر الكتاب

٤١ ارشاد العقل السليم تفسير ابى السعود
٤٢ الفصل فى الملل
٤٣ لسان الميزان
٤٤ طبقات ابن سعد
٤٥ تاريخ الاسلام للامام الذهبى
٤٦ البداية والنهاية
٤٧ تهذيب التهذيب
٤٨ ميزان الاعتدال
٤٩ تذكرة الحفاظ
٥٠ الكامل لابن عدى
٥١ الضعفاء الكبير للامام العقيلى
٥٢ معرفة الرجال للامام ابن معين
٥٣ الكامل لابن الاثير
٥٤ تاريخ بغداد
٥٥ تهذيب الكمال
٥٦ خلاصة تذهيب الكمال
٥٧ شذرات الذهب
٥٨ مشاهير علماء الامصار
٥٩ الضعفاء والمتروكين للامام ابن الجوزى
٦٠ التاريخ الكبير للامام البخارى
٦١ تاريخ الامام ابن معين
٦٢ احوال الرجال للامام الجوزجانى
٦٣ الضعفاء والمتروكين للامام النسائى
٦٤ الجرح والتعديل
٦٥ ديوان الضعفاء
٦٦ تاريخ الامام الطبرى
٦٧ المغنى فى الضعفاء
٦٨ الدر المنثور
٦٩ كتاب العلل للامام احمد
٧٠ لسان العرب
٧١ الملل والنحل
٧٢ الضعفاء والمتروكين للنسائى
٧٣ عمدة القارى
٧٤ النووى شرح مسلم
٧٥ فتح البارى
٧٦ مسند الحميدى
٧٧ مسند عبد الرزاق
٧٨ الاستيعاب لابن عبد البر
٧٩ اسد الغابة
٨٠ العواصم من القواصم

مصادر الكتاب

رقم	الكتاب	رقم	الكتاب
٨١	تسكين الصدور	٨٢	ازالة الريب
٨٣	تبريد النواظر	٨٤	احياء العلوم
٨٥	الانساب للسمعانى	٨٦	وفيات الاعيان
٨٧	احسن الكلام	٨٨	مسند ابى عوانة
٨٩	ابوداود طيالسى	٩٠	المنهاج الواضح
٩١	الكفاية فى علم الرواية	٩٢	الاصابة فى تميز الصحابة
٩٣	الجمع بين رجال الصحيحين		
٩٤	كتاب الثقات	٩٥	الكاشف
٩٦	العبر	٩٧	منهاج السنة النبوية

طالع تفصيل كتب الشيعة في هذا الكتاب من ٥ الى ١١

مصادر الكتاب من كتب الشيعة

١	الاصول من الكافي	١٣	الفروع من الكافي
٢	الروضة من الكافي	١٤	مجمع الرجال
٣	تنقيح المقال	١٥	تفسير القمي
٤	تفسير كنز الدقائق	١٦	كشف الاسرار لخميني
٥	مصنفات الشيخ المفيد	١٧	كشف الغمة
٦	معجم رجال الحديث	١٨	جريدة اصلاح
٧	تاويلات الباهرات	١٩	مصنفات الشيخ العكبرى
٨	هامش مجمع الرجال	٢٠	ميزان الحكمة
٩	فصل الخطاب في تحريف كتاب رب الارباب	٢١	حلية الابرار في احوال محمد وآله الاطهار
١٠	الذنوب الكبيرة	٢٢	البرهان في تفسير القرآن
١١	تفسير فرات الكوفي	٢٣	رياض المسائل في بيان الاحكام بالدلائل
١٢	مفاتيح الجنان	٢٤	اصل الشيعة واصولها

التاليفات الاخرى لمؤلف هذا الكتاب

﴿١﴾ ارشاد الناظر فيما افترى به الغوى الفاجر على الائمة الاكابر	مطبوع بالعربى
﴿٢﴾ الصواعق المرسلة على الملا الداجوى واتباعه الطاغية	= =
﴿٣﴾ اليواقيت الخفية على الاعتراضات الداجوية	= =
﴿٤﴾ تطهير الجنان واللسان	= =
﴿٥﴾ رفع الملام عن الماموم والامام	= =
﴿٦﴾ الفتاوى	= =
﴿٧﴾ السكين	= =
﴿٨﴾ الشهب النارية على من رد على العقيدة السلفية	= بالعربى والاردو
﴿٩﴾ القول المبين فى اثبات التراويح العشرين	= = =
﴿١٠﴾ فصل الخطاب على من يحرم السواد بالخضاب	= = =
﴿١١﴾ تشريح فتوى خطيب مكة المكرمة	= = =
﴿١٢﴾ مسرة العينين على من يقول بوجوب الصلوتين	= = =
﴿١٣﴾ حقيقةالمناظرة فى دارالعلوم تهل	= = =
﴿١٤﴾ الشهاب المبين	= = =
﴿١٥﴾ تحفة الكرام بمن تكرم فى المهد بالكلام وهو عيسى بن مريم عليهما السلام	= = =
﴿١٦﴾ المسامير النارية على المقالات الفريدية	= = =
﴿١٧﴾ التنبيه للطالب على عدم نفاق ثعلبة بن حاطب (رضى الله عنه)	= = =
﴿١٨﴾ الارشاد المفيد لعلماء جماعت اشاعت التوحيد	= = =
﴿١٩﴾ التحفة العجيبة لاهل السنة والشيعة او الاسرار الخفية فى كتب الشيعة	كتاب هذا

التالیفات الاخری لمؤلف هذا الكتاب

الكتاب	الحالة
﴿٢٠﴾ الصارم المسلول علی من بدل دین الرسول ﷺ	مطبوع بالاردو
﴿٢١﴾ تسكين الخاطر لاعمال مرشدنا مولانا محمد طاهر	- -
﴿٢٢﴾ قرة العيون بما عليه السلف الصالحون	- -
﴿٢٣﴾ السيف الصقيل علی ابن نيلاك الذليل	- -
﴿٢٤﴾ تدقيق الكلام علی تحقيقات المولوی عبد السلام	- -
﴿٢٥﴾ السيف الشهير علی من ترك المذهب للدراهم والدنانير	- -
﴿٢٦﴾ الدر المنظوم فی مناقب الامام المظلوم	- -
﴿٢٧﴾ قرة العينين فی تحقيق المسئلتين	- -
﴿٢٨﴾ الجواب المحرق السرّی علی الشاطن المهجور الغوی	- -
﴿٢٩﴾ الجوهر الثمين فی تحقيق المسائل العشرين	غير مطبوع بالعربی والاردو
﴿٣٠﴾ الدرة النفيسة فی المسائل الحديثة	- - -
﴿٣١﴾ الرسالة اللامعة لمضل الرابطة	- - -
﴿٣٢﴾ اللؤ لؤ والمرجان فی حل مشكلات القرآن	- - -
﴿٣٣﴾ مقامع الحديد علی من يكفر اهل التقليد	- - -
﴿٣٤﴾ التعريف والبيان فی معرفة سلف الهند والباكستان	- - -
﴿٣٥﴾ اقامة البرهان فی مكائد الشيطان	- -
﴿٣٦﴾ جواهر الحسان فی تعريف القرآن بالقرآن	- -

﴿نوٹ﴾ مندرجہ بالا کتابوں کے معلومات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر معلومات حاصل کریں

﴿١﴾ خان بادشاہ قطر دوحہ بکس ١٨٢١

نوٹ تمام حضرات جماعت اشاعت التوحید والسنّت والوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کے پاس میری تصنیف الجواب المحرق السری ہو اس میں ابتداء تنبیہ میں مضمون اسطرح برابر کریں

﴿ضروری تنبیہ﴾ میں نے اس جلد اول میں صرف دو آیات کریمہ کی تشریح کی ہے اور فتنہ کا معنی میں نے ۶۵ کتابوں سے واضح کیا ہے اور اس میں متقدمین اور متاخرین تمام مفسرین کا اس پر اتفاق بتایا ہے کہ آیات ﴿حتی لا تکون فتنة﴾ میں فتنہ سے مراد شرک اور کفر ہی ہے اور فتنہ کا معنی طاقت جیسا کہ مولوی عبدالسلام نے تفسیر میں کیا ہے غلط ہی ہے اور قرآن کریم سے ۵۹ مقامات ذکر کئے ہیں کسی جگہ میں فتنہ کا معنی طاقت نہیں اور تفصیل کتاب میں موجود ہے ﴿۲﴾ اور آیات ﴿صرهن﴾ کا معنی اپنی طرف مائل کرنا راجح ہی بتایا ہے اس کے لئے میں نے ۵۴ اقوال متقدمین اور متاخرین مفسرین وغیرہم سے ذکر کئے ہیں اور ان شاء اللہ تعالی مولوی عبدالسلام کی تسلی اس پر ہو جائے گی اور شاید غلطی سے رجوع کریں اور زمین جلید جلید گل محمد نہ جلید کا وظیفہ چھوڑ دے گا اور باقی اسکی تفسیر پر تبصرہ دیگر جلدوں میں ان شاء اللہ تعالی آجائے گا کہ اس نے اگرچہ بڑے فخر سے گبرالی کے رسالہ میں تفسیر کے بارے لکھدیا ہے لیکن اس نے بعض جگہوں میں کذابین کی روایت لئے ہیں اور بعض جگہوں میں مرجوح اقوال کو راجح قرار دئے ہیں اور اس سے ضروری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ خود علمی میدان میں آتے ہیں تو میں ان شاء اللہ تعالی میدان میں حاضر ہوں ورنہ گبرالی جیسے جاہلوں کو میں ایندہ کیلئے جواب نہیں دونگا کیونکہ یہ بے چارہ لسان العرب جیسے مشہور لغات کی کتاب سے قرآن کریم کی تفسیر بناتا ہے اور نہ عربی تفسیر کا مفہوم سمجھتا ہے اور نہ اردو سے واقف ہے بس جواب اول اور جواب دوم پڑھ کر لوگوں کو یہ واضح کیا کہ میں نے اپنے استاذ مولوی عبدالسلام سے دفاع کیا ہے دفاع اور موازنہ علماء کے درمیان تو وہ شخص کر سکتا ہے کہ خود عالم ہو بہر حال میری طرف سے یہ گزارش ہے کہ جب تک یہ خود میدان میں نہ آجائے تو میں جواب نہیں دونگا کیونکہ ان کو جواب دینے پر قیمتی وقت صرف کرنا مناسب نہیں ﴿﴾ از خان باد شاہ قطر دوحہ ﴿﴾

اور دوسری ضروری تنبیہ یہ ہے کہ الجواب الحرق ۸۲ کے آخیر میں حوالۃ نزھۃ الاعین امام ابن الجوزی تیسرا معنی ازمایش ذکر کیا ہے جس کے لئے سورۃ طہ ۴۰ بتایا ہے اور ایات سورت عنکبوت ۲ ﴿ وھم لا یفتنون ﴾ اور ایات ۳ ﴿ ولقد فتنا الذین من قبلھم ﴾ رہ گئے ہیں اور اسطرح کچھ معانی طباعت میں رہ گئے ہیں اور یہاں قطر میں ورقہ فوٹوکاپی کراکر کے تقسیم کیا ہے لہذا کتابوں میں شامل کریں ﴿ متعلق صفحہ ۸۲ ﴾ ﴿۴﴾ اور چوتھا معنی فتنہ کا عذاب ہے اور اس کے لئے آیات ۱۱۰ سورۃ نحل ﴿ ثم ان ربك للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ﴾ اور آیات ۱۰ سورۃ عنکبوت ﴿ جعل فتنة الناس كعذاب الله ﴾ پیش کرتے ہیں ﴿۵﴾ پانچواں معنی فتنہ کا آگ سے جلانا ہے اور اس کے لئے آیات ۱۳ الذاریات ﴿ یوم ھم علی النار یفتنون ﴾ اور آیت ۱۴ ﴿ ذوقوا فتنتكم ﴾ اور آیات ۱۰ سورۃ البروج ﴿ ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات ﴾ پیش کرتے ہیں ﴿۶﴾ چھٹا معنی فتنہ کا قتل ہے اور اس کے لئے ایات ۱۰۱ سورۃ النساء ﴿ ان خفتم ان یفتنكم الذین كفروا ﴾ اور آیات ۸۳ سورۃ یونس ﴿ علی خوف من فرعون وملائھم ان یفتنھم ﴾ پیش کرتے ہیں ﴿۷﴾ ساتواں معنی فتنہ کا بھکانا اور روکنا ہے اور اس کے لئے آیات ۴۹ سورۃ المائدۃ ﴿ واحذرھم ان یفتنوك ﴾ اور آیات ۷۳ سورۃ بنی اسرائیل ﴿ وان كادوا لیفتنونك ﴾ پیش کرتے ہیں ﴿۸﴾ اٹھواں معنی فتنہ کا ضلالت گمراہی ہے اس کے لئے آیات ۴۱ سورۃ المائدۃ ﴿ ومن یرد الله فتنته ﴾ اور آیات ۶۲ سورۃ الصافات ﴿ ما انتم علیه بفاتنین ﴾ پیش کرتے ہیں اور نواں معنی اور باقی معانی طبع ہوچکے ہیں ﴿ آخیر میں تمام جماعت اشاعت التوحید والسنّت والوں سے گزارش ہے کہ میری لئے صحت کیلئے دعا کیا کریں کہ اللہ تعالی توحید وسنت کی خدمت کیلئے صحت عطا فرمائے ﴾

﴿ مولوی عبدالسلام کی تمنا پوری ہوگئی ﴾

ایک شخص نے کہا تھا کہ مولوی عبدالسلام نے شکوہ کیا ہے کہ اس کے وطن میں شیعہ ہیں ان کی تردید کیوں نہیں کرتے جناب میں نے تو شیعوں کے الزامات کی تردید ان کے اسماء رجال سے کی ہے لیکن یہ بتادیں کہ آپ نے بھی کوئی رسالہ ان کی تردید میں لکھا ہے یا لکھدینگے یا صرف غیر مقلدین کو خوش کرنا ہے

﴿ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ازخان بادشاہ قطر دوحہ ﴾

